اسٹار ڈائرکٹری

مملکت حیدرآباد دکن

مطبوعہ

اسٹار پریس الہ آباد یو پی

MOHD ISMAIL



شہریار دکن



اعلیٰ حضرت قدر قدرت حضور پرنور مظفر الممالک والملک نظام الدولہ نظام الملک لفٹنٹ جنرل
ہز اگزالٹڈ ہائنس نواب سر میر عثمان علی خاں بہادر فتح جنگ آصف جاہ یار وفادار
حکومت برطانیہ جی سی ایس۔ آئی جی بی۔ ای فرمانروائے مملکت دکن خلد اللہ ملکہ

پیش لفظ از ناشر

مملکت حیدرآباد دکن کے حالات کا یہ دلچسپ اور بیش بہا ذخیرہ قدردانان ہند کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے تیں توقع کرتا ہوں کہ میرے اس پر حوصلہ کام کو ہمت افزا نگاہوں سے دیکھا جائیگا۔ اس قسم کے کام عموماً ایک آدمی کے بس کے نہیں ہوتے، اور اس کے مختلف ابواب مختلف ماہرین فن سے لکھائے جاتے ہیں لیکن تالیف زیر نظر جزوکل ایک ہی آدمی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے، اور میرے عزیز دوست چودھری رحم علی صاحب الہاشمی بی اے مستحق مبارکباد ہیں کہ اُنھوں نے اس بارگراں کو تنہا اپنے دوش پر سنبھالا اور اسمیں شک نہیں کہ اسے نہایت ہی خوبی سے نباہا۔ مجھے اُمید ہے کہ اس مہتم بالشان کوشش کی کافی قدر کیجائے گی اور اُنھیں اسکا موقع دیا جائے گا کہ آئندہ وہ اس کا نقش ثانی اس سے بہتر صورت میں پیش کرسکیں ؛

نسخہ ہذا کی طباعت واشاعت میں جو صرف کثیر برداشت کیا گیا ہے اور اسکی تیاری میں جو زحمتیں اُٹھائی گئی ہیں اُن کی تلافی اسی طرح ہوسکتی ہے کہ موجودہ ایڈیشن اس سال کے اندر ہی فروخت ہو جائے اور اس سے ایسی صورت پیدا ہوسکے کہ آئندہ سال ہم اس کا دوسرا ایڈیشن اور زیادہ اہتمام وانتظام کے ساتھ شایع کرسکیں اور جو خامیاں اس ایڈیشن میں رہ گئی ہوں اُنھیں رفع کرسکیں۔ اسوقت جو چیز پیش کیجا رہی ہے یہ اپنی قسم کی پہلی کوشش ہے اور ایسی حالت میں زحمتیں اور زحمتوں کے ساتھ خامیاں ناگزیر ہیں۔ تاہم جہاں تک ممکن ہوسکا معلومات

مستند ذرایع سے حاصل کیگئی ہیں۔ اور اگر کہیں کوئی سقم قارئین کرام کو نظر آئے تو اُسکی اصلاح اسطرح ہوسکتی ہے کہ احباب میں بیٹھکر نکتہ چینی کے بجائے ہمیں براہ راست اطلاع دیجائے۔ اس قسم کی ہر تنقید اور مفید مشورہ کو ہم شکریہ کے ساتھ قبول کریں گے۔

اسوقت تاریخ جاگیرداران و اُمرائے پائیگاہ اور مصور فہرست عہدہ داروں کی اشاعت ہمارے پیش نظر ہے اور اس ڈائرکٹری کی جس حد تک قدردانی ہوگی اُسی اعتبار سے مذکورہ بالا دونوں کتابوں کی اشاعت میں عجلت عمل میں آئیگی۔

آخر میں ہم اُن تمام حضرات اور حکام دولت آصفیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اس مہتم بالشان کام میں ہماری ہر طرح سے مدد کی اور اس قابل قدر ذخیرہ کی تیاری میں حصہ لیا۔

خاکسار

سید محمد جعفری

مالک و مدیر جریدۂ استار۔ الہ آباد۔ یو پی

اسٹانڈرڈ ڈائرکٹری

مملکت حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

صفحات	مضمون	نمبر شمار

صفحات	مضمون	نمبر شمار

نمبر شمار	مضمون	صفحات



نواب میر قمرالدین چین قلیچ خان آصف جاہ
اول بہادر بانی سلطنت آصفیہ
(صفحہ ۱۱۴)



شاهزاده وليعهد بهادر

اعظم جاه والا شان


دلہن شاہزادی
درشہوار



دلہن شاہزادی فرحت بیگم

شاہزادہ معظم جاہ والا شان

صدر اعظم باب حکومت



هزاکسلنسي راجه راجایان مهاراجه
سر کشن پرشاد یمین السلطنة
بهادر بالقابه

صدر المہام فوج و تعلیمات



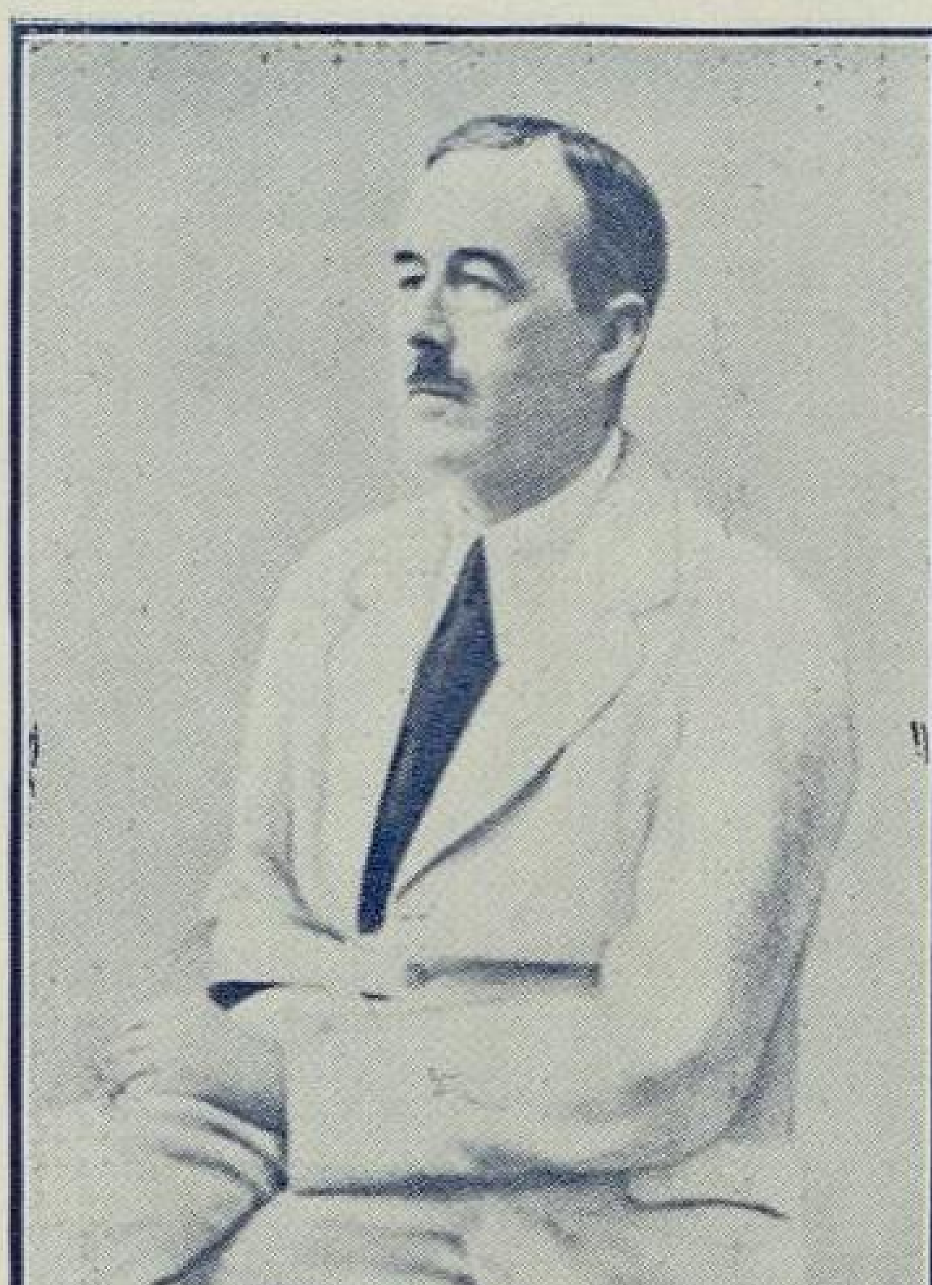
نواب ولی الدولہ بہادر
(صفحہ ۵۶۲)

صدرالمہام فینانس



نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر
(صفحہ ۳۷۹)

صدرالمهام مال و کوتوالی



کرنیل سر رچرڈ شینوویکس ترنچ
(صفحه ۵۷۷)

صدرالمہام عدالت و امور مذہبی



نواب لطف الدولہ بہادر
(صفحہ ۵۴۸)

صدرالمہام سیاسیات



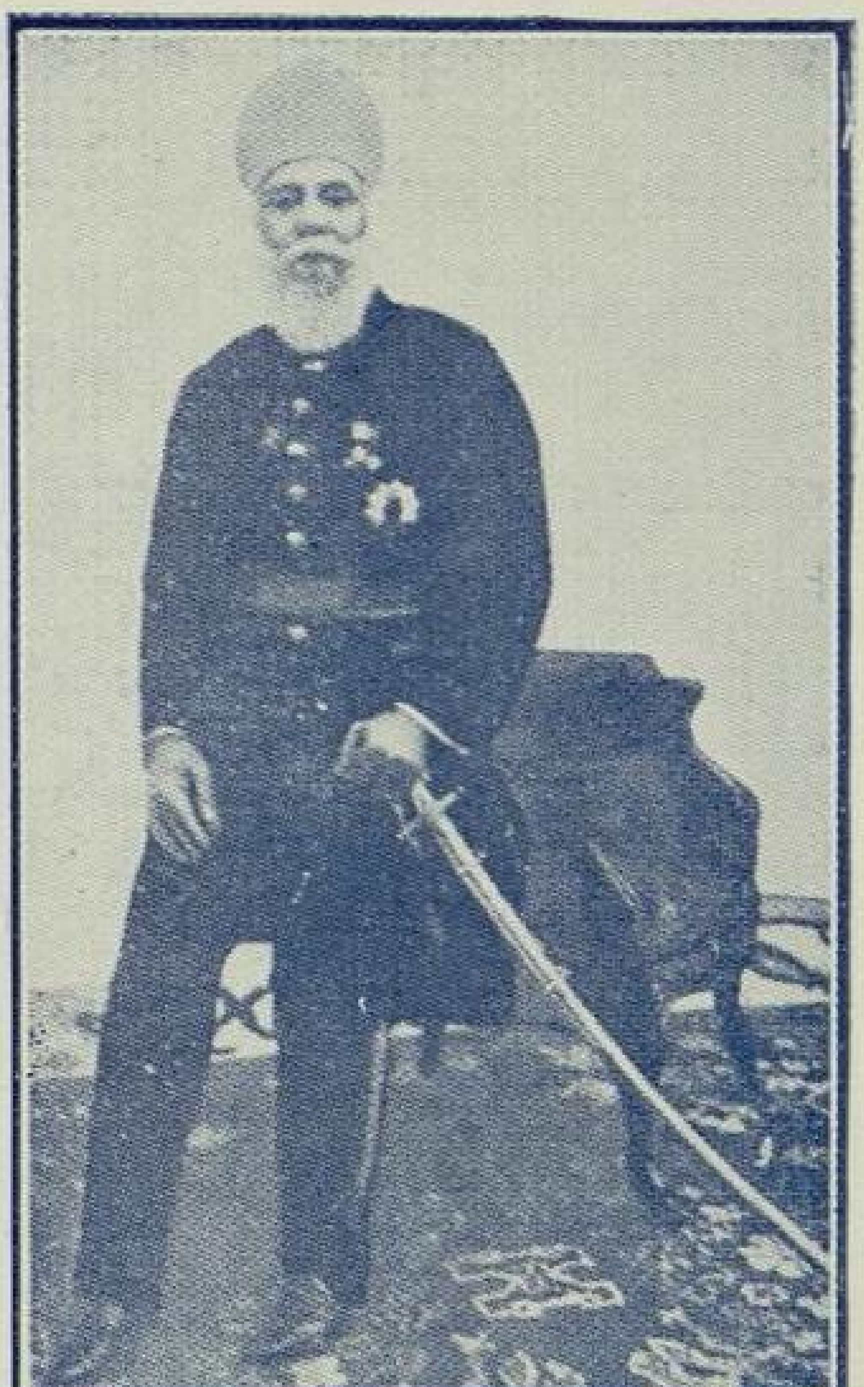
نواب مہدی یار جنگ بہادر
(صفحہ ۵۶۴)

صدر المہام تعمیرات



نواب عقیل جنگ بہادر
(صفحہ ۵۱۸)

صدرالمہام پیشی مبارک



نواب سر امین جنگ بہادر

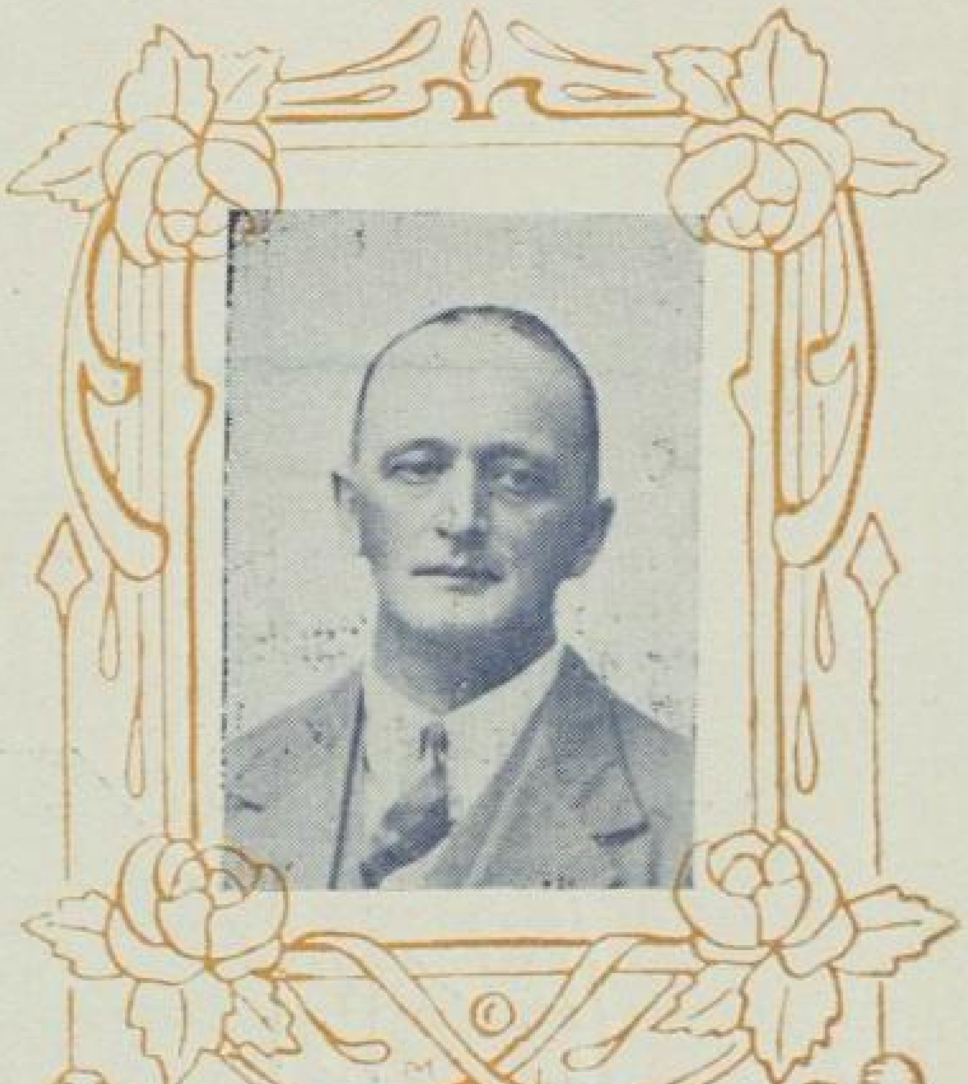
(صفحہ ۳۶۰)



بریگیڈیر جنرل کیمُیز

رزیڈنٹ بہادر

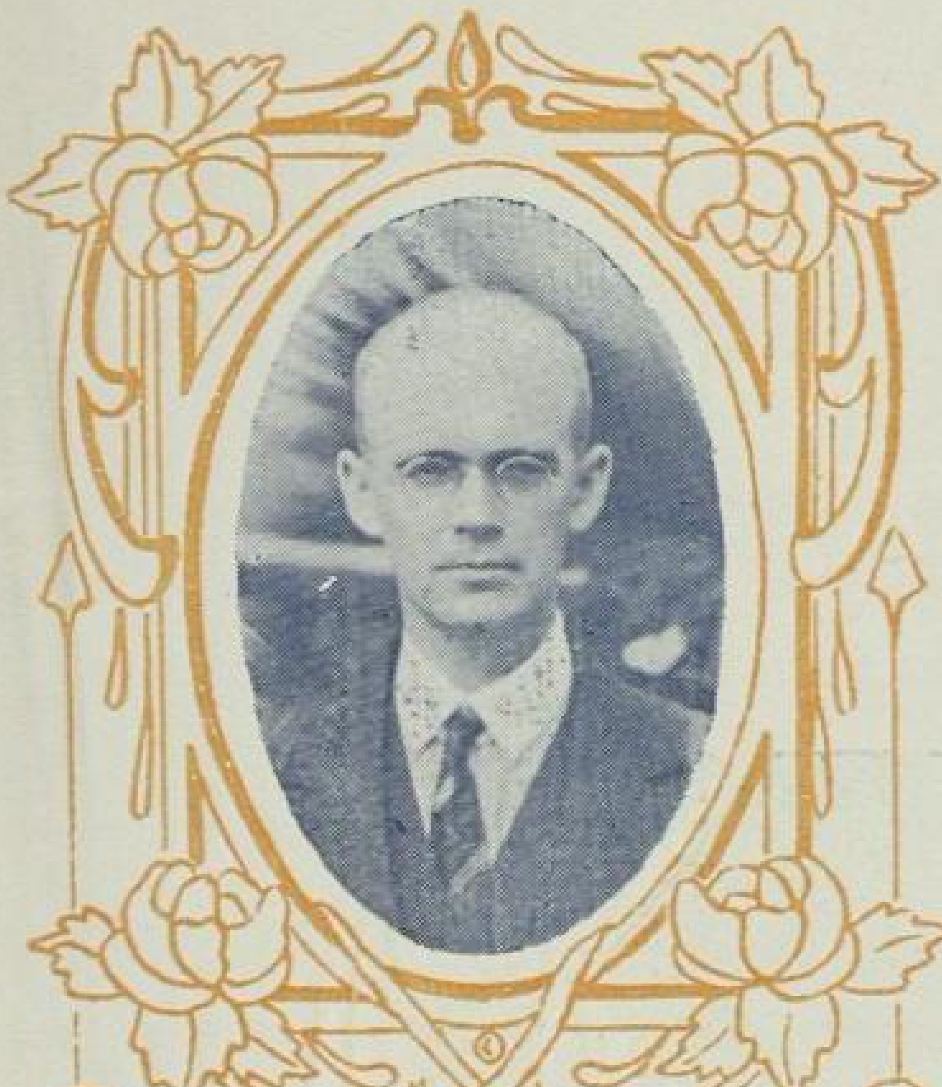
معتمد سر رشتہ حرفت و تجارت



مسٹر - بی - اے - کالنس

(صفحہ ۵۴۴)

معتمد مال



مسٹر - ٹی - جے - ٹاسکر

(صفحہ ۴۷۱)

معتمد فوج



نواب صمد یار جنگ بہادر

(صفحہ ۵۰۲)

معتمد تعمیرات



نواب علی نواز جنگ بہادر

(صفحہ ۵۲۱)

میر مجلس عدالت العالیہ



نواب مرزا یار جنگ بہادر
(صفحہ ۵۵۷)

اراکین عدالت العالیہ



نواب جیون یار جنگ بہادر



نواب ناظر یار جنگ بہادر



راجہ گیر راؤ بہادر



نواب صمد نواز جنگ بہادر



نواب اصغر یار جنگ بہادر



راے بشیشور ناتھہ بہادر



نواب صدیق یار جنگ بہادر

کوتوال بلدہ



راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی

(صفحہ ۵۷۹)

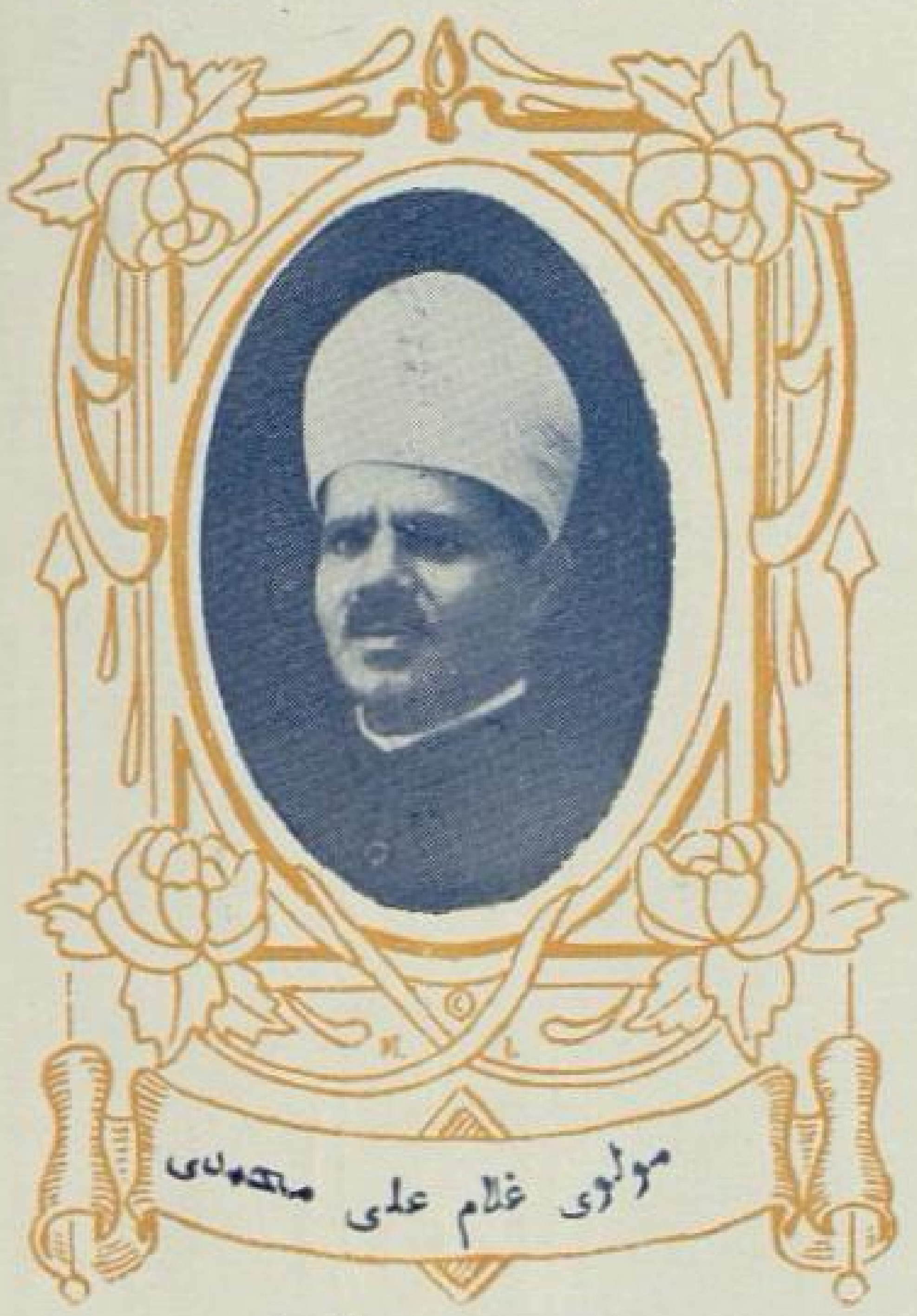
اکاؤنٹنٹ جنرل



مرزا نصراللہ خان

(صفحہ ۵۷۳)

ناظم سر رشتہ حرفت و تجارت



مولوی غلام علی مہدی

(صفحہ ۵۲۶)

ناظم سر رشتہ زراعت



مولوی نظام الدین حیدر

(صفحہ ۵۷۵)

ناظم کوتوالی اضلاع



مسٹر جے ای آرمسٹرانگ

(صفحہ ۴۴۹)

ناظم معدنیات



مولوی خورشید مرزا

(صفحہ ۳۸۸)

ناظم سر رشتہ شمار و اعداد



مسٹر مظہر حسین

(صفحہ ۵۶۱)

ناظم سررشتہ تعلیم



خان فضل محمد خان

(صفحہ ۵۳۶)

ناظم اثریہ



مولوی محمد احمد

(صفحہ ۵۵۴)

مسجل جامعہ عثمانیہ



مولوی حمید احمد انصاری

(صفحہ ۳۷۸)

پرنسپل عثمانیہ میڈیکل کالج



میجر فرحت علی

(صفحہ ۵۲۸)

مہتمم باغات



مولوی جمال الدین

مہتمم کتب خانہ آصفیہ



مولوی حمید الظفر

(صفحہ ۳۷۷)

صوبہ دار گلبرگہ شریف



مولوی عزیزالدین علی خاں

(صفحہ ۵۱۵)

نائب کوتوال بلدہ



میجر امیر سلطان

(صفحہ ۴۵۸)

نائب معتمد سیاسیات



کیقباد پستنجی منشی

(صفحہ ۵۲۶)



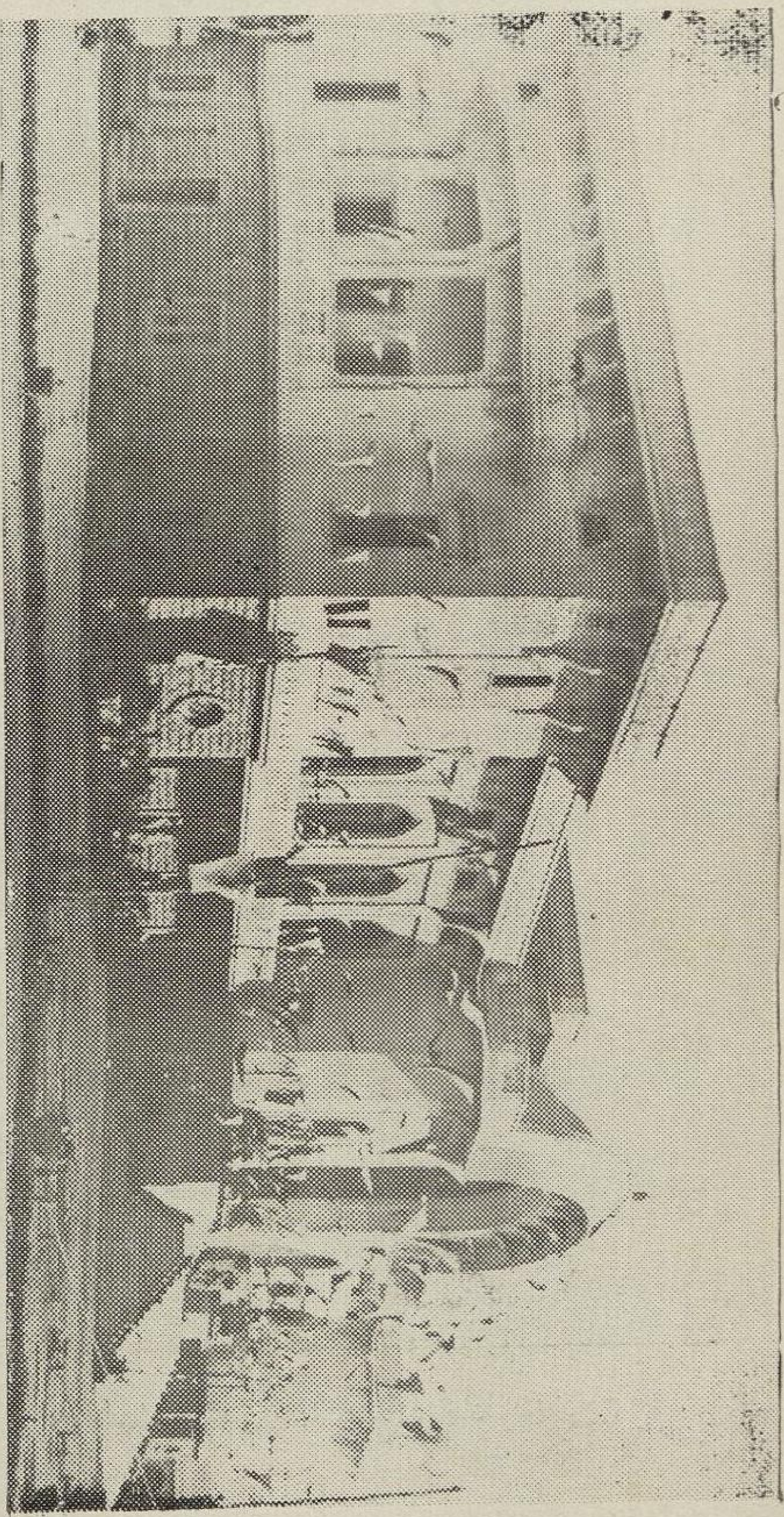
نواب دوست محمد خان



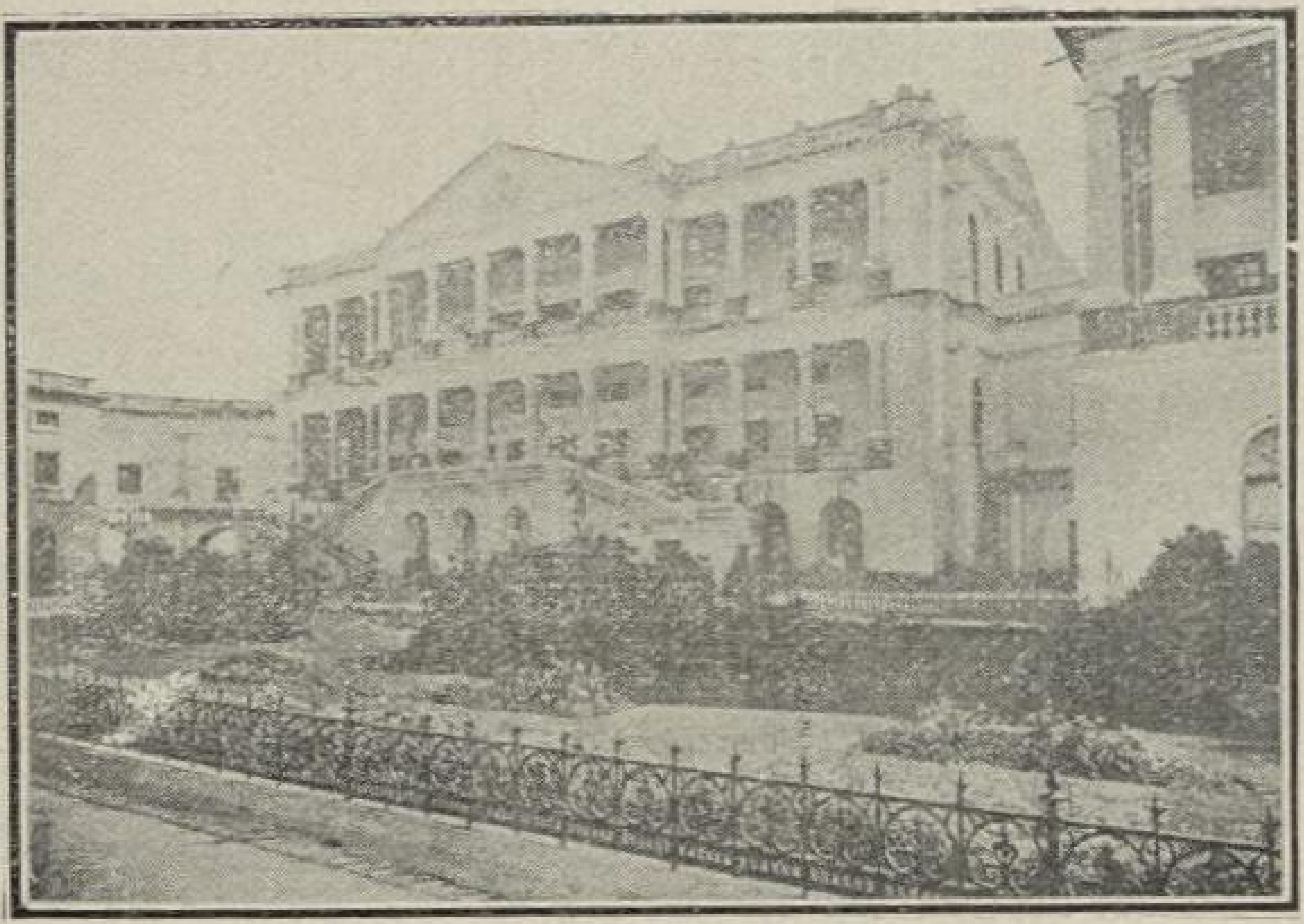
حاجی سید علی شبیر



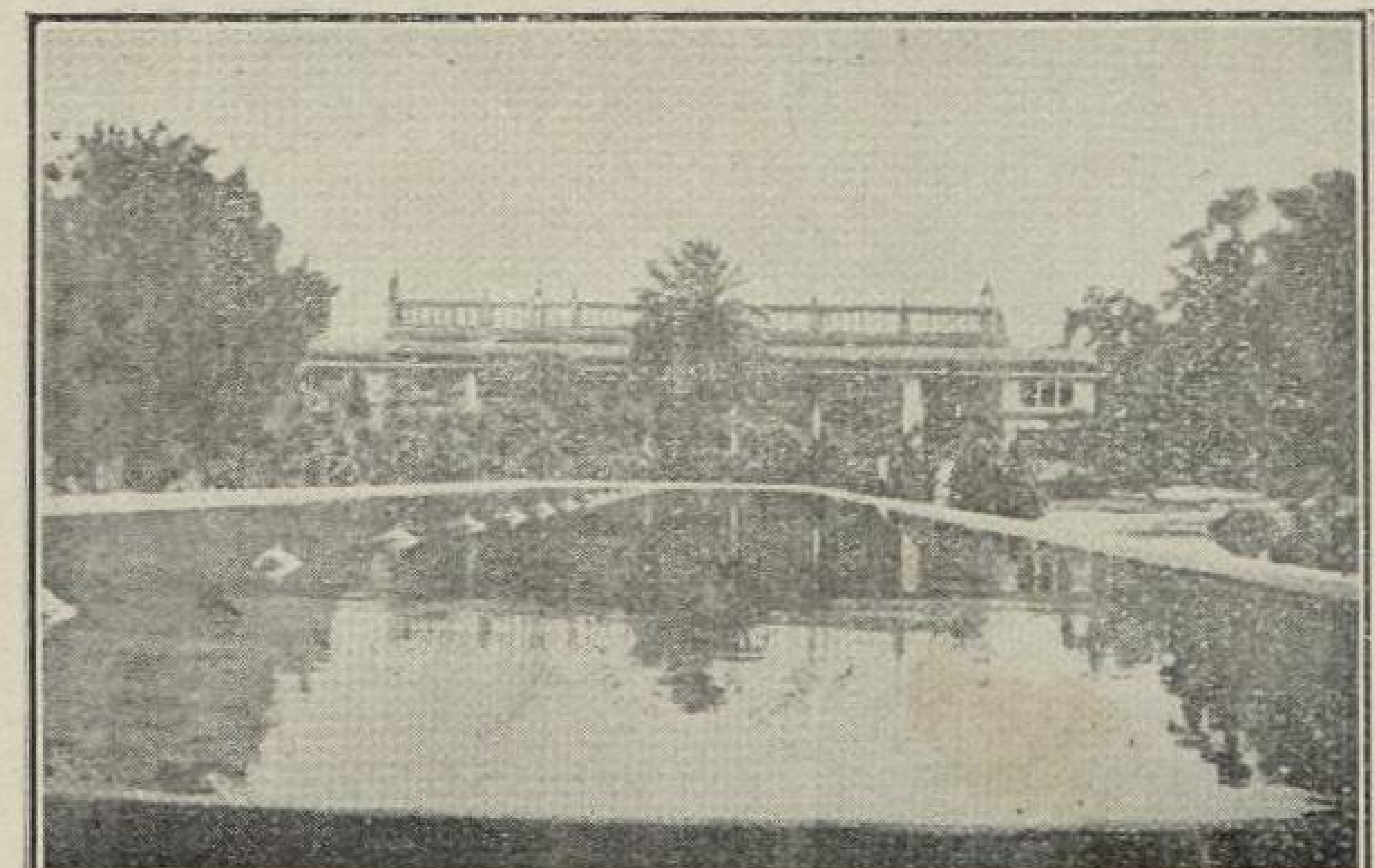
نواب یوسف حسین خان



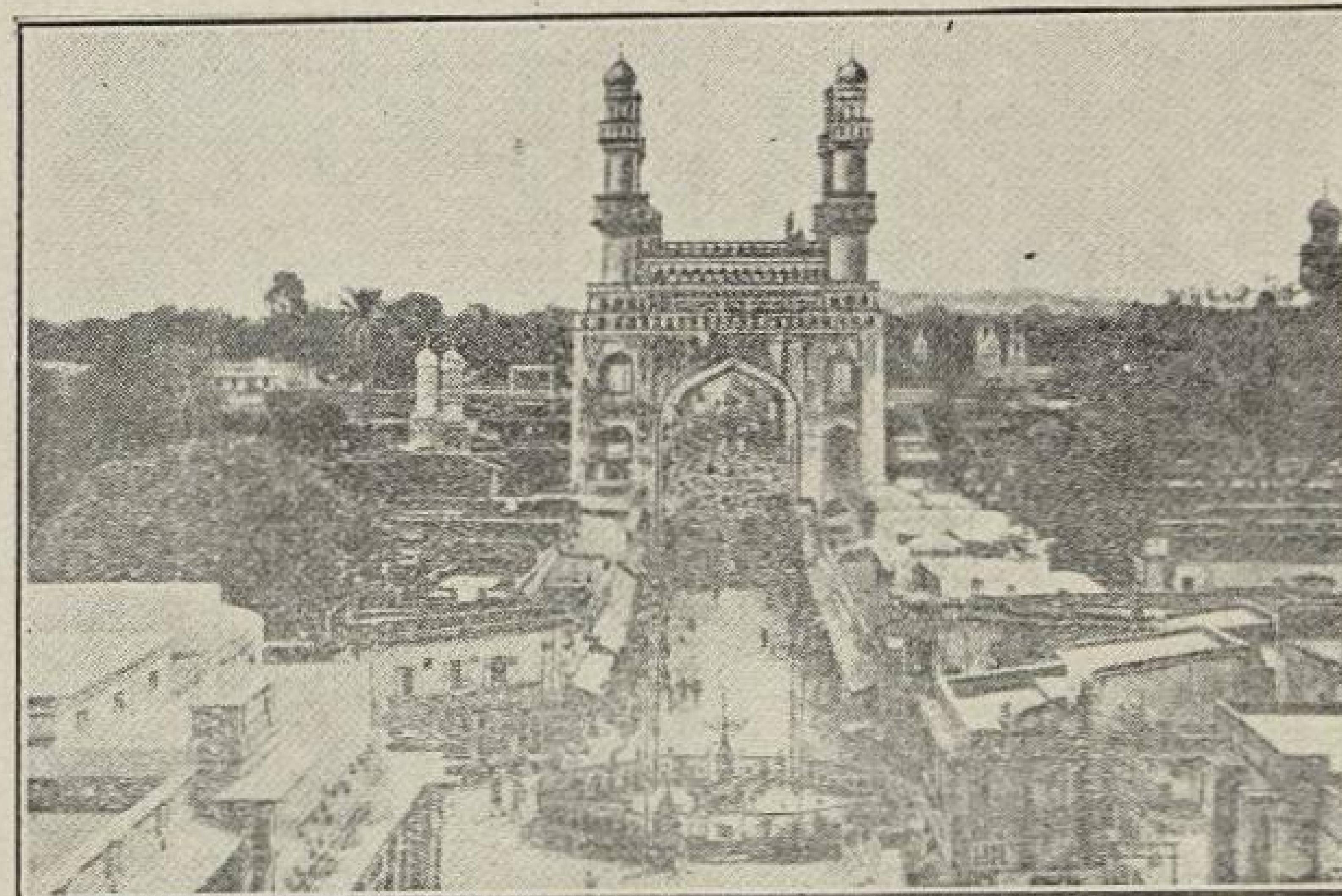
کتب خانہ آصفیہ کی جدید عمارت صفحہ ۲۳



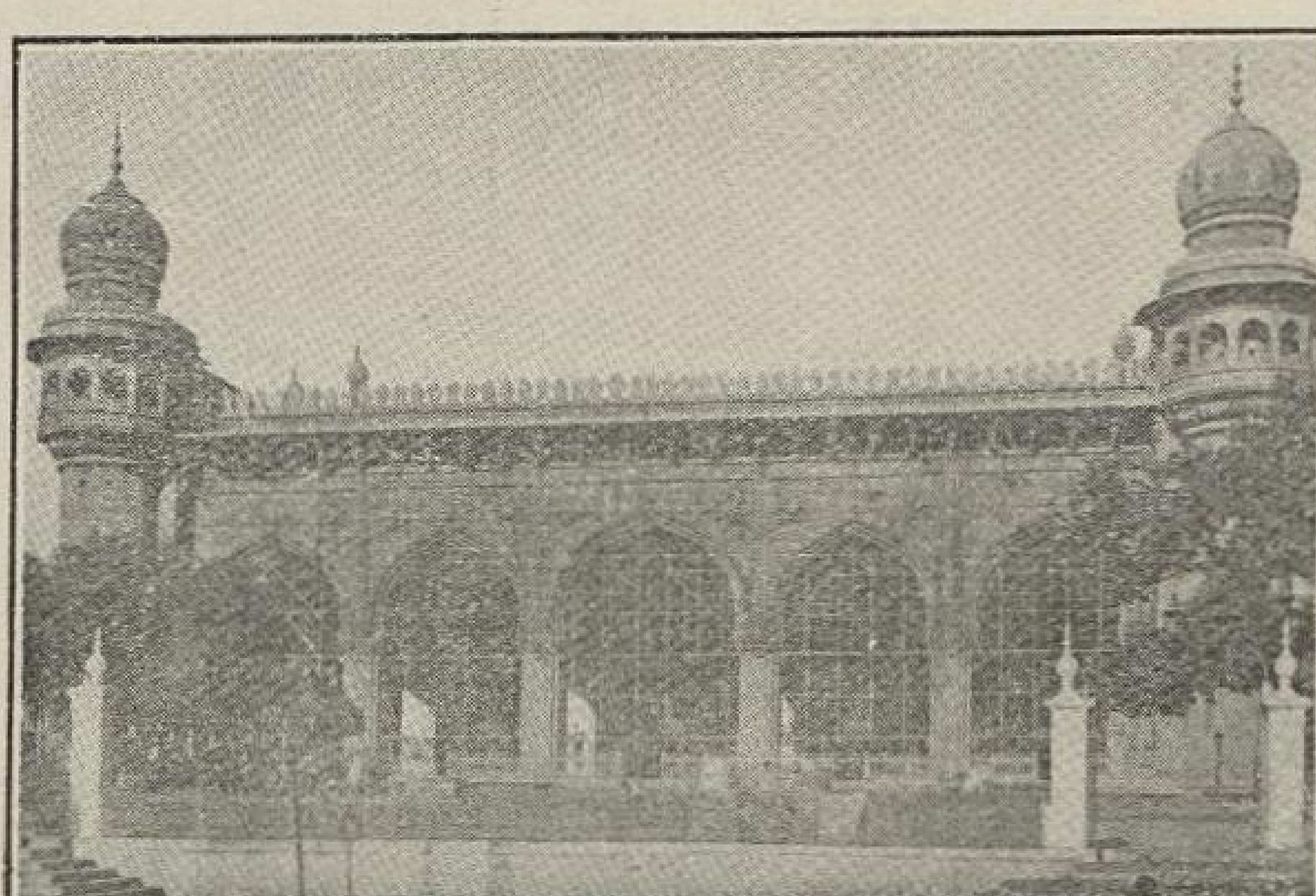
قصر فلک نما - بلدہ حیدرآباد (صفحہ ۲۳)



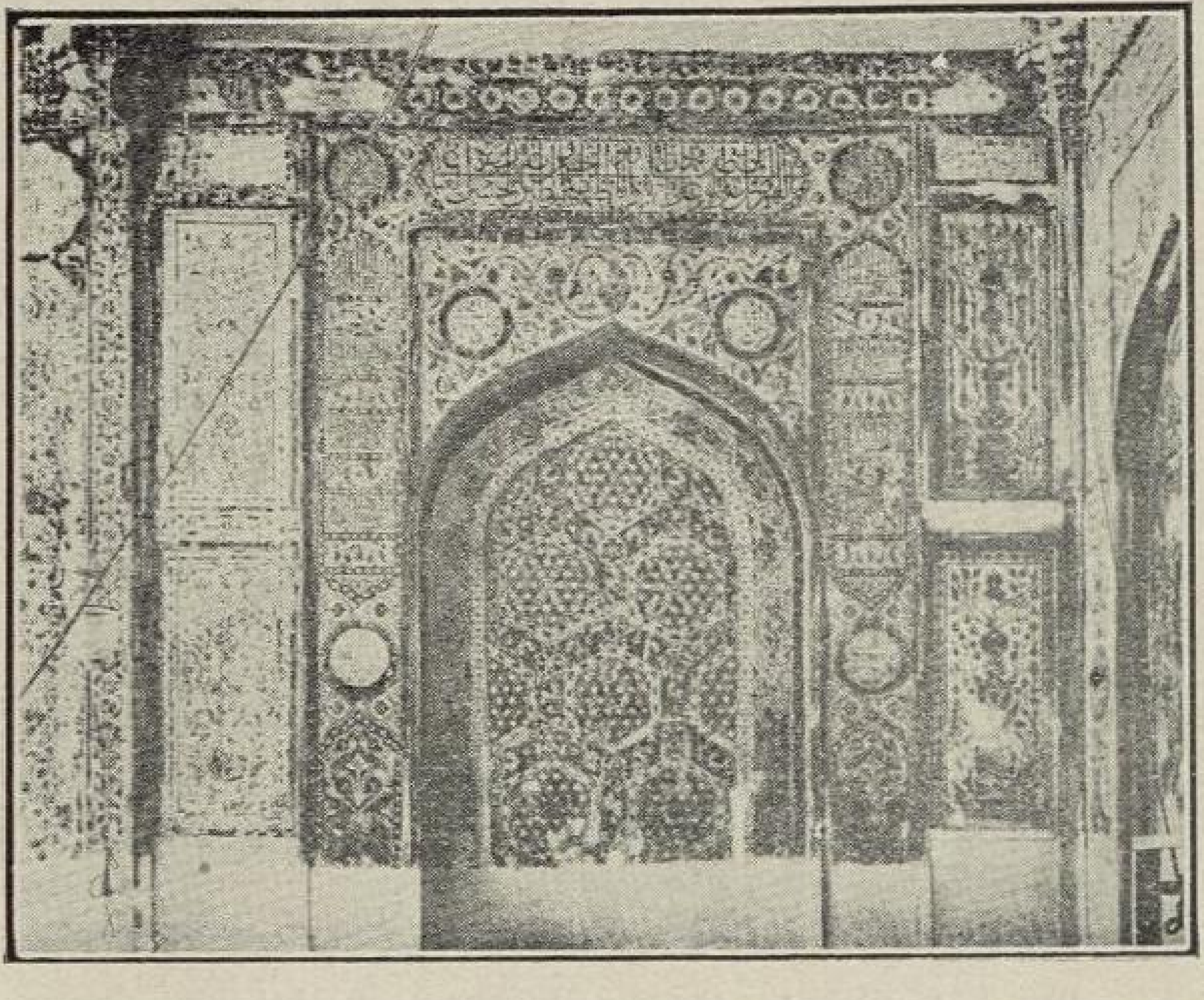
چو محلہ پیلس - بلدہ حیدرآباد (صفحہ ۲۳)



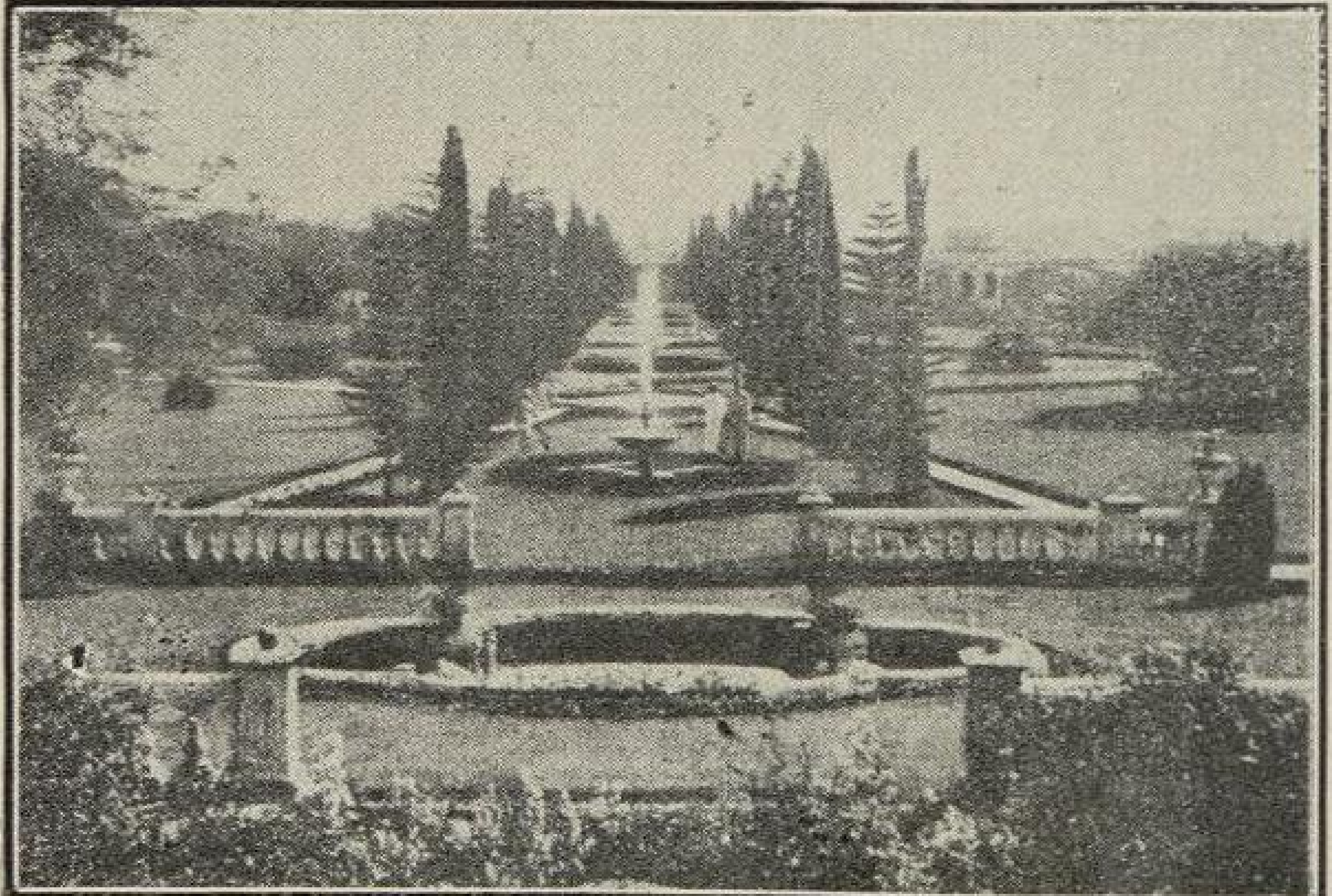
حیدرآباد کی مشہور ترین عمارت چار مینار
بلدہ حیدرآباد (صفحہ ۲۳)



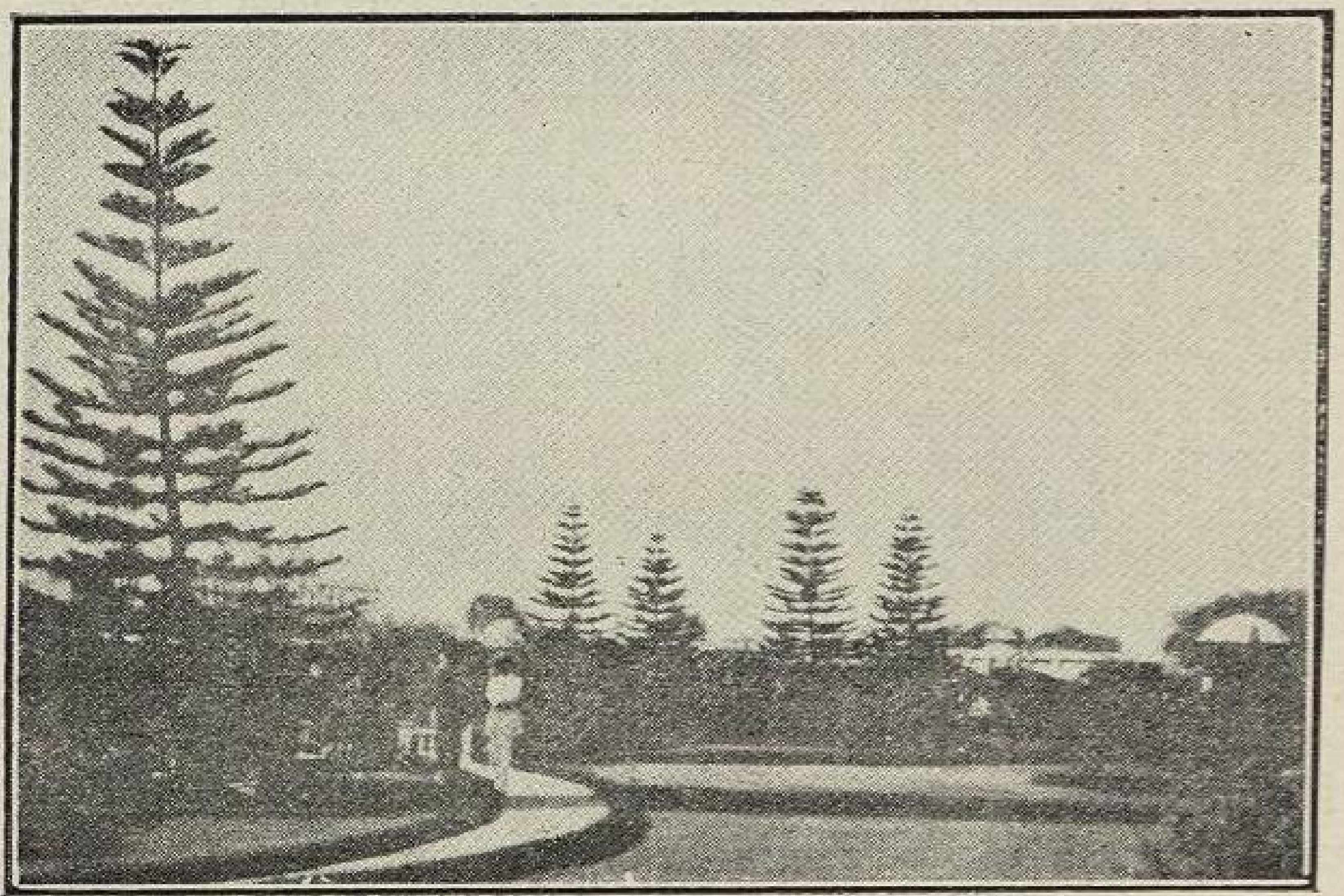
مکہ مسجد - بلدہ حیدرآباد (صفحہ ۲۳)



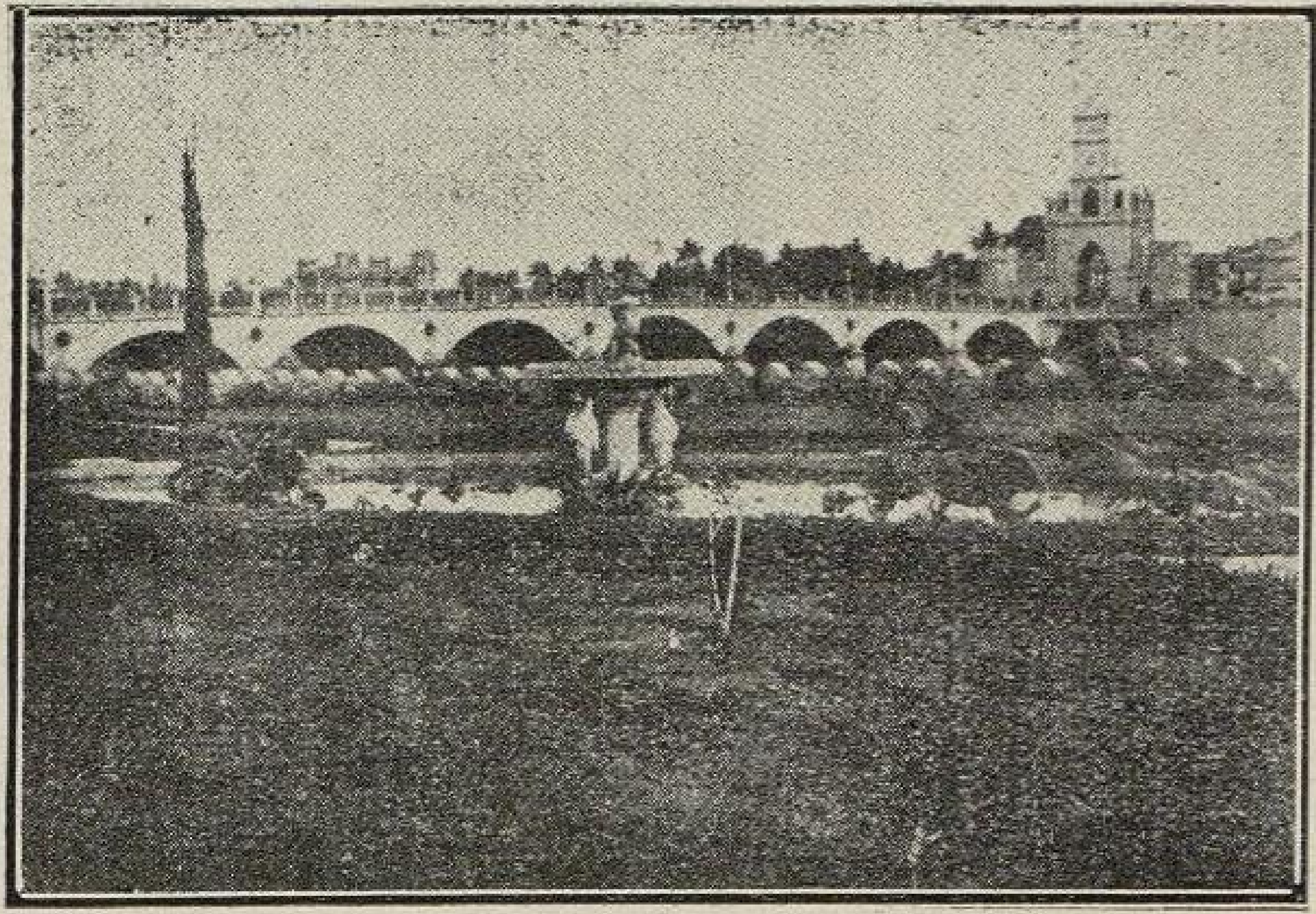
بادشاہی عاشور خانہ - بلدہ حیدرآباد (صفحہ ۲۳)



عثمانیہ پارک، رود موسی - بلدہ حیدرآباد
کا ایک منظر (صفحہ ۲۳)



عثمانیہ پارک بلدہ حیدرآباد کا ایک اور منظر
(صفحہ ۲۳)



رود موسیٰ کا افضل گنج پل - بلدہ حیدرآباد (صفحہ ۲۳)



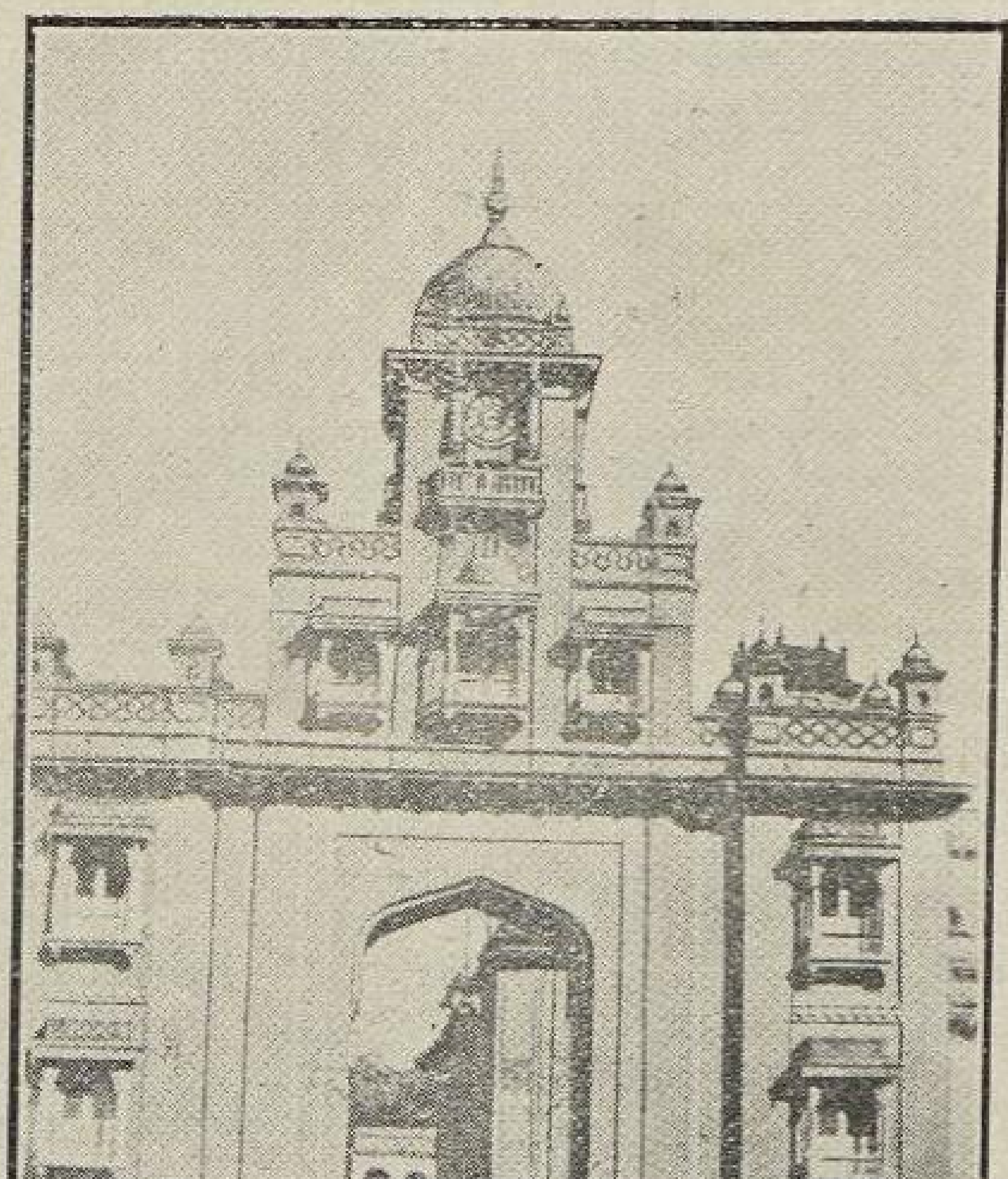
عدالت العالیه - بلده حیدرآباد (صفحه ۲۳)



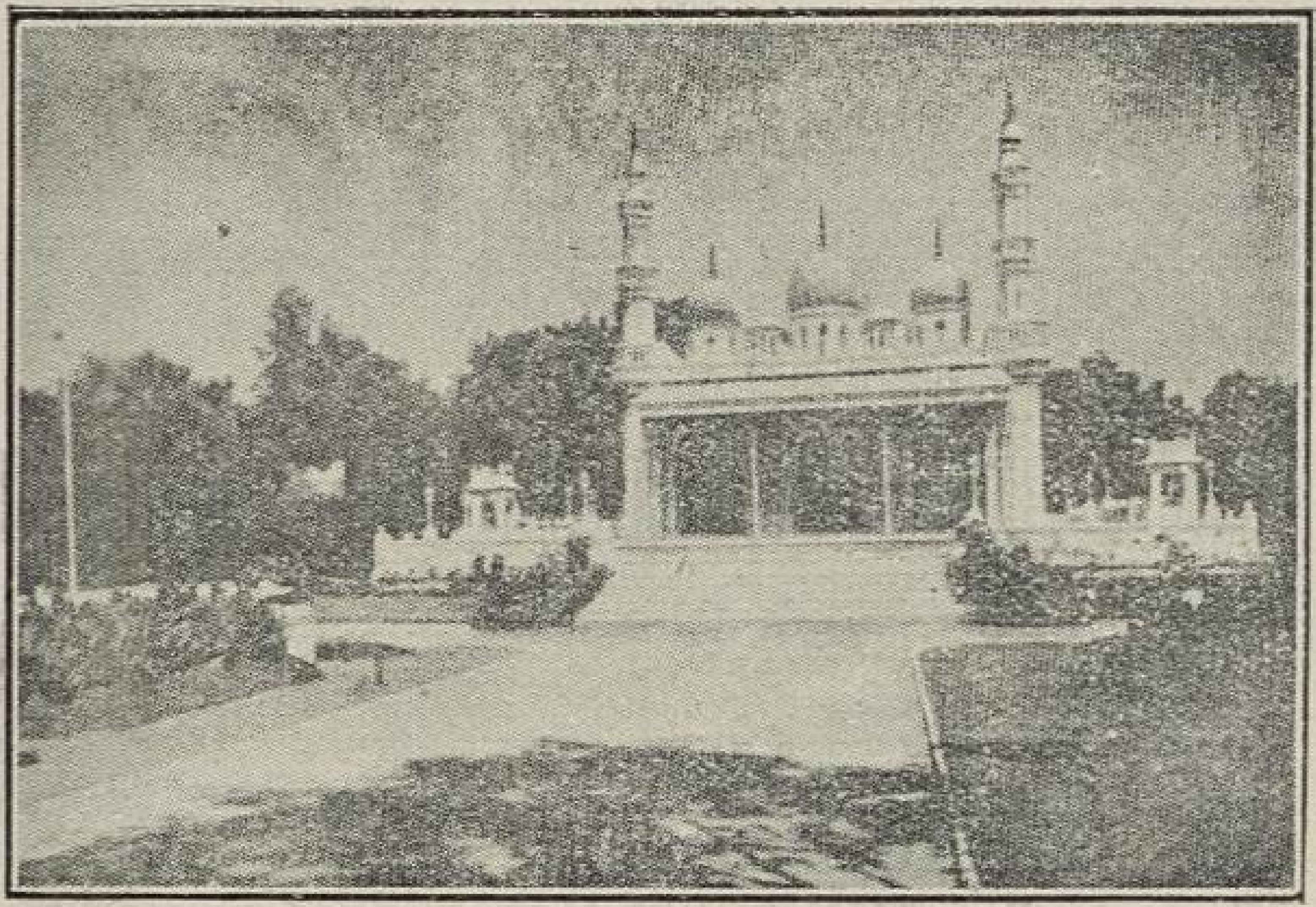
شفا خانه عثمانیه - بلده حیدرآباد (صفحه ۲۳)



باغ عامہ - بلدہ حیدرآباد کا ایک منظر (صفحہ ۲۳)



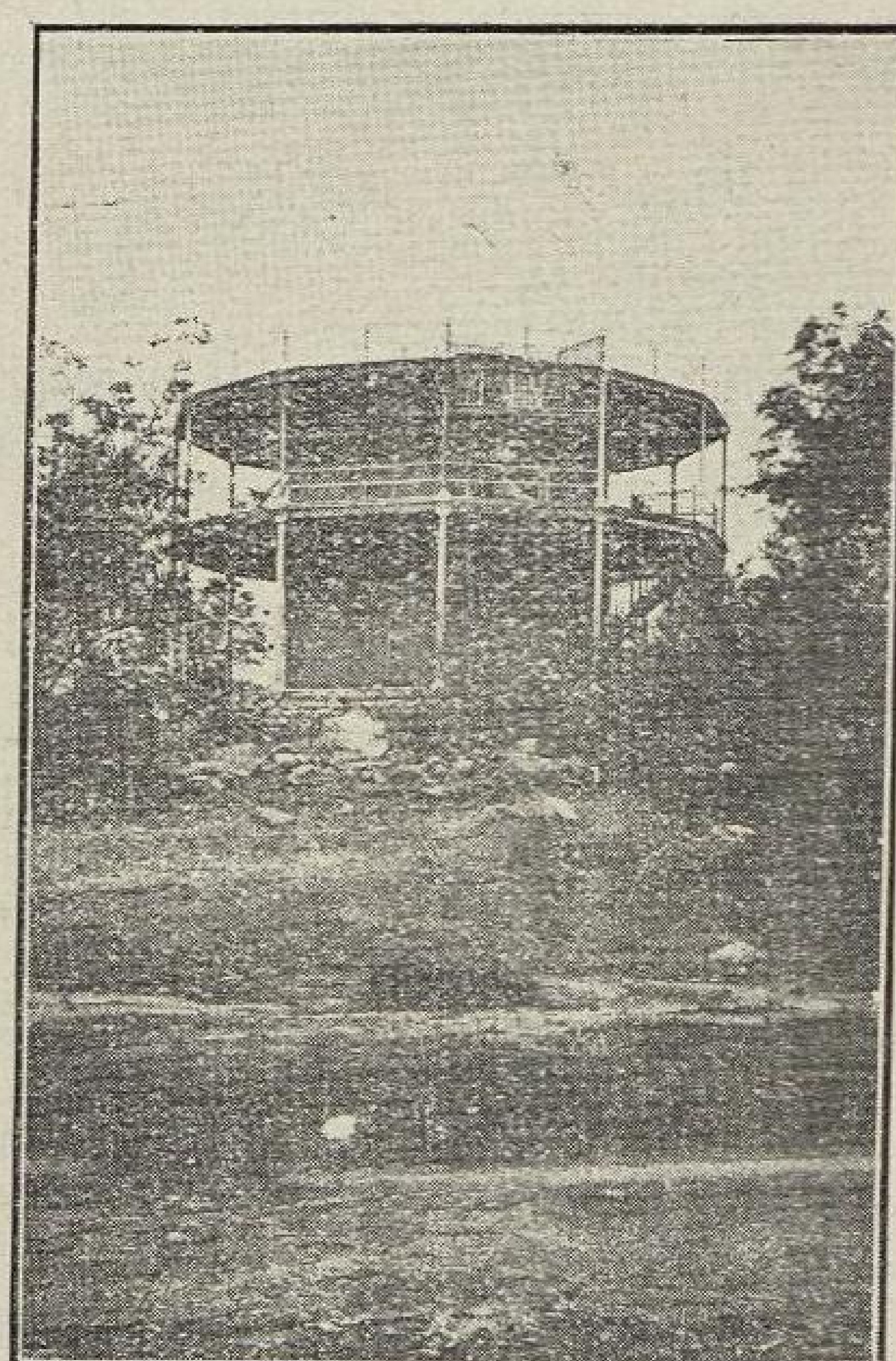
دربار ہال باغ عامہ - بلدہ حیدرآباد
کا صدر دروازہ (صفحہ ۲۳)



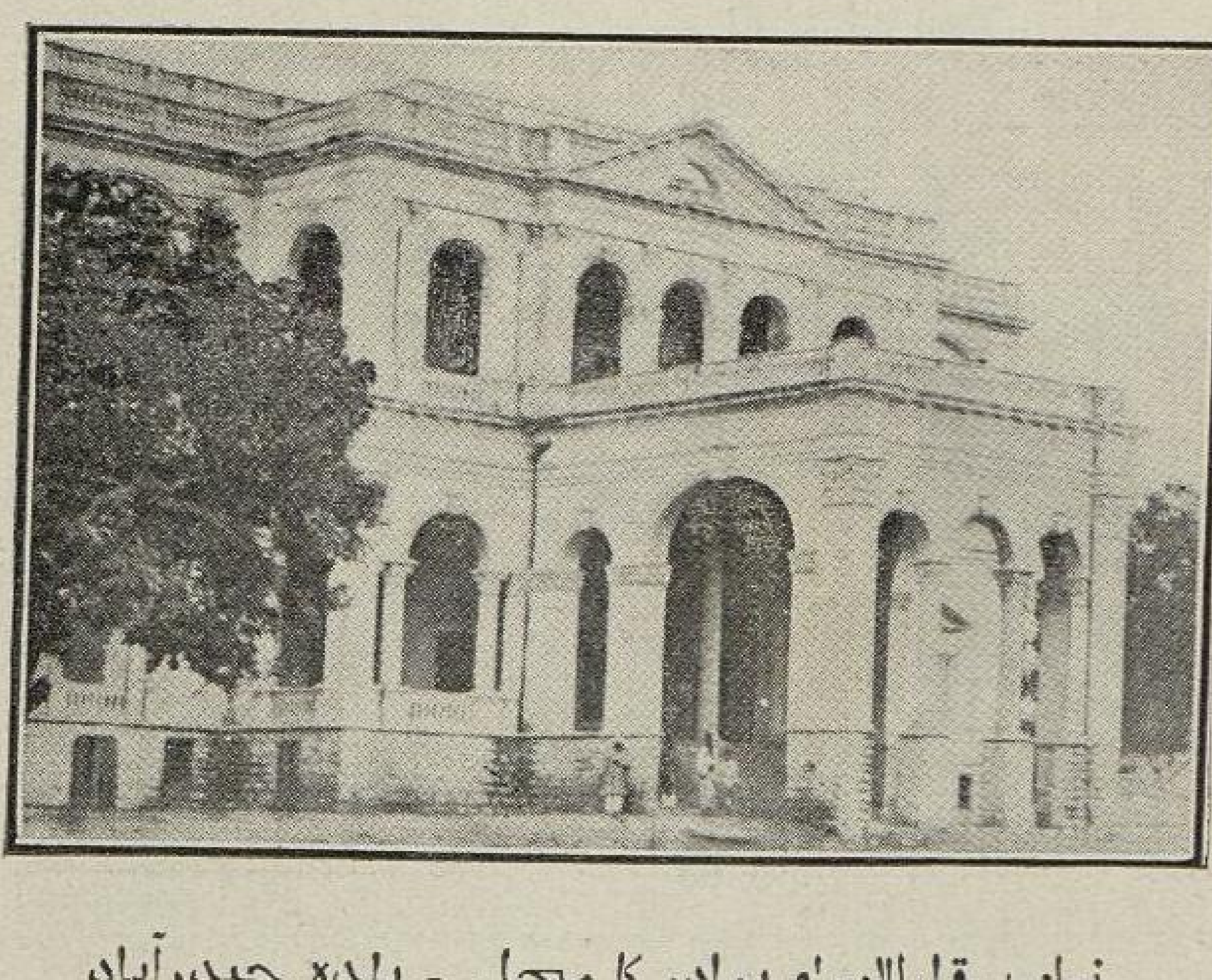
مسجد باغ عامہ - بلدہ حیدرآباد (صفحہ ۲۳)



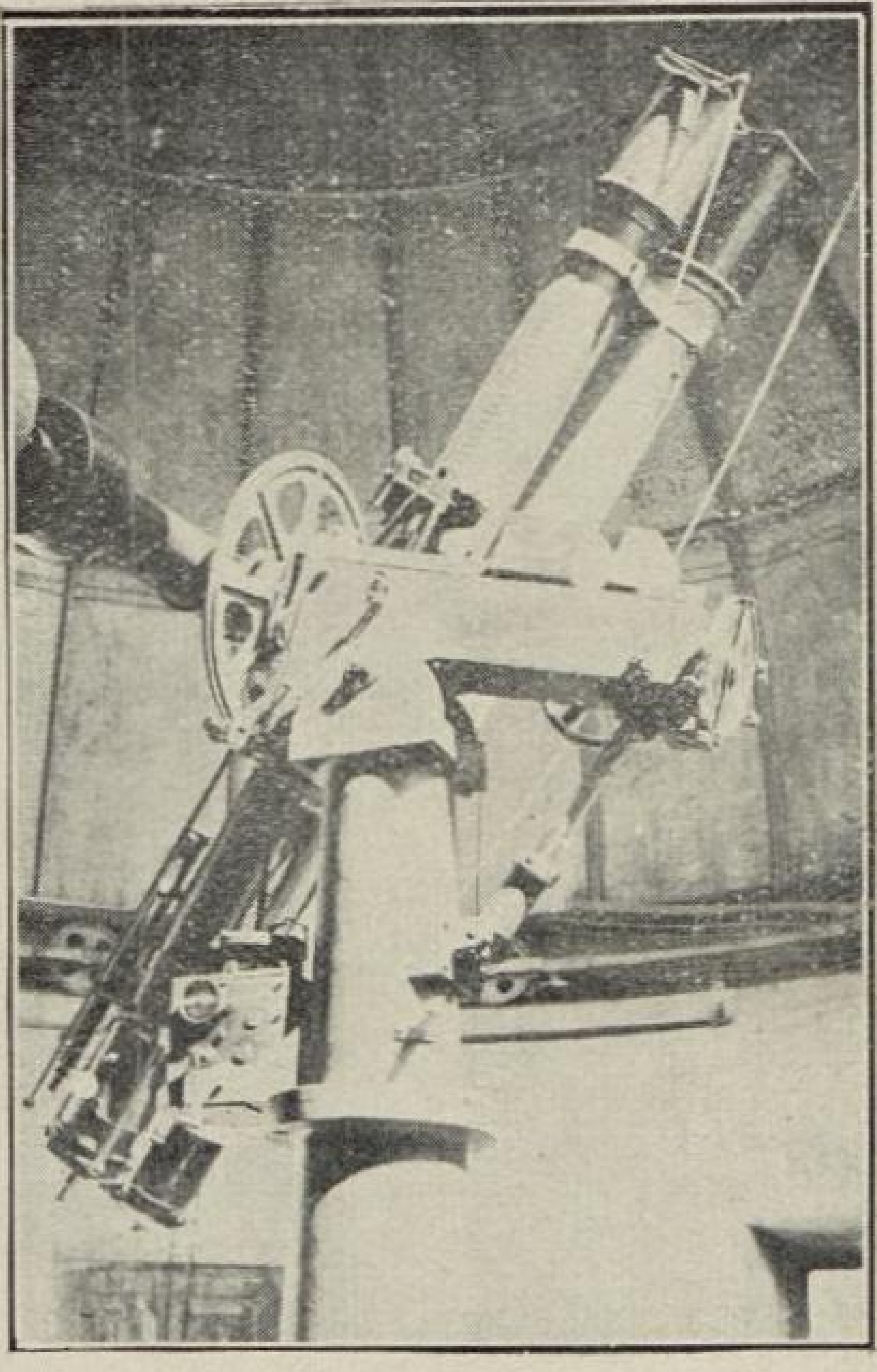
ٹاون ہال باغ عامہ - بلدہ حیدرآباد (صفحہ ۲۳)



نظامیہ رصد خانہ (صفحہ ۲۳)



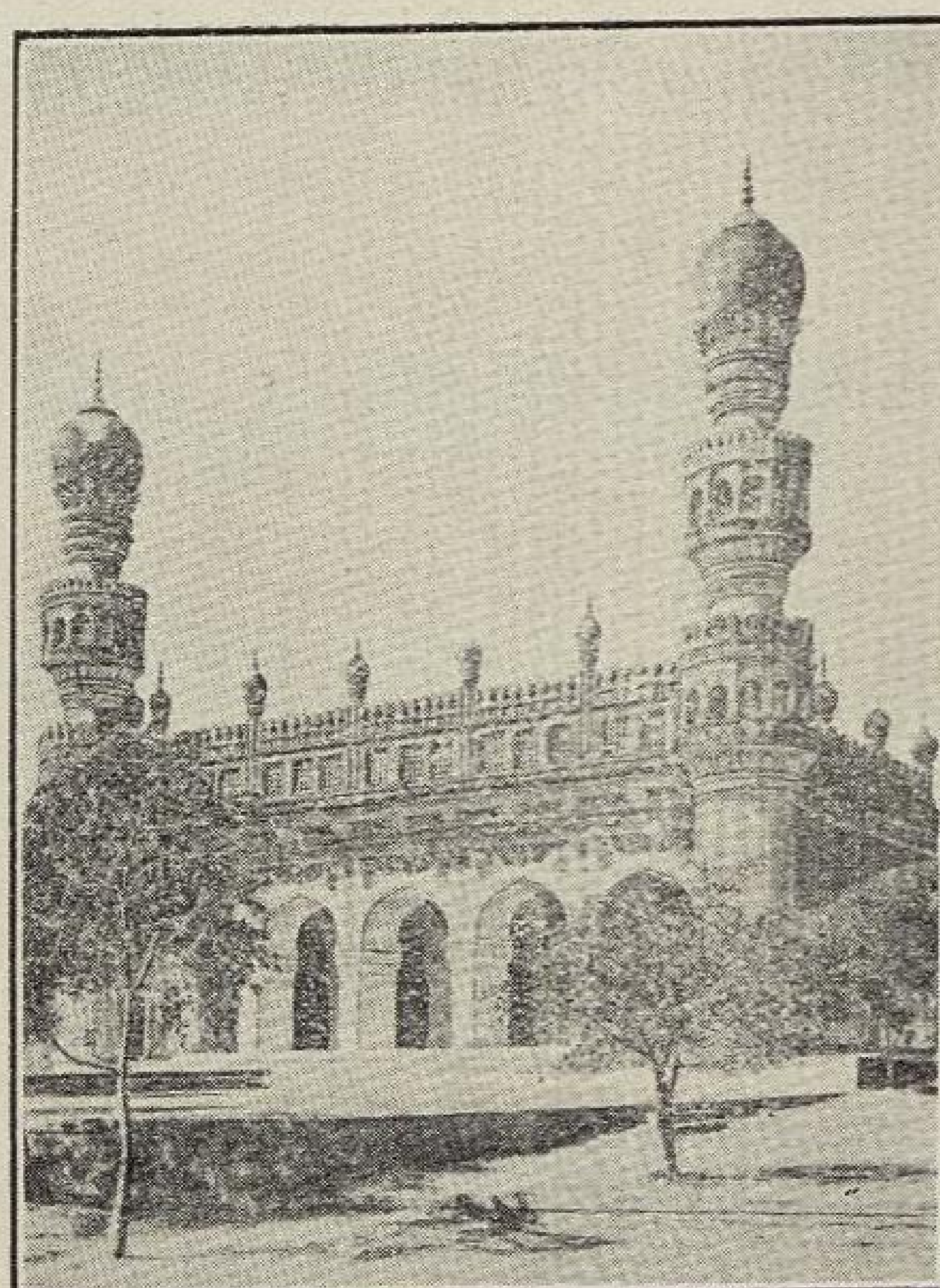
نواب وقار الامراء بہادر کا محل - بلدہ حیدر آباد
(صفحہ ۲۳)



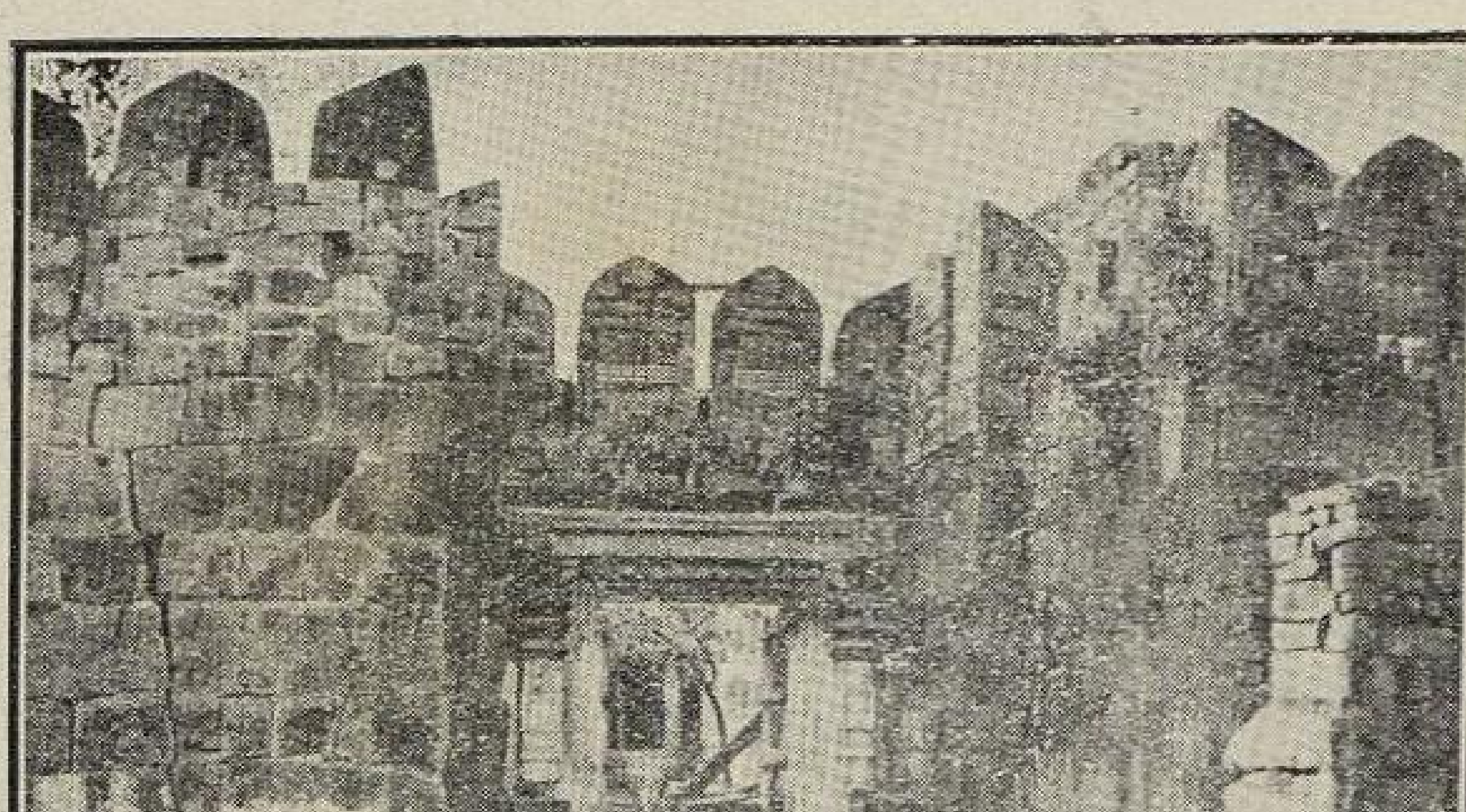
دوربین نظامیہ رصد خانہ (صفحہ ۲۳)



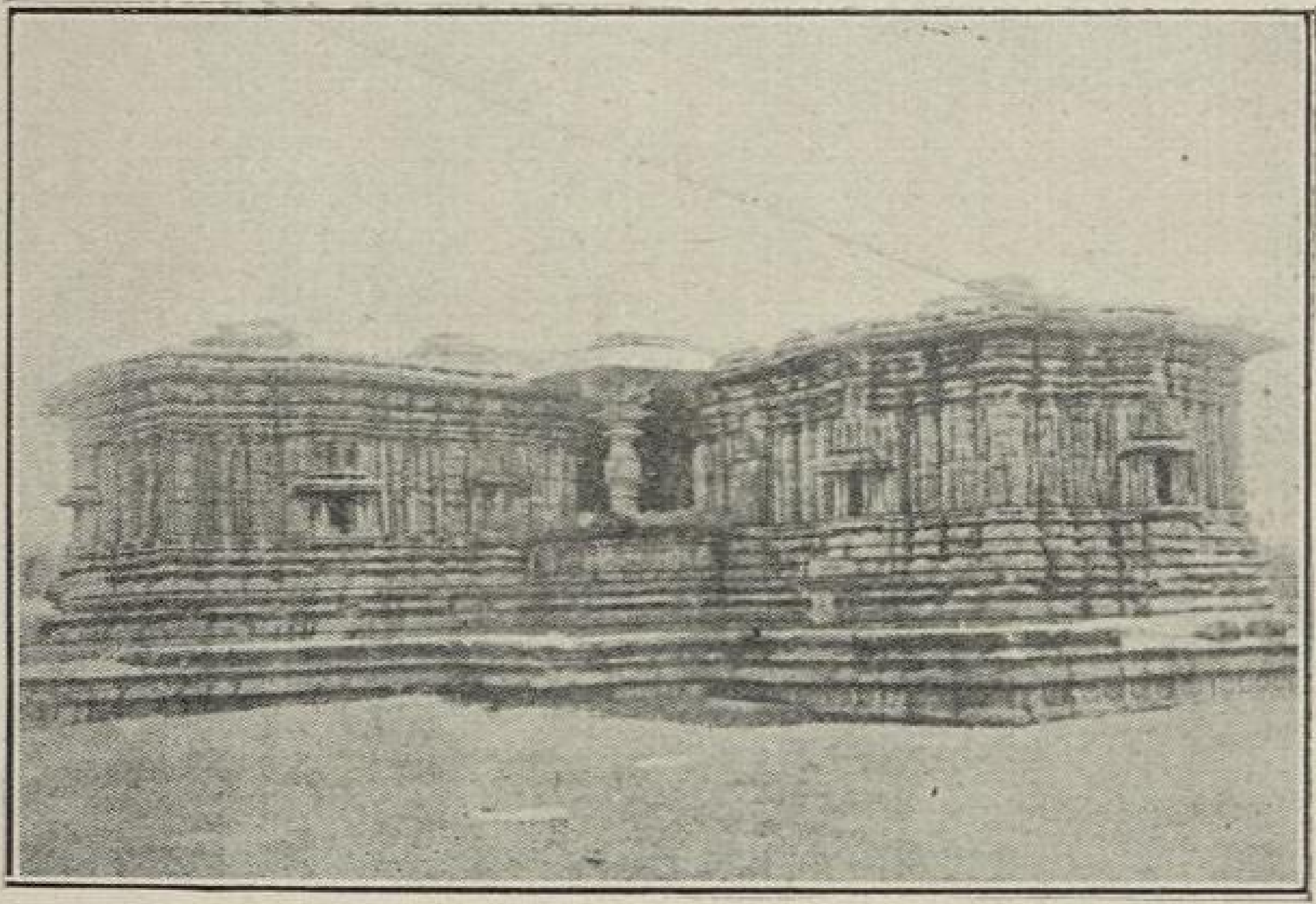
قلعہ گولکنڈہ نزد بلدہ حیدرآباد (صفحہ ۲۴)



مسجد قطب شاہی متصل قلعہ گولکنڈہ (صفحہ ۲۴)



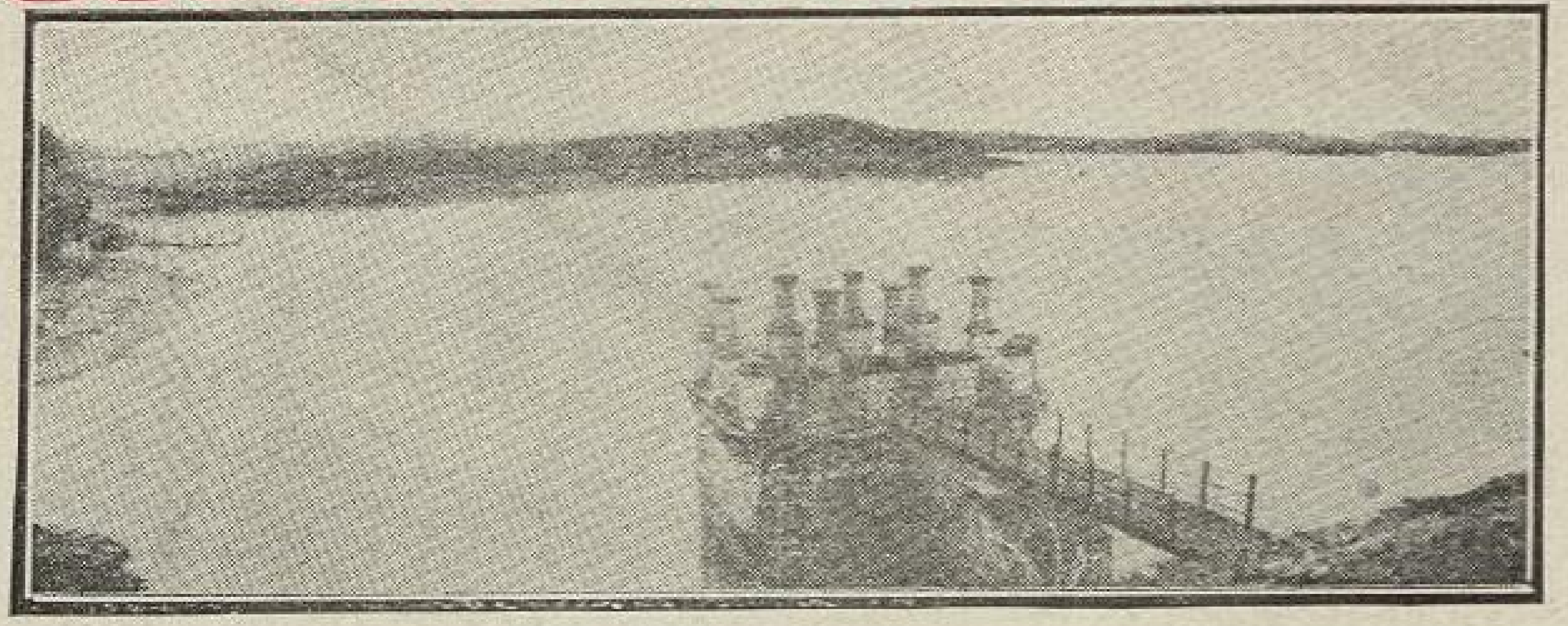
دروازہ قلعہ ورنگل (صفحہ ۲۷)



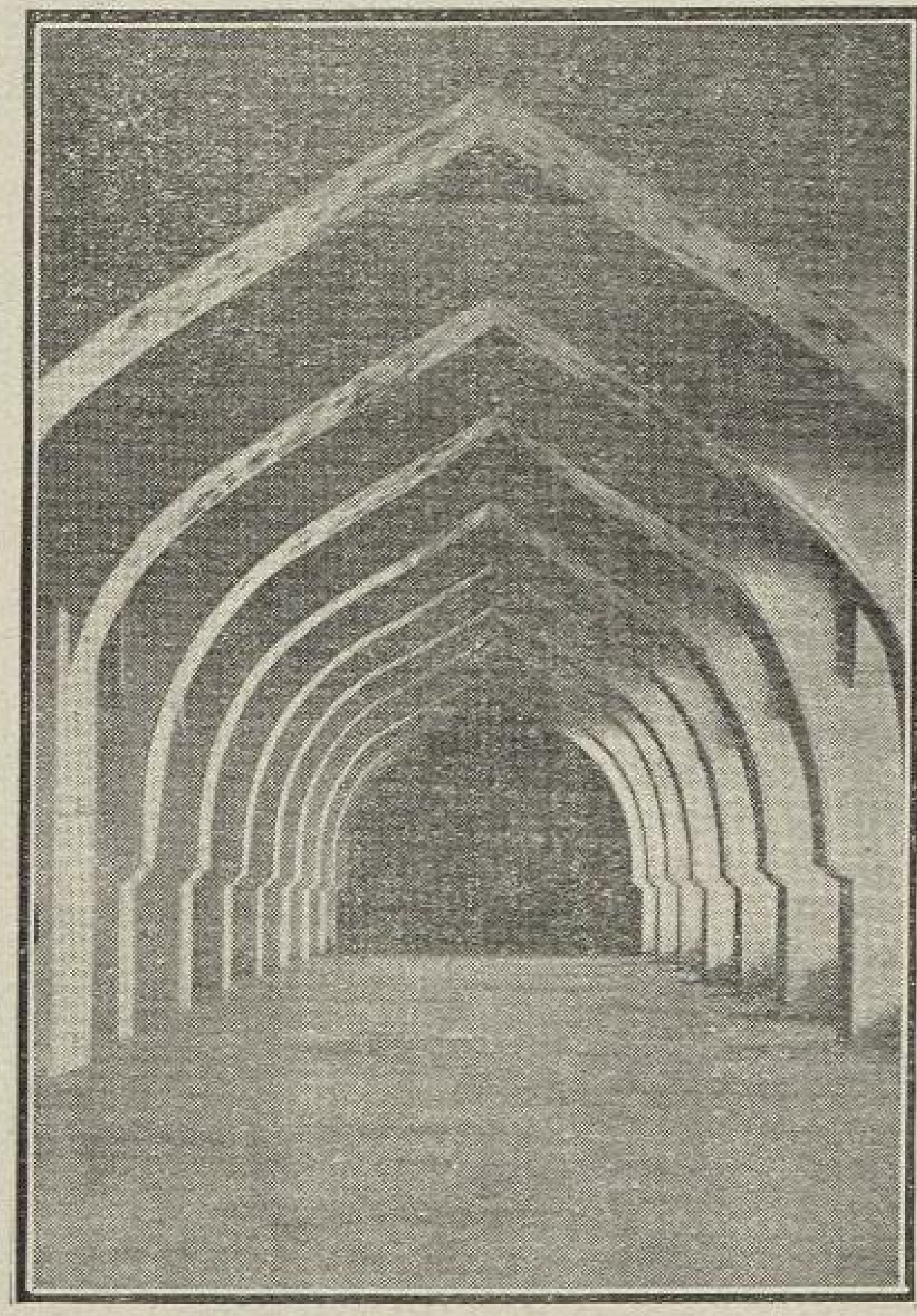
مندر هزار ستون - هنمکنڈه ورنگل (صفحه ۲۷)



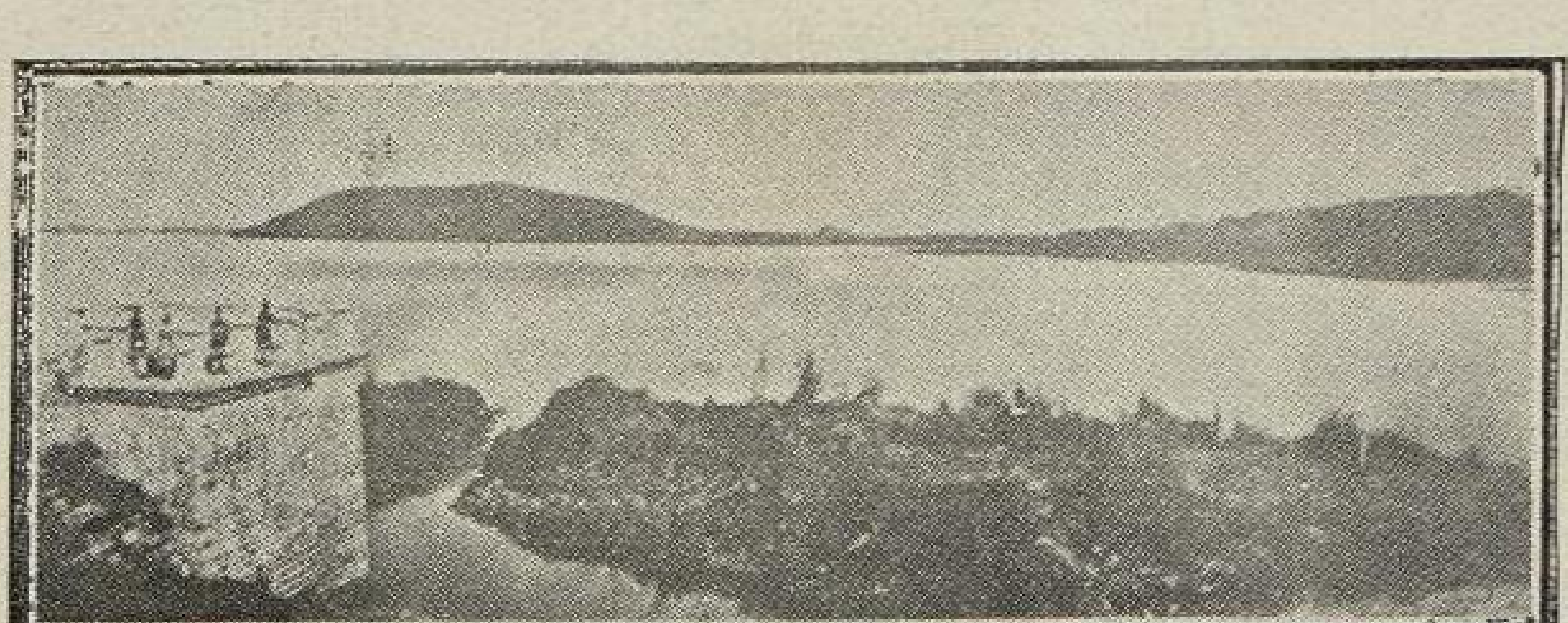
بڑا مندر پالم پیٹ (صفحه ۲۷)



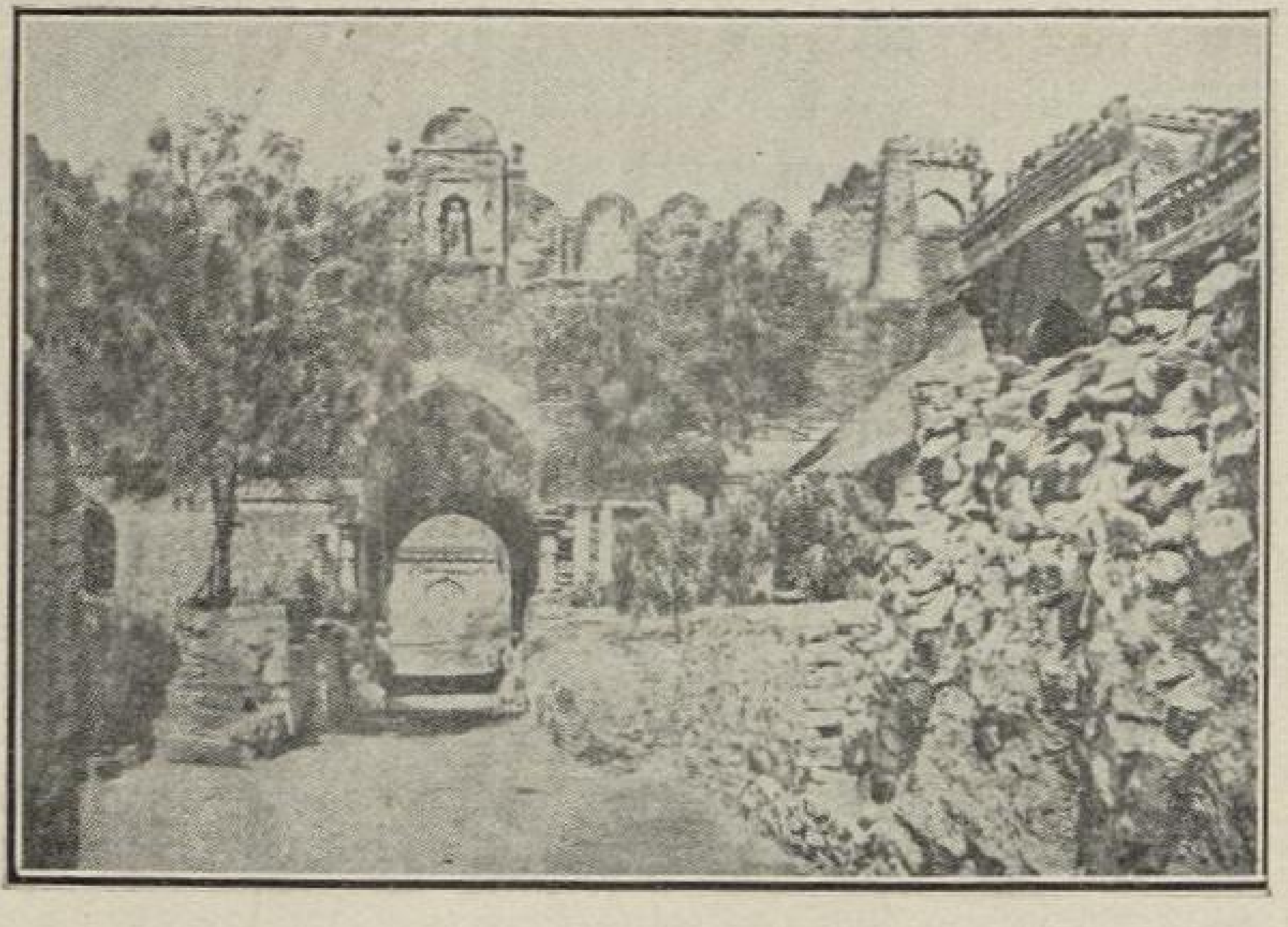
جھیل لکناورم - تعلقہ ملوگ ضلع ورنگل (صفحہ ۲۸)



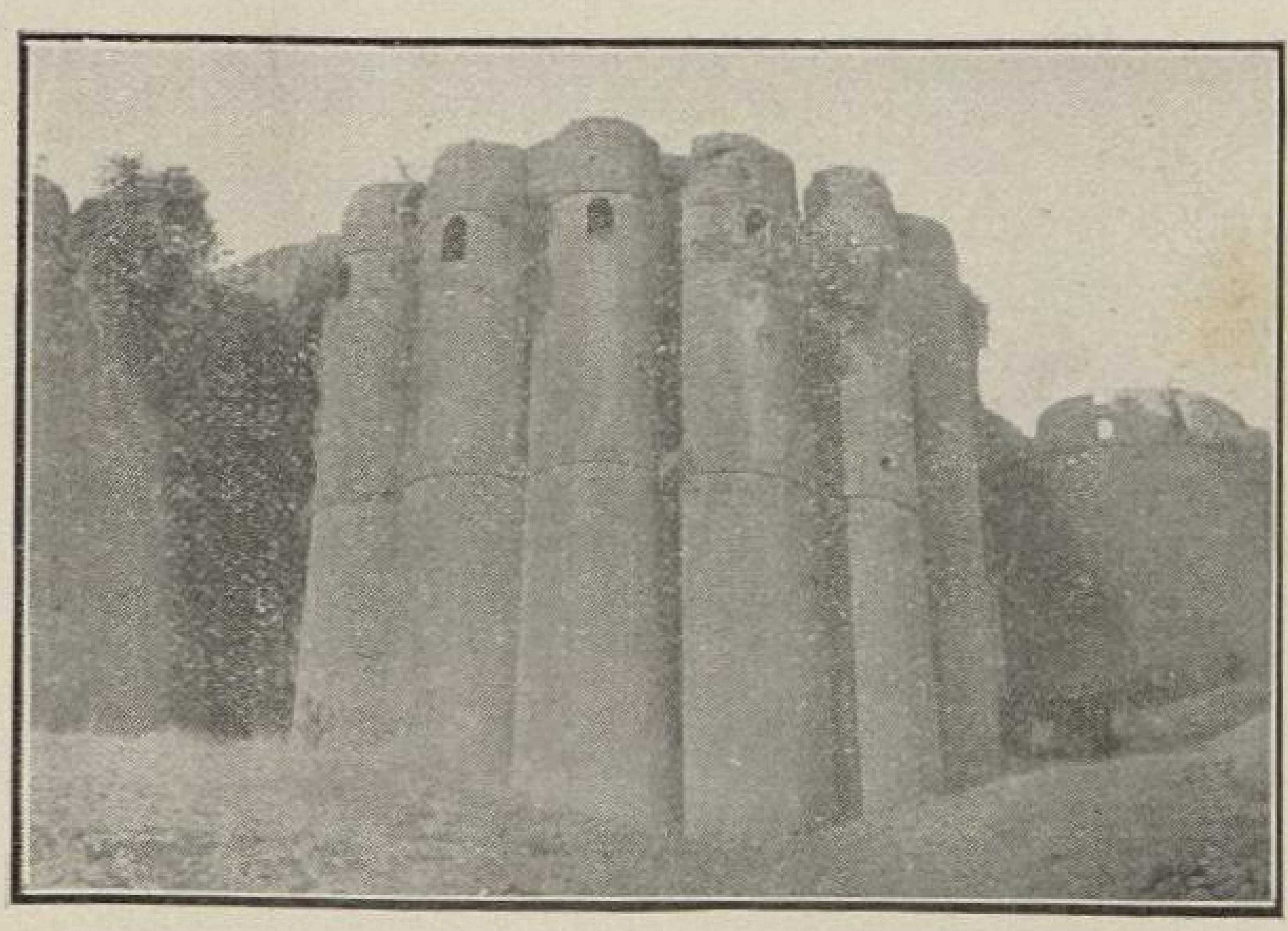
مسجد گلبرگہ شریف صفحہ ۳۶)



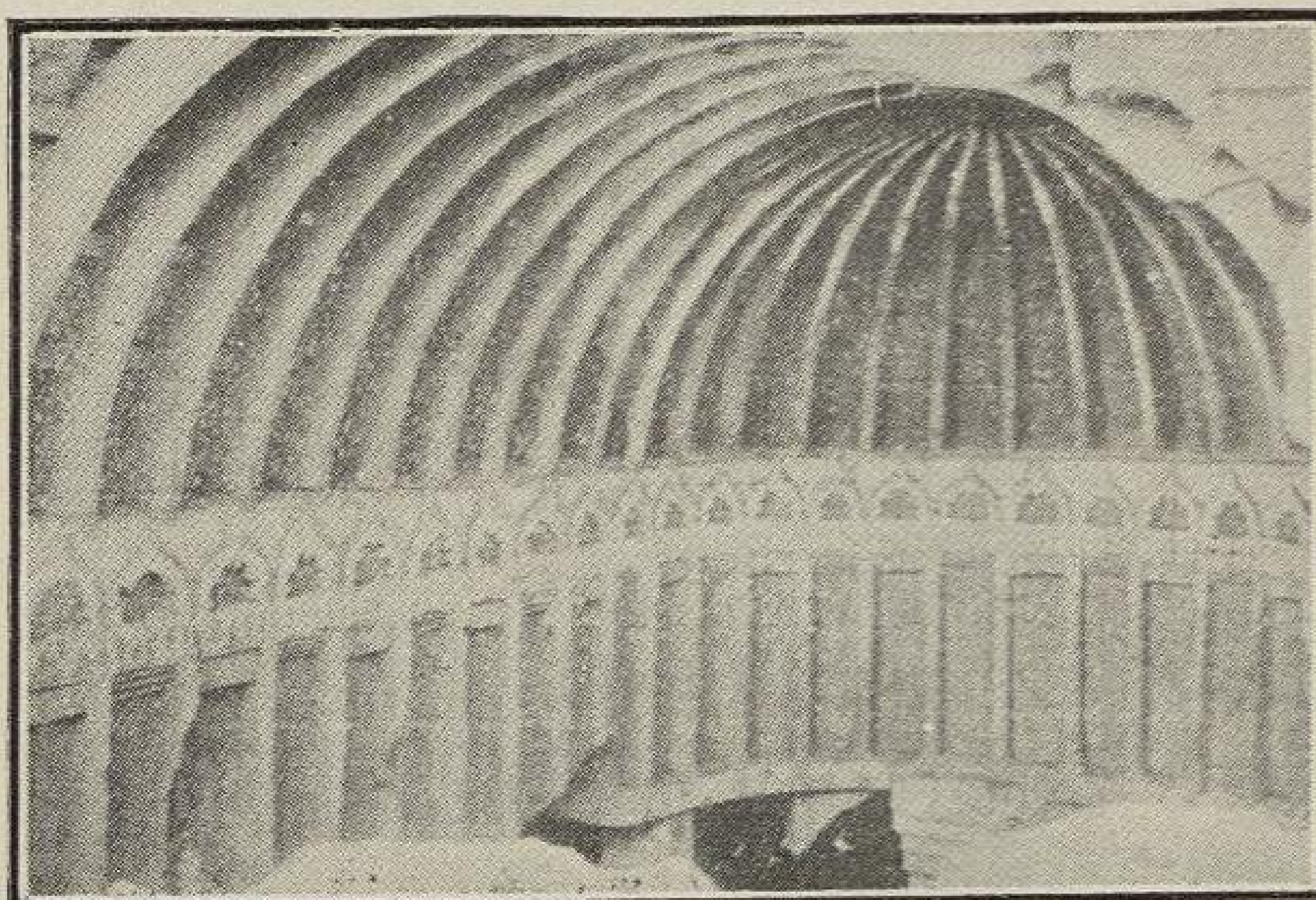
پاکھال جھیل - ضلع ورنگل (صفحہ ۲۹)



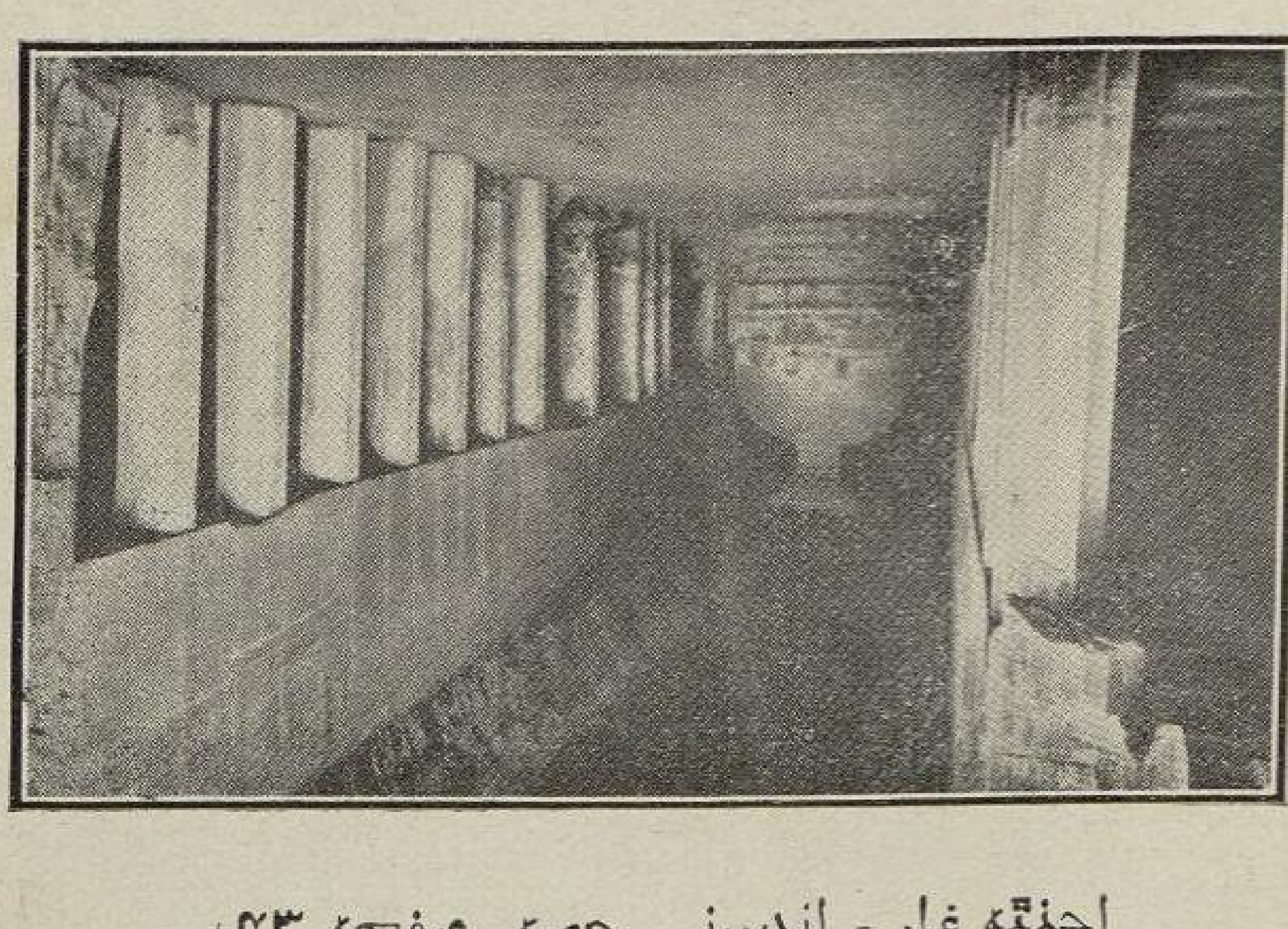
مزار حضرت گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ
گلبرگہ شریف (صفحہ ۳۶)



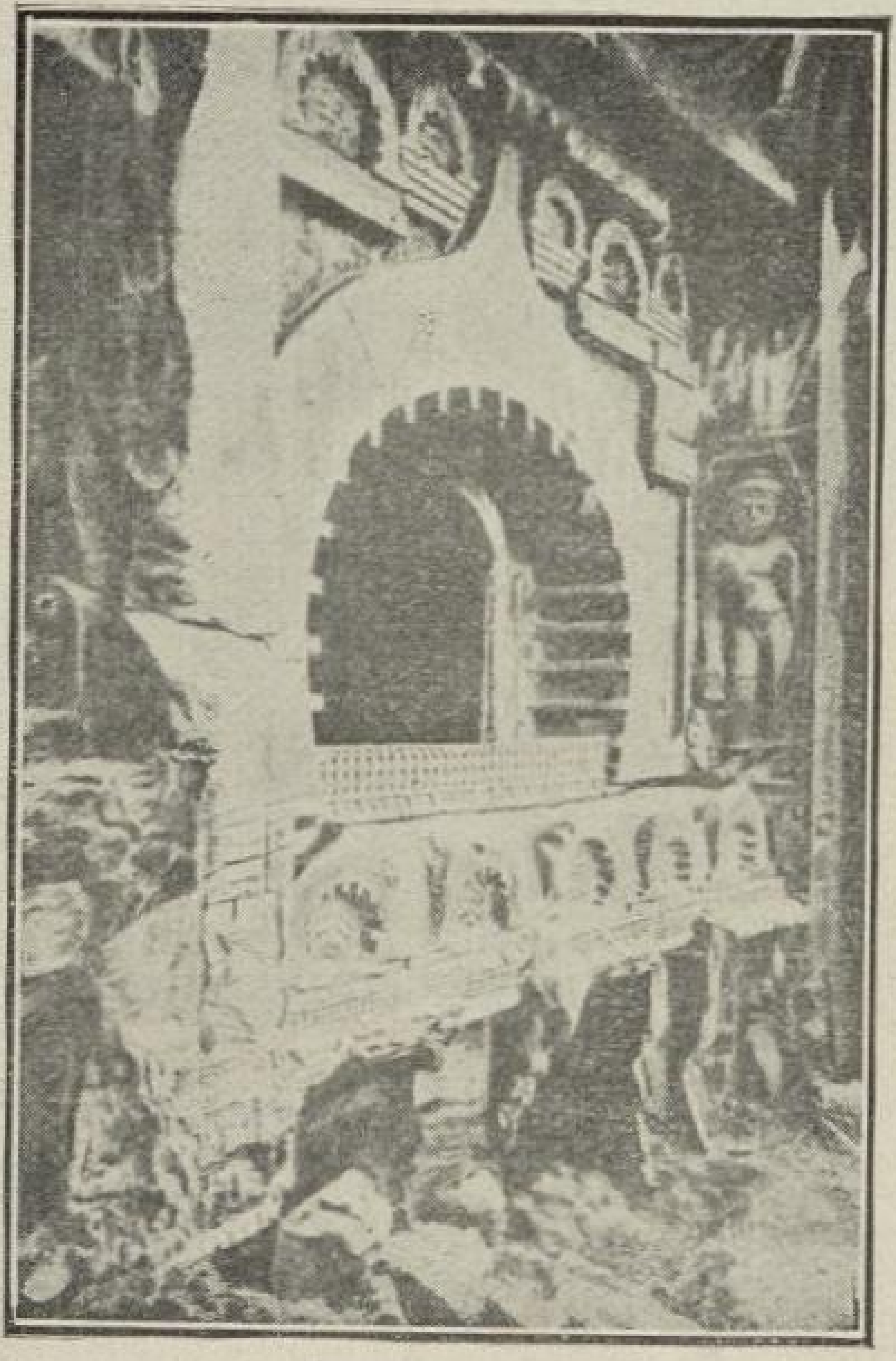
قلعہ نلدرگ (صفحہ ۴۱)



اورنگ آباد غار (صفحہ ۴۳)



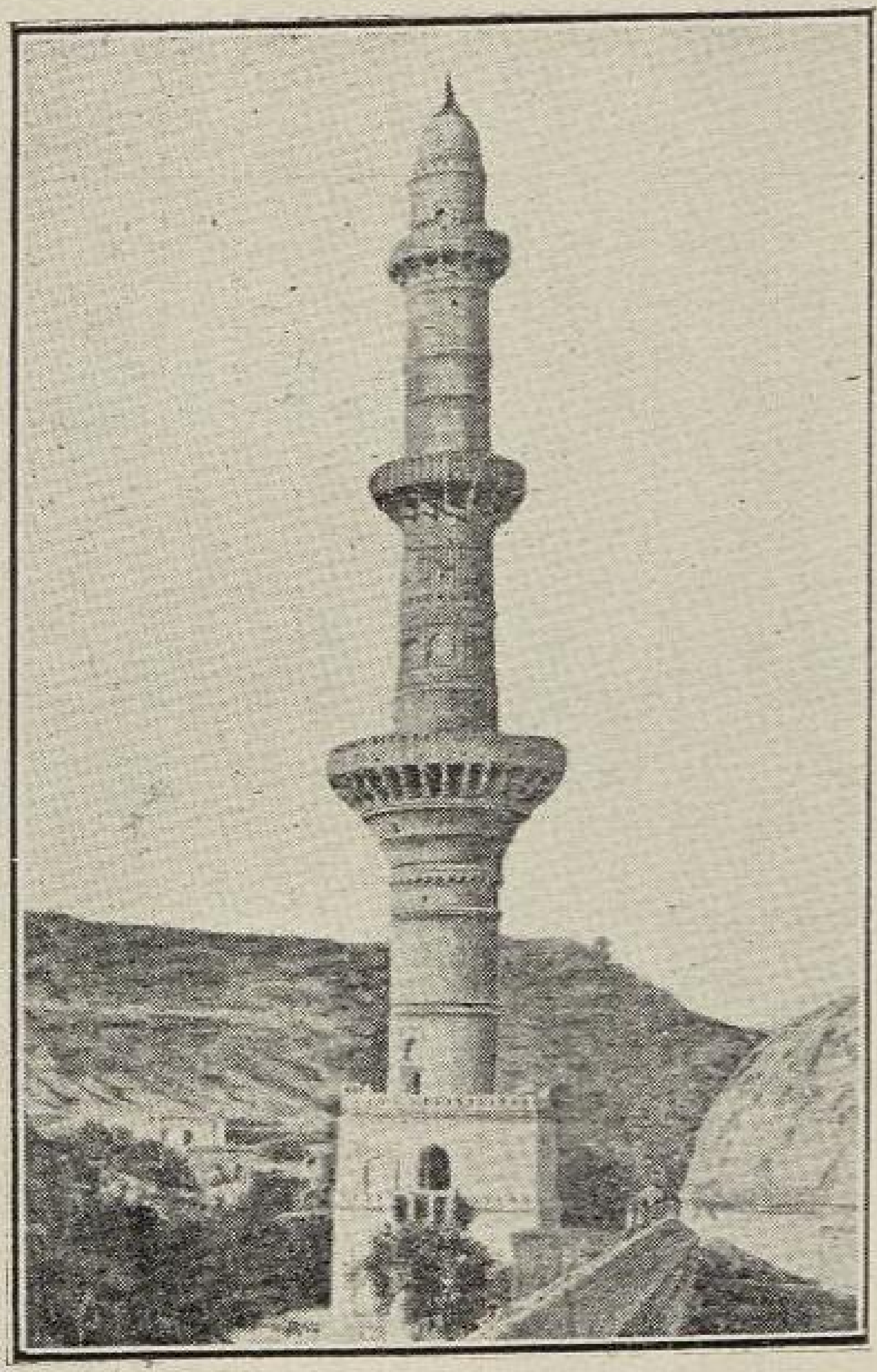
اجنتہ غار - اندرونی حصہ (صفحہ ۴۳)



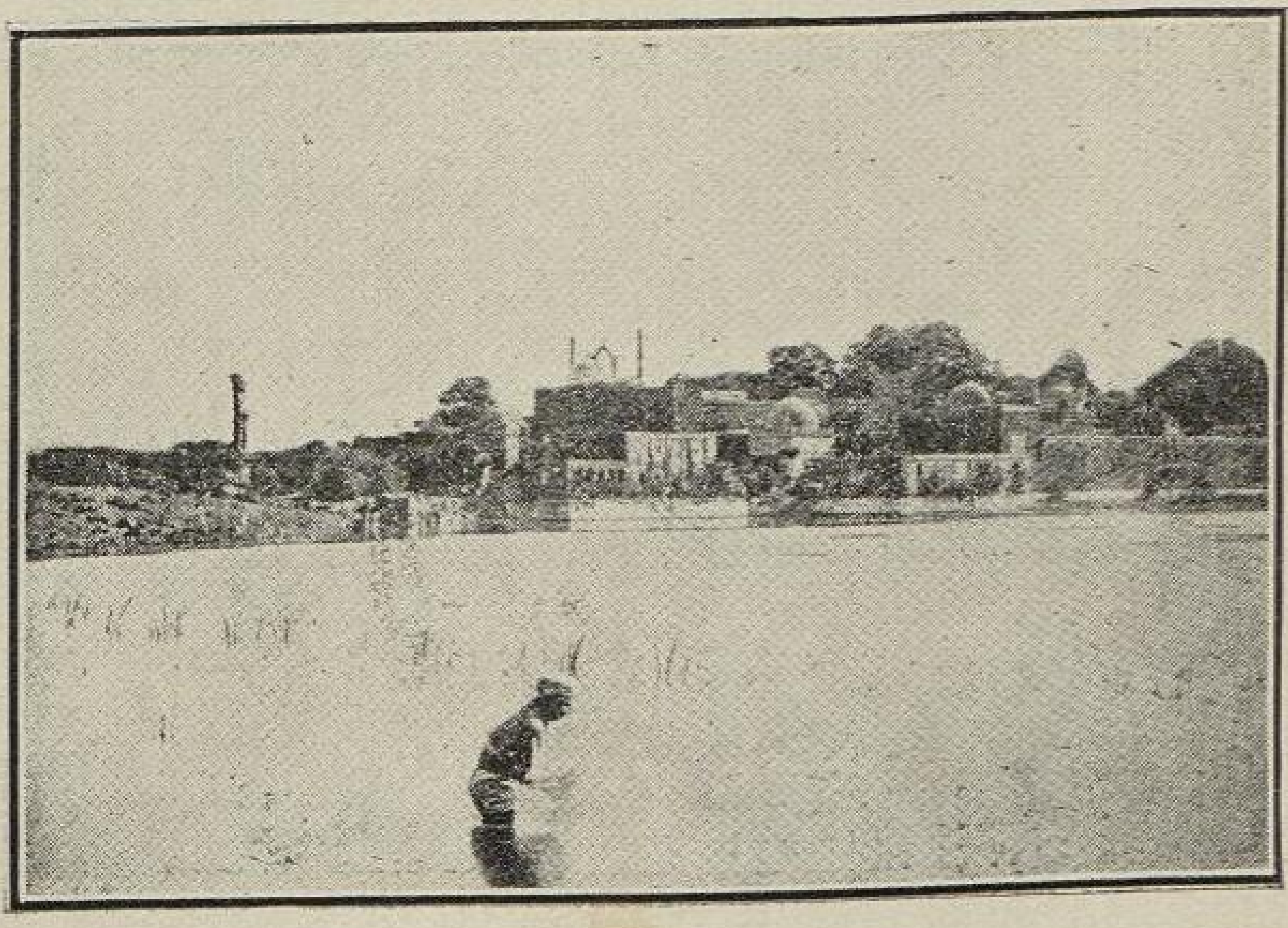
اجنتہ غار (صفحہ ۴۳)



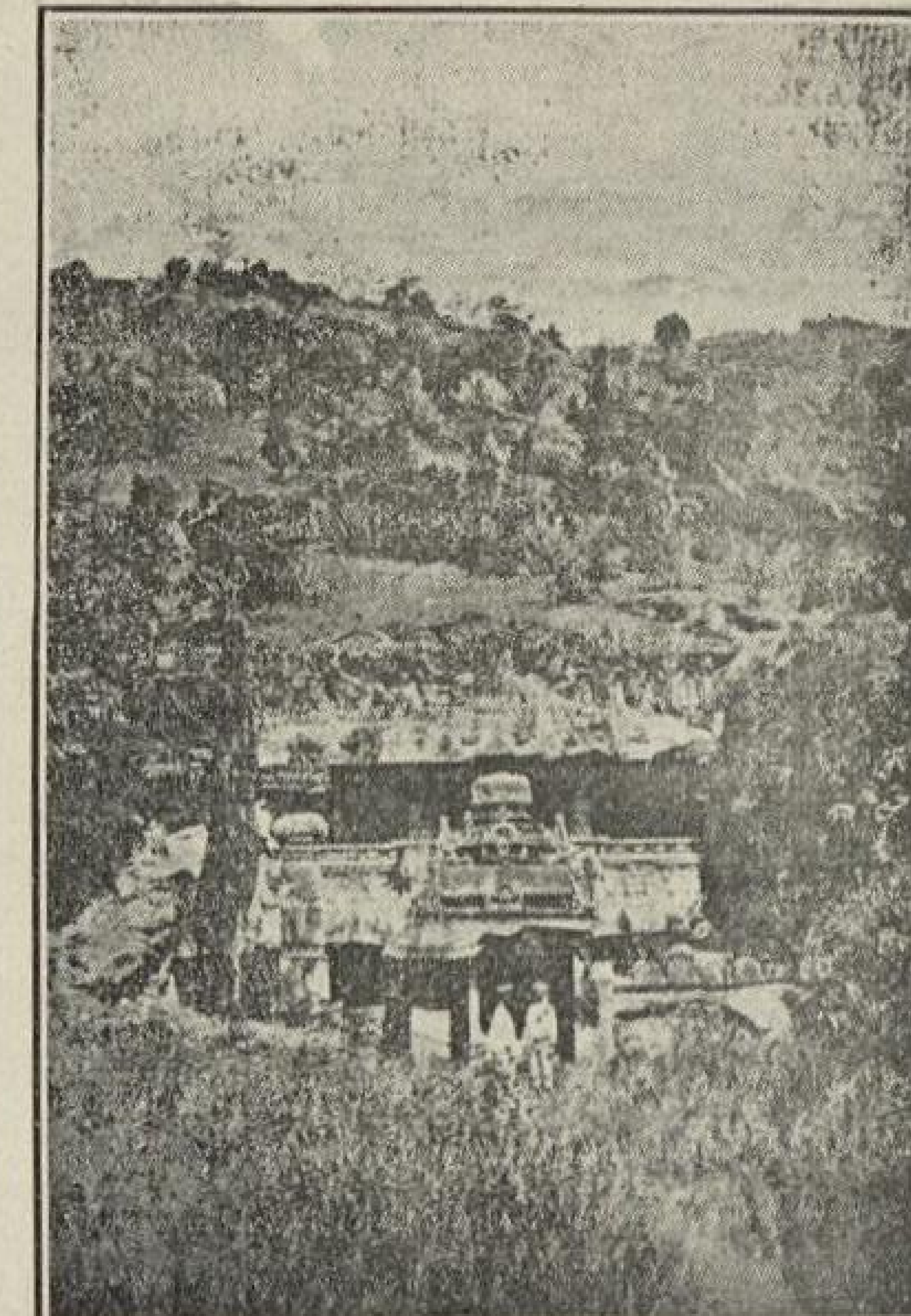
اجنتہ غار (صفحہ ۴۳)



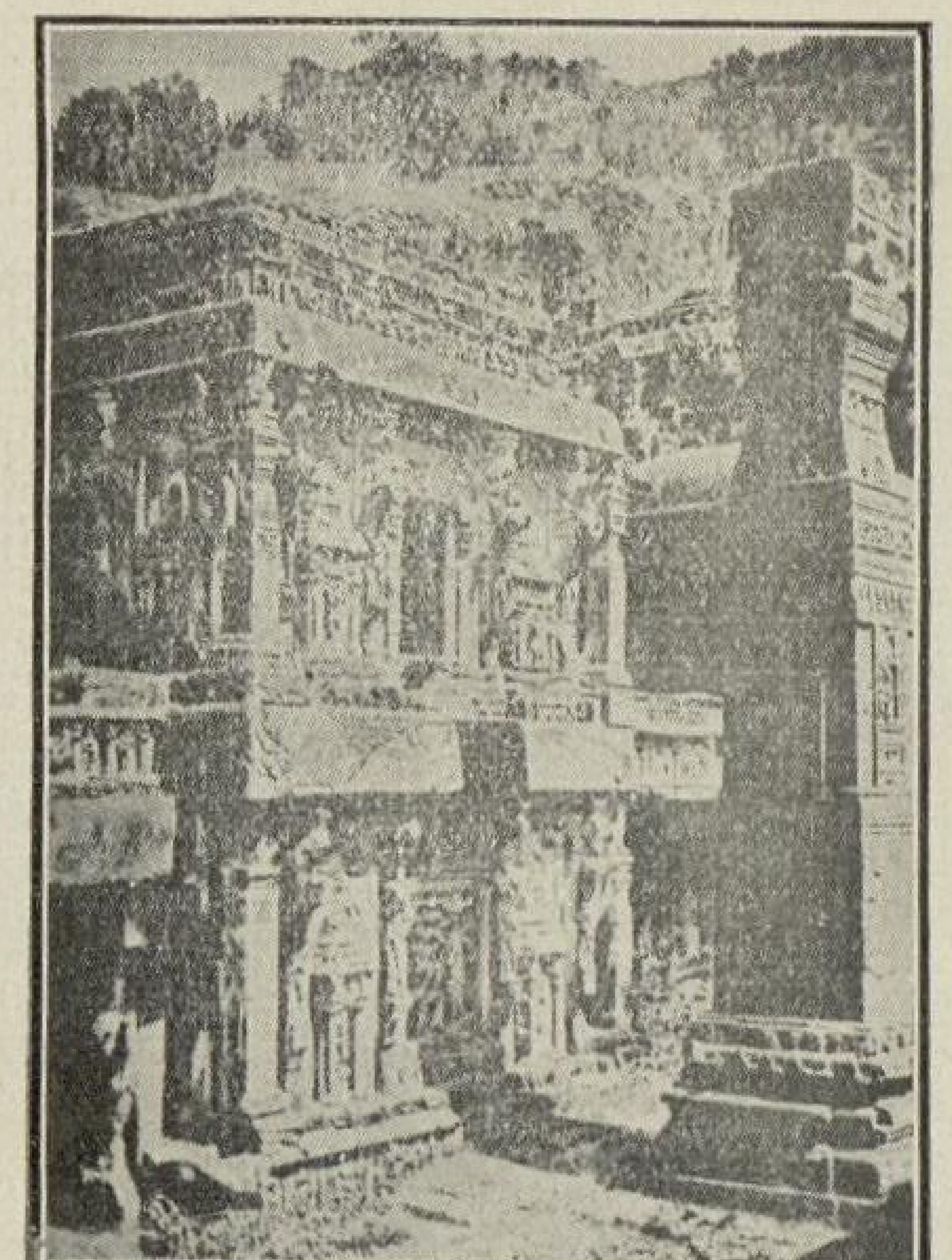
چاند مینار قلعہ دولت آباد (صفحہ ۴۶)



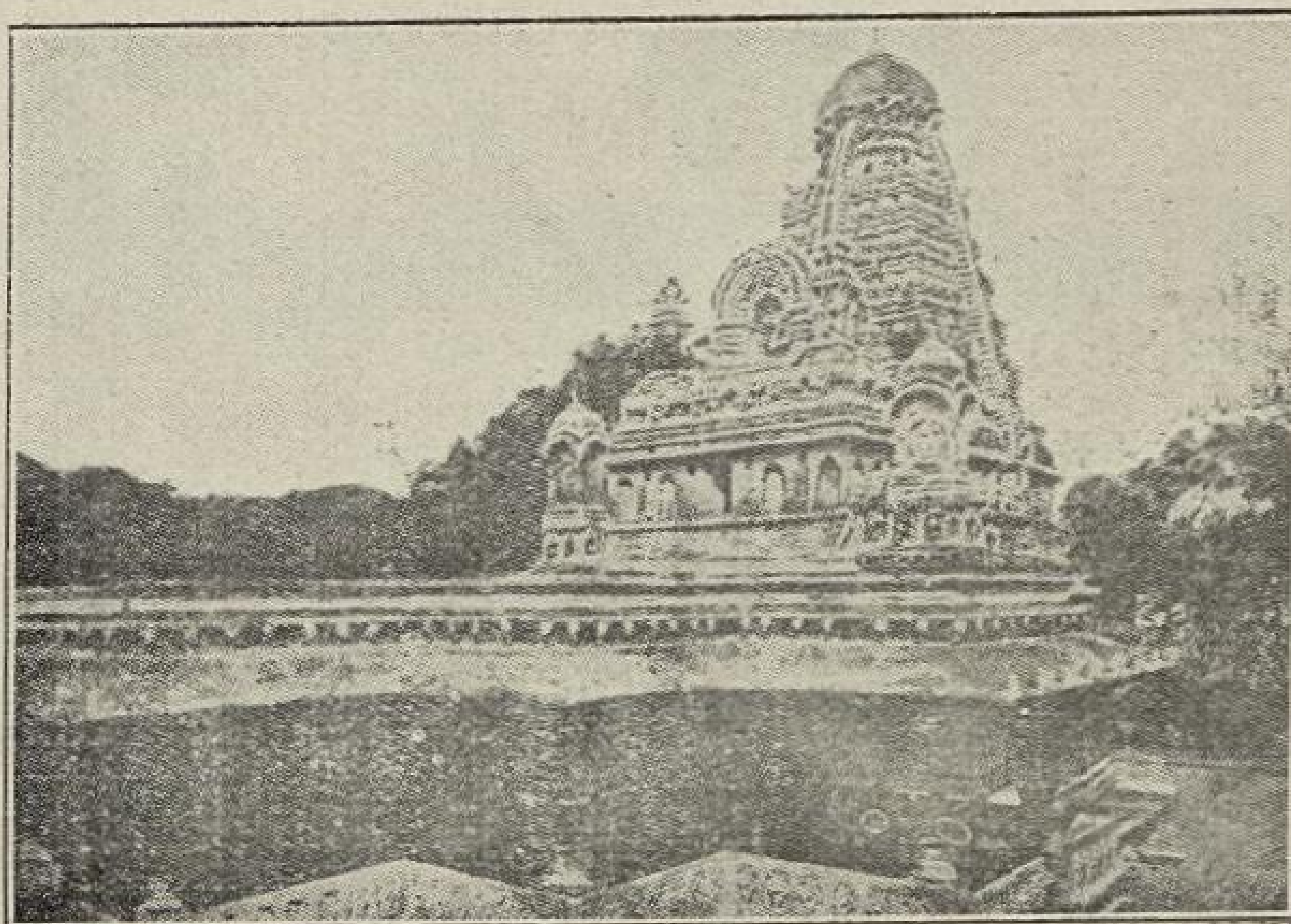
روضہ خلد آباد کا منظر (صفحہ ۴۶)



اندر سبھا غار ایلورہ (صفحہ ۳۸)



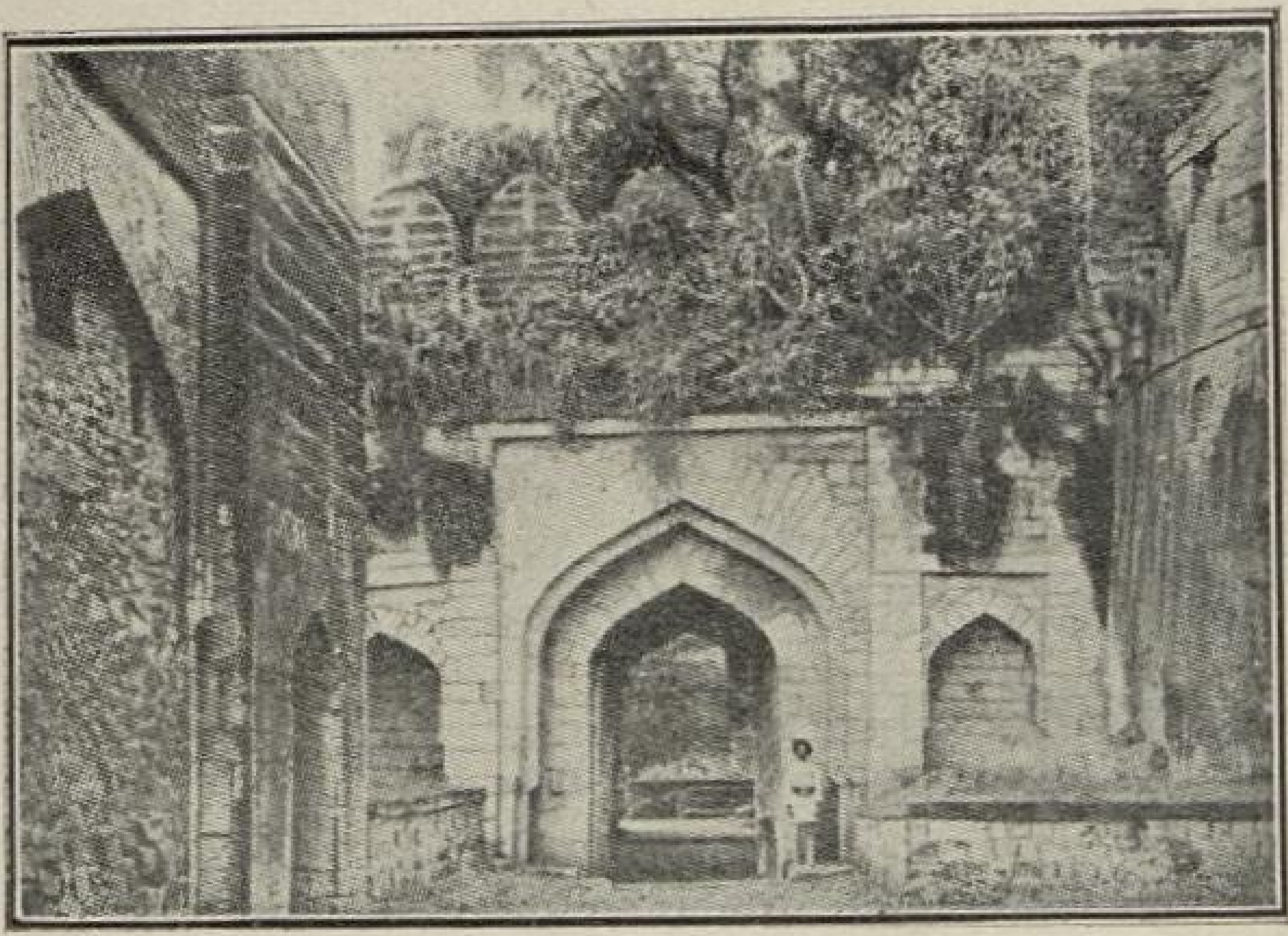
کیلاش غار ایلورہ (صفحہ ۳۸)



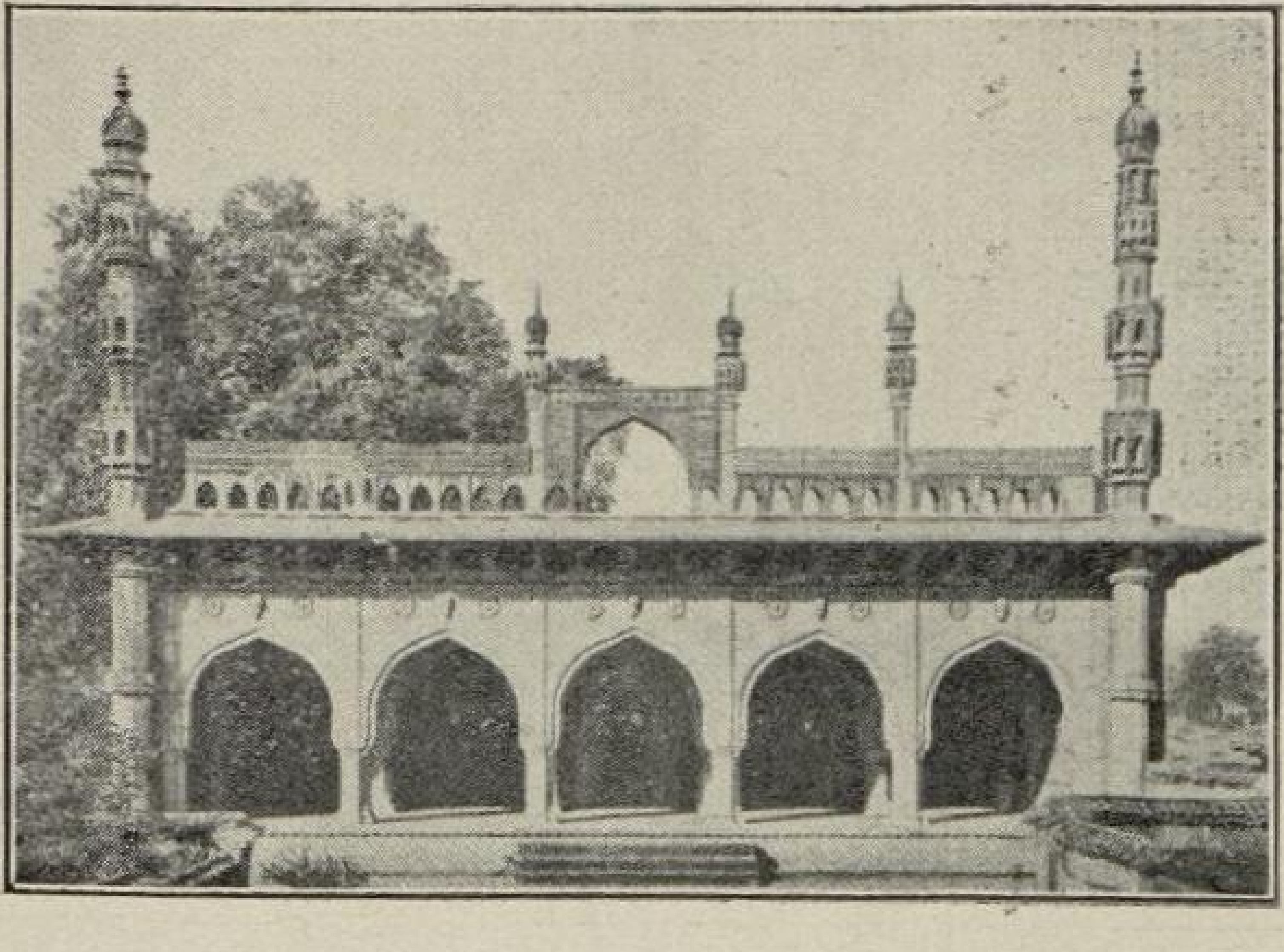
مندر اهلیا بائی ۔ ایلورہ (صفحہ ۴۸)



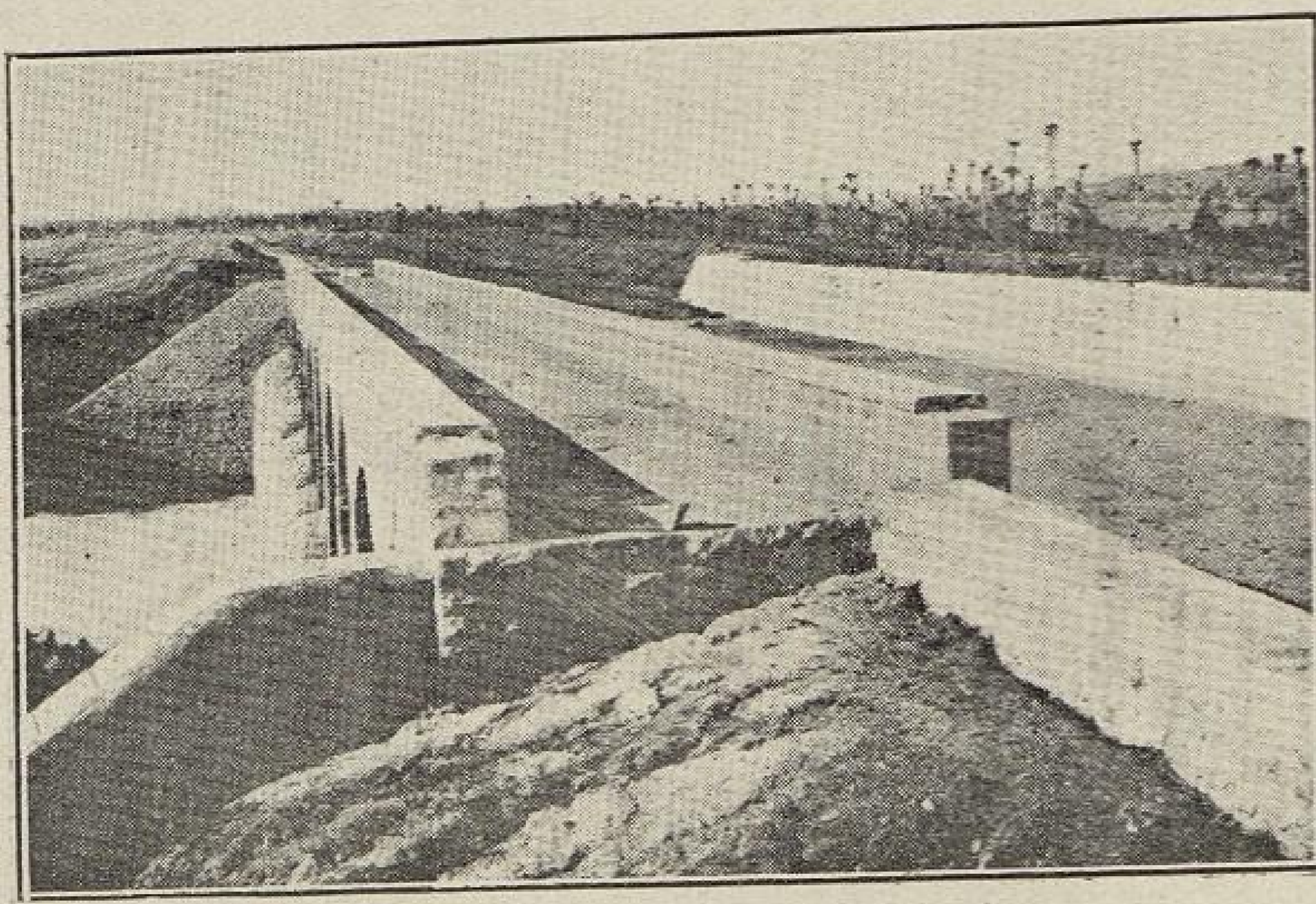
سکھہ گردوارہ ناندیڑ (صفحہ ۵۰)



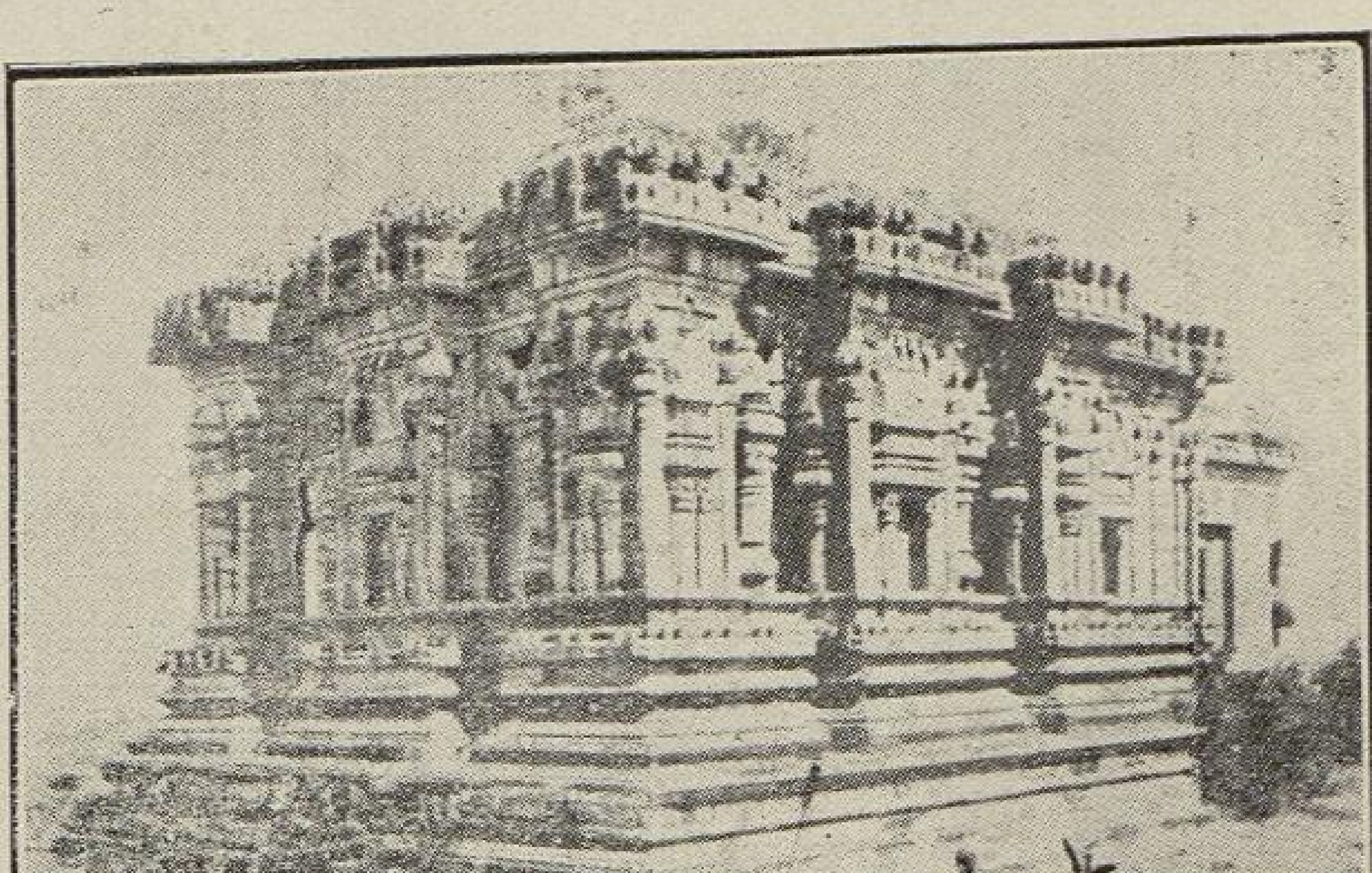
قلعہ قندھار شریف (صفحہ ٥٠)



جامع مسجد بلولی (صفحہ ٥١)



نظام ساگر بند (صفحہ ٥٩)



مندر تج پلی (صفحہ ٥٩)

ٹکٹ ڈاک خانہ

جو علاقہ سرکار عالی میں رائج ہیں



چاند مینار دولت آباد (رنگ زرد)
قیمت عہ ر



کیلاش غار ایلورہ (رنگ نارنجی)
قیمت ۸ ر



چار مینار
رنگ سرمئی (قیمت ۱؍)



عثمان ساگر (رنگ نیلا) قیمت ۴ر



ہائی کورٹ
(رنگ اودا) قیمت ۲ر



مدرسہ محمد گاواں (رنگ ارغوانی) قیمت ۱۲ر

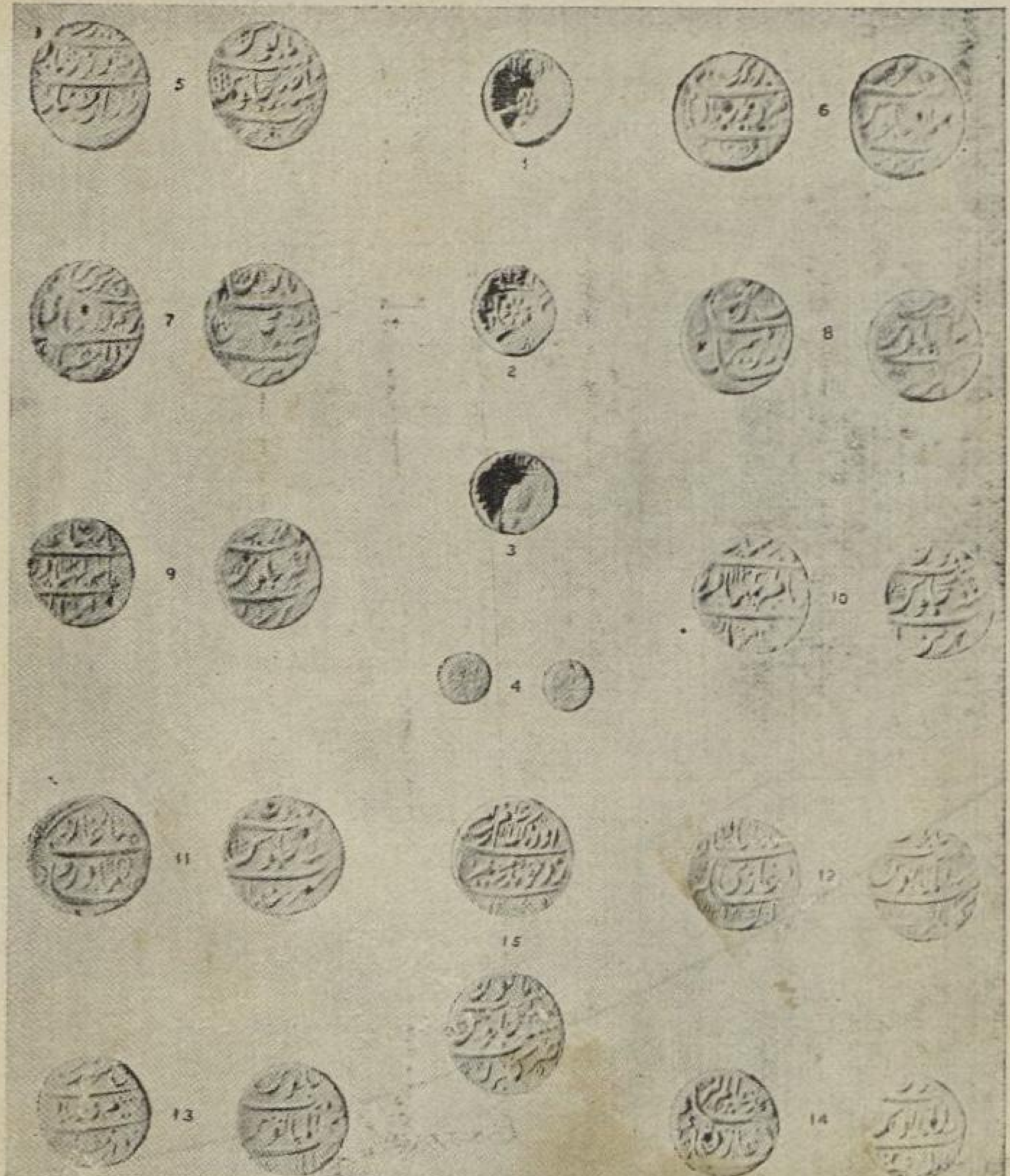


قیمت ۸ پائی (رنگ سبز)



قیمت ۴ پائی (رنگ سیاہ)

حیدرآباد کے قدیم سکے



دیباچہ

مملکت آصفیہ کے متعلق مفید و کار آمد معلومات کا یہ مکمّل ذخیرہ پبلک کے سامنے اس خیال سے پیش کیا جاتا ہے کہ اس خطہ ملک نے جو شہرت زمانہ حال میں خاصکر سابق خلیفۃ المسلمین کے خاندان سے رشتہ پیدا کرنے کے بعد اقوام عالم میں حاصل کرلی ہے۔ اُس سے لوگوں میں یہاں کے حالات کی جستجو کی خواہش پیدا ہوگئی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے تمام ضروری معلومات اس ایک جلد میں یکجا کردی گئی ہیں۔ علاوہ بریں ہندوستان میں عام لوگوں کو بھی اس بات کے جاننے کی ضرورت ہے کہ ایک ہندوستانی حکومت میں جہاں حکمراں اور حکام اعلیٰ سب ہندوستانی ہیں، اور اعلیٰ ترین ذمہ داریاں ہندوستانیوں ہی کے ہاتھ میں ہیں وہاں حکومت اور رعایا شاہراہ ترقی کے کس درجہ پر ہیں، اور حاکم و محکوم میں رشتہ ہمدردی و خلوص کس حد تک مستحکم ہے۔ اس قسم کی معلومات کی خواہش رکھنے والے حضرات بھی ان صفحات میں اپنے مفید مطلب باتیں ایک جگہ دیکھ سکیں گے۔ مزید براں جو لوگ اس قدیم تاریخی خطۂ ملک کی عجیب وغریب تاریخی یادگاروں اور نیز دور جدید کی ترقیوں کو بچشم خود دیکھنے کے لئے مملکت حیدرآباد کا دورہ کرنا چاہیں، اور نیز وہ تاجر جو حیدرآباد کے ہم پیشہ لوگوں سے سلسلہ ارتباط اور تعلقات تجارتی پیدا کرنا چاہیں اُن کے لئے بھی اس کتاب میں اس قدر وافر ذخیرہ معلومات ملے گا کہ کسی اور کتاب میں وہ ایک جگہ اتنا مواد

حاصل کر سکیں گے۔ مدارس میں پڑھنے والے طلبہ اور تحقیق و تدقیق کرنے والے علما بھی اس ذخیرہ کو اپنے لئے خاص دلچسپی اور افادہ کا ذریعہ پائیں گے۔ ایسے حالات میں اُمید ہے کہ یہ کتاب مملکت حیدرآباد میں اور نیز ہندوستان کے ہر گوشہ میں قدر کی نگاہوں سے دیکھی جائے گی اور جو لوگ اس کتاب سے اپنی مفید معلومات میں اضافہ کریں گے وہ مؤلف کی کاوشوں کی داد دیں گے۔

اس کتاب کی تدوین میں جو عرق ریزی اور محنت صرف کیگئی ہے اور جسقدر مشکلات اور موانع کا سامنا کرنا پڑا ہے اُسکا اندازہ غالباً وہ حضرات نہ کر سکیں گے جو اس تمام مواد کو ایک جگہ جمع پائیں گے۔ لیکن جن حضرات کو کبھی اس قسم کی کوشش کا عملی تجربہ ہوا ہوگا وہ ہماری محنت کا کسی حد تک صحیح اندازہ کر سکیں گے۔ تاہم کسی مستند ذریعہ معلومات کی عدم موجودگی، اور عام ہندوستانیوں میں ایسی کوششوں کے ساتھ منظم تعاون کی عادت مفقود ہونے اور صدہا لوگوں سے خط کا جواب ملنے میں بھی دشواری ہونے سے ایک مولف کو جو دشواریاں پیش آسکتی ہیں وہ بآسانی قیاس کیجاسکتی ہیں۔ پھر بھی ان غیر معمولی مشکلات کے باوجود ہم نے حتی الامکان یہ کوشش کی ہے کہ معلومات، شمار و اعداد اور حالات جہانتک ہو سکے سرکاری رپورٹوں یا دیگر مستند وسائل سے حاصل کیجائیں۔ انمیں اگر کوئی خامی یا کمی ہوگی تو وہ تازہ ترین سرکاری رپورٹوں کے حاصل نہ ہو سکنے اور دیگر وسائل معلومات باوجود انتہائی کوشش کے بہم نہ پہونچنے کی وجہ سے ہوگی۔ ہمیں اُمید ہے کہ ناظرین اس خامی یا کمی کو آئندہ ایڈیشن میں پوری کرنے میں مدد دیں گے۔ اور اسوقت جو خاکہ پیش کیا گیا ہے اُس کے نقش ثانی کو اور زیادہ مکمل صورت میں دیکھنے کے لئے ہمیں صحیح حالات

ہم پہونچانے کی کوشش کریں گے۔ ایسی تمام کوششوں اور مفید مشوروں کو ہم نہایت ہی قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور تہِ دل سے شکر گزار ہونگے۔

مختلف قسموار فہرستوں میں جن کارخانہ داروں اور کاروباری حضرات کے نام درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔ یا جن مقتدر اراکین کا ذکر اُن کے ہم رتبہ حضرات کے ساتھ نہیں درج ہو سکا ہے، اُن سب سے، ہم تہِ دل سے عذر خواہ ہیں۔ اور اُمید ہے کہ ہمارا یہ عذر معقول سمجھا جائے گا اس لئے کہ حصول معلومات کی جو کچھ کوششیں ہمارے امکان میں تھیں اُن سے ہم نے دریغ نہیں کیا۔ اور جو چیزیں ہمارے دسترس سے بالکل باہر تھیں وہی نظرانداز ہوگئی ہیں۔ بہرحال اس قسم کی فروگذاشتوں کا آئندہ اشاعت میں ازالہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ متعلقہ حضرات براہ کرم ضروری معلومات ہمیں فراہم کردیں۔ یہی عذر حالات و تشریح مقامات و عمارات تاریخی کے متعلق بھی ہے، اگر اس سلسلہ میں کوئی امر فروگذاشت ہوگیا ہو یا خلاف واقعہ درج ہوگیا ہو، تو اسکی اصلاح بھی آئندہ ایڈیشن میں اسی طرح ہو سکتی ہے کہ جو صاحب کسی غلطی یا فروگذاشت کو محسوس کریں وہ بجائے اپنے احباب میں تنقیصاً اس کا ذکر کرنے کے براہ راست ہمیں مُطلع فرمائیں۔ یہ ہم خلوص کے ساتھ ہر شخص کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہماری نیت ان صفحات کی ترتیب کے وقت کبھی کسی کے ساتھ ناانصافی یا کسی چیز کی نامناسب تنقیص نہ تھی۔

یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس مہتم بالشان تالیف کا خیال سب

سے پہلے سید محمد صاحب جعفری مالک و مدیر اخبار "اسٹار" الہ آباد کے دماغ میں پیدا ہوا اور اُنھیں کی فرمایش اور ایما پر یہ کتاب مرتب ہوئی۔ چنانچہ سید صاحب موصوف ہی اسکے تمام متعلقہ اخراجات کا بارگراں بھی اُٹھا رہے ہیں۔ اگر یہ کوشش پبلک میں مقبول ہوئی تو اسکی کامیابی کا سہرا تمامتر سید صاحب ہی کے سر رہے گا۔

آخر میں ہم حکّام مملکت آصفیہ اور خاصکر محکمہ اطلاعات عامہ کے عہدہ داروں کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُنھوں نے نہایت اخلاق اور ہمدردی کے ساتھ اپنے امکان بھر ہمیں سہولتیں بہم پہونچائیں +

رحم علی الہاشمی، الہ آباد۔ یوپی



شہریار دکن

اعلیٰ حضرت قدر قدرت حضور پر نور نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ لفٹننٹ جنرل ہز اگزالٹڈ ہائنس میر عثمان علی خان بہادر جی سی ایس آئی، جی سی آئی ای، فتح جنگ، یار وفادار سلطنت برطانیہ خلد اللہ ملکہ جو آجکل سریر آرائے سلطنت دکن ہیں، فرمانروایان عالم میں ایک نمایاں خصوصیت رکھتے ہیں۔ آپکی سادہ زندگی، رعایا کے ساتھ قلبی ہمدردی، مذہبی اور قومی معاملات میں شغف اور علمی اور خیراتی کاموں کے لئے آپ کی شاہانہ دریادلی اسلامی شاہانِ سلف کی یاد دلاتی ہے۔ اپنی حکومت کے مختلف شعبوں میں جو نمایاں اصلاحات آپنے فرمائی ہیں انکا ذکر آگے آئے گا لیکن اس کتاب کے آغاز میں آپ کی ذاتی خصوصیات کا مختصر ذکر بے موقع نہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپکی

ذات آج دنیاے اسلام کے لئے مایۂ ناز اور ہندوستانی قوم کے لئے بیش بہا سرمایہ ہے۔ افسوس ہے کہ فرمانروایان حیدرآباد کی شہرت طلبی سے نفرت نے اس خاندان کے بہت سے صفات کو دنیا کے سامنے مشتہر نہیں ہونے دیا ورنہ اسکی بعض خصوصیات یقیناً تاریخ عالم میں آب زر سے لکھنے کی قابل تھیں۔ اور بعض افراد اسمیں ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اپنے زمانہ میں اپنی آپ ہی نظیر تھے۔ اعلیٰ حضرت اگر اپنی ذاتی خصوصیات میں آج مخصوص امتیازات کے حامل نہ ہوتے تو نظریہ ارتقاے اخلاقی کا ایک بہت بڑا اصول غلط ہو جاتا۔ آج جب ہم اپنے گرد و پیش نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے وہ اعلیٰ خصائل جنکو اسلامی تعلیم نے جِلا دی تھی عام طور پر مسلمانوں میں مفقود ہیں اور خصوصاً طبقہ امرار توان سے بالکل خالی ہے۔ لیکن اعلیٰ حضرت خسرو دکن امارت و سطوت میں نمایاں ترین حیثیت رکھتے ہوئے بھی ان خصوصیات میں نمایاں درجہ رکھتے ہیں۔ خلوص اور ہمدردی انسانی جسکا اس زمانہ میں سب سے زیادہ کال ہے اعلیٰ حضرت کی شخصیت میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ چنانچہ آپ کے خلوص کا یہ عالم ہے کہ جو بات کسی وقت خلاف مزاج ہوئی اُسپر آپ نہایت صفائی کے ساتھ اُسی وقت اپنے جذبات کا اظہار فرما دیتے ہیں اور ہمدردی کی یہ کیفیت ہے کہ آجتک اپنے دور حکومت میں آپ نے اپنے قلم سے کوئی سزاے موت کا حکم منظور نہیں فرمایا۔ حتیٰ کہ جو مقربان سرکار شاہی عتاب کے بھی مستوجب ہوتے ہیں اُن کے ساتھ وہ سلوک کیا جاتا ہے جو ایک فیاض اور دریادل بادشاہ کے شایان شان ہے۔ آجکل جو عذاب عام مسلمانوں پر مسلط ہے وہ جاہ و حشمت کی نمایش کا شوق ہے۔ لیکن اعلیٰ حضرت خسرو

دکن کو باوجودیکہ اسکے بہترین مواقع حاصل ہیں ذاتی نمایش و آرائش سے قطعی نفرت ہے اور آپ نے سادہ اور سچی اسلامی زندگی کا دنیا کے سامنے ایک بہترین نمونہ پیش کردیا ہے۔ شاہان دکن کی فیاضی ہندوستان بھر میں مشہور تھی، اور یہ طرۂ امتیاز آج بھی موجودہ شہریار دکن کو حاصل ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ موجودہ دور میں جتنی شاہانہ فیاضیاں تاجدار دکن کی جانب سے کیگئی ہیں اتنی کسی گذشتہ دور میں نہ ملینگی۔ تاہم اعلیحضرت اپنی ذات پر اسقدر کم خرچ کرتے ہیں کہ ایک بادشاہ تو کیا متوسط درجہ کی آمدنی کا آدمی بھی اس سے کم خرچ نہیں کرسکتا، لیکن مملکت دکن کے غُربا اور مساکین اور یتیم و محتاج اور علمی و خیراتی ادارے آج زبان حال سے اپنے بادشاہ کی دریادلی کے معترف ہیں اور تہِ دل سے ان کی ترقی عمر و اقبال کے دُعاگو ہیں۔ اور حیدرآباد ہی پر کیا حصر ہے آج ہندوستان کا کون اہم قومی ادارہ ہے جو تاجدار حیدرآباد کے شاہانہ عطیات سے گرانبار نہیں ہے۔ علیگڈھ مُسلم یونیورسٹی جو مسلمانان ہند کی واحد مرکزی درسگاہ ہے اسی شہریار کے شاہانہ عطایا پر چل رہی ہے بلکہ جسوقت یونیورسٹی کی تجویز سب سے پہلے منظر عام پر آئی اُسی وقت حیدرآباد سے اتنی گرانبہا رقم دیگئی کہ جس سے کارکنوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ اس رقم کا وعدہ گو حضرت غفرانمکان نے فرمایا تھا لیکن اسکی ادائی موجودہ شہریار ہی کے ہاتھوں ہوئی اور غالباً اعلیحضرت خلد اللہ ملکہٗ کا تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد سب سے پہلا حکم یہی تھا کہ حضرت غفران مکان نے علیگڈھ یونیورسٹی کے لئے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا جائے۔ حیدرآباد سے علی گڈھ کی امداد یہیں پر ختم نہیں ہوگئی بلکہ اس کے بعد بھی متعدد بار

اسی شاہانہ دریا دلی سے امداد کی گئی۔ فہرست بہت طویل ہو جائے گی ورنہ دیگر ادارات کا بھی نام لیا جاتا جو حیدرآباد کی امداد پر چل رہے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ حیدرآباد کے اندر یا باہر بلکہ دنیا کے کسی حصہ میں عامہ خلق کی فلاح کا کوئی کام ایسا نہیں ہوا ہے جسکی طرف شہریار دکن کو متوجہ کیا گیا ہو اور آپ نے نہایت دریا دلی سے اُسے گرانقدر رقوم نہ عطا فرمائی ہوں۔ اور خود مملکت حیدرآباد کے اندر رفاہ عامہ کے کاموں پر جتنی رقوم ہر سال خرچ کیجاتی ہیں اُن کی کل تعداد معلوم کیجائے تو وہ ہندوستان کی بعض بڑی بڑی دیسی ریاستوں کی مجموعی سالانہ آمدنی کے برابر ہوگی۔ اور یہ محض اعلےٰحضرت کی زبردست شخصیت کا اثر ہے جو حکومت کے علاوہ حیدرآباد کے امرار کو بھی رفاہ عامہ کے کاموں پر متوجہ کئے ہوئے ہے۔ غرضکہ نہ صرف ایک فرمانروا کی حیثیت سے بلکہ ایک انسان کی حیثیت سے بھی موجودہ شہریار دکن کی ذات اس ملک کے لئے ایک بیش بہا نعمت ہے، کاش اسی اعتبار سے ہم اس ہستی کی قدر بھی کرتے!

شاہزادگان والاشان

یوں تو اعلیٰ حضرت شہریار دکن کے مختلف محلات سے کئی اولادیں ہیں لیکن دو شاہزادے جو بادشاہ بیگم کے بطن سے ہیں خاندان شاہی میں خاص امتیاز رکھتے ہیں اور حال ہی میں ان دونوں کی شادیاں سابق خلیفۃ المسلمین سلطان ترکی کے خاندان میں ہوئی ہیں جسے ان شاہزادوں کی ساری دنیا میں شہرت ہوگئی ہے۔ انمیں سے بڑے صاحبزادے نواب حمایت علی خاں اعظم جاہ بہادر ولیعہد سلطنت ہیں، جنکی شادی خلیفۃ المسلمین کی اکلوتی صاحبزادی شاہزادی درشہوار سے ہوئی ہے، دوسرے صاحبزادے شاہزادہ معظم جاہ بہادر ہیں جنکی شادی خلیفۃ المسلمین کی ایک عزیزہ شاہزادی نیلوفر سے ہوئی ہے جو سلطان مراد خاں دوم کی نواسی ہیں۔ دونوں شاہزادیاں ترکی سلاطین کے اعلیٰ تمدن کا بہترین نمونہ ہیں اور اس رشتہ سے شاہان اسلام کے ایک مقتدر خاندان سے جس نے پانچسو سال تک اسلامی دنیا پہ دینوی اور مذہبی حکومت کی ہے اور سلطنت مغلیہ ہند کے ایک آخری یادگار خاندان سے جو تعلق پیدا ہوا ہے وہ اُمید ہے کہ دنیائے اسلام کے لئے خصوصاً اور عام نسل انسانی کے لئے عموماً بہترین نتائج پیدا کرے گا۔ خود شاہزادگان جو دولت حیدر آباد کے چشم و چراغ ہیں اپنے مقتدر خاندان کی شاندار روایات کا نمونہ ہیں۔ خصوصاً حضرت ولیعہد بہادر حسن اخلاق

اور ذہانت و ذکاوت میں اپنے اجداد کے نقش قدم پر ہیں۔ اور ایک شفیق باپ کے سایۂ عاطفت میں آپ کی فطری خوبیوں پر جلا ہو رہی ہے۔ خدا اس سایہ کو قایم رکھے اور شاہزادوں کی عمر میں برکت ہو اور ان کے جدید رشتہ کے نتائج دنیا کی توقعات کے مطابق بر آمد ہوں۔ آمین +

مملکت حیدر آباد کا جغرافیہ

حدود اربعہ، رقبہ، آبادی

مملکت حیدر آباد ہندوستان کے اُس حصہ میں واقع ہے جو سطح مرتفع دکن کہلاتا ہے۔ اس کے شمال میں صوبہ برار اور ضلع خاندیس ہے، مشرق میں دریائے وردھا اور دریائے گوداوری، جنوب میں دریائے کرشنا اور دریائے تنگبھدرا اور احاطہ مدراس اور مغرب میں احاطہ بمبئی کے اضلاع دھارواڑ، بیجاپور، شعلہ پور، احمدنگر واقع ہیں۔ مملکت ہذا کا طول گھنڈالہ ضلع اورنگ آباد سے بھدراچلم ضلع ورنگل تک چار سو چھپن میل اور عرض غارہائے ایجنٹہ سے کپل ضلع رائے پور تک تین سو چوراسی میل ہے۔ کل رقبہ ۸۲۶۹۸ مربع میل ہے۔ ممالک محروسہ سرکار عالی آبادی اور زمین کے لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہے یعنی مرہٹواڑہ اور تلنگانہ مجموعی آبادی از روے مردم شماری ۱۹۳۱ء ۱۴۴۳۶۱۴۸ نفوس پر مشتمل ہے جس میں ۹۶۹۹۶۱۵ ہندو، ۲۴۷۳۲۳۰ آدی ہندو، ۱۵۳۴۳۶۶ مسلمان اور باقی دیگر مذاہب کے لوگ ہیں۔ تلنگانہ کی آبادی بہ نسبت مرہٹواڑہ کے زیادہ گنجان ہے۔

طبعی حالات

ہندوستان میں دکن کا حصہ بہ نسبت بقیہ ہندوستان کے زیادہ بلند ناہموار

اور پتھریلا ہے چنانچہ مملکت حیدرآباد کی سطح بھی ۱۲۵۰ سے لیکر ۵۰۰۰ فٹ سطح سمندر سے بلند ہے جسمیں جابجا پہاڑی سلسلے اور شمال مغرب سے جنوب مشرق کی طرف بہتے ہوئے دریا نظر آتے ہیں۔ بڑے پہاڑی سلسلے سیہاوری پربت شمال میں اور بالاگھاٹ مغرب میں واقع ہیں اور مشہور دریا گوداوری کرشنا اور مانجرا ہیں۔ علاقہ مرہٹواڑہ میں جو شمال کی جانب واقع ہے زمین سیاہی مائل بھربھرے پتھر کی ہے۔ اسکی سطح اونچی اور کسی قدر ہموار ہے اسلئے اس حصہ ملک میں کاشتکاری زیادہ ہوتی ہے۔ علاقہ تلنگانہ کی زمین بھربھرے پتھر اور چونے کی ہے اور اسکی سطح ڈھلوان اور ناہموار ہے۔ اس حصہ میں زراعت کم اور گنجان جنگل زیادہ ہیں جسمیں جنگلی جانور ہر قسم کے بکثرت پائے جاتے ہیں۔

باوجودیکہ یہ حصہ ملک خط استوا سے قریب ہے تاہم سطح مرتفع ہونے کی وجہ سے آب و ہوا یہاں کی معتدل ہے اور بعض اضلاع مثلاً بیدر وغیرہ کی آب وہوا تو خاص طور پر خوشگوار اور فرحت بخش ہے۔ بارش زیادہ نہیں ہوتی تاہم علاقہ تلنگانہ میں اوسطاً ۳۲ انچ اور علاقہ مرہٹواڑہ میں اوسطاً ۲۸ انچ سالانہ بارش ہو جاتی ہے۔

ذرائع آبپاشی

بارش کے علاوہ آبپاشی کے مصنوعی ذرائع بھی ہیں، جنمیں باولیاں، تالاب اور نہریں شامل ہیں۔ ہندوستان کے بعض وسیع ترین تالاب اور نہری سلسلے حیدرآباد میں واقع ہیں اور حکومت سرکار عالی انپر کروروں روپیہ صرف کرتی ہے۔ مشہور تالاب جو لاکھوں کی رقم لگاکر تیار کئے گئے ہیں عثمان ساگر، حمایت ساگر،

نظام ساگر، پوچارم اور حسین ساگر ہیں۔ سب سے بڑی نہر نظام ساگر کی نہر ہے جسکی شاخوں کا طول ½۵۰۱ میل ہے اور اس سے پونے تین لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے۔ محبوب نہر، فتح نہر اور آصف نہر بھی اپنی اپنی جگہ پر خاص اہمیت رکھتی ہیں اور ان کے علاوہ اور بھی نہریں چھوٹی بڑی مختلف اضلاع میں واقع ہیں۔ ایک بہت بڑی اسکیم گیارہ کروڑ روپیہ لاگت کے تخمینہ کی عنقریب شروع ہونے والی ہے جسمیں کرشنا ندی سے پانی لیکر ایک بڑے رقبہ ملک کو سیراب کیا جائے گا۔ بحالت موجودہ سرکاری نہروں سے ۶۰۲۶۲۔ ایکڑ، خانگی نہروں سے ۸۶۷۷۹۔ ایکڑ رقبہ زیر آبپاشی ہے۔ کل رقبہ زیر آبپاشی مختلف ذرایع سے ۱۰۰۵۰۸۳۔ ایکڑ ہے۔

زراعتی پیداوار

مملکت حیدرآباد زیادہ تر زرعی ملک ہے اور آبادی کا بڑا حصّہ اسی زراعت کی پیداوار پر بسراوقات کرتا ہے۔ اسی لئے جن علاقوں میں زمین سرسبز ہے وہاں آبادی بھی گنجان ہے۔ ملک میں کھانے پینے کی قریب قریب سب وہ چیزیں پیدا ہوتی ہے جو ہندوستان کے دوسرے کسی حصّے میں ہوتی ہیں۔ لیکن کھیتی چونکہ ابھی پرانے طریقوں پر ہوتی ہے اس لئے زراعت کو زیادہ فروغ نہیں ہے تاہم محکمہ زراعت سرکار عالی جدید طریقہ ہاے کاشت کو رائج کرنے کی جد و جہد کر رہا ہے اور ملک کے مختلف حصّوں میں مزرعے قایم کرکے کاشتکاروں کو ان طریقوں سے آشنا کرنیکی کوشش کیجاتی ہے۔ سیاہ مٹّی کی زمین اس ملک میں بکثرت ہے جو روئی

کی پیداوار کیلئے مخصوص ہے چنانچہ روئی کی کاشت بھی کثرت سے ہوتی ہے اور اسکی وجہ سے روئی صاف کرنے اور دبانے کے صدہا کارخانے ملک میں کام کر رہے ہیں تاہم اس کاشت کو فروغ دینے کی ضرورت ہے اور محکمہ زراعت و حرفت کی مشترکہ کوششیں اسکے لئے برسر عمل ہیں۔ روئی کے علاوہ ملک میں گیہوں، چاول، دالیں، جوار، تلہن اور نیشکر کی بھی پیداوار ہوتی ہے اور پھلوں اور ترکاریوں کی بھی قریب قریب تمام قسمیں پیدا ہوتی ہیں خصوصا بلدہ حیدرآباد کے آم، بیسرم چھاونی کے انجیر، گلبرگہ کے کیلے (موز)، دولت آباد کے انجیر و انگور، اورنگ آباد کے امرود اور بیر، جالنہ کے سنگترے اور عالم پور کے تربوز اور خربوزے خاص طور پر مشہور ہیں۔ کل رقبہ سرکاری پیمائش شدہ ۱۹۱۴۱۹۴۹۸۷۶۳ ۔ ایکڑ ہے جمیں سے ۲۱۱۵۱۵۵۰۔ ایکڑ زیر کاشت ہے مملکت ہذا میں زراعتی پیداوار میں سرکاری حصہ بہت کم رکھا گیا ہے اسلئے پرتہ مالگزاری فی کس آبادی صرف ۲ روپیہ ۹ آنہ ۸ پائی ہوتا ہے۔ اس پر بھی آفات ارضی و سماوی کے موقعہ پر نہایت فیاضی اور فراخ دلی کے ساتھ معافی اور چھوٹ دیجاتی ہے جسکی نظیر برطانوی ہند میں نہیں مل سکتی۔

جنگل

ملک سرکار عالی میں خاصکر علاقہ تلنگانہ میں گھنے جنگل بکثرت ہیں جنمیں ہر قسم کے درخت اور جنگلی جانور پائے جاتے ہیں جنگلوں سے علاوہ عمارتی اور سوختنی لکڑی کے بہت سی کارآمد اور قیمتی چیزیں بھی حاصل ہوتی ہیں۔ جنگی ترقی اور تجسس کے لئے سرکار عالی کا محکمہ جنگلات ہمہ تن سرگرم عمل

ہے۔ جنگلی پیداوار میں شہد اور لاکھ اور اوسرگھاس کا روغن خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ چھالوں کے رنگ طباشیر، موم، ٹسر اور گوند وغیرہ کی بھی کافی پیداوار ہے۔

زمین کے مدفون خزانے

ملک سرکار عالی میں معدنیات کا بہت ہی وافر ذخیرہ موجود ہے جو باشندوں کی بے توجہی کی وجہ سے مدفون پڑا ہوا ہے۔ پھر بھی سنگرینی ضلع ورنگل میں کوئلہ کی کانیں، ہٹی تعلقہ لنگسگور میں سونے کی، ضلع گلبرگہ میں سیلو بھٹر کی پالونچہ ضلع ورنگل میں گرافائیٹ کی، ضلع نلگنڈہ میں تانبے کی، اضلاع گلبرگہ، عادل آباد، ورنگل، کریم نگر و میدک میں لوہے کی، اضلاع ورنگل ورائچور میں ابرک کی، لنگسگور میں پوٹاش کی، بیدر، محبوب نگر وغیرہ میں کھریا مٹی کی، ٹیری چنچولی، بیدر، پاکھال وغیرہ میں گیرو کی اور سدی پیٹھ، کھمم، نرمل وغیرہ میں سنگ زیرہ کی کانیں برسرکار ہیں اور سرکار عالی کا محکمہ معاون ان مخفی خزانوں کی جستجو تحقیقات اور روبکار لانے کی سرگرم کوششیں کر رہا ہے۔ حال ہی میں سنگ مرمر کی ایک بہت بڑی کان دریافت ہوئی ہے جسے بروے کار لانے کے لئے ایک کمپنی بن گئی ہے اور امید ہے کہ یہاں کا سنگ مرمر عنقریب دور و دراز ممالک میں نظر آئے گا۔

جنگلی اور پالتو جانور اور پرندے

ملک سرکار عالی کے جنگلوں میں خاصکر ورنگل اور عادل آباد وغیرہ میں ہر قسم کے جنگلی جانور شیر، چیتیا، تیندوا، جنگلی سوئر، سارس، بھیڑیا، بندر، ریچھ، گیدڑ،

ارنا بھینسا، نیل گاے، سانبھر، چیتل، ہرن، بارہ سنگھا اور چکارے وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہیں اور دور دور سے شکار کے شوقین یہاں آتے ہیں۔ پرندے بھی ہر قسم کے جا بجا پائے جاتے ہیں۔ دکھنی گھوڑے کسی زمانے میں بہت مشہور تھے لیکن اب عرب اور آسٹریلیا کے گھوڑوں کے سامنے انکا بازار سرد پڑ گیا ہے مشرقی تلنگانہ خاصکر امرآباد، دیورکنڈہ، سریاپیٹھ، کھمم، مدھرہ، عادل آباد وغیرہ میں بیل بہت عمدہ ہوتے ہیں، عادل آباد اور مدھرہ کی بھینس دودھ بہت دیتی ہیں اور دریاے کرشنا اور تنگبھدرا کے کنارے کی بھیڑ بکریاں بڑی قد آور ہوتی ہیں۔

وسائل آمد و رفت

ملک سرکار عالی میں زمین کی ناہمواری اور تجارت کی کمی کی وجہ سے وسائل آمد و رفت اتنے وافر نہیں ہیں جتنے برطانوی ہند کے بعض صوبوں میں ہیں لیکن پھر بھی بڑے بڑے مقامات پر سڑکیں اور ریلیں موجود ہیں اور سرکار عالی کو ان کی ترقی و اصلاح کی خاص کر فکر ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۰ف میں سرکار کی طرف سے کمپنی کی ریلیں خرید کر ان کی ترقی و اصلاح کا کام خاص سرگرمی کے ساتھ شروع کر دیا گیا ہے۔ اسوقت ملک میں ریل کے حسب ذیل راستے جاری ہیں۔

واڑی تا سکندرآباد	(چوڑی پٹری)
سکندرآباد تا ڈورنکل	(")
ڈورنکل تا سنگرینی و بھدراچلم	(")

ڈورنکل تا بجواڑہ	(چوڑی پٹری)
سکندرآباد۔ قاضی پیٹ ڈورنکل	(〃)
قاضی پیٹ تا بلھارشاہ	(〃)
وقارآباد تا بیدر	(〃)
سکندرآباد، بیدر	(〃)
ورنگل تا تاندور	(〃)
ورنگل تا نظام آباد	(〃)
ورنگل تا محبوب نگر	(〃)
سکندرآباد تا منماڑ	(چھوٹی پٹری)
سکندرآباد تا ڈورونا چلم	(〃)
پورنہ تا ہنگولی	(〃)
پربھنی تا پورلی بیجناتھ	(〃)
گردوواڑی تا لاتور	(تنگ پٹری)

ان کے علاوہ ایک لائن بیدر سے پورلی بیجناتھ تک زیر تعمیر ہے جو وقارآباد کو پربھنی اور منماڑ سے ملائے گی۔ حیدرآباد سے بمبئی، دہلی اور مدراس کو براہ راست ریلیں جاتی ہیں۔

اسی ریلوے کمپنی کے زیراہتمام مئی ۱۹۳۲ء سے مختلف اہم مقامات تک نہایت ہی اعلیٰ قسم کی بس سروس جاری ہوگئی ہے جو ہندوستان بھر میں اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ سردست حسب ذیل راستوں پر اس انتظام کے ماتحت موٹر بسوں

کا انتظام کیا گیا ہے۔

حیدرآباد تا تلگنڈہ و بھونگیر دسریا پیٹھ و کھم میٹھ

قاضی پیٹھ تا ملوگ براہ ورنگل

قاضی پیٹھ تا نرسم پیٹھ براہ ورنگل

قاضی پیٹھ تا مدن پیٹھ براہ ورنگل

نظام آباد تا آرمور۔

نظام آباد تا بنجا پلی براہ بودھن

ڈیگلور تا بنجا پلی

کاماریڈی تا بنجا پلی

بنجا پلی تا نظام آباد براہ چنتا کنٹہ

حیدرآباد تا سکندرآباد و مضافات بلدہ

ان کے علاوہ باقی راستوں پر پرائوٹ موٹر لاریاں اور بسیں چلتی ہیں۔ ریل اور موٹر بس سروس کا تفصیلی ذکر آگے آئے گا۔

ملکی تقسیم

بلحاظ انتظام ملک سرکار عالی کے دو حصے ہیں۔ خالصہ اور غیر خالصہ۔ خالصہ وہ ہے جس پر براہ راست حکومت کا انتظام ہے اور جسکی مالگزاری خزانہ شاہی میں داخل ہوتی ہے اور مملکت کے انتظام میں خرچ ہوتی ہے۔ اور غیر خالصہ وہ ہے جو براہ راست حکومت کے زیر انتظام نہیں ہے۔ مملکت ہذا کا دو تہائی حصہ خالصہ ہے اور ایک تہائی غیر خالصہ۔ غیر خالصہ علاقہ کے

پھر دو حصّے ہیں ایک صرف خاص جسکے مالک خود اعلحضرت ہیں اور جسکا انتظام محکمہ صرف خاص کے ماتحت ہے اور براہ راست اعلیٰ حضرت سے متعلق ہے۔
دوسرا حصّہ جاگیرات کا ہے جسمیں پائیگاہ اور سمستان شامل ہیں اور ہر جاگیردار اور اور والی پائیگاہ اپنے اپنے حصّہ کا خود انتظام کرتا ہے صرف خاص کا علاقہ مختلف اضلاع میں پھیلا ہوا ہے۔ لیکن بلدہ حیدر آباد کے متصل جو علاقہ صرف خاص ہے اُسکا ایک ضلع بنا کر ضلع اطراف بلدہ سے موسوم کردیا گیا ہے۔
علاقہ خالصہ جو دیوانی بھی کہلاتا ہے چار صوبوں میں منقسم ہے اور ہر صوبہ میں چند اضلاع اور ہر ضلع میں چند تعلقات ہیں۔ تفصیل یہ ہے:۔

صوبہ اورنگ آباد

اضلاع	تعلقہ جات
ضلع اورنگ آباد۔	اورنگ آباد، امبڑ، بھوکردن، گنگاپور، جالنہ کنٹر، پٹن، بیجاپور، خلد آباد، سلوڑ۔
ضلع بیڑ۔	بیڑ، مومن آباد، اشٹی، گیورائی، منجلے گاؤں، پٹوڈا
ضلع پربھنی۔	پربھنی، بسمت، ہینگولی، جلیتور، کلنوری، پالم، پاتھری۔
ضلع ناندیڑ۔	ناندیڑ، بلولی، ڈیگلور، حدگانوں، قندہار، مدھول۔

صوبہ گلبرگہ

اضلاع	تعلقہ جات
ضلع گلبرگہ۔	گلبرگہ، چنچولی، کوڑنگل، سیڑم۔ یادگیر، اندولا×، شاہپور×۔ شورا پور۔
ضلع رائچور	رائچور، عالم پور، دیودرگ، گنگاوتی، کشتگی، لنگسگور، مانوی، سندھنور۔
ضلع عثمان آباد۔	عثمان آباد۔ کلم×۔ پرینڈہ×، لاتور×، تلجاپور×۔
ضلع بیدر۔	بیدر۔ نیلنگا، احمدپور×، ودگیر، جنواڑہ×،

صوبہ ورنگل

ضلع ورنگل۔	ورنگل، کھمم، محبوب آباد، مادھرہ پاکھال، پالونچہ، ملوگ، یلندد،
ضلع کریم نگر۔	کریم نگر، جگتیال، حضور آباد، مہادیو پور، پرکل، سرسیلہ، عثمان نگر (سلطان آباد)
ضلع عادل آباد۔	عادل آباد، چنور، آصف آباد۔ لکشیٹ پیٹھ۔ کنوٹ، نرمل، راجورہ، سیرپور، اوتنور، بوتھا۔
ضلع نظام ساگر۔	بودھن۔
ضلع نظام آباد۔	نظام آباد، آرمور، کاماریڈی، یلاریڈی۔

صوبہ گلشن آباد میدک

ضلع میدک	میدک، اندول، باغات، کلب گور، سدی پیٹھ۔

اضلاع	تعلقہ جات
ضلع محبوب نگر۔	محبوب نگر، نگر کرنول، امرآباد، کلواکرتی، مکتھل، پرگی۔
ضلع نلگنڈہ۔	نلگنڈہ، بھونگیر، جنگانوں، دیورکنڈہ، حضورنگر، مریال گوڑہ، سریاپیٹھ

نوٹ۔ جن تعلقوں پر × نشان ہے وہ صرف خاص کی ملکیت ہیں۔

میزانکل صوبہ جات ۴۔ اضلاع ۱۶۔ تعلقہ جات ۱۰۳

تشریحی حالات

بلدہ حیدرآباد

یوں تو سرزمین دکن کا چپہ چپہ شایقین تاریخ اور مناظر قدرت کے شیدائیوں کے لئے ایک خاص دلکشی رکھتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تفصیل بتانے کے لئے کئی ضخیم جلدوں کی ضرورت ہوگی۔ تاہم اس موقعہ پر بعض خاص مقامات اور قابل دید چیزوں کا مختصراً ذکر ضروری ہے۔ اور اس سلسلہ میں سب سے پہلا نام حیدرآباد کا آتا ہے جو مناظر قدرت اور انسانی صناعی کے نمونوں اور تاریخی یادگاروں کے لحاظ سے سارے ہندوستان میں ایک خاص امتیازی شکل رکھتا ہے، بلکہ بعض معاملات میں اسکی برابری متمدن دنیا کے بڑے بڑے شہر بھی نہیں کرسکتے۔ اعلیٰ حضرت شہریار دکن کو شہر حیدرآباد کی آرائیش اور ترقی میں جو خاص دلچسپی ہے اُسکا نتیجہ یہ ہے کہ آج حیدرآباد مکانات کی خوشنمائی اور مقامات تفریح کے لحاظ سے ہندوستان کے تمام شہروں میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے اور گذشتہ دس سال کے اندر اس شہر کو ہر حیثیت سے جو ترقی ہوئی ہے وہ ایک ہر دلعزیز حکمران کی کامیاب حکومت کا بہترین ثبوت ہے۔ آبادی کے لحاظ سے اسوقت بھی حیدرآباد شہر ہندوستان کے تمام شہروں میں چوتھے نمبر پر ہے۔ اور ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں اس شہر کی آبادی ۴۶۶۸۹۴ پائی گئی، جو گذشتہ دس سال کی آبادی سے بقدر ۱۶ فیصدی کے زائد ہے۔ یہ اضافہ

آبادی رعایا کی خوشحالی اور حکومت کی ہردلعزیزی پر دال ہے۔ لیکن حیدرآباد کی امتیازی حیثیت محض اس آبادی کی بنا پر نہیں ہے۔ بلکہ اس آبادی کا ماحول وہ چیز ہے جو اجتماعی طور پر کم سے کم ہندوستان کے اندر کسی اور شہر میں نہ ملیگا۔ مثال کے طور پر مکانات کو لیجئے تو دوسرے شہروں میں آپ کو بڑے بڑے عالیشان مکانات ملیں گے لیکن جو خوشنمائی اور دلکشی عام طور پر حیدرآباد کے قریب قریب تمام مکانات میں پائی جاتی ہے خاصکر نوتعمیر مکانات میں وہ آپ کو دنیا میں بہت کم نظر آئیگی۔ شہر میں اکثر قدیم و جدید شاہی عمارات قابل دید ہیں مثلاً چارمینار، چارکمان، چومحلہ، مکہ مسجد، جامع مسجد، فلک نما، ہائی کورٹ، عثمانیہ جنرل ہاسپٹل وغیرہ اور اسی طرح بعض قابل دید تفریحی مقامات مثلاً تالاب میر عالم، عثمانیہ پارک (موسی ندی کے کنارے)، باغ عامہ، حسین ساگر وغیرہ۔ مگر یہ تمام عمارتیں اور تفریحی مقامات انگلیوں پر شمار کئے جا سکتے ہیں اور اتنے بڑے شہر میں جسکی وسعت غالباً ہندوستان کے تمام شہروں سے زیادہ ہے محض یہ چیزیں، باہر کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ نہ سکتیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ باشندگان حیدرآباد اور خصوصاً طبقہ امرار کا ذوق تعمیر اسقدر لطیف ہے کہ اس سے شہر کے ہر گلی کوچہ میں ایک نہ ایک دلکشی اور دلچسپی کا سامان پیدا ہوگیا ہے۔ نواب سالار جنگ بہادر کی بارہ دری، نواب فخرالملک بہادر کی کوٹھی، بشیر باغ وغیرہ وغیرہ امرار اور جاگیرداروں کی تعمیر ہیں۔ اور ان کے علاوہ بکثرت عالیشان عمارات اور چھوٹی بڑی کوٹھیاں شہر کے تقریباً ہر حصہ میں پھیلی ہوئی ہیں جو تعمیر کرنے والوں کے اعلیٰ ذوق تعمیر کا پتہ دیتی ہیں۔ اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ ذوق حیدرآباد میں قریب قریب عام ہے۔ شہر کی آبادی میں ہر طبقہ دلکشی

قومیت کے لوگ شامل ہیں، کاروباری طبقہ میں ہندوؤں کی کثرت ہے جن کی بڑی بڑی کوٹھیاں اُن کی امارت اور فراغ بالی کا پتہ دیتی ہیں۔

یہ شہر ہر قسم کی علمی، جہتی، مذہبی اور تفریحی سرگرمیوں اور دلچسپیوں کا مرکز ہے اور بکثرت علمی مدارس، کلب اور انجمنیں اور کاروباری دفاتر شہر کے مختلف حصوں میں قائم ہیں جنکا ذکر بعد کو آئے گا۔ انتظامی حیثیت سے شہری پولیس کا محکمہ الگ ہے جو کوتوال شہر کے ماتحت ہے اور پولیس کا انتظام نہایت ہی معقول اور ہمدردانہ ہے۔ سرقہ اور نقب زنی وغیرہ کے جرائم شاذونادر ہی سننے میں آتے ہیں اور رعایا عام طور پر امن پسند اور امرار خلیق اور ملنسار ہیں۔

شہر کے قومی اور مذہبی اجتماعات میں ایک تقریب لنگر کے جلوس کی ہے جو ہرسال پانچویں محرم کو ہوتی ہے اور جسمیں امرائے حیدرآباد اپنے خدم وحشم کے ساتھ شریک ہوتے ہیں باہر کے تماشائیوں کے لئے یہ جلوس خاصکر قابل دید ہوتا ہے۔

شہر سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر قلعہ گولکنڈہ ہے جو شاہان قطب شاہی کی گذشتہ عظمت کی یادگار ہے۔ اسمیں قطب شاہی خاندان کے خوبصورت مقابر، موتی محل، تارامتی کی بارہ دری، پریامتی کی مسجد اور بعض دیگر قدیم عمارتیں قابل دید ہیں۔

شہر سے بارہ میل کے فاصلہ پر بابا شرف الدین کی پہاڑی ہے جو مرجع خاص وعام ہے اور دوسری جانب شہر کے تقریباً اتنے ہی فاصلہ پر عثمان ساگر اور حمایت ساگر کے تالاب اور بند ہیں جو حیدرآباد کے سرکاری انجینروں کی

استعداد کا ایک درخشاں کارنامہ ہیں اور جن سے آبپاشی اور آب رسانی کے مفید کام لیکر حسن نظارہ اور نفع رسانی خلق کے جذبات کو یکجا کیا گیا ہے۔

سکندرآباد

حیدرآباد سے متصل ہی ایک اور پرانا شہر آباد ہے جو سکندرآباد کہلاتا ہے اور انگریزی علاقہ میں ہے۔ ان دونوں شہروں کے درمیان حسین ساگر تالاب واقع ہے جسکے کنارے کی خوبصورت سڑک پر ہوکر ایک شہر سے دوسرے شہر جانا ہوتا ہے۔ رات کے وقت روشنی میں اس سڑک کا اور تالاب کا منظر خاص طور پر دلفریب ہوتا ہے۔ حسین ساگر کی تعمیر حیدرآباد کے آباد ہونے سے پہلے ہوئی تھی اور اسکا بند ابراہیم قطب شاہ کے زمانہ میں تیار ہوا تھا، سکندرآباد نظامس اسٹیٹ ریلوے کا بہت بڑا جنکشن ہے اور یہیں اس ریلوے کا صدر دفتر بھی ہے۔ یہ تجارت کی بہت بڑی منڈی ہے اور انگریزی اور ہندوستانی طرز کی متعدد بڑی بڑی دوکانیں اور ہوٹل اور سینما وغیرہ ہیں پریڈ گراونڈ انگریزی فوج کی پریڈ کے لئے ایک وسیع میدان ہے اور اسی کے قریب ایک دوسرا میدان ہے جسپر سکندرآباد اسپورٹس ہر سال نہایت اہتمام کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں۔

یہیں سے چند میل کے فاصلہ پر انگریزی چھاؤنی بلارم واقع ہے، جو انگریز رزیڈنٹ کی قدیم قیامگاہ ہے۔ آجکل رزیڈنٹ بہادر حیدرآباد کی رزیڈنسی میں رہتے ہیں۔

دیگر قابل دید مقامات صوبہ دار معہ مختصر حالات درج کئے جاتے ہیں۔

مولی علی سکندرآباد سے اگلا اسٹیشن ضلع اطراف بلدہ سکندرآباد قاضی پیٹ لائن پر مولاعلی کا اسٹیشن ہے جہاں رجب کے مہینے میں بڑی دھوم دھام کا عرس اور میلا ہوتا ہے۔ مولاعلی کی پہاڑی سطح سمندر سے ۲۰۱۷ فٹ بلند ہے، اور یہیں وہ پنجہ شریف رکھا ہے جو سلطان عبداللہ قطب شاہ کے زمانہ میں کربلائے معلیٰ سے آیا تھا۔ درگاہ صندل کی لکڑی سے منڈھی ہوئی ہے جسکے اوپر پنجہ کا نشان بنا ہوا ہے۔ اسی پہاڑی کے قریب دوسری بلندی پر قدم رسول کی زیارت گاہ ہے۔ اور قریب ہی ایک مسافر خانہ زائرین کے قیام کے لئے بنا ہوا ہے۔

گولکنڈہ اور بلارم کے حالات اس سے پیشتر لکھے جا چکے ہیں۔

عمدہ نگر تعلقہ کا صدر مقام ہے۔ پہلے اسکا نام شمس آباد تھا۔ یہاں سے دو میل کے فاصلہ پر حضرت شہاب الدین کا مزار مرجع خلائق ہے جسپر ہر سال بڑی دھوم دھام سے عرس ہوتا ہے اور ہندو مسلمان سب اس عرس میں شریک ہوتے ہیں

صوبہ ورنگل

ورنگل یہ شہر ورنگل کی ہندو بادشاہت کا دارالسلطنت تھا اور بارھویں صدی عیسوی میں تیلیگو خاندان کے ایک راجہ نے اسے آباد کیا تھا۔ سنہ ۱۳۰۹ء میں اسے علاءالدین خلجی کے جنرل ملک کافور نے فتح کیا اور پھر سنہ ۱۳۲۴ء میں محمد تغلق نے اسکی تسخیر کی۔ چودھویں صدی کے وسط میں یہ سلطنت بہمنی کے زیر اثر ہو گیا اور سنہ ۱۳۳۳ء میں قطب شاہی سلطان گولکنڈہ نے ورنگل کی حکومت کو آخری بار

زیر کر کے اسے اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ ورنگل کا قلعہ زمانہ قدیم کی فن صناعی اور تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے اور اس کے نقش ونگار قدیم تیلیگو راجاؤں کی گذشتہ عظمت کا افسانہ کہہ رہے ہیں۔ قلعہ کے پاس ہی چند خوبصورت اور دلچسپ منادر ہیں۔ جو امتداد زمانہ کے باوجود خاص دلکشی رکھتے ہیں۔

قاضی پیٹ نظامس اسٹیٹ ریلوے کا ایک بڑا جنکشن ہے جہاں سے قاضی پیٹ بلہارشاہ لائن نکالکر دہلی اور مدراس کے مابین فاصلہ کم کردیا گیا ہے۔ یہاں سے ایک شاخ کی ریل کی بیجواڑہ ہوتی ہوئی مدراس جاتی ہے اور دوسری بلہارشاہ ہوتی ہوئی دہلی اور تیسری سکندرآباد اور حیدرآباد۔ یہیں حضرت شاہ افضل بیابانی کا مزار ہے جہاں ہر سال بہت بڑا عرس اور میلا ہوتا ہے۔ اس کے آس پاس بعض عجیب وغریب شکل کی پہاڑیاں ہیں جنمیں سے ایک پہاڑی جو دوسینگ کی شکل کی ہے ریل سے نظر آتی ہے۔ اپنی پہاڑیوں پر بعض قدیم ہندو منادر ہیں جن کے نقش ونگار زمانہ قدیم کی صناعی کا ایک عمدہ نمونہ ہیں۔ اسٹیشن سے ایک میل کے فاصلہ پر مووی کنڈہ کی پہاڑی ہے جسپر بعض قابل دید قدیم ہندو مندر بنے ہوئے ہیں۔

ہنمکنڈہ ورنگل اور قاضی پیٹ کے درمیان واقع ہے اور ضلع ورنگل کا سرکاری مستقر ہے۔ یہاں کا ہزار ستون مندر ایک نادر روزگار عمارت ہے جو ۱۱۶۲ء میں ورنگل کے ہندو راجہ نے تعمیر کیا تھا اور جو آج بھی امتداد زمانہ کے باوجود اپنی شکستہ حالت میں ماہرین فن تعمیر کی حیرت واستعجاب کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس کے ستونوں کے نقش ونگار اور بیل بوٹوں کی نزاکت جو گویا پتھر کو موم

کر کے منقش کئے گئے ہیں اپنی آپ ہی نظیر ہیں اور کہا جاتا ہے کہ مملکت حیدرآباد کے اندر کوئی اور مندر اتنا خوبصورت نہیں ہے۔ جسوقت یہ مندر تعمیر ہوا تھا اُسوقت اسمیں ایک ہزار ستون تھے لیکن اب صرف تین سو ستون باقی رہ گئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت شہریار دکن کا محکمہ آثار قدیمہ دیگر قدیم یادگاروں کے ساتھ اس مندر کی بھی حفاظت ونگرانی کا کام انجام دے رہا ہے۔ اور اس محکمہ کی کوششوں سے یہ قدیم صناعی کا خوبصورت نمونہ مزید شکست وریخت سے محفوظ ہوگیا ہے۔

پالم پیٹ | قاضی پیٹ سے شمال مشرق کی جانب تقریباً چالیس میل کے فاصلہ پر رام اپا جھیل کے کنارے پالم پیٹ کے خوبصورت اور عجوبہ روزگار مندر واقع ہیں جنمیں سے بعض کے نقش ونگار ہزار ستون مندر کے نقش ونگار سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔ ان مندروں کے گنبد اینٹوں کے ہیں اور انہیں جا بجا تعمیر کے متعلق تحریری نقش ہیں۔ محکمہ آثار قدیمہ سرکار عالی کی طرف سے ان مندروں کے مفصل حالات اور فوٹو حال ہی میں شائع ہوئے ہیں جنسے ماہرین آثار قدیمہ کی توجہ ان کی طرف اور بڑھ گئی ہے۔ قاضی پیٹھ سے رام اپا تک اب ایک جدید موٹر کی سڑک بنگئی ہے جسپر باضابطہ موٹر سروس چلتی ہے اور عنقریب یہ سڑک بھی ریلوے موٹر بس سروس کے زیر انتظام ہوجائے گی تو زائرین اور مسافروں کو ایسی ہی سہولت ہوجائے گی جیسے ریل کے سفر میں ہوتی ہے۔

ملوگ | رام آپا سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے جو شکار کا بہت ہی مشہور مرکز ہے۔ رام آپا اور ملوگ دونوں جگہ سرکاری ڈاک بنگلے موجود ہیں۔

پاکھال | قاضی پیٹ بیجواڑہ لائن پر ورنگل سے ایک اسٹیشن آگے چنتالاپلی کا اسٹیشن ہے۔ یہاں سے ۲۶ میل مشرق کی طرف پاکھال کی مشہور و معروف جھیل واقع ہے جس کے تین طرف شاداب درختوں کا بہت ہی گنجان جنگل ہے۔ جھیل مچھلی کے شکار کے لئے اور جنگل جنگلی جانوروں کے شکار کے لئے خاص دلچسپی رکھتے ہیں لیکن چنتلاپلی اور گارلا کے مابین جو رقبہ ہے وہ اعلیٰ حضرت کے لئے مخصوص ہے اور اسمیں بغیر اعلیٰ حضرت کی اجازت کے شکار کھیلنے کی سخت ممانعت ہے۔ باقی حصہ میں چیتے کے سوا اور تمام جانوروں کا شکار کھیلا جا سکتا ہے۔ چیتے کا شکار اس سارے جنگلی رقبے میں ممنوع ہے۔ جھیل کے مغربی کنارے پر جو بند ہے وہ ایک میل لانبا ہے اور سو برس کا پرانا بتایا جاتا ہے۔

اسی لائن پر کسمد رم اور محبوب آباد کے علاقوں میں شکار کی افراط ہے۔

گارلا | یہ مقام جو قاضی پیٹ بیجواڑہ لائن پر واقع ہے عمارتی لکڑی کے لئے خاص شہرت رکھتا ہے اور قصبہ کے اندر بعض قابل دید قدیم ہندو منادر ہیں۔ اکثر منادر قصبہ کے آس پاس دو تین میل کے چکر میں پائے جاتے ہیں جسمیں سیری پور کا شیو مندر خاص کر قابل دید ہے جسکے کارنسوں کے نقش و نگار صناعی اور خوشنمائی میں عجوبہ روزگار ہیں۔

سنگرینی | یہاں کی کوئلے کی کانیں سارے ہندوستان میں شہرت رکھتی ہیں اور انمیں سے ہر سال اتنا کوئلہ برآمد ہوتا ہے کہ ہندوستان کی کسی دوسری کان میں اتنی مدت کے اندر نہیں برآمد ہوتا ہے۔ کان سے کوئلہ نکالنے کی مشینیں اور اوزار جدید ترین سائنٹفک نمونے کے ہیں اور اسکا ٹھیکہ سنگرینی کولائریز کمپنی

لمیٹڈ کے پاس ہے جو اس ٹھیکہ سے کثیر نفع کما رہی ہے۔ نقل و حمل کی آسانی کے لئے ایک مخصوص ریلوے لائن ڈورنکل سے کارے پلی ہوتی ہوئی اسطرف لائی گئی ہے اور معادن کے سرگرم کاروبار سے قصبہ کی آبادی گذشتہ چند سال کے اندر بہت بڑھ گئی ہے۔ سنگرینی سے پانچ میل کے فاصلہ پر سنگ مرمر اور نرم پتھر کی کانیں بھی حال ہی میں دریافت ہوئی جنہیں کام جاری کرنے کے لئے حیدرآباد ہی میں ایک کمپنی تیار ہوگئی ہے، اور ابتدائی مراحل طے کرنے میں مصروف ہے۔

کھمم کھمم میٹ کا قطعہ جو اعلٰے حضرت حضور نظام کی مملکت کی مشرقی سرحد کے قرب واقع ہے زمانۂ قدیم کی یادگاروں میں ایک قابل دید چیز ہے۔ اس قلعہ کو سولہویں صدی کے اوائل میں سلطان قلی قطب شاہ نے ہندو راجہ سے فتح کیا تھا۔ اس قلعہ پر کچھ دنوں فرانسیسیوں کا بھی قبضہ رہا اور پھر انگریزوں نے فتح کیا اور اب حضور نظام کی سلطنت میں شامل ہے۔ کھمم میٹ کی آبادی خوشحال اور صاف ستھری ہے اور عورتیں عموماً زیور کثرت سے پہنتی ہیں۔ اکثر گھروں کے دروازوں پر گھوڑے کے سر کی تصویر بنی ہے۔ شمال مشرق کی جانب ایک میل کے فاصلہ پر ایک قدیم مندر نرسنگا کے نام سے ہے جو ایک پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے اور ہر سال اسکی جاترا کے موقعہ پر بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔

بوناکالو قاضی پیٹ بیجواڑہ لائن پر یہ اسٹیشن واقع ہے جہاں سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر انگریزی علاقہ میں جگیا پیٹھ کا مشہور و معروف مندر ہے۔ اس مندر پر ہر سال بہت بڑی جاترہ ہوتی ہے جسمیں دور و دراز سے لوگ آتے ہیں اور

بونا کالو کے اسٹیشن پر اُترتے ہیں۔

بھدراچلم | یہ مندر جو دریائے گوداوری کے کنارے واقع ہے ہندو مذہب میں ہندوستان کے مقدس ترین مندروں میں شمار ہوتا ہے اسلئے کہ یہ رامچندرجی کی زندگی کے بعض اہم ترین واقعات سے وابستہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب رامچندرجی والدہ راجہ دسرتھ جی نے اپنے بیٹے کو بن باس دیا ہے تو رامچندرجی اپنے بھائی اور بیوی سیتاجی کے ساتھ یہیں آکر ٹھرے تھے اور کوٹھاگڈم کے جنگل میں شکار کھیل کر زندگی بسر کرتے تھے۔ جب آپ سیتاجی کو راون کے پنجہ سے چھڑانے لنکا گئے ہیں تو یہیں سے دریائے گوداوری کو پار کیا تھا۔ یہ مندر کہا جاتا ہے کہ چھ لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک شخص رامداس نے تعمیر کیا تھا جنکی تلنگی زبان کی گیتیں رامچندرجی کی تعریف میں آجتک زبان زد ہیں۔ وسط اپریل میں ہرسال جب یہاں کی جاترا ہوتی ہے تو ہندوستان کے ہر حصہ سے عقدتمند ہندو جمع ہوتے ہیں اور پچاس ساٹھ ہزار جاتریوں کا مجمع ہوجاتا ہے۔ ہر بارھویں سال کہا جاتا ہے کہ دریائے گوداوری کا تقدس ہزار گنا بڑھ جاتا ہے اور اس موقعہ پر جاتریوں کی تعداد بھی معمولی سال سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جبوقت تک سرکار نظام اور انگریزی علاقہ کی حد دریائے گوداوری کو نہیں قرار دیا گیا تھا اُسوقت تک بھدراچلم کا مندر سرکار نظام کی حدود مملکت کے اندر تھا۔ اب یہ انگریزی علاقہ کی سرحد میں ہے لیکن مندر کا انتظام سرکار نظام ہی کے سر ہے اور سرکار نظام کی تحصیل پورگم پاد کے تحصیلدار اسکی نگرانی اور حفاظت کرتے ہیں جبپر سرکار نظام تیس ہزار روپیہ سالانہ خرچ کرتی ہے۔ بھدراچلم سے بیس میل کے فاصلہ پر ایک اور مشہور مندر پرنا سالانہ

واقع ہے۔ بھدرا چلم کے جاتریوں کی سہولت کے لئے ایک ریلوے لائن خاص کر نکالی گئی ہے جو کوٹھا گڈم پر ختم ہوئی ہے۔ اسٹیشن کا نام بھدرا چلم روڈ ہے۔ یہاں باضابطہ موٹر سروس دریائے گوداوری کے کنارے تک ہے جہاں بکثرت کشتیاں جاتریوں کو اُس پار مندر کے قریب اُتارنے کے لئے موجود رہتی ہیں۔ سرکار نظام کے حکام تمام میلہ کا انتظام نہایت خوش اسلوبی سے کرتے ہیں، اور جاتریوں کی سہولت کے لئے کوئی کوشش اُٹھا نہیں رکھی جاتی جو سرکار عالیہ کی بے تعصبی اور اپنی ہندو مسلمان رعایا سے برابر کی ہمدردی کا اعلیٰ ترین ثبوت ہے۔

حسن پرتی قاضی پیٹھ بلھارشاہ لائن پر قاضی پیٹھ سے اگلا اسٹیشن حسن پرتی روڈ ہے جو تیل کے شکار کے لئے خاص طور پر مشہور ہے۔ اسکے گردوپیش بکثرت بڑے بڑے تالاب ہیں جسمیں تالابی چڑیوں کا خوب شکار ملتا ہے۔ حسن پرتی میں ریشمی کپڑا بننے والے بکثرت آباد ہیں اور ایک سرکاری مدرسہ ہے جسمیں اُردو اور تلنگی کی تعلیم ہوتی ہے۔ ایک مشہور مندر وِنکٹیشور سوامی کا بھی یہاں ہے جسمیں ہر سال بہت بڑا میلا لگتا ہے۔ اس کے آس پاس لوہے کی کانیں بھی ہیں۔ جہاں سے لوہا نکال کر زراعتی اوزار تیار کئے جاتے ہیں۔

جمیکنٹہ یہاں ایک قدیم تاریخی ستون ہے جسپر اُڑیا زبان میں کچھ لکھا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔ یہاں سے ڈھائی میل کے فاصلہ پر النده گنٹہ میں ایک مندر ہے جو رامچندر جی کے نام سے موسوم ہے اور یہاں ہر سال رام نومی کا بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔ جمیکنٹہ اسٹیشن سے چار میل کے فاصلہ پر موضع بیجگیر میں حضرت انکوسی شاہ ولی کا مزار ہے جہاں ہر سال بڑی دھوم دھام سے عرس

ہوتا ہے اور دور دراز سے لوگ آتے ہیں۔

کریم نگر بلھارشاہ لائن پر پیڈاپلی اسٹیشن سے تقریباً بیس میل کے فاصلہ پر یہ مقام واقع ہے جو چاندی کے کام اور نیز سوتی کپڑوں کے لئے مشہور ہے۔ خاصکر یہاں کا چاندی کا کام بعض باتوں میں سارے ہندوستان سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ پیڈاپلی اور کریم نگر کے درمیان موٹر سروس چلتی ہے اور بکثرت مسافر اسپر آتے جاتے ہیں۔ پیڈاپلی سے تھوڑی دور مشرق کی طرف اور یہاں سے تین میل کے فاصلہ پر منتھی کی سڑک کے پاس دو نہایت ہی خوبصورت پہاڑیاں ہیں جنکا رنگ اور شکل وصورت دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

کریم نگر سے تقریباً تیس میل شمال مغرب کی جانب جگتیال کا قصبہ ہے جہاں ایک مشہور ومعروف قلعہ فرانسیسی انجینیروں کا بنایا ہوا قابل دید ہے۔

یلگندل کریم نگر سے تھوڑے فاصلہ پر یلگندل کا پرانا اور قابل دید قلعہ ہے جسمیں ایک عجیب وغریب بات یہ ہے کہ اسکی مسجد کا ایک مینار ہلانے سے حرکت کرتا ہے۔ یلگندل اور ضلع ورنگل کی سرحد کے قریب پرکال میں پیتل کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے اور دور دور مشہور ہے۔

رام گنڈم یہ مقام دریائے گوداوری کے کنارے واقع ہے جہاں سورج گرہن اور چاند گرہن کے اوقات میں بہت بڑے نہان کے میلے لگتے ہیں۔ ریلوے اسٹیشن سے ایک میل کے فاصلہ پر بہت عمدہ قسم کے پتھر کی پہاڑیاں ہیں اور آٹھ میل کے فاصلہ پر جنگاون میں پتھر کے کوئلہ کی کانیں دریافت ہوئی ہیں۔ دریائے گوداوری کے مشرقی کنارے پر مانچریال کے پاس بھی مختلف قسم کے

عمدہ پتھر عمارتی کام کے ملتے ہیں اور آگے بڑھکر ضلع عادل آباد میں بیلم پلی کے پاس ایک بہترین قسم کے پتھر کے کوئلہ کی کان حال ہی میں دستیاب ہوئی ہے۔

آصف آباد | ضلع عادل آباد کا مستقر ہے اور آصف آباد روڈ اسٹیشن سے بارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں سے قریب ہی ایک مشہور ہندو مندر ہے جسمیں بکثرت پتھر کی برہنہ تصویریں اور کوک شاستر کی نشانیاں ہیں۔

سرپور | تیرھویں صدی عیسوی میں یہ مقام گونڈ راجاؤں کا دارالسلطنت تھا اور اس خاندان کے ساتویں راجہ دینکار سنگھ کے زمانہ میں اس سلطنت کو بہت عروج حاصل ہوا اور دور دور سے اہل علم و فن آکر اسکے دربار میں جمع ہوئے۔ سورج بلال سنگھ جو اس خاندان کا نواں راجہ تھا اُس نے فنون سپہگری کے علاوہ فن موسیقی میں بھی کمال حاصل کیا لیکن اسکی فوج کی لوٹ مار نے شہنشاہ دہلی کو ناراض کر دیا اور بلال سنگھ قید کر کے دہلی پہونچایا گیا جہاں شہنشاہ کی فوج کے ساتھ میدان جنگ میں جانے پر منظوری ظاہر کر کے اس نے اپنی خطا معاف کرائی اور اس تقریب میں جب یہ اپنے دارالسلطنت واپس پہونچا تو اپنا نام بلال سنگھ سے بدل کر بلال شاہ کر دیا۔ اور یہی شاہ کا خطاب اس خاندان کے راجاؤں میں آخر وقت تک قایم رہا سرپور اور اس کے آس پاس گونڈ سلطنت کی بہت سی یادگاریں ابتک باقی ہیں۔ اور سرپور کے شمال مغرب میں موضع انتر گاؤں کے پاس کوندی پہاڑ واقع ہے جسکا چشمہ گونڈ قوم کے لوگوں میں بہت ہی احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

مانک گڈھ | یہاں پر گونڈ راجاؤں کا ایک بہت بڑا اور مضبوط قلعہ ہے جو

خاندان متا کے ایک راجہ گھیلو نے بنایا تھا۔ اس کے قریب ہی راجورہ میں مہادیتی کا مشہور و معروف اور خوبصورت قدیم مندر واقع ہے جو اس وقت بھی مرجع خلائق اور معبد گاہ بنا ہوا ہے راجورہ کے آس پاس شکار بہت عمدہ ملتا ہے اور اسکے قرب وجوار میں اور نیز شاسٹی اور مادنی میں جو اسی تعلقہ میں واقع ہیں کوئلے اور لوہے کی کانیں پائی جاتی ہیں۔ اوٹنور تعلقہ میں ابرک کی کانیں ہیں اور یہیں عینک کے پتھر کی بھی کان ہے۔

ماہور یہاں کی بھینسیں دودھ زیادہ دینے میں مشہور ہیں اور یہاں سے ۲۰-۲۵ میل کے فاصلہ پر انک دیو کا مندر ہے جہاں گرم پانی کا چشمہ نکلتا ہے۔ ایسے ہی گرم پانی کے چشمے سکل پہاڑیوں کے قریب ارجنڈا۔ کالس اور ہیورا میں بھی پائے جاتے ہیں۔

صوبہ گلبرگہ

گلبرگہ شریف یہ مملکت حیدرآباد کے اُن چند شہروں میں جنکا چپہ چپہ ہندوستان میں اسلامی عروج کی تاریخ کا افسانہ گو ہے۔ اس قسم کے شہروں میں گلبرگہ بیدر اور اورنگ آباد کو نماں حیثیت حاصل ہے۔ بیدر اور اورنگ آباد کا ذکر آگے آئے گا۔ اس جگہ گلبرگہ شریف کا نہایت ہی مختصر الفاظ میں ذکر کیا جاتا ہے افسوس ہے کہ اسکا پورا حال مختصر سے مختصر الفاظ میں بھی بیان کیا جائے تو ایک بڑی کتاب ہو جائے اسلئے صرف چند نمایاں خصوصیات کا اشارۃً ذکر کیا جائے گا۔ گلبرگہ شریف شاہان بہمنی کا پہلا دارالسلطنت تھا اور جس وقت تک یہ دارالسلطنت بیدر میں

منتقل نہیں ہوا اُسوقت تک مقتدر اور باحشمت بادشاہوں اور اُن کے خدم وحشم کا مرکز رہا۔ اس دور کی یادگار ایک شکستہ قلعہ ہے جسکی مسجد قرطبہ کی بڑی مسجد کے نمونہ پر بنی تھی اور مسلمانوں کے طرزِ تعمیر کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ اسکے علاوہ شاہان بہمنی کے ہفت گنبد اور صدر مجلس قابل دید عمارتیں ہیں، لیکن جو چیز گلبرگہ شریف کی شہرت کو آج بھی اقصائے عالم میں زندہ کئے ہوئے ہے وہ حضرت خواجہ بندہ نواز کا مزار ہے جہاں ہر سال ۱۶ ذیقعدہ کو بڑی دھوم دھام سے عرس ہوتا ہے اور اس عرس میں خود اعلیٰ حضرت شہریار دکن بنفس نفیس شرکت فرماتے ہیں۔ حضرت خواجہ بندہ نواز کے علاوہ گلبرگہ شریف میں اور بھی بہت سے بزرگان دین کے مزارات ہیں جو مرجع خلائق ہیں۔ ان تمام مقابر اور آثار قدیمہ کی نگرانی وحفاظت حکومت دکن کے محکمہ آثار قدیمہ کے زیر انتظام سرکاری خرچ سے ہوتی ہے۔ اور اعلیٰ حضرت شہریار دکن کو گلبرگہ شریف سے اسقدر انس ہے کہ یہاں ایک قصر اپنی قیامگاہ کے لئے تیار فرمایا ہے۔ حضرت خواجہ بندہ نواز کے مزار پر علاوہ ایام عرس کے یوں بھی بکثرت زائرین مختلف اقطاع ہند سے آتے رہتے ہیں۔ اور عرس کے زمانہ میں تو ہندوستان کے تمام حصّوں سے لوگ آکر شریک ہوتے ہیں۔

ان تاریخی یادگاروں کے علاوہ گلبرگہ شریف ایک بڑی تجارتی منڈی بھی ہے۔ کپڑا بُننے کا ایک بڑا کارخانہ محبوب شاہی ملز کے نام سے قایم ہے۔

یادگیر یہ مقام دریائے بھیمہ کے قریب واقع ہے جہاں ایک بڑا تاریخی قلعہ ہے جسمیں پہلے اعلیٰ حضرت سرکار نظام کی عرب افواج رہا کرتی تھیں۔ آجکل اسکی شہرت ایک بڑی تجارتی منڈی کی حیثیت سے ہے جہاں روئی دبانے اور

تو مینے کے کئی کارخانے ہیں اور ترکی ٹوپیوں کے پھُندنے یہاں کے بنے ہوئے دور دور جاتے ہیں۔ یہاں سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر علاقہ صرف خاص کا مشہور شہر شوراپور ہے جو پیتل اور تانبے کے برتنوں کے لئے مشہور ہے شوراپور پہلے راجگان بیدر کا پائے تخت تھا۔ یادگیر سے بیس میل کے فاصلہ پر شاہ پور کا شہر ہے جو ریشمی اور سوتی ساڑیوں اور دستار کے لئے مشہور ہے۔

واڑی | پائیگاہ کے علاقہ میں واقع ہے اور جی آئی پی ریلوے اور نظام سٹیٹ ریلوے کا بہت بڑا جنکشن ہے۔

شاہ آباد | پائیگاہ کے علاقہ میں ہے اور یہاں کا سیلو پتھر مشہور ہے۔ ایک بہت بڑا کارخانہ سمنٹ بنانے کا بھی یہاں قایم ہے۔

چیتاپور | یہ شہر چیتا شاہ ولی کے نام سے آباد ہے جن سے بہت سی خرق عادات منسوب کیجاتی ہیں۔ انکا مزار نہایت خوبصورت بنا ہوا ہے اور مرجع خلائق ہے۔

ناگئی یہ قدیم اور تاریخی شہر چیتاپور سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور بہت سی قدیم یادگاروں کا حامل ہے۔ یہاں متعدد قابل دید ہندو مندر ہیں جو اچھی حالت میں محفوظ ہیں۔ انمیں ممتاز ترین ہنومان جی کا مندر ہے جسکے نقش و نگار اور مہابھارت کے مناظر کی تصویریں قابل دید ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ رامچندر جی سیتا جی کی تلاش میں لنکا جاتے ہوئے ناگئی میں بھی چند روز قیام پذیر ہوئے تھے چنانچہ اس کے قرب و جوار میں جو متعدد چشمے ہیں وہ کہا جاتا ہے کہ رامچندر جی نے اپنی روحانی قوت سے جاری کئے تھے۔

ملکھیڑ | یہ بھی ایک پرانا تاریخی شہر ہے جو دسویں صدی عیسوی میں چلوکیا خاندان

کے راجاؤں کا دارالسلطنت تھا اورنگ زیب کے حملہ دکن کے وقت یہ مقام شہنشاہ کے ایک جنرل کا صدر مقام تھا۔ چنانچہ دریاے کاگنا پر ایک نہایت خوبصورت قلعہ بھی بنا ہوا ہے جسکی اکثر عمارتیں قابل دید ہیں۔

سیڑم یہ شہر بھی تاریخی حیثیت سے خاص اہمیت رکھتا ہے اور ایک بہت ہی قدیم شہر کی شکستہ بنیادوں پر تعمیر کیا گیا تھا۔ اسمیں بہت سے مندر اور مسجدیں قابل دید ہیں خاصکر شیو کا مندر جو بارہویں صدی کی تعمیر بتایا جاتا ہے اسی مندر کے پاس ایک بلند منارہ روشنی کا ہے جو ۴۴½ فٹ اونچا ہے اور ٹھوس پتھر کا بنا ہوا ہے جس پر لیمپ رکھنے کے لئے لوہے کی سلاخوں کا خانہ بنا ہوا ہے۔ سیڑم کی جامع مسجد بھی قابل دید ہے اور مغلیہ طرز تعمیر کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ اس مقام پر اورنگ زیب کی افواج کو ایک مرتبہ گولکنڈہ کی قطب شاہی افواج نے پیچھے ہٹنے پر مجبور کردیا تھا۔ سیڑم اور اسکے قریب چنچولی میں سیلو پتھر کی کانیں ہیں اور تجارتی منڈی کی حیثیت سے سیڑم کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔

محمد آباد بیدر سلطان احمد شاہ ولی نے حکومت بہمنی کا دارالسلطنت سنہ ۱۴۳۰ء میں گلبرگہ سے بیدر میں منتقل کیا تھا اور یہاں کی خوشگوار آب ہوا اور اولوالعزم شاہان بہمنی کے حوصلوں نے اس جنگلی مقام کو تختہ جنت بنا دیا۔ نقل مستقر کے دو سال بعد بیدر کا عالیشان قلعہ تعمیر ہوا جو شاہان بہمنی کے طرز تعمیر کا بہترین نمونہ ہے۔ اسکا رنگین محل اور شہ نشین آج بھی پانچ سو برس سے زائد گذرنے کے باوجود تعمیر کرنے والوں کی الوالعزمی اور مذاق سلیم کا پتہ دے رہے ہیں۔ شاہی جامع مسجد اور سولہ کھمبے کی مسجد نہایت ہی خوبصورت پُر فضا اور دلفریب

عمارتیں ہیں لیکن ان سب سے بڑھ چڑھکر محمود گاواں کا مدرسہ ہے جس کے درس وتدریس اور مدرسین کے آرام کے کمرے اور کتبخانہ وغیرہ زمانہ حال کی ضروریات کے لحاظ سے بھی ایک اعلیٰ ترین نمونہ ہیں، اور اسکے طرز تعمیر اور نقش ونگار میں خوشنمائی اور دلفریبی کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اسکا ایک مینار بجلی گرنے سے ٹوٹ گیا تھا لیکن باقی حصہ عمارت سرکار عالیہ کے محکمہ آثار قدیمہ کی مساعی سے نہایت ہی عمدہ محفوظ حالت میں ہے۔ اسی عمارت میں سرکار عالی نے مدرسہ صنعت وحرفت کھول دیا ہے جسمیں بیدر کی قدیم حرفتوں کو از سر نو زندہ کرکے زمانہ حال کی ضروریات کے مطابق ترقی دیجارہی ہے۔ بیدر کی دیگر قابل دید چیزوں میں پاپناس کا جھرہ، فرح باغ اور سید سادات کے چشمے ہیں۔ فرح باغ میں اورنگ زیب کی تعمیر کی ہوئی ایک نہایت خوشنما اور قابل دید مسجد ہے۔ شہر کے باہر مغرب میں شاہان برید شاہی کے مقبرے اور شمال مشرق میں شاہان بہمنی کے مقبرے بھی قابل دید ہیں۔

بیدر کی مشہور ومعروف دستکاری بدری کا کام ہے جو تانبا، سیسہ، رانگا اور جست کی دھاتوں کے میل سے تیار کیا جاتا ہے اور اسپر پھول پتیاں بناکر چاندی کا پتر جڑا جاتا ہے۔ چنانچہ بدری کے کام کی صراحیاں حقے وغیرہ ہندوستان بھر میں امرار استعمال کرتے تھے اور اب مدرسہ صنعت وحرفت میں اسی کام کی موجودہ ضروریات کی متعدد چیزیں تیار کیجاتی ہیں جنمیں ٹِن، پان کی ڈبیاں، شمعدان، راکھ دانیاں وغیرہ خاصکر مقبول ہیں اور ہندوستان کے ہر حصہ میں جاتی ہیں۔

نظامس اسٹیٹ ریلوے کی ایک چوڑی پٹڑی کی لائن وقار آباد سے بیدر تک نکالی گئی ہے اور عنقریب یہی لائن اودگیر ہوتی ہوئی پرلی بیجناتھ سے ملادی جائے گی جہاں سے پربھنی تک ریل پہلے سے جاری ہے۔

کوہیر بیدر کے جنوب مشرق میں ۲۴ میل پر واقع ہے اور مدتہائے دراز سے ایک بہت بڑی تجارتی منڈی کی حیثیت سے مشہور ہے۔ پہلے گولکنڈہ سے سورت کو تجارتی کارواں اسی راہ سے جاتے تھے اور یہاں قیام کرتے تھے۔ آجکل یہ پھولوں کی تجارت کا مرکز ہے۔ چودھویں صدی عیسوی میں یہ راجگان ورنگل کی سلطنت میں شامل تھا جسے علاءالدین خلجی نے فتح کیا۔ اسکی قدیم طرز کی سڑکیں جابجا قدیم یادگاروں سے معمور ہیں۔ جنمیں سب سے زیادہ نمایاں حیثیت جامع مسجد کو حاصل ہے جو بیدر کے سلاطین بہمنی کے زمانہ میں تعمیر ہوئی تھی۔

اودگیر یہ تاریخی شہر بیدر سے ۴۸ میل کے فاصلہ پر شمال مغرب میں واقع ہے اور ایک شاہان بہمنی کا تعمیر کیا ہوا قابل دید قلعہ اور متعدد عالیشان محل، مساجد، مقابر اور منادر سلاطین سلف کے حوصلوں کا افسانہ کہنے کے لئے موجود ہیں۔ شہنشاہ دہلی اور سلاطین دکن کے مابین کشمکش کے زمانہ میں اودگیر کے فتح کرنے میں بہت کافی دشواری ہوئی تھی لیکن بالآخر خان دوران کے ماتحت شاہ جہاں کی فوج ۱۶۳۶ء میں یہاں داخل ہوگئی اور کماندار قلعہ سیدی مفتاح نے مجبور ہو کر قلعہ حوالے کر دیا اور خود سیدی مفتاح حبش خاں کے لقب سے اور سہ ہزاری کے منصب پر شاہجہاں کی ملازمت میں داخل ہوگیا۔

شاہان مغلیہ کے ایک صوبہ دار کا بنایا ہوا احسن باغ ایک فرحت بخش اور قابل دید مقام ہے۔ اسوقت شہر کی آبادی صرف ۷ ہزار کی رہگئی ہے لیکن اسکے آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین بہمنی کے زمانہ میں یہ ایک جیتا جاگتا بارونق شہر رہا ہوگا۔

عثمان آباد | بارسی لائٹ ریلوے سے جو کردواڑی سے لاتور جاتی ہے، اس مقام کا راستہ ہے جو ضلع کا صدر مقام اور تجارت کا بڑا مستقر ہے۔ یہاں سے دو میل کے فاصلہ پر لینا کے مشہور ومعروف غار ہیں جنمیں جین اور وشنو قوم کی صناعی کے اعلیٰ نمونے پائے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ غار پانچویں اور چھٹی صدی عیسوی کے درمیان تعمیر ہوے تھے، اس لحاظ سے ان کی قدامت خاص کر قابل لحاظ ہے۔

تھیر | عثمان آباد سے ۱۲ میل پر شمال مغرب میں واقع ہے اور بدھ مذہب کے قدیم مندر اور خانقاہیں تاریخی حیثیت سے قابل دید ہیں۔

تلجا پور | عثمان آباد سے ۱۴ میل پر ہے اور تلجا بھوانی کے مندر کی وجہ سے مشہور ہے جہاں دور دور سے لوگ اس کے درشن کے لئے آتے ہیں۔ ہندوؤں میں یہ مندر بہت ہی تعظیم کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

اوسہ۔ یہاں شاہان بیجاپور کا تعمیر کیا ہوا ایک مربع شکل کا قلعہ قابل دید ہے جسمیں کی ایک توپ ۱۸ فٹ کی لمبی ہے۔ ایک مسجد بھی اورنگ زیب کی صوبہ داری کے زمانہ کی یادگار ہے اور قابل دید ہے۔

نلدرگ | بہت پرانا تاریخی شہر ہے اور اس کے قلعہ نے اس سرزمین پر متعدد تاریخی تغیرات دیکھے ہیں۔ پانی محل یہاں کی ایک عجیب وغریب چیز ہے

جو دریا کے بیچ میں بنا ہوا ہے اور اسکے اوپر سے دریا کا پانی بہتا ہے۔ یہ محل تین سو برس کا پرانا بتایا جاتا ہے اور بغیر مرمت کے اسوقت تک قایم ہے۔

مدگل | ضلع رائچور میں واقع ہے جہاں بیجانگر کے راجہ اور فیروز شاہ بہمنی کے مابین معرکہ کارزار گرم ہوا تھا۔ اکثر تاریخی یادگاریں زمانہ قدیم کی آج بھی باقی ہیں۔

عالم پور | یہ مقام بھی ضلع رائچور میں بہت بڑی تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بن باس کے زمانہ میں رامچندر جی نے یہاں بھی چند روز قیام فرمایا تھا یہاں بکثرت قدیم مندر اور ایک قدیم قلعہ قابل دید ہیں اور تاریخی حیثیت سے بہت کچھ اہمیت رکھتے ہیں۔ اسلامی دور کی یادگار ایک شاندار پرانی مسجد بھی موجود ہے۔ تجارت کا بھی اچھا خاصا مرکز ہے اور عالم پور روڈ اسٹیشن سے تھوڑے فاصلہ پر آبادی واقع ہے۔

ستی | رائچور سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر تعلقہ لنگسگور میں یہ مقام واقع ہے جو سونے کی کان کی وجہ سے مشہور ہے۔

گدوال | اور ونپرتی ضلع رائچور میں سمستان کی جاگیر کے علاقے ہیں اور دونوں جگہ بعض قدیم تاریخی آثار پائے جاتے ہیں۔

صوبہ اورنگ آباد

اورنگ آباد۔ | یہ شہر ہندوستان کے اہم تاریخی شہروں میں شمار ہوتا ہے سنہ ۱۶۱۰ء میں ملک عنبر نے قدیم قصبہ کھڑکی کی بنیاد پر آباد کیا تھا۔ ملک عنبر کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے فتح خاں نے اسکا نام فتح آباد رکھا، لیکن جب اورنگزیب

نے اسے اپنی صوبہ داری دکن کے زمانہ میں اپنا مستقر بنایا تو اسکا نام اورنگ آباد رکھدیا جو آجتک مشہور ہے۔ اُس زمانہ کی اکثر تاریخی یادگاریں آج بھی موجود ہیں۔ یہاں کی ایک عجیب و غریب چیز ملک عنبر کے زمانہ کا آبرسانی کا انتظام ہے جو بلا کسی انجن یا مشین کے اتنے دن گذرنے کے بعد آج بھی کام دے رہا ہے اور شہر کے باشندوں کو صحت بخش اور تازہ چشمے کا پانی گچ کے بنے ہوئے نلوں کے ذریعہ سے پہونچاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسی طرح کے نل جالنہ میں بھی زمین کے نیچے پائے گئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک عنبر کا ارادہ اسی سلسلہ آب رسانی کو وہانتک وسعت دینے کا تھا جو غالباً پورا نہیں ہو سکا۔ اورنگ آباد کی قابل دید تاریخی عمارتیں اورنگ زیب کا محل، آصف جاہ اوّل کا نوکھنڈے کا محل اور رابعہ دورانی کا مقبرہ ہے جو بالکل تاج محل کے نمونہ پر تیار کیا گیا تھا۔ لیکن یہ مماثلت محض طرز عمارت اور باہری شکل تک محدود ہے۔ سنگ مرمر اور منبت کاری تاج محل کی اس مقبرہ سے کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ یہ سلطنت آصفیہ کے ایک سرسبز و زرخیز صوبہ کا صدر مقام ہے اور بہت بڑی تجارتی منڈی ہے جہاں بعض بڑے بڑے تجارتی اور حرفتی کارخانے ہیں۔ اورنگ آباد کے غار بھی قابل دید ہیں گو ایلورہ اور اجنٹہ نے انکی شہرت کو ماند کر دیا ہے۔

جلنٹہ جلنٹہ کے مشہور و معروف غار سرسالار جنگ کے جاگیری علاقہ میں واقع ہیں لیکن ان کی مرمت و حفاظت سرکار عالیہ کے محکمہ آثار قدیمہ کے سپرد ہے۔ یہ اورنگ آباد سے ۵۸ میل کے فاصلہ پر مملکت حیدرآباد کی آخری سرحد کے قریب واقع ہیں اور حال ہی میں ایک بہت ہی عمدہ پختہ سڑک اورنگ آباد سے

اجنٹہ تک سرکار عالی نے بصرف کثیر تعمیر کرائی ہے جسکی وجہ سے اورنگ آباد سے یہ سفر بہت آسان ہوگیا ہے اور اورنگ آباد سے اجنٹہ جانے کے لئے ہر قسم کی سواریاں بھی بآسانی کرایہ پر ملتی ہیں۔ اجنٹہ کے غار ایک عجوبہ روزگار تاریخی یادگار سمجھے جاتے ہیں اور ان کے بے مثل نقش و نگار اور رنگ و روغن جو ڈیڑھ ہزار سال کے بعد آج بھی بدستور ہیں، ماہرین آثار قدیمہ کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔ اور ان کے فوٹو انگلستان اور دیگر ممالک متمدنہ کے عجائب خانوں میں نصب ہیں۔ علمائے آثار کا خیال ہے کہ ان کی تعمیر دوسو اور چارسو سنہ عیسوی کے درمیان ہوئی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایسی صناعی اور تعمیری خوبی کا نمونہ ہندوستان بھر کی کسی تاریخی عمارت میں دستیاب نہیں ہوسکتا۔ اجنٹہ سے چار میل کے فاصلہ پر موضع فرداپور میں مسافروں کے لئے ڈاک بنگلہ اور سرکاری مہمان خانہ موجود ہے جس میں قیام کی اجازت ناظم صاحب آثار قدیمہ سے حاصل کیجاسکتی ہے۔ فرداپور میں اجنٹہ جانے کے لئے تانگوں کا انتظام بھی بآسانی ہو جاتا ہے۔ محکمۂ آثار قدیمہ کی طرف سے غارہائے اجنٹہ کے تفصیلی حالات اور فوٹو اور فوٹو کارڈ شائع کئے گئے ہیں جو شائقین کو ناظم صاحب سے بقیمت مل سکتے ہیں۔

پٹن یہ مملکت دکن کا قدیم ترین شہر ہے جو اورنگ آباد سے ۲۸ میل کے فاصلہ پر دریائے گوداوری کے کنارے واقع ہے اور اورنگ آباد سے ایک پختہ سڑک یہاں تک آئی ہے۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ پٹن کو برہما نے آباد کرکے اپنی قیامگاہ کے لئے پسند کیا تھا۔ دوسری صدی عیسوی میں یہ اندھرا خاندان کے راجاؤں کا کچھ دنوں تک دارالسلطنت بھی رہا ہے۔ چودھویں صدی عیسوی میں

یہاں ایک کرشنی فرقہ منبھاؤ کی بنیاد پڑی تھی۔ پٹن کی قدیم عمارات زیادہ تر شکستہ حالت میں ہیں پھر بھی آبادی میں بعض قابل دید قدیم مندر موجود ہیں جنمیں لکڑی کے نقش و نگار قدیم صناعی کا عمدہ نمونہ ہیں۔ یہیں دریائے گوداوری کے کنارے ناگ گھاٹ ہے جو اس دریا پر سب سے بڑا گھاٹ سمجھا جاتا ہے اور ہزارہا آدمی مختلف اقطاع ہند سے یہاں اشنان کرنے آتے ہیں۔ گھاٹ کے پاس ہی دو مندر ہیں جنمیں سے ایک گنپتی کے نام سے موسوم ہے۔

نظام شاہی سلاطین احمدنگر کے زمانہ میں پٹن کے باریک ریشمی کپڑے دور دور مشہور تھے اور یہ شہرت اس شہر کی آجتک قایم ہے۔ اور یہاں کا ریشمی اور سوتی کپڑا دور دور جاتا ہے اور پسند کیا جاتا ہے۔

دولت آباد زمانہ قدیم میں یہ شہر دیوگیری کے نام سے مشہور تھا اور یادو خاندان کے راجاؤں کا دارالسلطنت تھا۔ ۱۲۹۴ء میں علاءالدین خلجی نے اسے فتح کر کے دولت آباد کے نام سے موسوم کیا اور ۱۳۳۹ء میں محمد تغلق نے اسے سلطنت ہندوستان کا دارالسلطنت بنایا۔ لیکن زیادہ دنوں تک قایم نہ رہا اور جو لوگ دہلی سے لاکر یہاں آباد کئے گئے تھے اُنھیں سترہ سال بعد دہلی واپس جانے کی اجازت دیدی گئی۔ ۱۳۴۷ء میں علاءالدین حسن گنگوہ بہمنی اسی مقام پر تخت نشین کیا گیا تھا اور یہیں سے سلطنت بہمنی کی بنیاد پڑی جسکا دارالسلطنت گلبرگہ میں قایم ہوا۔ ۱۶۳۲ء میں شاہجہاں کے دور حکومت میں اسپر سلطنت دہلی کا قبضہ ہو گیا اور بعد کو اورنگزیب نے شاہان بیجاپور و گولکنڈہ کو گرفتار کر کے یہیں مقید کیا۔ اسطرح دولت آباد کو ہندوستان کی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت حاصل ہے، اور یہاں کا قلعہ زمانہ قدیم

کے فوجی دفاع کے عجیب وغریب طریقوں کا بہترین نمونہ پیش کرتا ہے۔ اس قلعہ میں بہت سی چیزیں دیکھنے والی ہیں خصوصاً چاند مینار جو قلعہ کی فتح کی یادگار میں تعمیر ہوا شاہان دہلی کے طرز تعمیر کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ قلعہ میں وہ بارہ دری جس میں ابو الحسن تانا شاہ آخری قطب شاہی تاجدار گولکنڈہ مقید کئے گئے تھے، اور بعض فیل پیکر توپیں اور زمانہ قدیم کے اسلحہ آتشیں تاریخی حیثیت سے قابل دید ہیں۔ قلعہ کے اندر جانے کی اجازت تعلقہ دار صاحب اورنگ آباد سے حاصل ہوسکتی ہے، اور روانگی سے پیشتر اسکا انتظام کرلینا چاہیے۔ دولت آباد سے ایک پختہ سڑک خلدآباد ہوتی ہوئی ایلورہ کو جاتی ہے، اور دولت آباد کے اسٹیشن پر ان تمام مقامات کو دیکھنے کے لئے ہر قسم کی سواریاں کرایہ پر ملتی ہیں۔ قاضی پورہ جو دیسی کاغذسازی کی حرفت کے لئے مشہور ہے دولت آباد سے تین میل کے فاصلہ پر ہے اور خلدآباد یہاں سے سات میل ہے۔

روضہ خلدآباد؛ تاریخی یادگار اور مذہبی احترام کے لحاظ سے مملکت حیدرآباد کا کوئی اور شہر روضہ خلدآباد کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس شہر کے متعلق عام روایت یہ ہے کہ یہاں کی سرزمین پر آدمی جو قدم رکھتا ہے وہ کسی بزرگ کے مزار سے مس کرتا ہے۔ چنانچہ جتنی نمایاں مسلمان تاریخی ہستیاں اور جلیل القدر بزرگان دین اس جگہ مدفون ہیں اتنے کسی دوسری جگہ یکجا نہ ملیں گے۔ شاہان ذی اقتدار میں شاہنشاہ اورنگ زیب کا مزار یہیں واقع ہے جو پہلے بالکل سادہ تھا لیکن اب اعلیٰ حضرت سرکار نظام نے اسپر ایک خوبصورت سنگ مرمر کی مہری بنوادی ہے۔ حضرت آصف جاہ نظام اوّل اور اُن کے صاحبزادے

ناصر جنگ بھی یہیں مدفون ہیں۔ سلطان ابوالحسن تاناشاہ آخری تاجدار قطب شاہی اور ملک عنبر وزیر باتدبیر شاہان بہمنی کے مزارات بھی اسی بستی میں ہیں اور خاص تاریخی اہمیت رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ ان اکابر کے متعلقین اور اہل وعیال کے مقابر بھی بکثرت موجود ہیں، جنکی زیارت زمانہ کی نیرنگیوں کی یاد تازہ کرتی ہے۔ بزرگان دین میں سب سے زیادہ اہم حضرت سید برہان الدین رح کا مقبرہ ہے جنکا انتقال ؁۱۳۴۴ء میں ہوا تھا اور آجتک ان کا مزار مرجع خلائق اور فیوض روحانی کا منبع بنا ہوا ہے۔ اسکے قریب ہی حضرت سلطان زری زربخش کا مزار ہے جنکے دروازہ پر سنگ مرمر کے فرش سے چاندی اُگتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پہلے یہ نقرئی پودے بڑھ بڑھکر چار چار انگل لے ہو جاتے تھے اور روضہ کے متوسلین انکی چاندی کاٹ کر اپنی بسر اوقات کرتے تھے لیکن جب سے اعلیٰحضرت سرکار نظام نے مجاورین کو جاگیریں عطا فرمادی ہیں اُسوقت سے ان کو چاندی کاٹنے کی ممانعت کردی گئی ہے اور اُسی وقت سے اب انکی باڑھ بھی کم ہوگئی ہے تاہم زائرین اس عجوبہ روزگار خرق عادت کا آج بھی معائنہ کرسکتے ہیں اور فرش مزار پر مختلف مدارج میں چاندی کے پودے اُگتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں اسی مزار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک بھی رکھے ہوئے ہیں جو کہا جاتا ہے کہ ہر سال بڑھتے رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بزرگان دین کے مزار ہیں جنکے سالانہ عرس ہوتے ہیں۔ اور ان کی تفصیل کتابوں میں ملسکتی ہے۔ خلدآباد صرف خاص کے علاقہ میں واقع ہے، اور تاجداران دکن کو اس سرزمین سے ہمیشہ خاص اُنس رہا ہے، چنانچہ موجودہ اعلیٰحضرت

کی طرف سے بکثرت جاگیریں یہاں کے مختلف مزارات کے متوسلین کو ملی ہوئی ہیں۔ یہ شہر ایک پہاڑی پر واقع ہے اور آب و ہوا کے لحاظ سے بھی بہت ہی خوشگوار ہے۔

ایلورہ روضہ خلد آباد کی پہاڑی کے نیچے جاکر وہ عجوبہ روزگار یادگاریں دیکھنے میں آتی ہیں جو غار ہائے ایلورہ کے نام سے مشہور ہیں اور جنکو دیکھنے کے لئے دور دور سے شایقین اور ماہرین آثار قدیمہ آتے رہتے ہیں۔ یہ غار جو تعداد میں ۳۴ ہیں اور پانچویں صدی عیسوی سے لیکر دسویں صدی عیسوی تک تعمیر ہوئے تھے بودھ اور جین اور برہمن مذہب کی کاریگری کے بہترین نمونے خیال کئے جاتے ہیں۔ یہ تمام مندر اور ان کے بت وغیرہ سب اسی پہاڑی کے پتھر سے بنائے گئے ہیں اور انپر کندہ کاری کا کام آج بھی صنعت وحرفت کی اس ترقی کے باوجود نگاہوں کو خیرہ کرنے والا ہے۔ سب سے زیادہ نمایاں غار کیلاش کا مندر ہے جو برہمن مذہب کی طرز تعمیر اور صناعی کا نادر ترین نمونہ ہے۔ مسافروں کے لئے سفر اور قیام کی ہر طرح کی سہولتیں اعلیٰحضرت سرکار نظام کی طرف سے فراہم کردی گئی ہیں، اور ان غاروں کے تفصیلی حالات اور تصاویر محکمہ آثار قدیمہ سرکار عالیہ کی طرف سے نہایت خوبصورت کتابوں کی شکل میں شائع کردئے گئے ہیں جو ناظم صاحب محکمہ آثار قدیمہ حیدرآباد سے بقیمت ملسکتے ہیں۔ ان کی تصویروں کے پوسٹ کارڈ بھی محکمہ مذکور کی طرف سے شائع ہوئے ہیں، جو نہایت ہی قلیل قیمت پر شایقین کو ان عجوبہ روزگار غاروں کی تفصیل سے آشنا کردیں گے۔ ان تاریخی یادگاروں کے

قیام وتحفظ میں سرکار عالیہ کا محکمہ آثار قدیمہ جسقدر سرگرمی کا اظہار کر رہا ہے وہ ہندوستانی قوم اور تاریخ قدیم پر ایک احسان عظیم ہے، اور دنیا کی کسی دوسری مملکت میں ایک غیر قوم کی یادگار پر اسکی نصف کوشش بھی نہیں صرف کیجاتی اور نہ اس دریادلی سے خرچ کیا جاتا ہے جتنا سرکار نظام کی طرف سے ہوتا ہے۔

جالنہ یہ بہت ہی قدیم تاریخی شہر ہے جو رامچندرجی کے ساتھ شادی سے پہلے سیتاجی کا وطن تھا اور جنک پور کے نام سے مشہور تھا۔ چنانچہ اُس زمانہ کی یادگاریں آج بھی موجود ہیں۔ اسلامی تاریخ میں اسے یہ امتیاز حاصل ہے کہ حضرت محمد ابراہیم کا جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے اور سب سے پہلے جو مسلمان عرب ہندوستان آئے تھے اُن کے ہمراہ آپ بھی تشریف لائے تھے، یہیں مزار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت موصوف کا قد بہت لانبا تھا اور آپ نو فٹ بلند تھے۔ آئین اکبری کے نامور مُصنّف اور دربار اکبری کے نورتن کے ایک رکن ابوالفضل نے بھی کچھ دنوں دربار سے معتوب ہوکر یہیں اقامت اختیار کی تھی۔ بعد کو مشہور ومعروف مدبر واہل جیش خان خانان نے اپنے زمانہ صوبہ داری احمد نگر میں اسی مقام کو اپنا مستقر بنایا تھا اور اورنگ زیب نے بھی اپنی صوبہ داری دکن کے زمانہ میں اسی شہر کو صدر مقام بنایا تھا۔ نظام الملک آصف جاہ اوّل کو بھی یہ مقام بہت پسند تھا اور اکثر یہاں قیام فرماتے تھے چنانچہ آپ کے زمانہ کا قلعہ آج بھی موجود ہے۔ جالنہ کی جامع مسجد بھی قابل دید ہے جو ملک عنبر کے زمانہ میں جالنہ کے صوبہ دار جمشید خاں نے تعمیر کی تھی۔ اور اسکی باولی فن تعمیر کے لحاظ سے ایک عجیب چیز سمجھی جاتی ہے۔ مرہٹوں کے عروج کے زمانہ میں یہ مقام بہت سی لڑائیوں کا میدان رہا ہے۔ اور یہاں سے

۱۴ میل کے فاصلہ پر دیول گاؤں میں بالاجی کے مندر پر آج بھی ہرسال جاترا ہوتی ہے جسمیں ہزاروں کا مجمع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ قرب وجوار میں اور بھی بہت سے قدیم اور مشہور مندر ہیں جنمیں ہرسال جاترا ہوتی ہے اور بڑا میلہ لگتا ہے۔

ناندیڑ یہاں کا سکھ گُردوارہ مشہور ہے جو ریلوے اسٹیشن سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اسی میں سکھوں کے مشہور گروگوبند سنگھ کا مزار ہے۔ یہ گُردوارہ بہت خوبصورت بنا ہوا ہے اور بیش قیمت آرائش سے مزین ہے۔ اس کے متعلق ایک بڑی جاگیر ہے اور سکھ مذہب کے مقلد چندہ اور چڑھاوے سے بھی بہت سی رقم فراہم کردیتے ہیں، چنانچہ حال ہی میں اس گروداره میں برقی روشنی کا بھی گردوارہ کی آمدنی سے انتظام کیا گیا ہے۔ یہ گردوارہ سکھوں میں بہت احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور سارے ہندوستان سے سکھ اسکی جاترا کے لئے آتے ہیں۔ زمانہ قدیم سے یہ مقام باریک سوتی کپڑوں کے لئے مشہور ہے اور حال ہی میں ایک بہت بڑا کارخانۂ عثمان شاہی ملز کے نام سے کپڑا بننے کے لئے یہاں جاری کیا گیا ہے۔

قندھار شریف یہ قدیم تاریخی شہر ہے جو تاجداران برید شاہی کا دارالسلطنت رہچکا ہے اور شاہان بہمنی کے زمانہ میں صوبہ دار کا صدر مقام تھا۔ یہاں کا قلعہ جو سطح سمندر سے ۱۴۲۳ فٹ کی بلندی پر واقع ہے خاص طور پر دیکھنے کے قابل ہے۔ سترھویں صدی عیسوی کے اوائل میں جب یہ خطۂ نظام شاہی سلاطین احمدنگر کے قبضہ میں تھا اسکی صوبہ داری ملک عنبر کو تفویض ہوئی جنکے ورثا آج بھی یہاں موجود ہیں۔ ملک عنبر نے قلعہ اور شہر کے استحکام و آرائش

میں غیر معمولی مستعدی اور ذہانت سے کام لیا اور یہاں کے تالاب اور چشمے وغیرہ قابل دید اور عجوبہ روزگار ہیں جنسے اُس زمانہ میں اس شہر کی اہمیت اور رونق کا پتہ چلتا ہے۔ حضرت حاجی سیاح کا عرس یہاں بڑی دھوم دھام سے ہوتا ہے۔

باسر | یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر دریائے گوداوری کے کنارے ہر سال بہت بڑی جاترا ہوتی ہے جسمیں ہزاروں آدمیوں کا مجمع ہوتا ہے۔ اسٹیشن کے قریب ہی دریائے گوداوری پر ریلوے کا ایک بہت بڑا پل ہے۔ باسر ہندوؤں کا بہت بڑا تیرتھ گاہ ہے اور دور دراز سے ہندو جاتری یہاں آتے رہتے ہیں۔

بلولی | دھرم آباد اسٹیشن سے دس میل کے فاصلہ پر یہ مقام واقع ہے جو اپنی خوبصورت اور عالیشان مسجد کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہ مسجد شاہجہاں بادشاہ کے زمانہ میں یہاں کے صوبہ دار سرفراز خاں نے تعمیر کی تھی جنکا مقبرہ بھی اسی مسجد کے قریب ہے۔ تعمیری خوبیوں کے لحاظ سے مسجد اور مقبرہ دونوں قابل دید عمارات ہیں۔ اور ناظم صاحب آثار قدیمہ سرکار نظام نے انکا تفصیلی ذکر محکمہ آثار قدیمہ کی رپورٹ بابتہ ۱۹۱۶-۱۹۱۷ء میں کیا ہے۔

مالیگاوں | ضلع ناندیڑ میں ایک قدیم بستی ہے جہاں ہر سال ہندوؤں کی بہت بڑی جاترا ہوتی ہے اور ایک مہینہ تک جاری رہتی ہے۔ اس جاترا میں مویشی کی اور خاصکر گھوڑوں کی بہت بڑی تجارت ہوتی ہے۔

پربھنی | تاریخی اعتبار سے یہ مقام بھی بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے جو اسلامی فتوحات سے پہلے راجہ دیوگیر (حال دولت آباد) کی سلطنت میں شامل تھا اور علاءالدین خلجی، محمد تغلق شاہ، نظام شاہی سلاطین احمد نگر اور شہنشاہان مغلیہ کے ہاتھوں میں

ہوتا ہوا اٹھارہویں صدی عیسوی میں مملکت آصفیہ میں شامل ہوا۔ یہاں اونده، جگناتھ اور پرولی کی جاترائیں جو ماہ مارچ میں ہوتی ہیں بہت مشہور ہیں اور دور دراز کے ہندو ہزاروں کی تعداد میں آکر شریک ہوتے ہیں۔ ۱۹۱۶ء میں یہاں سلطنت بجیانگر کے بہت سے سونے کے سکے سولہویں صدی عیسوی کے دستیاب ہوئے ہیں، جو تاریخی اعتبار سے بہت ہی اہم سمجھے جاتے ہیں۔

سیلو | یہ ایک اہم تجارتی مرکز ہے اور روئی دبانے اور اوٹنے کے بہت سے کارخانے یہاں قایم ہیں۔ سیلو اسٹیشن سے دو میل کے فاصلہ پر دسمبر کے مہینہ میں ہندوؤں کی ایک بہت بڑی جاترا ہوتی ہے اور یہاں سے پانچ میل کے فاصلہ پر موضع یالوہیں فروری کے مہینہ میں جاترا ہوتی ہے۔ ان دونوں جاتراؤں میں ہزاروں کی تعداد میں ہندو دور دور سے آکر شریک ہوتے ہیں۔

پرلوتر | یہ مقام جاگیری علاقہ میں واقع ہے اور بعض اہم اور قابل یادگار تاریخی عمارتوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ خاصکر یہاں کی جامع مسجد اور اس کے پاس ایک مقبرہ دیکھنے کی چیزیں ہیں۔ ایک ہندو مندر نرسہا کے نام کا اور چند منارے ہندو راج کی قابل دید نشانیاں ہیں۔

بسمت نگر | یہاں پر شاہ حسین مستان اور ناصر شاہ ولی کی مسجدیں قابل دید ہیں اور ہر سال اکتوبر کے مہینہ میں بڑی دھوم دھام سے عرس ہوتا ہے جسمیں ہزارہا آدمی دور دور سے آکر شریک ہوتے ہیں۔

اونده | یہ مقام چونڈی اسٹیشن سے آٹھ نو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور ناگناتھ کا قدیم مندر قابل دید ہے جسکا خوشنما طرز عمارت اور عجوبہ روزگار نقش ونگار

دیکھنے والوں کو محو حیرت کر دیتے ہیں۔ سرکار نظام کا محکمہ آثار قدیمہ اس مندر پر خاص توجہ کرتا ہے اور اسکی اعلیٰ صناعی کا مفصل تذکرہ اسکی رپورٹوں میں کیا گیا ہے۔ ہندوستان کے بارہ لنگوں میں سے ایک لنگ اس مندر میں ہے اور شیوراتری کے موقع پر یہاں ایک بہت بڑا میلا لگتا ہے جسمیں دور دراز کے جاتری ہزارہا کی تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔ یہاں سے تھوڑی دور پر چونڈی اسٹیشن کے قریب موضع ابہا واقع ہے جہاں کا قدیم اور مشہور مندر ہزارہا جاتریوں کو ہر سال کھینچ لاتا ہے۔

بولدہ یہاں وسط اپریل میں ہندوؤں کی بہت بڑی جاترا ہوتی ہے جو پوترا جاترا کے نام سے مشہور ہے اور ہزاروں جاتری دور دور سے اسمیں آتے ہیں۔ یہانسے اٹھارہ میل کے فاصلہ پر یلاگاؤں میں ٹوکارام بابا کا ایک بہت بڑا مندر ہے جسمیں ہر دوشنبہ کو جاتریوں کا مجمع ہوتا ہے۔

ہنگولی یہ پورنا ہنگولی ریلوے لائن کا آخری اسٹیشن ہے اور تاریخی حیثیت سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کسی زمانہ میں یہ ٹھگوں کا بہت بڑا مرکز تھا، اور بعد کو فوجی مرکز بنگیا۔ آجکل یہاں سب سے زیادہ قابل قدر چیز دہ فارم ہے جو سرکار نظام نے بیلوں اور گھوڑوں کی عمدہ نسل بڑھانے کے لئے قایم کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسکا انتظام ہندوستان کے تمام گھڑسالوں سے بہتر ہے اور اسمیں بعض نہایت ہی بیش قیمت گھوڑے اور بیل موجود ہیں۔ اسکا اعلیٰ انتظام سرکار نظام کے حُسن تدبیر کا بہترین ثبوت ہے۔

گنگاکھیڑ یہ پربھنی پرلی ریلوے لائن پر جاگیری علاقہ میں واقع ہے۔ اور یہاں کا

کرشن مندر قابل دید ہے جسمیں کندہ کاری کا کام نہایت ہی خوبی اور صناعی سے کیا گیا ہے۔ اسکے قریب ہی شمال کی جانب دریاے گوداوری بہتا ہے جو ہندوؤں کے نزدیک بہت ہی مقدس ہے۔ راجہ کے محل سے دریاے مذکور کے ساحل پر اکثر مندر اور دیول نظر آتے ہیں اور خود اس محل کی عمارت خاص کر لکڑی کے کام پر کندہ کاری قابل دید ہے۔

بیجناتھ پرلی اسٹیشن کے مغرب میں ایک پہاڑی پر یہ قدیم اور مشہور و معروف مندر واقع ہے جو ہزارہا ہندو جاتریوں کا آماجگاہ رہتا ہے۔ جن بارہ لنگوں کا اونده کے مندر کے سلسلہ میں ذکر کیا گیا ہے انمیں سے ایک اس مندر میں بھی ہے۔ مندر کی عمارت اور نقش و نگار اور گرد و پیش کے دیول قدیم صناعی کی بہترین یادگاریں ہیں۔ اور مندر کے پجاری ہر مذہب کے شایقین کو اندر تک لیجا کر اسکی صناعیاں دکھاتے ہیں۔ اس کے صحن میں ایک دیپدان ہے جسمیں تہواروں کے موقعوں پر سو سے اوپر چراغ روشن کیۓ جاتے ہیں۔

مومن آباد یہ قدیم آبادی پرلی اسٹیشن سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر جنوب میں واقع ہے اور بہت بڑی تاریخی اہمیت رکھتی ہے۔ یہ دریاے جیونتی کے دونوں کناروں پر آباد ہے۔ پہلے اسکا نام امبا جوگئی تھا اور جوگئی کا مندر آج بھی موجود ہے جسکا درمیانی ہال ۹۰ فٹ لمبا اور ۵۴ فٹ چوڑا ہے اور پہاڑی کو کاٹ کر بنایا گیا ہے۔ اسی کے آس پاس اور بھی بہت سے غار ہیں جنمیں پہاڑی کو کاٹ کر جین اور برہمن مذہب کے مندر بناۓ گئے ہیں۔ صحن کے وسط میں ایک ہاتھی کا مجسمہ ہے جو سنگتراشی کی صنعت کا بہت عمدہ نمونہ خیال کیا جاتا ہے۔ پرانے شہر کی فصیل میں ایک جگہ تیرھویں صدی عیسوی کا

بنا ہوا ایک مندر ہے جو ۱۸۶۶ء میں دریافت ہوا تھا۔ اسمیں ایک کتبہ دیوگیر کے یادو خاندان کے تیسرے فرمانروا کے زمانہ کا ہے جس نے ۱۲۴۶ء تک حکومت کی تھی۔ مومن آباد سے تھوڑے فاصلہ پر مغرب کی جانب موضع چیچاول واقع ہے جہاں دو مندر ۱۲۰۰ء سے پہلے کے بنے ہوئے بتائے جاتے ہیں۔

تلواڑہ یہ مقام دریائے گوداوری کے کنارے ضلع بیڑ میں واقع ہے اور ہر سال بہت بڑی جاترا یہاں ہوتی ہے جو تل دھونی کی جاترا مشہور ہے اور مہینہ بھر تک رہتی ہے۔

صوبہ میدک

وقار آباد یہ مقام سطح سمندر سے ۲۰۵۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے اور آب و ہوا کے لحاظ سے نہایت ہی خوشگوار صحت بخش اور پر لطف ہے، موسم گرما میں حیدرآباد کے اکثر امرا یہیں آکر قیام کرتے ہیں۔ یہاں سے تین میل کے فاصلہ پر شمال مغرب کی جانب اننت گیر کی پہاڑی ہے جسکی چوٹی پر ایک مندر میں شیوجی کا بت ہے جو کہا جاتا ہے کہ پانچ ہزار برس پیشتر اننت سوامی کی پرستش کیلئے آسمان سے اُترا تھا۔ یہاں سال میں دو مرتبہ جولائی اور نومبر میں بہت بڑی جاترا ہوتی ہے جسمیں دور دراز سے ہندو آکر شریک ہوتے ہیں۔ پہاڑی کے دامن میں چند خوبصورت تالاب ہیں جنمیں مندر جانے سے پہلے جاتری اشنان کرتے ہیں۔ وقار آباد جاگیری علاقہ میں واقع ہے اور نواب وقار الامرا کے نام سے موسوم ہے۔ یہاں سے محمد آباد بیدر تک ایک جدید ریلوے لائین نکالی گئی ہے۔

گولاگوڑہ | یہاں سے دو میل کے فاصلہ پر بہت سے خوبصورت قدیم مندر ہیں جنمیں سے اکثر اب بھی زیر استعمال ہیں۔ ایک مندر میں بدھ جی کا ایک نہایت ہی خوبصورت مجسمہ ہے جسکی تراش خراش اُس دور کی صناعی کا بہترین نمونہ ہے۔ گولاگوڑہ کی آبادی کے اندر بھی بکثرت شکستہ آثار قدیمہ پائے جاتے ہیں، جنکی نگرانی اور حفاظت پر کافی توجہ نہیں ہے۔

چاٹنکور | شنکرپلی اسٹیشن سے ۲۳ میل کے فاصلہ پر یہ مقام واقع ہے جہاں ایک نہایت ہی خوبصورت قدیم مندر ہے جو بلا گارے اور چونے کے تعمیر کیا گیا تھا۔ اور اس کے نقش و نگار قابل دید ہیں۔

لنگم پلی | یہ کسی زمانہ میں لنگایت فرقہ کا مرکز تھا اور اس کے قرب وجوار میں بکثرت زمین دوز مندر واقع ہیں۔ ایک قابل دید زمانہ قدیم کی یادگار ایک سنگی ستون ہے جپر ایک پھول کے گرد بارہ بروج منقش کئے گئے ہیں۔ لنگم پلی کا پتھر عمارتی کاموں کے لئے بہت عمدہ سمجھا جاتا ہے اور بمبئی کا بندرگاہ یہیں کے پتھر سے تعمیر کیا گیا تھا۔

پٹن چرو | لنگم پلی سے پانچ میل کے فاصلہ پر حیدرآباد سے بیدر جانیوالی سڑک پر یہ مقام واقع ہے جو کسی زمانہ میں جین مذہب کی پرستش کا بہت بڑا مرکز تھا۔ چنانچہ اُس زمانہ کی قابل دید یادگاریں آج بھی پائی جاتی ہیں خصوصاً جین مذہب کے پیشوا مہابیر کے بڑے بڑے مجسمے بکثرت یہاں ملتے ہیں۔ ہندو مذہب کے پیشواؤں خاصکر وشنو کے پجاریوں نے جین مذہب والوں پر سخت مظالم توڑے ہیں اور ان کے اکثر مندر یا تو توڑ ڈالے ہیں اور یا اپنے استعمال میں

کر لئے ہیں۔ چنانچہ اس دور استبداد میں بہت سی جینی یادگاریں فنا ہوگئیں، اور باقی تبدیل شدہ شکل میں اہل ہنود کے زیر استعمال رہیں۔ پٹن چرو کے قرب و جوار میں اور حیدرآباد شہر سے لنگم پلی تک بعض عجیب و غریب شکل کی پہاڑیاں نظر آتی ہیں جنکے متعلق کہا جاتا ہے کہ ہنومان جی کی فوج جب رامچندر جی کے ساتھ سیتا جی کو چھڑانے گئی ہے تو شمالی ہند سے پہاڑوں کے ٹکڑے لیجا کر ہندوستان اور لنکا کے درمیان کا سمندر پاٹا ہے۔ چنانچہ انہی میں سے کچھ ٹکڑے اس سرزمین پر گر پڑے جو آج اس شکل میں نظر آتے ہیں۔

بھونگیر یہ مقام ایک پہاڑی کے دامن میں واقع ہے اور نمایاں تاریخی حیثیت رکھتا ہے، پہاڑی پر جو پرانا قلعہ بنا ہوا ہے اُسکا محل قابل دید ہے اور بہت سے انقلابات زمانہ دیکھ چکا ہے۔ پہلے یہ مقام ورنگل کی ہندو سلطنت کا سرحدی قلعہ تھا اور بعد کو شاہان بہمنی و احمد نگر کے ہاتھوں ہوتا ہوا سرکار نظام کے قبضہ میں آیا۔ یہاں کچھ دنوں تک ایک شخص مسمی پاپ رائے کا دور دورہ تھا جس کی تاخت و تاراج سے قرب و جوار کے لوگ عاجز تھے۔ بالآخر یہ شخص گرفتار کر کے سرکار نظام کے دربار میں حاضر کیا گیا اور اپنی سزا کو پہونچا۔ بھونگیر کے قریب موضع نملوکلوا میں ایک قدیم بند سے بہت بڑی نہر نکالی گئی ہے جو آصف نہر کے نام سے مشہور ہے۔

رائگیر یہاں ریلوے اسٹیشن کے قریب ہی بکثرت تاریخی آثار پائے گئے ہیں جو شایقین علم آثار کے نزدیک بہت ہی بیش قیمت ہیں۔

آلیر یہاں ایک خوبصورت مندر ہے جو رام سوامی کے نام سے موسوم ہے اور

بہت اچھی حالت میں ہے۔ دور دور سے لوگ اسے دیکھنے آتے ہیں۔

جڈکل آلیر اسٹیشن سے آٹھ میل کے فاصلہ پر یہ مقام واقع ہے جہاں ہر سال راجچندر جی کی جاترا ہوتی ہے اور آٹھ دس دن تک رہتی ہے۔ یہیں سے ایک میل کے فاصلہ پر لاڑی بنڈہ کی پہاڑی ہے جو ہندو مذہب میں بہت ہی احترام کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔

کلپاک یہ آلیر سے چار میل کے فاصلہ پر شمال مشرق کی جانب ایک قصبہ ہے جہاں کے نادر آثار قدیمہ سے پتہ چلتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہ بہت بڑا مذہبی اور سیاسی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ گیارہویں صدی عیسوی میں قدیم چلوک راجاؤں کے وقت میں یہ ایک بڑے صوبہ کا صدر مقام تھا جسکے متعلق سات ہزار گاؤں تھے۔

شاپور جنگاون اسٹیشن سے مشرق کی جانب دس میل کے فاصلہ پر یہ مقام ہے جو اپنے مستحکم اور عالیشان قلعہ کی وجہ سے مشہور ہے۔ اسکی فصیلیں اور استحکامات اور زمین دوز راستے قابل دید ہیں۔

ظفرگڈھ یہ مشہور و معروف قلعہ گھن پور اسٹیشن سے تھوڑے فاصلہ پر واقع ہے اور اٹھارہویں صدی عیسوی میں ظفرالدولہ نے اسے تعمیر کیا تھا۔ قلعہ ایک پہاڑی پر بنایا گیا ہے اور اسکا محل اور دیگر متعلقہ عمارات قابل دید ہیں۔ یہیں نرسنگ جی کا مشہور و معروف مندر ہے جس سے ایک تنگ اور گہرا راستہ نرسنگ جی کے تالاب کو گیا ہے۔ یہ راستہ دیکھنے میں بہت ہی مخدوش معلوم ہوتا ہے لیکن آجتک اسپر کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ ہندوؤں کا

عقیدہ ہے کہ مندر میں جو بُت رکھا ہے وہ اس راستہ پر چلنے والوں کی حفاظت کرتا ہے۔

نظام ساگر یہ مقام اُس عظیم الشان تالاب کی وجہ سے مشہور ہے جو سرکار نظام نے ساڑھے تین کروڑ روپیہ کی لاگت سے تیار کیا ہے اور یہاں سے آب پاشی کی بڑی بڑی نہریں نکالی ہیں۔ یہ مقام اسٹیشن اکنا پیٹ سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر ہے اور اسٹیشن سے یہانتک باضابطہ موٹر سروس چلتی ہے۔ صُبح ساڑھے پانچ بجے اکنا پیٹھ سے موٹر چھوٹتی ہے اور دس بجے نظام ساگر پہونچ جاتی ہے۔ نظام ساگر کا تالاب انجینری کے فن کا ایک زبردست نمونہ ہے، اور ایک عالی ہمت بادشاہ کی یادگار کے طور پر یہ آیندہ نسلوں میں خاص احترام و امتنان کی نظر سے دیکھا جائے گا۔

ڈیچ پلی یہاں جذامیوں کے علاج کا ایک بہت بڑا شفاخانہ قایم ہے جسمیں سرکار نظام کی امداد سے عیسائی مشن نوع انسانی کی عظیم الشان خدمت انجام دے رہا ہے۔ اور اس موذی مرض کو ہندوستان سے نیست و نابود کرنے کی جو کوششیں اس سلسلہ میں کیجا رہی ہیں وہ بہت ہی قابل قدر ہیں جنکے لئے سارے ملک کو مملکت حیدرآباد کا احسان ماننا چاہیئے۔ دور حاضرہ کے اس کارنمایاں کے علاوہ ڈیچ پلی میں بعض نادر آثار قدیمہ بھی پائے جاتے ہیں جنمیں ایک مندر خاص طور پر نہایت ہی خوبصورت اور عالیشان ہے۔ جس کے نقش و نگار اور طرز تعمیر میں دراودی دور کی بہترین صناعی کا نمونہ پایا جاتا ہے۔ اس کے کارنسوں اور گوشوں اور ستونوں میں بعض فحش تصاویر

بھی منقش ہیں جو کہا جاتا ہے کہ اُس زمانہ کی عبادت میں شامل تھیں۔

نظام آباد یہ شہر بھی تاریخی اعتبار سے بہت ہی اہم ہے اور شیواجی مرہٹہ کے زمانہ میں بہت سی معرکہ آرائیوں کا مرکز رہچکا ہے۔ یہاں ایک بہت ہی خوبصورت قدیم مندر بھی ہے جو رام لچھمن اور سیتا کے نام سے معنون ہے۔ نظام آباد کا قدیم نام اندور تھا اور اس نام کا پرانا قلعہ آج بھی موجود ہے جس سے آجکل جیلخانہ کا کام لیا جاتا ہے۔

یلا ریڈی ضلع نظام آباد میں واقع ہے۔ یہاں دو قدیم ہندو مندر ہیں جنکی عمارت اور نقش و نگار قابل دید ہیں۔

پوچارم حیدر آباد سے نظام آباد جاتے ہوئے راستہ میں پوچارم کی جھیل بھی قابل دید ہے جسمیں دریا کے اندر کا محل چاندنی رات میں جنت روح و نظر ہے۔

جڑچرلہ ضلع محبوب نگر میں ایک مشہور مقام ہے جہاں سے سیدھی سڑک ناگر کرنول اور امر آباد کو جاتی ہے۔ امر آباد میں بہت گنجان جنگل ہیں جو شکار کے لئے دور دور مشہور ہیں۔ امر آباد اور دیورکدرہ اور ناگر کرنول میں کمبل مختلف قسم کے بہت عمدہ بنتے ہیں اور دور دور جاتے ہیں۔

محبوب نگر یہ ضلع کا صدر مقام اور بڑی تجارتی منڈی ہے اور اسٹیشن سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک بہت ہی پرانا اور بڑا برگد کا درخت ہے جسکے تنے کا گھیر ۲۳ فٹ اور اونچائی ۶۰ فٹ اور پھیلاؤ ۱۱۲۵ فٹ ہے۔ اس عجیب و غریب درخت کو دیکھنے کے لئے دور دور سے لوگ آتے ہیں۔

سری رنگاپٹنم ونپرتی روڈ اسٹیشن سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر یہ مقام ہے

جہاں ہر سال بہت بڑی جاترا ہوتی ہے جسمیں مواشی اور گھوڑے اور دیسی کمبل اور کپڑوں کی بہت بکری ہوتی ہے۔ یہ جاترا پندرہ روز تک رہتی ہے۔

پانگل | یہ ضلع محبوب نگر میں ایک مشہور مقام ہے جہاں ایک قدیم پہاڑی قلعہ جسکی سات فصیلیں ہیں قابل دید ہے۔ اسی قلعہ میں ایک چشمہ بھی ہے جسکا پانی ہمیشہ صاف رہتا ہے اور کبھی خشک نہیں ہوتا۔

لنگال | یہ بھی ضلع محبوب نگر میں ہے اور یہیں سرکار نظام کی طرف سے جرائم پیشہ اقوام کی ایک نو آبادی قایم ہے، جسکا حسن انتظام قابل دید ہے۔

منا نور | یہ ایک پہاڑی اور صحت بخش مقام ہے جہاں سیاسی قیدی نظر بند کئے جاتے ہیں۔ جنکی نگرانی و آسائش کا نہایت ہی معقول انتظام ہے۔

راج کنڈہ | یہاں ایک پرانا قلعہ جو شکستہ حالت میں ہے اور کئی مندر قابل دید ہیں۔ وشنو جی کا مندر اور بھیروں جی کا مندر خاصکر دیکھنے کے قابل ہیں۔ ایک پہاڑی بکھری پہاڑی کے نام سے یہاں مشہور ہے جو خاص دلکشی رکھتی ہے۔

ہز اگزالٹڈ ہائنس نظامس اسٹیٹ ریلوے

مملوکہ سرکار عالی

یہ طویل سلسلہ ریلوے جو چوڑی پٹڑی اور چھوٹی پٹری کی لائینوں پر مشتمل ہے پہلے نظامس گارنٹیڈ ریلوے کے نام سے موسوم تھا اور اسکا انتظام ایک انگریزی کمپنی کے ہاتھ میں تھا لیکن سنہ ۱۹۳۰ء میں اس کمپنی کے ٹھیکہ کی میعاد ختم ہونے پر سرکار نظام کی حکومت نے اسے وافر رقم دیکر خرید لیا ہے۔ اس خریداری کے تمام مراحل نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر صدر المہام فینانس سرکار عالی کی کوششوں سے طے ہوے اور درحقیقت یہ نواب صاحب موصوف کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس سے آئندہ چلکر مملکت آصفیہ کو بہت بڑے منافع کی توقع ہے ۔ اور بحالت موجودہ بھی سرکار عالی کی طرف سے ریلوے کے انتظام میں بہت کچھ مفید اصلاحیں ہورہی ہیں، اور ایسی جدید شاخیں نکالی جارہی ہیں جنسے مملکت ہذا کی اقتصادی فلاح میں بہت کچھ ترقی ہوجائے گی۔

مین لائن (چوڑی پٹری)

اسوقت اس ریلوے کی بڑی پٹری کا ایک سلسلہ جی آئی پی ریلوے کے اسٹیشن واڑی سے شروع ہوکر وقار آباد، سکندرآباد قاضی پیٹھ اور ڈورنکل ہوتا

ہوا بیجواڑہ تک گیا ہے اور تقریباً چھ سو میل لمبا ہے۔ اس کے ایک سرے پر بیجواڑہ اسٹیشن سے ایم اینڈ ایس ایم ریلوے کی سیدھی لائن مدراس کو جاتی ہے۔ اور دوسرے سرے پر واڑی سے گلبرگہ ہوتی ہوئی بمبئی کو اور رائچور ہوتی ہوئی مدراس کو جی آئی پی ریلوے کی سیدھی لائن گئی ہے۔

اس لائن پر بڑے بڑے مقامات ملکھیڑ، تاندور، وقار آباد، گولا گوڑہ، حیدرآباد، بھونگیر، آلیر، قاضی پیٹھ، ورنگل، محبوب آباد، ڈورنکل، کھمم اور بوناکالو ہیں۔ بوناکالو سے مشہور مندر جگیا پیٹھ کو سڑک گئی ہے ان تمام مقامات کے حالات تشریحی حالات کے باب میں ملاحظہ ہوں۔

شاخیں (چوڑی پٹری)

چوڑی پٹری کی لائن سے تین شاخیں نکلی ہیں۔ ایک شاخ وقار آباد سے بیدر کو جاتی ہے اور سو میل سے اوپر لمبی ہے۔ آگے چلکر اس شاخ کو آگے بڑھاکر اودگیر ہوتے ہوئے چھوٹی پٹری کے اسٹیشن پرلی ویجناتھ سے ملادیا جائے گا۔ یہ اسٹیشن چھوٹی پٹری کی اُس شاخ کا آخری اسٹیشن ہے جو مین لائن کے اسٹیشن پربھنی سے نکلی ہے۔

دوسری شاخ قاضی پیٹھ سے پیڈاپلی اور آصف آباد روڈ ہوتی ہوئی بلھار شاہ کو گئی ہے اور تقریباً تین سو میل لمبی ہے۔ یہ شاخ ابھی حال میں نکالی گئی ہے اور اس سے ہندوستان کے شمالی اور جنوبی حصّہ کا سلسلہ اور قریب ہو گیا ہے چنانچہ دہلی آگرہ الہ آباد وغیرہ سے مدراس اور حیدرآباد کا فاصلہ اب بہ نسبت

پہلے کے بہت کم ہوگیا ہے اور دہلی سے مدراس کو جو سیدھی گاڑی جاتی ہے اور گرانڈ ٹرنک اکسپریس کہلاتی ہے اسکا تقریباً ایک چوتھائی راستہ اسی نئے راستہ کی وجہ سے نظامس اسٹیٹ ریلوے کی پٹری پر طے ہوتا ہے۔ اس لائن پر پیڈاپلی، مانچریال، آصف آباد روڈ سرپور اور مانک گڑھ مشہور مقامات ہیں جنکا حال تشریحی حالات کے باب میں درج ہے۔

تیسری شاخ ڈورنکل اسٹیشن سے کارے پلی ہوتی ہوئی بھدراچلم روڈ کو گئی ہے جہاں سے بھدرچلم کے مشہور ومعروف مندر تک خشکی کا راستہ گیا ہے۔ اس مندر کا حال "تشریحی حالات" کے باب میں پڑھئے۔ اسی شاخ سے ایک اور چھوٹی سی شاخ درشاخ کارے پلی سے سنگرینی کو گئی ہے جہاں ہندوستان کی سب سے بڑی کوئلہ کی کان ہے یہ شاخ اور شاخ درشاخ ملاکر کوئی سو میل لمبی ہوگی۔

چھوٹی پٹری (مین لائن)

چھوٹی پٹری کی لائن کا ایک سلسلہ جی آئی پی ریلوے کے جنکشن منماڑ سے شروع ہوکر اورنگ آباد جالنہ پربھنی ناندیڑ، نظام آباد، سکندرآباد، حیدرآباد، گدوال، کرنول ہوتا ہوا ایم اینڈ ایس ایم ریلوے کی چھوٹی پٹری کے اسٹیشن ڈرونا چلم سے ملگیا ہے اور ایک ہزار میل سے اوپر لمبا ہے۔ اس کے ایک سرے پر منماڑ سے بمبئی اور دہلی کو چوڑی پٹری کی جی آئی پی ریلوے کی سیدھی لائن گئی ہے اور دوسرے سرے پر ایم اینڈ ایس ایم ریلوے کی چھوٹی پٹری

کے اسٹیشن ڈرونا چلم سے ایک طرف گنتگل کو اور دوسری طرف گنٹور کو سیدھا رستہ ریل کا گیا ہے۔ گنتگل ایم اینڈ ایس ایم ریلوے کی بڑی پٹری کی اُس لائن پر واقع ہے جو بمبئی سے مدراس کو جاتی ہے اور جی آئی پی ریلوے سے ملحق ہے اور یہیں سے بنگلور و میسور کو چھوٹی پٹری کی لائن گئی ہے۔

یہ ریلوے لائن حیدر آباد کے بعض اہم ترین مقامات سے ہو کر گذرتی ہے تاہم خاص مقامات اسپر ایلورہ روڈ، دولت آباد، اورنگ آباد، جالنہ، پرتور، پربھنی، پورنہ، ناندیڑ، نظام آباد، ڈچ پلی، اکنا پیٹھ، سکندر آباد، حیدر آباد، جڑچرلہ، محبوب نگر اور گدوال ہیں۔ ایلورہ روڈ سے غار ہائے ایلورہ اور خلد آباد کو پختہ سڑک گئی ہے اور اورنگ آباد سے ایک پختہ سڑک غار ہائے ایجنٹہ کو اور دوسری پختہ سڑک دولت آباد ہوتی ہوئی خلد آباد اور ایلورہ کو گئی ہے۔ ان تمام مقامات کے حالات "تشریحی حالات" کے باب میں دیکھئے۔

شاخیں (چھوٹی پٹری)

چھوٹی پٹری کی ریل کے اس طویل سلسلہ سے صرف دو شاخیں نکلی ہیں۔ ایک شاخ پربھنی سے ہندوؤں کے مشہور و معروف تیرتھ گاہ پرلی بیجناتھ کو گئی ہے جسکا ذکر چوڑی پٹری کی شاخ وقار آباد بیدر کے سلسلہ میں کیا گیا ہے۔ دوسری شاخ پورنہ سے ہنگولی کو گئی ہے جہاں سے پختہ سڑکیں برار اور ممالک متوسط کے اکثر بڑے مقامات کو گئی ہیں۔

چھوٹی اور بڑی لائینیں سکندر آباد میں ایک دوسرے کو کاٹتی ہیں۔ بڑی لائن مغرب سے مشرق کو جاتی ہے اور چھوٹی لائن شمال سے جنوب کو۔

سوبربن ریلوے سروس

عمدہ نگر اور میڑچل کے مابین فلک نما، ڈبیر پورہ، ملک پیٹھ، حیدرآباد (کاچی گوڑہ سکندرآباد، لالہ گوڑہ، الوال بولارم وغیرہ کو ہوتی ہوئی چھوٹی پٹری کی ریلیں برابر آتی جاتی رہتی ہیں اور دفتر وغیرہ کے اوقات میں تیزی کے ساتھ ایک محلہ سے دوسرے محلہ تک مسافروں کو پہونچاتی ہیں۔

چوڑی پٹری کی ریلیں سکندرآباد اور حیدرآباد (نامپلی) کے مابین چلتی ہیں اور حسام گنج، جیمس اسٹریٹ، بیگم پیٹ، حسین ساگر، خیریت آباد کے اسٹیشنوں سے مقررہ وقت پر گذرتی ہیں۔ ان پر سفر کے لئے ماہوار سہ ماہی اور شش ماہی میعاد کے ٹکٹ بھی ملتے ہیں۔ جنکی شرح دوسری جگہ درج ہے۔

دوسری ریلیں

اسٹیٹ ریلوے کے علاوہ مملکت آصفیہ کے حدود میں تین سلسلے ریلوے لائنوں کے اور بھی ہیں جنمیں سے ایک بڑی پٹری کی ریل جی آئی پی ریلوے کی ہے جو بمبئی سے پونا ہوتی ہوئی آئی ہے اور دوسرے سلسلے یعنی ایم اینڈ ایس ایم ریلوے کی اُس لائن میں ملگئی ہے جو مدراس کو جاتی ہے۔ اسطرح پونہ سے مدراس تک کا سیدھا راستہ براہ جی آئی پی ریلوے و ایم ایس ایم ریلوے قریب

قریب ایک چوتھائی مملکت ہذا سے ہوکر گذرتا ہے۔ ایم اینڈ ایس ایم ریلوے کے اسٹیشن گنتکل سے چھوٹی پٹری کی ایک لائن بنگلور و میسور کو گئی ہے اور دوسری لائن نظامس اسٹیسٹ ریلوے کے آخری اسٹیشن ڈورناچلم سے ملی ہے۔ اس راستہ پر اہم مقامات گلبرگہ شریف، واڑی، یادگیر اور رائچور ہیں۔ یادگیر اور رائچور سے مدگال کے مشہور مقام تک سڑکیں گئی ہیں۔ ان تمام مقامات کا حال "تشریحی حالات" کے باب میں ملاحظہ ہو۔

تیسرا سلسلہ جو تنگ پٹری کا ہے بارسی لائٹ ریلوے کے نام سے مشہور ہے اور کردو واڑی سے بارسی ہوتا ہوا لاتور پر ختم ہوا ہے۔ کردو واڑی جی آئی پی ریلوے کی بمبئی مدراس لائن پر واقع ہے۔ اور سرحد مملکت آصفیہ سے چند میل کے فاصلہ پر احاطہ بمبئی میں ہے۔

کرایہ ریل

اندرون مملکت

سکندرآباد سے مقامات ذیل تک :-

فاصلہ میل سکندرآباد سے	نام مقام	کرایہ ایک طرف کا											
		درجہ اوّل			درجہ دوم			درجہ سوم میل یا اکسپریس			درجہ سوم معمولی		
		پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
۱۶۵	آصف آباد روڈ	۰	۸	۱۶	۰	۴	۸	۰	۱۵	۲	۰	۱۲	۲
۳۱۵	اورنگ آباد	۰	۰	۳۰	۰	۰	۱۵	—	—	—	۰	۰	۵
۳۳۱	ایلورہ روڈ	۰	۸	۳۱	۰	۱۲	۱۵	—	—	—	۰	۴	۵
۲۸۴	بارسی	۰	۱۵	۳۰	۰	۱۱	۱۵	۳	۲	۶	۳	۱	۵
۲۲۷	بلھارشاہ	۰	۶	۲۱	۰	۱۱	۱۰	۰	۳	۴	۰	۹	۳
۷۴	بھدراچلم روڈ	۰	۵	۱۶	۰	۳	۸	۰	۳	۲	۰	۱۵	۱
۲۸	بھونگیر	۰	۱۲	۲	۰	۶	۱	۰	۸	۰	۰	۷	۰
۲۱۷	بیجواڑہ	۰	۷	۲۰	۰	۴	۱۰	۰	۰	۴	۰	۷	۳
۱۰۸	بیدر	۰	۲	۱۰	۰	۱	۵	۰	۱۳	۱	۰	۱۱	۱
۲۰۵	پربھنی	۰	۱۱	۱۹	۰	۱۴	۹	—	—	—	۰	۵	۳
۲۴۵	پرلی ویجناتھ	۰	۷	۲۳	۰	۱۲	۱۱	—	—	—	۰	۱۵	۳
۱۸۷	پورنہ	۰	۰	۱۸	۰	۰	۹	—	—	—	۰	۰	۳

فاصلہ کا میل سکندرآباد سے	نام مقام	کرایہ ایک طرف کا											
		درجہ اوّل			درجہ دوم			درجہ سوم میل اکسپرس سے			درجہ سوم معمولی		
		پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
۱۲۸	پیڈاپلی	۰	۲	۱۲	۰	۱	۶	۰	۶	۲	۰	۰	۲
۷۷	تاندور	۰	۴	۷	۰	۱۰	۳	۰	۶	۱	۰	۳	۱
۲۷۶	جالنہ	۰	۶	۲۶	۰	۳	۱۳				۰	۶	۴
۶۰	جڑچرلہ	۰	۱۰	۵	۰	۱۳	۲				۰	۱۵	۰
۵	حیدرآباد	۰	۹	۰	۰	۵	۰	۹	۱	۰	۶	۱	۰
۳۲۳	دولت آباد	۰	۱۲	۳۰	۰	۶	۱۵				۰	۲	۵
۹۲	ڈچ پلی	۰	۲	۹	۰	۹	۴				۰	۸	۱
۱۴۰	ڈورنگل	۰	۲	۱۳	۰	۹	۶	۰	۹		۰	۳	۱
۱۸۵	ڈورناچلم	۰	۶	۱۷	۰	۱۱	۸				۰	۱۴	۲
۱۸۲	رائچور	۰	۱۲	۲۱	۰	۱۴	۱۰	۰	۲	۴	۰	۶	۳
۱۹۵	سرپور	۰	۶	۱۸	۰	۳	۹	۰	۹	۳	۰	۱	۳
۱۵۶	سنگرینی	۰	۱۰	۱۴	۰	۱۱	۷	۰	۱۳	۲	۰	۷	۲
۸۱	قاضی پیٹھ	۰	۱۱	۷	۰	۱۴	۳	۰	۸	۱	۰	۵	۱
۱۵۱	کرنول	۰	۳	۱۴	۰	۱	۷				۰	۶	۲
۳۱۱	کلم روڈ	۰	۳	۳۳	۰	۲	۱۷	۳	۱۱	۶	۳	۱۰	۵
۱۴۴	گلبرگہ شریف	۰	۴	۱۴	۰	۲	۷	۰	۱۳	۲	۰	۶	۲
۷۱	محبوب نگر	۰	۱۱	۰	۰	۵	۳				۰	۲	۱

فاصلہ کتنا میل سکندرآباد سے	نام مقام	کرایہ ایک طرف کا											
		درجہ اوّل			درجہ دوم			درجہ سوم میل یا ایکسپرس			درجہ سوم معمولی		
		پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
۳۴۸	لاتور	۰	۳	۳۶	۰	۰	۱۹	۳	۷	۷	۳	۶	۶
۱۶۸	ناندیڑ	۰	۴	۱۶	۰	۲	۸				۰	۱۱	۲
۱۰۰	نظام آباد	۰	۱۴	۹	۰	۱۵	۴				۰	۱۰	۱
۱۲۱	واڑی جنکشن	۰	۶	۱۱	۰	۱۱	۵	۰	۳	۲	۰	۱۴	۱
۵۱	وقار آباد	۰	۱۳	۴	۰	۶	۲	۰	۱۵	۰	۰	۱۳	۰
۸۷	ورنگل	۰	۴	۸	۰	۲	۴	۰	۱۰	۱	۰	۶	۱
۱۴۵	یادگیر	۰	۲	۱۸	۰	۲	۹	۰	۸	۳	۰	۱۲	۲۱

نوٹ - جن مقامات کا کرایہ براہ راست ٹائم ٹیبل میں نہیں دیا ہے انکی رقوم حساب لگا کر اندازہ سے درج کیگئی ہیں جنمیں خفیف کمی بیشی ممکن ہے +

کرایہ ریل

بیرون مملکت

سکندرآباد سے مقامات ذیل تک:۔

فاصلہ میل میں سکندرآباد سے	نام مقام	راستہ	کرایہ ایک طرف کا											
			درجہ اوّل			درجہ دوم			درجہ سوم میل یا اکسپرس سے			درجہ سوم معمولی		
			پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
۹۳۷	آبوروڈ	واڑی بمبئی احمدآباد	۰	۱۲	۹۴	۰	۶	۴۷	۰	۳	۱۷	۰	۱۲	۱۴
۹۱۷	آگرہ چھاؤنی	بلھارشاہ	۰	۱۱	۹۰	۰	۵	۴۵	۰	۴	۱۵	۰	۱۳	۱۳
۳۸۲	احمدنگر	واڑی دھوند	۰	۹	۴۰	۰	۴	۲۰	۰	۹	۷	۰	۸	۶
۹۷۰	اجمیرشریف	منماڑ وکھنڈوا	۰	۷	۱۰۰	۰	۴	۵۰	۰	۱	۱۸	۰	۰	۱۶
۹۲۵	الہ آباد	بلھارشاہ اٹارسی	۰	۴	۹۲	۰	۲	۴۶	۰	۷	۱۵	۰	۱	۱۴
۴۰۳	بنگلور	ڈروناچلم	۰	۸	۴۲	۰	۴	۲۱	۰	۳	۷	۰	۱۱	۶
۴۷۶	بلگام	"	۰	۶	۴۹	۰	۱۱	۱۴	۰	۱	۸	۰	۱۳	۷
۲۵۹	بیلارسی	"	۰	۱۰	۲۶	۰	۵	۱۳				۰	۴	۴
۱۰۰۸	بنارس	بلھارشاہ اٹارسی الہ آباد	۰	۱۲	۱۰۲	۰	۶	۵۱	۰	۱۴	۱۶	۰	۸	۱۵
۷۴۵	بھوپال	بلھارشاہ اٹارسی	۰	۴	۶۱	۰	۱۰	۳۰	۰	۲	۱۱	۰	۱۲	۹
۴۹۷	بمبئی	واڑی	۰	۵	۵۱	۰	۱۱	۲۵	۰	۳	۹	۰	۱	۸
۹۸۲	کلکتہ	بیجواڑہ دوا	۰	۳	۱۰۶	۶	۲	۵۳	۶	۱	۲۰	۶	۱۵	۱۵

فاصلہ میلوں میں سکندرآباد سے	نام مقام	راستہ	کرایہ ایک طرف کا											
			درجہ اوّل			درجہ دوم			درجہ سوئم میل اکسپریس سے			درجہ سوم معمولی		
			پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
۹۲۱	کانپور	بلھارشاہ، جھانسی	۰	۵	۸۶	۰	۷	۴۳	۰	۱	۱۴	۰	۴	۱۳
۱۰۴۹	دہلی	بلھارشاہ	۰	۲	۱۰۲	۰	۱	۵۱	-	۱۳	۱۶	۰	۷	۱۵
۶۶۵	اندور	منماڑ، کھنڈوا	-	۱۲	۶۹	۰	۱۵	۳۴	۰	۳	۱۲	۰	۱	۱۱
۱۰۲۵	جے پور	منماڑ، اجمیر	۰	۸	۱۰۵	۰	۱۳	۵۲	-	۱۵	۱۸	-	۱۲	۱۶
۷۸۳	جھانسی	بلھارشاہ، اٹارسی	-	۳	۸۷	۰	۲	۳۹	۰	۸	۱۳	۰	۲	۱۲
۶۹۹	جبلپور	بلھارشاہ	۰	۴	۷۰	۰	۲	۳۵	-	۶	۱۲	۰	۰	۱۱
۳۶۹	کامٹی	بلھارشاہ، ناگپور	۰	۰	۳۹	۰	۸	۱۹	-	۱۰	۷	۰	۵	۶
۱۷۰۳	کراچی	منماڑ، کھنڈوا، اجمیر		۷	۱۶۷	۰	۱۱	۸۳	۰	۱۱	۲۸	-	۳	۲۶
۵۷۸	کھنڈوا	منماڑ	-	۱۴	۵۸	۰	۸	۲۹	-	۶	۱۰	۰	۹	۹
۱۳۹۹	لاہور	بلھارشاہ، دہلی	۰	۵	۱۵۰	۰	۱	۷۵				۰	۰	۲۳
۹۹۷	لکھنؤ	بلھارشاہ، کانپور	۰	۱۱	۹۶	۰	۵	۴۸	-	۲	۱۶	-	۱۱	۱۴
۴۸۶	مدراس	بیجواڑہ	۰	۴	۵۰	۰	۳	۲۵	۰	۹	۹	۰	۰	۸
۶۸۸	بیتوپلم	ڈورناچلم، بنگلور، جلارپیٹھ	۰	۱۴	۷۳	۰	۱۵	۳۶	-	۲	۱۳	۰	۸	۱۱
۶۵۲	مہاؤ	منماڑ، کھنڈوا	۰	۲	۶۸	۰	۲	۳۴	۰	۱۵	۱۱	-	۱۳	۱۰
۴۸۹	میسور	ڈورناچلم، بنگلور	۰	۴	۵۳	۰	۱۲	۲۵	۰	۱۵	۸	۰	۴	۸
۳۶۰	ناگپور	بلھارشاہ	۰	۱۴	۳۷	۰	۱۵	۱۸	۰	۷	۷	۰	۲	۶

فاصلہ کتنے میل حیدرآباد سے	نام مقام	راستہ	کرایہ ایک طرف کا											
			درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم میل یا ایکسپریس			درجہ سوم معمولی		
			پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
۷۱۷	اوٹاکمنڈ	بیجواڑہ، مدراس، وجلار پیٹھ و ارکونام، بنگلور وجلار پیٹھ	۰	۸	۹۴	۰	۱۲	۵۱	۳	۱۲	۱۷	۳	۱۲	۱۴
۱۷۷۹	پشاور	بلھارشاہ دہلی	۰	۵	۱۷۷	-	۹	۸۸	—	—	—	۰	۱	۲۶
۵۸۸	بیسرپا	بلھارشاہ	-	۱۳	۵۹	۰	۱۵	۲۹	۰	۱۵	۱۰	۰	۹	۹
۳۷۸	پونہ	واڑی	۰	۳	۴۰	۰	۱	۲۰	۰	۸	۷	۰	۷	۶
۴۵۶	ستارا روڈ	واڑی بر پونہ	۰	۱۵	۴۹	۰	۱۵	۲۴	۰	۲	۹	۰	۱۴	۷
۱۲۱۲	شملہ	بلھارشاہ دہلی	۰	۱۲	۱۲۷	۰	۱۴	۶۳	۰	۱۳	۲۲	۰	۴	۲۰
۷۸۱	بڑودہ	واڑی و بمبئی	۰	۲	۷۸	۰	۲	۳۹	۰	۲	۱۴	۰	۱	۱۲

نوٹ - جن مقامات کا کرایہ براہ راست ٹائم ٹیبل میں درج نہیں ہے ان کے فاصلہ اور کرایہ کا حساب اندازے لگایا گیا ہے جس میں خفیف کمی بیشی ممکن ہے ؛

شرح ٹکٹ میعادی

حیدرآباد چوڑی پٹری (نام پلی)، سکندرآباد اور حیدرآباد چھوٹی پٹری (کاچی گوڑہ) سے حسب ذیل اسٹیشنوں تک :-

نام اسٹیشن	درجہ	حیدرآباد (نام پلی)			سکندرآباد			حیدرآباد (کاچی گوڑہ)		
		ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی
		روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
حیدرآباد (نام پلی)	اوّل	۔	۔	۔	۲۳	۵۰	۸۴	۴۳	۹۳	۱۵۸
	دوم	۔	۔	۔	۱۳	۲۸	۴۸	۲۰	۴۳	۷۳
	سوم	۔	۔	۔	۴	۹	۱۵	۸	۱۷	۲۹
خیریت آباد	دوم	۸	۱۷	۲۹	۸	۱۷	۲۹	۱۸	۳۹	۶۶
	سوم	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵	۷	۱۳	۲۲
حسین ساگر جنکشن	دوم	۸	۱۷	۲۹	۸	۱۷	۲۹	۱۵	۲۳	۵۵
	سوم	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵	۵	۱۱	۱۸
بیگم پیٹھ دروازہ	دوم	۸	۱۷	۲۹	۸	۱۷	۲۹	۱۳	۲۸	۴۸
	سوم	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵
جیمس اسٹریٹ	دوم	۹	۲۰	۳۳	۸	۱۷	۲۹	۱۳	۲۸	۴۸
	سوم	۴	۹	۱۵	۳	۷	۱۱	۴	۹	۱۵
حسام گنج	دوم	۱۳	۲۸	۴۸	۸	۱۷	۲۹	۱۳	۲۸	۴۸
	سوم	۴	۹	۱۵	۳	۱۷	۱۱	۴	۹	۱۵

نام اسٹیشن	درجہ	حیدرآباد (نام پلی)			سکندرآباد			حیدرآباد (کاچی گوڑہ)		
		ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی
		روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
سکندرآباد	اوّل	۲۳	۵۰	۸۴	۰	۰	۰	۲۰	۴۳	۷۳
	دوم	۱۳	۲۸	۴۸	۰	۰	۰	۹	۲۰	۳۴
	سوم	۴	۹	۱۵	۰	۰	۰	۴	۹	۱۵
لالہ گوڑہ	دوم	۱۵	۳۳	۵۵	۸	۱۷	۲۹	۱۳	۲۸	۴۸
	سوم	۶	۱۳	۲۲	۳	۷	۱۱	۴	۹	۱۵
ملکاج گیری	دوم	۱۵	۳۳	۵۵	۸	۱۷	۲۹	۱۳	۲۸	۴۸
	سوم	۶	۱۳	۲۲	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵
صفیل گوڑہ	دوم	۱۸	۳۹	۶۶	۸	۱۷	۲۹	۱۵	۳۳	۵۵
	سوم	۶	۱۳	۲۲	۴	۹	۱۵	۵	۱۱	۱۸
رام کشٹاپورم دروازہ	دوم	۲۰	۴۳	۷۳	۸	۱۷	۲۹	۱۸	۳۹	۶۶
	سوم	۷	۱۵	۲۶	۴	۹	۱۵	۶	۱۳	۲۲
اموگوڑہ	دوم	۲۰	۴۳	۷۳	۹	۲۰	۳۳	۲۰	۴۳	۷۳
	سوم	۸	۱۷	۲۹	۴	۹	۱۵	۶	۱۳	۲۲
کیولری بارک	دوم	۲۳	۵۰	۸۴	۱۳	۲۸	۴۸	۲۰	۴۳	۷۳
	سوم	۸	۱۷	۲۹	۲	۹	۱۵	۷	۱۵	۲۶

نام اسٹیشن	درجہ	حیدرآباد (نام پلی)			سکندرآباد			حیدرآباد (کاچی گوڑہ)		
		ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی
		روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
الوال	اوّل	۴۵	۹۸	۱۶۵	۲۳	۵۰	۸۴	۴۳	۹۳	۱۵۸
	دوم	۲۳	۵۰	۸۴	۱۳	۲۸	۴۸	۲۰	۴۳	۷۳
	سوم	۸	۱۷	۲۹	۴	۹	۱۵	۷	۱۵	۲۶
بلارم بازار	دوم	۲۵	۵۴	۹۲	۱۳	۲۸	۴۸	۲۳	۵۰	۸۴
	سوم	۹	۲۰	۳۳	۴	۹	۱۵	۸	۱۷	۲۹
بلارم	اوّل	۵۸	۱۲۶	۲۱۳	۳۵	۷۶	۱۲۸	۵۳	۱۱۵	۱۹۴
	دوم	۲۸	۶۱	۱۰۳	۱۸	۳۹	۶۶	۲۸	۶۱	۱۰۲
	سوم	۱۰	۲۲	۳۷	۶	۱۳	۲۲	۹	۲۰	۳۳
گوڑاولی	اوّل	۸۰	۱۷۳	۲۹۳	۵۸	۱۲۶	۲۱۳	۷۵	۱۶۳	۲۷۵
	دوم	۴۰	۸۷	۱۴۷	۲۸	۶۱	۱۰۳	۳۸	۸۲	۱۳۹
	سوم	۱۴	۳۰	۵۱	۹	۲۰	۳۳	۱۳	۲۸	۴۸
میڑچل	اوّل	۹۰	۱۹۵	۳۳۰	۶۸	۱۴۷	۲۴۹	۸۸	۱۹۱	۳۲۳
	دوم	۴۵	۹۸	۱۶۵	۳۵	۷۶	۱۲۸	۴۳	۹۳	۱۵۸
	سوم	۱۷	۳۷	۶۲	۱۳	۲۸	۴۸	۱۵	۳۳	۵۵
ییتاپلی استنبی	دوم	۱۵	۳۳	۵۵	۸	۱۷	۲۹	۸	۱۷	۲۹
	سوم	۶	۱۳	۲۲	۳	۷	۱۱	۳	۶	۱۷

نام اسٹیشن	درجہ	حیدرآباد (نام پلی)			سکندرآباد			حیدرآباد (کاچی گوڑہ)		
		ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی
		روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
ہیوز ٹاؤن	دوم	۱۸	۳۹	۶۶	۸	۱۷	۲۹	۸	۱۷	۲۹
	سوم	۶	۱۳	۲۲	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵
حیدرآباد (کاچی گوڑہ)	اوّل	۴۳	۹۳	۱۵۸	۲۰	۴۳	۷۳	۰	۰	۰
	دوم	۲۰	۴۳	۷۳	۹	۲۰	۳۳	۰	۰	۰
	سوم	۸	۱۷	۲۹	۴	۹	۱۵	۰	۰	۰
ملک پیٹھ	دوم	۲۳	۵۰	۸۴	۱۳	۲۸	۴۸	۸	۱۷	۲۹
	سوم	۸	۱۷	۲۹	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵
دبیرپورہ	دوم	۲۵	۵۴	۹۲	۱۳	۲۸	۴۸	۸	۱۷	۲۹
	سوم	۹	۲۰	۳۳	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵
یاقوت پورہ	دوم	۲۵	۵۴	۹۲	۱۳	۲۸	۴۸	۸	۱۷	۲۹
	سوم	۹	۲۰	۳۳	۴	۹	۱۵	۴	۹	۱۵
ہپوگوڑہ	دوم	۲۸	۶۱	۱۰۳	۱۸	۳۹	۶۶	۸	۱۷	۲۹
	سوم	۱۰	۲۲	۳۷	۶	۱۳	۲۲	۴	۹	۱۵
فلک نما	اوّل	۵۸	۱۲۶	۲۱۳	۳۵	۷۶	۱۲۸	۲۰	۴۳	۷۳
	دوم	۲۸	۶۱	۱۰۳	۱۸	۳۹	۶۶	۹	۲۰	۳۳
	سوم	۱۰	۲۲	۳۷	۶	۱۳	۲۲	۴	۹	۱۵

نام اسٹیشن	درجہ	حیدرآباد (نام پلی)			سکندرآباد			حیدرآباد (کاچی گوڑہ)		
		ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی
		روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
عمدہ نگر	اوّل	۹۰	۱۹۵	۳۳۰	۶۸	۱۴۷	۱۴۹	۵۰	۱۰۸	۱۸۳
	دوم	۴۵	۹۸	۱۶۵	۳۵	۷۶	۱۲۸	۲۵	۵۴	۹۲
	سوم	۱۷	۳۷	۶۲	۱۳	۲۸	۴۸	۸	۱۷	۲۹

ریلوے بس سروس

مملکت آصفیہ کا ایک اہم کارنامہ

ممالک محروسہ سرکار عالی کی زبردست سڑکیں، جدید اصول پہ صفائی اور بلدہ حیدرآباد کی شاندار عمارتیں اور ریاست کے طول و عرض میں آبپاشی کے لئے بیشمار پراجکٹ سیاح کے دل پہ یہ اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتے کہ "ترقی" یہاں کا مطمح نظر ہے۔

اس پالیسی کی ایک مزید مثال کے طور پر نظامس اسٹیٹ ریلوے سرکار عالی اب تجرباتی روڈ ٹرانسپورٹ سرویسیں جاری کر رہی ہے جس سے توقع کیجاتی ہے کہ سڑکوں کے ذریعہ سے سفر کرنے والی پبلک کو ایسی سہولتیں حاصل ہوں گی جن سے تا حال وہ بڑے بڑے شہروں سے قطع نظر، سلطنت ہند کے کسی حصہ میں متمتع نہیں ہوئی۔

ان سرویسوں کا منشا یہ ہے کہ اضلاع کے باشندوں کے لئے قریب ترین ریلوے اسٹیشن یا بڑے شہر تک آنے جانے کے آرام دہ اور سستے ذرائع پیدا کئے جائیں۔

۱۵ر جون ۱۹۳۲ء سے عام طور پر نظامس اسٹیٹ ریلوے کی روڈ میکانیکل ٹرانسپورٹ سرویسوں کا آغاز ہوگیا۔ مضافاتی سرویس سکندرآباد اور مچھلی کمان کے مابین جاری ہے۔ سکندرآباد کے اسٹیشن سے مچھلی کمان تک (۵ر) پانچ آنہ سکہ عثمانیہ کرایہ مقرر کیا گیا ہے۔ شہر ملک پیٹ، کاچی گوڑہ اور نام پلی اسٹیشنوں کے مابین بسیں متواتر دوڑتی رہی ہیں۔ اور مضافاتی ٹرینوں کے مسافران بسوں کے باعث مذکورہ اسٹیشنوں پر

ہر وقت ارزاں اور سریع رفتار سواری حاصل کر سکتے ہیں۔

ملک پیٹھ اور حیدرآباد (کاچی گوڑہ) کے اسٹیشنوں سے شہر تک کرایہ فی کس صرف ایک آنہ رکھا گیا ہے بسوں کے ٹھہرنے کے لئے بعض مقامات پر حسب تجویز جناب کوتوال صاحب بلدہ اشارات قائم کئے گئے ہیں۔ مراحل کرایہ کے اشارات سُرخ حرفوں میں اور معمولی مقام وقوف کے اشارے سیاہ حرفوں میں تجویز کئے گئے ہیں۔

اضلاع کی سروسوں میں بھی جو ۵ ار جون سے جاری ہوگئیں بسیں حیدرآباد سے نلگنڈہ تک براہ نرکٹ پلی جاری ہیں جہاں ایک ڈپو قائم کیا گیا ہے اور الحاقی سرویسوں کا سلسلہ بھونگیر اور کھم میٹ پر مشتمل ہے۔

بسوں کے مسافروں کی سہولت کے لئے نرکٹ پلی پر آرام دہ ویٹنگ روم اور ریفرشمنٹ ہال تیار کئے گئے ہیں۔ حیدرآباد سے روانہ ہونے والی تمام بسیں نرکٹ پلی پر دس منٹ ٹھہرتی ہیں۔ اور مسافر بغیر اسکے کہ بارش میں بھیگتے ہوئے مذکورالصدر الحاقی گاڑیوں کا انتظار کرتے رہیں۔ فوراً ان میں اپنی نشست حاصل کر لیتے ہیں۔

الحاقی سرویسوں کے اوقات کی ترتیب اس طریقہ پر قایم کی گئی ہے کہ براہ راست سفر کرنے والوں کو کسی تاخیر کا سامنا کرنا نہیں پڑتا۔

بسوں کی روانگی ٹھیک اوقات پر ہوتی ہے۔ اور پبلک سے یہ التماس ہے کہ وہ بسوں کے مقام وقوف پر ٹائم ٹیبل کے مصرحہ اوقات کی پابندی فرماکر اجرائے کاروبار میں ممد و معاون ہوں۔ اوقات ایسے مقرر کئے گئے ہیں جن سے

پبلک کامل طور پر استفادہ کرسکتی ہے لیکن بشرط ضرورت تبدیلی ہوسکے گی۔

اضلاع کی بسوں میں کرایہ کی شرح فی میل ا ر کے حساب سے مقرر ہے۔ لیکن حیدرآباد تا نلگنڈہ سیکشن اور نرکٹ پلی ڈپو کی الحاقی سرویسوں میں کرایہ کی شرح ہر مسافر کے لئے فی میل صرف نیم آنہ ہے۔ درجہ سوم کے مسافروں کو فی کس دس سیر تک وزنی سامان ہمراہ رکھنے کی اجازت ہے۔ زائد وزن کے سامان کا کرایہ نہایت معمولی رکھا گیا ہے جس کی شرح مابین حیدرآباد و نلگنڈہ۔ بھونگیر و نلگنڈہ۔ نرکٹ پلی سوریا پیٹھ سوریاپیٹ و کھم میٹھ فی من یا جزو کے لئے صرف (۸ ر) رکھی گئی ہے اب پبلک کے لئے یہ ممکن ہوگیا ہے کہ حیدرآباد سے صبح کے وقت (جبکہ پہلی بس ۸ بجے اور دوسری نو بجے نکلا کریگی) نلگنڈہ جاکر اسی دن بشام بلدہ واپس پہونچ جائیں۔

ان سرویسوں کے ذریعہ سے وقت میں جسقدر کفایت اور سفر میں جس قدر آرام ملتا ہے اس کو ملحوظ رکھکر بعض حلقوں کے کرایہ کی موجودہ شرح میں آیندہ اگر کوئی خفیف اضافہ کردیا جائے تو یقیناً وہ نا قابل لحاظ سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اس وقت متعدد اجازت یافتہ سرویسوں سے سخت مقابلہ کی بنار پر کرایہ کی تشریح نہایت قلیل رکھی گئی ہے۔

بسیں سیلوں کے نمونوں پر تیار کیگئی ہیں جنمیں آرام دہ نشستیں موجود ہیں۔ اور ان کا رُخ سامنے کی جانب ہے، ہر ایک گاڑی میں درجہ اوّل کی بھی چند نشستیں قائم کیگئی ہیں۔ جن کا کرایہ درجہ سوم سے دُگنا رکھا گیا ہے۔ کسی حادثہ کے موقع پر مسافروں کے لئے ایک احتیاطی دروازہ بھی موجود ہے اور ہر ایک گاڑی میں اطفائے نار کا ایک آلہ بھی نصب کیا گیا ہے۔ ہر ایک گاڑی کے ساتھ دو زائد

ٹائر اور پہیے بھی مہیا رہتے ہیں ۔جس کے باعث کسی شگاف یا ٹائیر کی تبدیلی پر چنداں تاخیر پیدا نہیں ہوتی کسی شکستگی کے موقع پر یہ انتظام ہے کہ فوراً اسپشل گاڑیاں بھیجکر مسافروں کو منزل مقصود تک پہونچایا جائے غرض کہ حتی الامکان حوادث سے پبلک کی حفاظت کا ہر طریقے پر خیال رکھا گیا ہے ۔

گاڑیوں کی رفتار کا پیمانہ ایک خاص حد پر ہے تاکہ سرویس باقاعدہ جاری اور محفوظ رہیں ۔ مضافاتی گاڑیاں جو حیدرآباد اور سکندرآباد کے رقبوں پر مشتمل ہیں مذکورہ ہر دو مقاموں کے مابین ڈاک بھی پہونچاتی ہیں ۔جس کے باعث حیدرآباد اور سکندرآباد کی مقامی پبلک کو خطوط کی تقسیم زیادہ عجلت کے ساتھ ہونے لگی ہے ۔

بقیہ سرویسیں جو ضلع ورنگل میں قاضی پیٹ ڈپو سے اور ضلع نظام آباد میں نظام ساگر ڈپو سے چالو ہونے کی متعاقب قائم کی جائیں گی ۔

سرویسوں کی ورکشاپ کاچی گوڑہ میٹرگیج انسٹیٹوٹ کے پاس قائم کی گئی ہے اور اس میں جو مشنری اور آلات مہیا کئے گئے ہیں ان کی نظیر قلمرو آصفی میں کوئی موٹر ورکشاپ پیش نہیں کر سکتی ۔ اور کلکتہ ۔بمبئی وغیرہ شہروں کے موٹر خانوں کے مقابلہ میں یہ زیادہ اپ ٹو ڈیٹ ہے مرمت کے کام میں تعجیل اور پائداری کی غرض سے ہر قسم کی تیاریاں کی گئی ہیں اور اسطرح محفوظ گاڑیوں میں سفر کرنے سے پبلک کو بہت کچھ فائدہ حاصل ہو رہا ہے ۔

سڑکوں پر مرمت کے دوران میں پبلک کو تاخیر کے باعث جو تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے وہ ان ریلوے بس سرویسوں کے افتتاح کے بعد کلیۃً رفع ہوگئی پبلک کی جانب سے سرویسوں کے متعلق اگر کوئی اصلاحی تجاویز پیش ہوتی ہیں تو ان پر

ہمدردانہ حیثیت سے غور کیا جاتا ہے اور مربوط یام پر یہ توقع کیجاسکتی ہے کہ سرویسوں کی کیفیت و کمیت موجودہ شرح کرایہ میں کسی اضافہ کے بغیر ترقی پذیر حیثیت اختیار کرسکے گی۔

جن مقامات پر سروس جاری ہے

سردست حسب ذیل مقامات پر ریلوے موٹربس سروس جاری ہے

حیدرآباد۔ سکندرآباد

۱۔ حیدرآباد (کاچی گوڑہ) ریلوے اسٹیشن براہ رزیڈنسی تا سکندرآباد۔

۲۔ سکندرآباد براہ دارالضرب روڈ۔ نام پلی اسٹیشن۔ رزیڈنسی۔ گلزار حوض۔

افضل گنج تا کاچی گوڑہ

۳۔ کاچی گوڑہ براہ رزیڈنسی۔ گلزار حوض۔ ملک پیٹھ تا کاچی گوڑہ

۴۔ " " " نام پلی اسٹیشن۔ فینانس آفس روڈ۔ رزیڈنسی۔
گلزار حوض۔ ملک پیٹھ تا کاچی گوڑہ اسٹیشن

از حیدرآباد (کاچی گوڑہ) اسٹیشن

تا نلگنڈہ	براہ نارکٹ پلی	۳ گھنٹے
" بھونگیر	"	۴ گھنٹے
" سوریا پیٹھ	"	۴½ گھنٹے
کھمم میٹ	"	۷ گھنٹے ۲ منٹ

اوقات روانگی از کاچی گوڑہ

صبح ۸ بجے و ۹ بجے۔ سہ پہر کو ۳ بجے و ساڑھے پانچ بجے۔

سوریا پیٹھ کے مسافر ۹ بجے والی بس سے سفر کر سکتے ہیں مگر نارکٹ پلی میں انھیں دوسری بس میں منتقل کردیا جائے گا۔

شادی۔ پکنک پارٹی وغیرہ کے واسطے پوری بس ۴۸ گھنٹے پیشتر نوٹس بھیجنے پر رزرو کیجاسکتی ہے۔ اس کے متعلق ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ روڈ این۔ ایس ریلوے سکندرآباد سے خط وکتابت کیجانی چاہئے۔

کرایہ موٹر بس سروس

حیدرآباد شہر

از مقام	تا مقام: ملک پیٹھ اسٹیشن	افضل گنج ریزیڈنسی	گلزار حوض	حیدرآباد (نام پلی)	دارالضرب	بشیر باغ روڈ	ڈسٹلری روڈ	مانٹگمری روڈ	سکندرآباد اسٹیشن
حیدرآباد کاچی گوڑہ	ار	ار	۲ر	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ملک پیٹھ اسٹیشن	۰	۲ر	ار	۳ر	۴ر	۰	۰	۰	۰
افضل گنج ریزیڈنسی	۰	۰	ار براہ کاچی گوڑہ ۳ر	ار	۲ر	ار	۲ر براہ نام پلی ۳ر	۳ر	۴ر
گلزار حوض	۰	۰	۰	۲ر	۳ر	۲ر	۳ر	۴ر	۵ر
							براہ ۵ کاچی گوڑہ ۴ر	براہ نام پلی ۵ر	
حیدرآباد (نام پلی)	۰	۰	۰	۰	ار	۰	۲ر	۳ر	۴ر
دارالضرب	۰	۰	۰	۰	۰	۰	ار	۲ر	۳ر
بشیر باغ روڈ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	ا	۲ر	۳ر
ڈسٹلری روڈ (آرام گنج)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	ار	۲ر
مانٹگمری ہوٹل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	ار

قاضی پیٹھ - ورنگل

قاضی پیٹھ تا وڈاپلی	۱ر
،، صوبہ داری	۲ر
،، کریم نگر روڈ	۳ر
،، ہنمکنڈہ گیٹ	۴ر
،، عید گاہ	۵ر
،، ورنگل اسٹیشن	۶ر

سوریا پیٹھ - کھمم پیٹھ

سوریا پیٹھ تا چیو ملا	۶ر
،، اکلا گوڑہ	۶ر
،، چندروپ نالا	۶ر
،، موتھے	۱۲ر
،، حمید لاگوڑہ	۱۲ر
،، نائی کنگوڑم	۱۲ر
،، پالیر	۱۲ر
،، خوسمنجی	۱؎ر
،، گیلاچیرو	۱؎ر
،، کُلّم پڈ	۱؎ر
،، مڈل پلی	۱؎۲ر

سوریا پیٹھ تا کھم میٹھ	عہ ۶ر

بھونگیر۔ نلگنڈہ

بھونگیر تا بانا ج پورم	۶ر
" نندرم، ناگار یڈی پلی	۶ر
" سوم درم، پنوتو لو گوڑم	۶ر
" مداپورم، ولی گنڈہ	۶ر
" ناگرودم	۱۲ر
" تومل گنڈم	۱۲ر
" بوگرام	۱۲ر
" رمنا پیٹھ	۱۲ر
" چٹیپال	عہر
" نرکٹ پلی	عہر
" نلگنڈہ	عہ ۶ر

حیدرآباد (کاچی گوڑہ)۔ نلگنڈہ

حیدرآباد (کاچی گوڑہ) تاگڈی اانارم، سرورنگر	۶ر
" حیات نگر	۶ر
" بڑا عنبر پیٹھ	۶ر
" باٹاسنگرم، کوٹا گوڑہ	۱۲ر
" ملکاپور	۱۲ر

حیدرآباد (کاچی گوڑہ) تا گنڈہ رام پلی — ۶ر عہ

〃 چیتیال — ۱۰ر عہ

〃 نرکٹ پلی — ۱۰ر عہ

〃 نلگنڈہ — ۶ر عہ

قاضی پیٹھ - وردن پیٹھ

قاضی پیٹھ تا ہنمکنڈہ — ۶ر

〃 ورنگل — ۱۲ر

〃 چمون پیٹ، رنگسالی پیٹ — ۱۲ر

〃 ممنور، پولنوں — عہ ر

〃 ینیتھنی — ۲ر عہ

〃 کتلاالندہ — ۶ر عہ

〃 وردن پیٹھ — ۸ر عہ

کاماریڈی - بنجاپلی (نظام ساگر)

کاماریڈی تا دیوان پلی، کتاگوڑہ — ۶ر

〃 تھدردی، دیولوپلی — ۶ر

〃 ایرایڈ — ۱۲ر

〃 برگڈہ — ۱۲ر

〃 مستاپور — عہ ر

〃 دندراپلی، منگارم — ۲ر عہ

کاماریڈی تا لچھمن پور	عہ ۸ر
″ گنڈی سانی پیٹھ، یلا ریڈی	عہ ۱۴ر
″ تماریڈی، اما ساگر	عار
″ سلطان نگر، بنجا پلی	عار

نظام آباد ۔ بنجا پلی (نظام ساگر) براہ چنتہ کنٹہ

نظام آباد تا نگرم، ملارم	۶ر
″ چنتہ کنٹہ	۱۲ر
″ موسر	۱۲ر
″ گودر	عہ ر
″ چندور، جکورہ	عہ ۲ر
″ ورنی، ملارم	عہ ۶ر
″ نصر اللہ آباد	عہ ۱۰ر
″ نیملی	عہ ۱۲ر
″ بسوئی پلی، درگی، ویسائی پیٹھ	عار
″ بنسواڑہ	٥ ۴ر
″ ترلا پور	عار ۶ر
″ گلی پور، مقدم پور	عار ۱۰ر
″ محمد نگر، انا سورم	سے ر
″ سلطان نگر بنجا پلی	سے ر

بنجاپلی (نظام ساگر)۔ڈیگلور

بنجاپلی تا پتلام	۶ر
〃 کودیگل، دھرمارم	۱۲ر
〃 ملکاپور	عہ
〃 شیتاپورم، جگناتھ پلی	عہ ۲ر
〃 ٹھاکرپلی	عہ ۶ر
〃 کلئی، فتحپور	عہ ۸ر
〃 کندیرپلی، راجورہ	عہ ۱۰ر
〃 روسے گاؤں	عہ ۱۴ر
〃 مینور	ع ۱ر
〃 مدنور، کلور	ع ۴ر
〃 ڈیگلور	ع ۶ر

قاضی پیٹھ۔نرسم پیٹھ

قاضی پیٹھ تا ہنمکنڈہ	۶ر
〃 ورنگل	۱۲ر
〃 جنپ شاہی، دھرم ورم	۱۲ر
〃 گیزکنڈہ	عہ
〃 گنگادیوی پلی، مچاپورہ	عہ ۲ر
〃 وشوا ناتھ پور، تماپورہ	عہ ۶ر

قاضی پیٹھ تا منڈا پلی تھگل رائے	۸ر عہ
〃 چلپرتھی، لکنا پلی	۱۰ر عہ
〃 میسورم، گرگیال	۱۲ر عہ
〃 نرسم پیٹھ	عار

قاضی پیٹھ - ملوگ

قاضی پیٹھ تا ہنمکنڈہ	۶ر
〃 ورنگل	۱۲ر
〃 ہنمکنڈہ دیہہ	۱۲ر
〃 اراپلی	۲ر عہ
〃 دھمنا پیٹھ، دیورگم پیٹھ	۶ر عہ
〃 گرویڈ، انکور	۸ر عہ
〃 نرار پلی، محمد دوست پلی	۱۲ر عہ
〃 عالم پلی	عار
〃 جکارم	۴ر عا
〃 ملوگ	۶ر عا

نظام آباد - بنجاپلی براہ بودھن

نظام آباد تا یرساپلی	۶ر
〃 سرنگاپورہ	۶ر
〃 جنکم پیٹھ، پوچارم	۶ر

نظام آباد تا یدپلی	۱۲/	نظام آباد تا رسن پلی	۲/
" یودھن	۲/	" رودرور	۸/
" ورنی، ملارم	۴/	" نصراللہ آباد	عا/
" ینملی	۴/	" بنسواڑہ	۱۰/
" ترلاپور	۱۱/	" گلی پور، مقدم پور	ے/
" محمد نگرانسورم	۶/	" سلطان نگر، بنجاپلی	۸/

نلگنڈہ سریاپیٹھ

نلگنڈہ تا نزکٹ پلی	۶/
" پموِن گنڈلا	۱۲/
" دوگناویلی	۱۲/
" کٹنگور	۱۲/
" حیات پملا	۱۲/
" نکراکل	۲/
" کورلاپد	۲/
" کیتھاپلی	۲/
" ٹیک میٹلا	۶/
" روین گوڑم	۶/
" سریاپیٹھ	۸/

کروڑگیری

حکومت حیدرآباد کا ایک اہم صیغہ

مملکت حیدرآباد میں درآمد و برآمد مال تجارت پر جو محصول لیا جاتا ہے اُسے محصول کروڑگیری کہتے ہیں جو کسٹم کا مرادف ہے۔ اس صیغہ کا نام کروڑگیری اس بنا پر رکھا گیا کہ پہلے اسکی آمدنی ایک کروڑ روپیہ سالانہ کی تھی جو آجکل حرفت و تجارت کی ترقی کی وجہ سے اس سے بہت بڑھ گئی ہے۔ جو مسافر بیرونی مقامات سے مملکت حیدرآباد میں کسی جگہ داخل ہوتے ہیں، اُن کے ہمراہی سامان کی جانچ کیجاتی ہے اور ریل یا دوسرے وسائل نقل و حمل کے ذریعہ سے بھیجے ہوے مال کی منزل مقصود پر جانچ کیجاتی ہے۔ محکمہ کروڑگیری کا عملہ اس معاملہ میں نہایت ہی سرگرمی اور مستعدی کا اظہار کرتا ہے لیکن باوجود اس کے مسافروں کو بلا ضرورت تکلیف نہیں دیجاتی، اور عام طور پر عمال محکمہ اپنے فرائض کو حسن خلق اور ہمدردی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ محصول کے لئے مال کی نگرانی ایک نہایت ہی ناگوار فریضہ ہے اور خاصکر لوگوں کی یہ خواہش کہ عمال محکمہ کو دہوکہ دیکر محصولی مال کو بلا سرکاری محصول ادا کئے ہوئے درآمد کر لیا جائے اس کام کو اور زیادہ ناگوار بنا دیتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوسرے مسافر جو

اس قسم کی فریب دہی کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتے بلا وجہ شک وشبہ کا شکار ہوتے ہیں - جسکی ذمہ داری اُن لوگوں پر ہے جو مشتبہ طریق کار کے عادی ہوتے ہیں - لیکن ان حالات اور نتایج کو ذہن نشین کرنے کے بعد غالباً اُن لوگوں کو کوئی وجہ شکایت باقی نہ رہے گی جنکے سامان کی مملکت حیدرآباد میں داخل ہوتے وقت تلاشی لیجاے - یہ صورت ہر اُس موقعہ پر پیش آتی ہے جہاں سرکاری محصول کی ادائیگی سے بچنے کا اشتباہ ہو۔ تاہم جن لوگوں کو برطانوی ہند کے محکمہ محاصل بلدیات (چنگی وغیرہ) کا تجربہ ہو چکا ہے اور اُس کے عملہ کی سخت گیریوں کو دیکھ چکے ہیں وہ یقیناً سرکار نظام کے عملہ کروڑ گیری کی تعریف کریں گے کہ وہ جہاں مجبوراً سخت گیری کی ضرورت ہوتی ہے وہاں بھی آداب گفتگو کو ہاتھ سے نہیں دیتا اور برطانوی ہند کے محصولی ناکوں پر جو شور و غل اور واویلا کی صدائیں، اور ناگوار مناظر اکثر نظر آتے ہیں وہ مملکت حیدرآباد کے محصول خانوں میں شاذ و نادر ہی نظر آئیں گے اسلئے کہ اعلیٰ حکام محکمہ اسکی سخت نگرانی کرتے ہیں اور باز پرس کرتے رہتے ہیں کہ ماتحت عملہ کی کسی بے عنوانی کی وجہ سے مسافروں کو بلا وجہ تکلیف نہ ہونے پائے۔

مملکت حیدرآباد میں ملکی پیداوار اور ملکی مصنوعات پر محصول معاف ہے اور ان کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں معافی کے ذیل میں آجاتی ہیں۔ مفصل شرح محصول اور اشیاے معافی کی فہرست آگے درج کیجاتی ہے محصول کا نرخ اور اشیاے معافی کی فہرست میں وقتاً فوقتاً ضروریات کے لحاظ سے تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے - منسلکہ نقشہ کے اندراجات یکم تیر

سنہ ۱۳۴۱ف تک صحیح کئے گئے ہیں ۔ اس کے بعد کے تغیّرات ناظم صاحب علاقہ کروڑگیری حیدرآباد دکن سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ یا جدید گشتیات میں دیکھے جاسکتے ہیں، جو ناظم صاحب علاقہ مذکور سے بقیمت حاصل کیجاسکتی ہین۔

نقشہ محصول کروڑگیری

(یکم تیر ۱۳۴۱ف تک صحیح کیا گیا)

(الف) محصول درآمد یا برآمد

وہ اشیاء جن پر درآمد یا برآمد کا دونوں حالتوں میں محصول مقرر ہے

پارچہ ریشمی و سوتی و ابریشمی	برقیمت یکصد	صہ ر
تاگہ یعنی سوت، پیٹی گرنی	"	"
کاغذ سادہ	"	"
کلابتو نقرئی و طلائی	"	"
ظروف مسی و برنجی بھاؤ کہنہ	"	"
سرانجام منہاری از قسم مقراض و چاقو وغیرہ	"	"
فیلان و اسپان و شتران وغیرہ	"	"
چرم گاؤ و بھینس وغیرہ	"	"
آتشبازی معہ بارود	"	"
سوت دیسی جو ساختہ گرنی نہ ہو	"	"
تخم ارنڈی	"	۸ر

تخم گلمہوہ	برقیمت یکصد	۷ر
آلسی	"	عہ ۴ر
رام تل و کنجد یعنی تل		۱۲ر
کرڑ	فی راس یعنی فی پلہ	۸ر
روغن ارنڈی	"	عہ ۸ر
روغن گلمہوہ	"	عہ ر
کھوپرہ		عہ ۸ر
سیاہ		عہ ر
آمیختہ		عہ ر
اشیاے تیاری رنگ	برقیمت فی صد	صہ ر
پوست مدی	"	۸ر
کھلی	"	۶ر
تیل درجہ اوّل		صہ
" دوم		معہ ۸ر

ہارسنگار	برقیمت فیصد	صر
سندل سفید	″	صر
صندل سرخ	″	صر
برگ تنبول	″	۸ر
گردچوب	″	صر
چھالیہ	″	صر
گردچوب چکنی و بڑری آمیختہ	″	صر
تمباکو ثابت تمباکو ہمگی اقسام	″	صر
تمباکو چورہ	″	صر
گڑاکو	″	صر
عود	″	صر
غنچہ گلاب خشک	″	صر
عنبر خوشبو		۱۲ر
عنبر سادہ برائے پاشیدنی سیاہی		علعص
گلال	″	صر
کاسنی	″	صر
کاجو	″	صر
کاہو	″	صر
کیوڑ کچری	″	صر

گوشت (از قسم جرٹ)	برقیمت فیصد	۱۲ر
رس کافور	″	صر
زنجبیل یعنی ادرک	″	عص
چرائتہ		۱۲ر
زیرہ سفید و جوڑ زیرہ	″	صر
کشنیز خشک یعنی دھنیا	″	صر
باے برنگ	″	صر
بیج	″	صر
پوست املتاس	″	۴ر
طباشیر	″	صر
مازو پھل	″	صر
تیزپات	″	عص ۸ر
پیپلی	″	صر
موم	″	صر
بال ہرڑہ	″	صر
لاکھ کاڑی و دانہ	″	صر
مروڑ پھلی	″	صر
گیرو برآمد	″	۴ر
″ درآمد	″	صر

بول	برقیمت فیصد	صہ/
ابرک برآمد	"	للعہ/ ۸
" درآمد	"	صہ/
آہک	"	صہ/
سیکاکائی	"	صہ/
ڈکے مالی	"	صہ/
ناگرموتھ	"	صہ/
زرد آلو و آلوے خشک	"	عہ/
میدہ لکڑی	"	صہ/
باونچی	"	صہ/
بیل پھل	"	صہ/
پچناگ	"	صہ/
چربی	"	عا/ ۸
شورہ	"	صہ/
انگشت برائے تیاری باروت	"	صہ/
انگشت برائے روشن کردن آتش	"	صہ/
گوسفنداں	فی صدراس	معہ/ ۸
روغن زرد	فی پلّہ	عہ
مسکہ	"	ہلے

تمر ہندی	فی پلّہ	۶/
زرد چوب	"	عا/
شکر بورہ وسفید	"	عہ/ ۱۲
شکر براون یعنی میلی	"	عہ/ ۸
شکر سُرخ	"	عہ
شیرۂ گُڑ	"	عہ
قند سیاہ یعنی گرط	"	عہ
بنات یعنی مصری برآمد	"	للعہ/ ۸
" " درآمد	"	صہ/
شہد	"	عا/ ۸
خرما (کھجور)	"	عا/
نارجیل خشک	"	عہ/ ۸
" " تر	برقیمت فیصد	صہ/
کھوپرہ	"	عا/ ۸
چرپی خالص	"	صہ/
" بلادر	"	صہ/
ولایتی مونگ	"	۶/
چوب برائے تیاری نیام	"	صہ/
بانسہ ساگوانی درجہ اوّل و دوم برآمد	فی عدد	۱/

عملہ مکانات کہنہ	برقیمت فیصدی	صہ ر	عناب	″	صہ ر
انچور	″	صہ ر	بہی دانہ	″	صہ ر
کھڑی	″	صہ ر	پپلا موڑ	″	صہ ر
دار چینی وکٹریا	″	صہ ر	سنا مکی	″	صہ ر
مرچ سیاہ	″	صہ ر	خوب کلاں	″	صہ ر
سونٹھ	″	صہ ر	ریوند چینی	″	صہ ر
زیرہ سیاہ	″	صہ ر	پاپڑ کھار	فیصد قیمت	۱۲ر
کباب چینی	″	صہ ر	پھٹکری	″	صہ ر
خشخاس	″	صہ ر	کھاری یعنی نمک سیاہ	″	عہ ر
پوست خشخاس	″	صہ ر	″ چوڑ	″	۶ر
بابرنگ	″	صہ ر	″ سندھ	″	۴ر

(ب) محصول درآمد

وہ اشیاء جن پر صرف درآمد کا محصول لیا جاتا ہے :-

نقرہ وزیور نقرہ معہ سکہ غیر مروجہ	برقیمت یکصد	صہ ر	بادام	فی پلہ	۱۲ر
			اخروٹ	برقیمت یکصد	صہ ر
ولایتی شراب	″	صہ ر	کشمش	″	صہ ر
پٹرسی وبرنجی	″	صہ ر	منقے	″	صہ ر
میوہ تر معہ آم پیدائشی	″	صہ ر	الائچی	فی آثار	۹/۶ر

قرنفل ثابت	برقیمت یکصد	صہ
قرنفل چورہ	"	صہ
جوتری	"	صہ
جائے پھل	"	صہ
کتھ	"	صہ
مشک	"	صہ
زعفران	"	صہ
کھار یعنی نمک لاہوری	"	عہ ۸
رس سیندور	"	صہ
سنگ زیرہ	"	صہ
سون گیرو	"	عہ ۸
ہرمز از قسم گیرو	"	عہ ۸
ملہٹی	"	صہ
سیستاں	"	صہ
سلارس	"	صہ
ایلوہ	"	صہ
گندہ بروزہ	"	صہ
گوگل	"	صہ
ہاموف	"	صہ

ہیراکس	برقیمت یکصد	صہ
سفیدہ	"	صہ
سیندور	"	صہ
مردار سنگ	"	صہ
سیماب	"	صہ
گندھک	"	صہ
ہرتال سفید	"	صہ
ہرتال سیاہ	"	صہ
امسول یعنی کوکم	"	۸ر
سُنبل	"	عہ ۸ر
نیلا تھوتھہ	"	صہ
شنگرف وڈلی	"	صہ
" سائیدہ	"	صہ
ریشم پیدائشی ملک قیصری قسم اول معہ ٹسر	"	صہ
" " دوم	"	صہ
" " سوم	"	صہ
" " چہارم	"	صہ
جواہر ہمگی اقسام معہ مروارید	"	عا ۸ر
مرصع جواہر	"	عا ۸ر
زیور طلا و ہارہائے اشرفی و تتلیاں برقیمت فیصد		عہ

طلا و اشرفیاں و گنیاں غیر مروجہ	برقیمت فیصد	عہ
قلعی	″	صہ؍
سرب یعنی سیس	″	۱۲؍
آنبہ ہلدی	″	صہ؍
نمک خوردنی (بموجب دستور العمل)	″	؍
کھار پیدائشی سونار	″	؍
نمک جو چمڑے پر لگایا جاتا ہو	″	عہ؍
کافور	″	؍
مغز پستہ	″	صہ؍
باردانہ جو بغرض فروخت لایا جائے	″	صہ؍
سیندھی جبکہ چھاؤنی سکندرآباد میں درآمد کیجائے۔	فی سبوچہ ۲۰ سیر	۲؍
خام ہاتھی دانت	برقیمت فیصد	صہ؍
بوریہ	″	صہ؍
کچرا روئی	″	صہ؍
آنت خشک	برقیمت فیصد	صہ؍
سرسن	″	صہ؍
صابون دیسی ملک سرکار عالی کپڑے دھونے کیلئے	″	۸؍
آہن معہ شیخ پٹہ لوہے کی سلاخ	″	صہ؍
خشت و سفال	″	صہ؍
تخم پنبہ	فی راس یعنی پلہ	۳؍
سنلی	برقیمت فیصدی	صہ؍
سن سن و نارجیل و تاڑ	″	صہ؍
موسل چوبی	″	صہ؍
ڈھولک	″	صہ؍
اگربتی	″	صہ
بلاور	″	صہ؍
سنگ آسیہ باغراض تجارت	″	صہ؍
ٹاٹ پٹی	″	صہ؍

(ج) محصول برآمد

وہ اشیاء جن پر صرف برآمد کا محصول لیا جائے گا:-

مکائی	فی راس	۱۲؍
غلہ جملہ اقسام	فی راس	۸؍

باجرہ فی راس ۱۰ ار
نانک رام چاول " ۸ ار
پھٹانے مُرمُرے " ۱۲ ار
بٹانہ " ۱۲ ار
اُردہ بمہ اقسام غلہ " ۸ ار
گندم " ۶ ار
میوہ تر مثل آم پیدایشی ملک گرعاے " صہ ر
چوبینہ موٹھ " ۱۰ ار
" مہاونٹ برقیمت فیصد صہ ر
" ونٹا " صہ ر
" داپٹ " صہ ر
" سرمندم " صہ ر
دولکھ " صہ ر
ونٹھ " صہ ر
کڑی " ار
کلچی فی بنڈی ۸ ر
موگرہ برقیمت فیصد صہ ر
سلیپر " صہ ر
چوبینہ چوپہلو " صہ ر

پشمینہ فی راس ۱۲ ار
سیندھی فی سبوچہ ۴۰ سیر ۶ ر
برآمد مرچ خشک برقیمت یکصد صہ ر
برآمد اون " صہ ر
ولایتی مونگ چھلکہ دار فی راس عہ ر
" بلا چھلکہ ۱۲ ار
برآمد بنولہ " ۳ ار
جوار " ۸ ر
زرد " ۸ ر
تخم ارنڈی " ۱۲ ار
ولایتی مونگ چھلکہ دار " ۸ ر
" " " ۱۲ ار
نانک رام چاول ۱۲ ار
برگ تیندو بجستانی راس ۵ قیمت قرار دیگر ۸ ر
پوست ترور " ۸ ر
تل ورام تل " عم
سینگہاے جاموو گاؤمیش برقیمت فیصد صہ ر
چوب سنگ " صہ ر
سرنج " صہ ر

ہررہ چہاری برقیمت فیصد ۱۲ ر
کسم " صہ ر
تخم انباڑہ " صہ ر
پوست ببول " صہ ر
بھوسہ گندم، نخود، تورہ صہ ر

(د) اشیاے معافی

وہ اشیاء جنپر درآمد وبرآمد دونوں حالتوں میں محصول معاف ہے:۔
سکہ جات طلا ونقرہ مروجہ سرکار عالی وقیصری
مرادی وخرمہرہ
کتب ونقشہ جات قلمی وچھاپہ
کاغذات ردی
پارچہ مستعملہ
اشیاء ہمراہی مسافرین
کروڑہ سوتی وزنار
سبز سیندھی وسنبھالو
غلہ افشاں یعنی سوپ وغربال ساختہ ٹیگی
نارجیل خالی براے حقہ ہاے مردو چلم گلی
چاک ہاے بنڈی بلاٹیہ

ہیزم سوختنی۔
ترکاری و سبز ہمہ اقسام معہ گل تازہ
خوشہ ہائے مکائی ۔ چردہ برنج ۔ راجگرہ
پیاز ۔ لہسن ۔ چوڑ باریک کھار ۔ پلاس پاپڑہ
کالی زیری ۔ تخم میتھی ۔ آنولہ ۔ تخم پیاز
تخم تربوز ۔ تخم خربوزہ ۔ تخم خرفہ ۔ تخم خیار
تخم کدوے سفید
برگ تاڑہ
برگ سیندھی ۔ کاہ سبز و خشک و کڑبی
چھڑی سبنھالو
جاروب
کھیرہ
کوکو
ریتی۔
سنگ سلپہ و گنڈے
پتھر کے کونڈے ۔ رتالو ۔ پھل ٹیمرنی
پترونی و ڈوپے (پتوں کے کٹورے)
باردانہ جو مال بھرنے کیلئے لایا جاتا ہے نہ کہ فروخت کی غرض سے
کو بلو ساختہ ملک سرکار عالی

آلات شیر کشی اور ان کے پرزے جو بجز شیر کشی
کسی اور کام میں استعمال نہ ہوتے ہوں ۔
بچھڑے ہمراہ گاو یا بھینس عمرہ اندرون یکسال
بچہ بز ہمراہ بز اندرون عمر سہ ماہ ۔
پتے و جڑیاں ہمہ اقسام ۔
دہی
جنگلی میوہ
میوہ تر برائے استعمال ذاتی ۔
تمر ہندی خام
تخم ترکاری و درختہائے میوہ
ترکاری کے گڈے بجز آلو ۔
مٹی ۔

معافی در آمد

اشیائے ذیل محصول در آمد سے مستثنیٰ ہیں:۔
(الف) رنگ و دباغت چرم کی اشیا یعنی
(۱) ہمہ اقسام کے نباتاتی و جماداتی رنگ
چھالیں جڑیں وغیرہ جو سوت
ریشم وغیرہ کے رنگنے میں استعمال
کیجائیں ۔

نوٹ :۔ مذکورہ صدر معافی میں اشیار ذیل شامل نہ ہونگی ۔

(۱) ہینس ۔ وارنش، ڈسٹمپرٹس، ہلدی، کہتہ گیرو،

(۲) رنگ، نباتاتی اشیا اور نمک (کروم سالٹ) جو چمڑوں اور کھالوں کے دباغت اور رنگنے میں استعمال کیجاتی ہیں ۔

(ب) تانبے اور پیتل کے ڈلے اور چادریں خواہ کسی شکل میں درآمد ہوں نیز فلزات کے شکستہ ٹکڑے ۔

(ج) خام لوہا یعنی ڈلے ۔ چادریں اور پٹے

(د) سیسہ ۔ ٹین ۔ جست یا الومنیم کے ڈلے اور چادریں خواہ کسی شکل میں درآمد ہوں نیز فلزات کے شکستہ ٹکڑے مگر نالی دار لوہے کے پتر اسمیں شامل نہ ہونگے ۔

(ھ) گوشت تازہ

(و) چوبی دگونڈہ

(ز) تخم درختہائے گل و آرائشی درخت و پودے کے تخم و گڈے

(ح) پکی اینٹ و مٹی

(ط) مطبوعہ کارڈ جو بغرض فروخت درآمد ہوں

(ی) تخم سن

معافی برآمد

اشیائے ذیل محصول برآمد سے مستثنیٰ ہو،

(الف) روغن ہا ہمہ اقسام یعنی

(۱) جنگلی ضمیمہ (الف میں صراحت ہے)

(۲) دیگر تمام روغن

(ب) دباغت یا قماش شدہ جانوروں بکریوں مینڈھوں کے چمڑے جنہیں ایسے چمڑوں کی کترن بھی شامل ہوگی نیز جنگلی جانوروں کے دباغت یا قماش شدہ چمڑے ۔

(ج) جملہ مصنوعات ملکی خواہ دستی ہوں یا مشین کے بنائے ہوے ہوں ۔

ممالک محروسہ کی موقوعہ گرہنوں کے مصنوعات کو بھی محصول برآمد سے معاف کیا گیا ہے ۔

(د) میوہ تر کے درخت و پودے ۔

تاریخی حالات

ہندو دور حکومت

دکن ملک ہندوستان کا سب سے پہلا آباد حصّہ مانا جاتا ہے لیکن قدیم ترین زمانہ کی تاریخ کا پتہ نہیں چلتا۔ البتہ چند قبور شکستہ یہ نشان دے رہی ہیں کہ جو قوم یہاں آباد ہوگی وہ تمدّن سے خالی نہ ہوگی۔ یوروپین سیاح اور ماہرین آثار قدیمہ کا خیال ہے کہ یہ لوگ اپنے مُردوں کو بڑے تزک و احتشام کے ساتھ دفن کرتے تھے۔ کتابوں میں سب سے پہلا ذکر اس خطّہ کا رامائن میں ملتا ہے جسمیں اسے صحرا ڈنڈکا کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ تاریخ یہاں کی اندھرا قوم کی بادشاہت سے شروع ہوتی ہوتی ہے جسکا ذکر چندر گپت موریہ کے درباری سفیر میگا ستھنیز نے کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس حکومت میں ۳۰ شہر پناہ والی اور بہت سی بغیر شہر پناہ والی آبادیاں تھیں۔ یہاں کے بادشاہ کی فوج میں ایک لاکھ پیادے دو ہزار سوار اور ایک ہزار ہاتھی تھے۔ بعد کو اس خطّہ زمین کی حکمران قوم اشوک بادشاہ کے زیر نگیں ہوگئی جسکی تصدیق ایک سنگی منارہ سے ملتی ہے جو ضلع رائے پور میں دستیاب ہوا ہے۔ اور یہی ایک منارہ ایسا ہے جسمیں اشوک کا ذکر اُسکا نام لیکر کیا گیا ہے۔ باقی ہندوستان کے دوسرے حصّوں میں جو منارے دستیاب ہوئے ہیں اُنمیں اشوک کا نام نہیں ہے بلکہ اسکے لئے پیادا داسی وغیرہ کے الفاظ ہیں ۲۳۶ء میں اندھرا کا خاندان بالکل تباہ ہوگیا اور اسکے

بعد پھر تین سو سال تک یہاں کی تاریخ کا پتہ نہیں چلتا۔ جب تک کہ چلوکیہ خاندان کے پہلے تاجدار۔ پولاکیسین اوّل نے اپنی حکومت نہیں قایم کی۔ پولاکیسین دوم کے دور میں حکومت دکن کو بہت عروج ہوا اور شاہ ایران خسرو دوم سے اسکے سفارتانہ تعلقات قایم ہوئے۔ اور سلطنت کے حدود اتنے وسیع ہو گئے کہ ایک بادشاہ کیلئے اس کا انتظام مشکل ہو گیا چنانچہ مشرقی حصّہ سلطنت پر اس نے اپنے بھائی کو نائب بنایا۔ پولاکیسین دوم کا دارالسلطنت وتاپی تھا جو اب ضلع بیجاپور میں ہے اور اسکے بھائی نے اپنا مستقر پتھاپورم بنایا۔ یہ آخری سلطنت پہلی سلطنت سے زیادہ مدّت تک قایم رہی۔ غارہائے اجنٹہ کی صناعیاں چلوکیہ دور حکومت کے عروج کی غیر فانی یادگار ہیں اور اعلیٰ حضرت سرکار نظام نے ان کی بقاو حفاظت کا بہترین اہتمام کیا ہے اور ہزار ہا روپیہ کی لاگت سے ان کی مرمت و پختگی کیگئی ہے۔

سنہ ۷۵۳ء میں چلوکیہ خاندان کا دور ختم ہوا اور راشٹرکت خاندان کے ایک امیر نے اسے شکست دیکر اپنی حکومت قایم کی۔ راشٹرکت خاندان کا سب سے ممتاز حکمران کرشن اوّل تھا جسکی غیر فانی یادگار غارہائے ایلورہ میں کیلاس کا مندر ہے جو اُس زمانہ کی صناعی کا نہایت قابل قدر نمونہ ہے۔

سنہ ۹۷۳ء میں چلوکیہ خاندان کے امیر نے راشٹرکت خاندان کے فرمانروا کو شکست دیکر پھر چلوکیہ خاندان کی حکومت قایم کی۔ جو سنہ ۱۱۵۶ء تک قایم رہی۔ اور متعدد عالیشان مناور اپنی یادگار چھوڑ کر اپنے ایک فوجی سردار کے ہاتھوں زوال پذیر ہوئی۔ اس فوجی سردار نے کلاچوری خاندان کی بنیاد ڈالی۔ لیکن سنہ ۱۱۸۳ء میں چلوکیہ خاندان نے پھر معرکہ جیتا اور کلاچوری خاندان کو فنا کیا۔ تاہم اب انہیں اتنی

قوت نہ تھی کہ ایک وسیع سلطنت کو قابو میں رکھ سکیں اسلئے یہ سلطنت تین حصّوں میں منقسم ہوگئی۔

ایک حصّہ یادو خاندان کے زیرنگیں تھا جسکا دارالسلطنت دیوگیری (دولت آباد) تھا جسکے آخری فرمانروا رام چندر کے زمانہ میں (سنہ ۱۲۵ء تا سنہ ۱۳۰۹ء) علاء الدین خلجی نے دکن کو فتح کر لیا۔

دوسرا حصّہ ہویسلا خاندان کے ہاتھ لگا، جو میسور میں حکمراں ہوا اور سنہ ۱۳۴۶ء میں مسلمان فاتحوں نے اس حکومت کو زیر کیا۔

تیسرا حصّہ کاکتیا خاندان کے قبضہ میں آیا۔ اس خاندان کے ممتاز حکمران پرتاپ رودر دیو گنپتی رودر دیو تھے جنکی اکثر یادگاریں اسوقت قایم ہیں۔ خاصکر ہنمکنڈہ کا مندر اور ورنگل کا قلعہ۔ اس خاندان کا آخری تاجدار پرتاپ رودر دوم تھا جس نے صرف دو سال حکومت کی اور سنہ ۱۲۹۲ء میں اسکی سلطنت مسلمان فاتحوں کے ہاتھ میں آگئی۔

اسلامی حکومت

اسلامی دور میں سب سے پہلا حملہ دکن پر سنہ ۱۲۹۲ء میں علاء الدین خلجی نے کیا جو اپنے چچا جلال الدین خلجی شہنشاہ دہلی کی طرف سے بدایوں اور اودھ کا صوبہ دار تھا۔ ہندو حکمران علاء الدین کے حملہ کی تاب نہ لا سکے اور حکومت دہلی کی اطاعت قبول کر لی۔ چنانچہ محمد تغلق کے زمانہ تک دکن سلطنت دہلی کا ایک باجگذار صوبہ تھا۔ قلعہ قندھار ضلع ناندیڑ کے ایک کتبہ سے پتہ چلتا ہے کہ محمد تغلق کی حکومت

یہاں تک پہونچی ہوئی تھی۔

شاہان بہمنی

حکومت دہلی کے اضمحلال پر دکن میں ایک خود مختار اسلامی حکومت قایم ہوئی۔ جسکا پہلا حکمران سلطان علاء الدین حسن گنگو بہمنی تھا۔ جو سلطان محمد بن تغلق کی ملازمت میں ایک ادنیٰ درجہ سے ترقی کرتے کرتے اس درجہ پر پہونچ گیا۔ جو حکومت اس تاجدار نے ۱۳۴۷ء میں قایم کی وہ بہمنی حکومت کے نام سے مشہور ہے اور جو تقریباً دو صدی تک مملکت دکن میں حکمران رہی۔ اور جسمیں یکے بعد دیگرے ۱۸ بادشاہ ہوئے۔ اور انمیں سے چند بادشاہوں نے اپنے دور میں بہت کافی عروج حاصل کیا۔ خاندان بہمنی کے دوسرے تاجدار محمد شاہ اوّل نے سب سے پہلے دکن میں اپنے نام کا سکّہ جاری کیا اور راجہ تلنگانہ سے قلعہ گولکنڈہ اور ۳۳ لاکھ کا تاوان حاصل کیا۔ بیجانگر کے راجہ سے بھی لڑائی ہوئی لیکن فیصلہ کن فتح فیروز شاہ کے زمانہ میں حاصل ہوئی۔ فیروز شاہ اور ان کے بھائی احمد شاہ ولّی کی حکومتوں میں سلطنت بہمنی کو بہت عروج ہوا۔ احمد شاہ کے زمانہ تک سلاطین بہمنی کا دار السلطنت گلبرگہ تھا لیکن احمد شاہ کے زمانہ میں بیدر دار السلطنت بنایا گیا۔ اور شاہان بہمنی کے آخری دور تک یہی دار السلطنت رہا۔ اس سلطنت کے اعلیٰ ترین عروج کا دور ۱۴۶۱ء سے شروع ہوتا ہے جبکہ نظم ونسق حکومت محمد گاوان وزیر اور نظام شاہ کی والدہ ماجدہ کے ہاتھوں میں تھا نظام شاہ کی حکومت صرف دو سال رہی اور اس کے بعد ان کے بھائی محمد شاہ ثالث تخت نشین ہوے جنھوں نے بادشاہ بیگم اور وزرائے سابق کے ہاتھوں

بدستور اختیارات نظم ونسق سپرد رکھے۔ محمد شاہ ثالث کی تعلیم وتربیت خواجہ جہان وزیر سلطنت کی زیر نگرانی ہوئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ علوم وفنون میں فیروز شاہ کے بعد محمد شاہ ثالث کا مدمقابل شاہان بہمنی میں کوئی نہ تھا۔ دوسرے وزیر سلطنت محمد گاوان بھی علوم وفنون اور تدبر اور حسن انتظام میں یکتائے روزگار تھے اور بیدر کا مدرسہ اور بعض دیگر یادگاریں ان کے دور وزرات کی آجتک زندہ ہیں۔ اس دور میں سلطنت بہمنی کی وسعت ہمیشہ سے زیادہ ہوگئی اور اسکی مشرقی اور مغربی حدیں ساحل سمندر سے ملگئیں۔ اسی کے ساتھ ملک کا انتظام مالی مضبوط بنیاد پر قایم کیا گیا اور عدالت و تعلیم وغیرہ کے بہترین انتظامات عمل میں آئے۔ ۱۴۸۲ء میں محمد گاوان کو ایک رقیب امیر نے قتل کردیا اور اس کے تھوڑے ہی دن بعد محمد شاہ ثالث نے بھی انتقال کیا جسکے بعد حکومت بہمنی کا شیرازہ بکھرنے لگا۔ آخری دور میں امیر برید نے یکے بعد دیگرے کئی بادشاہ اس خاندان کے تخت پر بٹھائے اور اُتارے اور ۱۵۲۶ء میں کلیم اللہ شاہ آخری تاجدار کی برائے نام چند روزہ حکومت کے بعد اس خاندان کا خاتمہ ہوگیا اور اسکی سلطنت پانچ حصّوں میں تقسیم ہوگئی۔

(۱) عماد شاہی حکومت برار

سلطنت بہمنی کے زوال پر دکن میں جو پانچ خود مختار حکومتیں قایم ہوئیں انمیں سے ایک مُلک برار کی عماد شاہی حکومت تھی جسکا دارالسلطنت ایلچ پور تھا۔ اس سلطنت کا بانی فتح اللہ عماد شاہ تھا جو سلطنت بہمنی کا ایک عہدہ دار تھا۔ آخری حکمران اس خاندان کا برہان شاہ تھا جسکے بعد ایک غاصب کے ہاتھ میں حکومت چلی گئی اور اسی

غاصب کے زمانہ میں اس ملک کو احمد نگر کے حکمران نے فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ عماد شاہی حکمرانوں کا دور ملک برار میں ۱۴۸۵ء سے ۱۵۶۸ء تک رہا۔

(۲) عادل شاہی حکومت بیجاپور

دوسری حکومت جو سلطنت بہمنی کے زوال پر پیدا ہوئی وہ بیجاپور کی عادل شاہی حکومت تھی جسکا بانی یوسف عادل شاہ تھا اور جسکا ممتاز ترین حکمران علی عادل شاہ اوّل تھا جسکے زمانہ میں دیگر سلاطین دکن سے ملکر بیجانگر کی حکومت پر حملہ کیا گیا اور جنگ تالی کوٹہ میں فیصلہ کن فتح حاصل کر کے اس قدیم ہندو سلطنت کو دکن کی مسلمان حکومتوں میں تقسیم کر لیا گیا۔ علی عادل شاہ کے جانشین ابراہیم شاہ ثانی کے زمانہ میں علوم وفنون کا خوب چرچا ہوا اور بعض قابل یادگار عمارتیں تیار ہوئیں جنمیں سے گول گنبد کی عمارت آج بھی باقی ہے۔ علی عادل شاہ ثانی اس خاندان کا آخری تاجدار تھا جسکے زمانہ میں سیواجی نے علم خودمختاری بلند کیا اور عادل شاہی سرلشکر افضل خاں کو دہوکہ سے قتل کر کے اسکی فوج کو تاخت تاراج کر دیا۔ اور ۱۶۸۶ء میں اورنگ زیب شہنشاہ دہلی نے بیجاپور کو فتح کر کے سلطنت مغلیہ میں شامل کر لیا۔ بیجاپور میں عادل شاہی حکمرانوں کا دور ۱۴۹۰ء سے ۱۶۸۶ء تک رہا۔

(۳) برید شاہی حکومت بیدر

تیسری حکومت بیدر کی برید شاہی حکومت تھی جو محمد شاہ بہمنی کے ایک

وزیر قاسم برید نے ۱۴۹۱ء میں قایم کی۔ بیدر شاہان بہمنی کا دارالسلطنت تھا اور جب اس سلطنت کے حصے بخرے ہوگئے تو اس کے ایک وزیر نے خود دارالسلطنت اور اُسکے ملحقہ علاقوں پر اپنا قبضہ جمایا اور بریدشاہی سلطنت کی بنیاد رکھی جو ۱۶۰۹ء تک قایم رہی۔ ۱۶۰۹ء میں اسکے آخری تاجدار امیر برید شاہ ثانی کی وفات پر بیدر کو حکمران بیجاپور نے فتح کرکے اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔

(۴) نظام شاہی حکومت احمد نگر

چوتھی سلطنت احمد نگر کی نظام شاہی حکومت تھی جو ۱۴۹۰ء میں احمد نظام شاہ بحری نے محمد شاہ بہمنی دوم کو شکست دیکر قایم کی۔ اس خاندان کی ممتاز ترین ملکہ چاند بی بی تھی جس نے شہنشاہ دہلی کی افواج سے نہایت بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا اور قلعہ احمد نگر کی بذات خود مدافعت کی لیکن اس مدبّرہ ملکہ کو خود اسکی فوج کے لوگوں نے قتل کردیا اور احمد نگر پر سلطنت مغلیہ کا قبضہ ہوگیا۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد ایک حبشی امیر ملک عنبر نے پھر نظام شاہی حکومت کا علم بلند کیا اور ۲۵ سال تک اسے مغل افواج سے بچائے رکھا۔ ۱۶۲۶ء میں ملک عنبر نے انتقال کیا اور اس کے بعد ہی احمد نگر کی سلطنت کو شاہزادہ اورنگ زیب نے فتح کرکے سلطنت مغلیہ میں شامل کرلیا اور اپنے باپ شاہ جہاں کی طرف سے یہاں بطور صوبہ دار حکمرانی کرتا رہا۔ احمد نگر میں نظام شاہی حکومت ۱۴۹۲ء سے ۱۶۳۲ء تک رہی۔ اور اسکا آخری تاجدار حسین نظام شاہ تھا۔

(۵) قطب شاہی حکومت گولکنڈہ

پانچویں سلطنت قطب شاہی سلاطین گولکنڈہ کی تھی جو سلطان قلی قطب شاہ نے قایم کی۔ سلطان قلی ایک ایرانی ترکمان تھے جو سلاطین بہمنی کی ملازمت میں ترقی کرتے کرتے صوبہ تلنگانہ کی صوبہ داری تک پہونچے۔ اور ۱۵۱۲ء میں محمد شاہ بہمنی کی طرف سے اس حصہ ملک کے صوبہ دار تھے جب انھوں نے حکومت بہمنی سے علیحدہ خود مختاری کا علم بلند کیا۔ تاہم اس سلطنت کی برائے نام امارت کو کچھ دنوں بعد تک بھی قبول کرتے رہے۔ حتیٰ کہ ۱۵۱۸ء میں ورنگل کے راجہ سے جنگ ہوئی اور قلعہ گولکنڈہ ان کے ہاتھ آیا۔ اسکے بعد رفتہ رفتہ حکومت ورنگل کا بقیہ حصہ اور کھمامیٹ اور ویل گنڈہ کے قلعے اور کنڈہ پلی، راجہ مندری، ایلور وغیرہ بھی قطب شاہی سلطنت میں داخل ہوگئے اور اس سلطنت کی شمالی سرحد دریاے گوداوری تک پہونچگئی۔ سلطان قلی کو ۱۵۴۳ء میں اُن کے لڑکے جمشید نے قتل کرادیا اور خود مسند حکومت پر بیٹھا۔ جمشید کے انتقال پر تخت کے دعویداروں میں تنازعہ رہا اور آخر کار ۱۵۵۰ء میں ابراہیم قلی قطب شاہ مالک تخت و تاج ہوا اور تیس سال تک نہایت کامیاب حکومت کی حسین ساگر اور بڈویل اور کنکور کے تالاب اور ابراہیم باغ، باغ گلشن اور قصبہ ابراہیم پٹن اسی دور کی ممتاز یادگاریں ہیں۔ ۱۵۸۰ء میں انکی وفات پر محمد قلی قطب شاہ تخت نشین ہوئے جنھوں نے شہر حیدرآباد کی بنیاد رکھی چار مینار، چارکمان اور جامع مسجد کی تعمیر کی انکے دور میں سلطنت قطب شاہی اپنے منتہاے عروج

پر پہونچ گئی۔ حتیٰ کہ انھیں کے دور حکومت میں شاہ طماسپ صفوی شہنشاہ ایران
نے اپنے صاحبزادے شاہ عباس کو ایک سفیر کے ہمراہ گولکنڈہ بھیجا اور محمد قلی قطب شاہ
نے بیش قیمت تحائف کے ساتھ انھیں رخصت کیا۔ محمد قلی قطب شاہ کے بعد انکے
بھتیجے سلطان محمد قطب شاہ تخت نشین ہوے جنکے زمانہ میں ایران سے پھر
سفارت آئی اور شہنشاہ جہانگیر نے اپنے دو سفیر میر مکی اور جادو راو حیدرآباد بھیجے
جنکا اعزاز و اکرام سے استقبال کیا گیا اور پیشکش و تحائف دیکر رخصت کیا گیا۔ سلطان
محمد قطب شاہ کی ایک نمایاں یادگار مکہ مسجد ہے اور انھیں کے زمانہ میں سب سے
پہلی شاہی تاریخ کی کتاب لکھی گئی۔ ان کی وفات پر عبداللہ قطب شاہ سریر آرائے
سلطنت ہوے جنکا زمانہ حکومت تشویش و مصائب میں گذرا۔ حتیٰ کہ مغل افواج
نے دارالسلطنت میں داخل ہوکر خوب تاخت و تاراج کیا۔ شاہان مغلیہ کی
گولکنڈہ کے معاملات میں مداخلت عبداللہ قطب شاہ کے ایک وزیر میر جملہ کی
غداری اور سازش سے شروع ہوئی جسنے اپنے لڑکے کے معاملہ میں شاہنشاہ دہلی
سے امداد چاہی اور اورنگ زیب کے اصرار پر شاہجہاں نے میر جملہ کی حمایت میں
گولکنڈہ پر فوج کشی کا حکم دیا۔ عبداللہ قطب شاہ نہایت ہی سخت شرایط پر
اورنگ زیب سے مصالحت کرنے پر مجبور ہوے۔ ۱۶۷۲ء میں عبداللہ قطب شاہ
نے وفات پائی اور ان کے داماد ابوالحسن تاناشاہ جانشین ہوئے جن کے زمانہ
میں حکومت گولکنڈہ مفتوح ہوکر سلطنت مغلیہ میں شامل ہوگئی اور ابوالحسن تاناشاہ
قلعہ دولت آباد میں قید کردئے گئے اور وہیں وفات پائی۔ قطب شاہی حکومت
گولکنڈہ میں ۱۵۱۸ء سے ۱۶۸۷ء تک رہی۔ اس کے آخری تاجدار ابوالحسن تاناشاہ

کے زمانہ میں انگریز تاجر دکن میں داخل ہوئے اور شاہی فرمان کے ماتحت انکے لئے تجارت میں خاص سہولتیں مہیا کی گئیں۔

گولکنڈہ کی تسخیر کے بعد سارا ملک دکن سلطنت مغلیہ میں شامل ہو گیا اور اس کے آخری دور حکومت تک یہ دہلی کے ماتحت ایک صوبہ رہا۔ اس لئے اس زمانہ کی تاریخ میں دکن کو خاص اہمیت نہیں ہے۔ اس کے بعد اس مملکت کی تاریخ اُسوقت سے شروع ہوتی ہے جب موجودہ فرمانروائے دکن کے جداعلیٰ میر قمرالدین چین قلیچ خاں نظام الملک آصف جاہ اوّل سلطنت دہلی کی طرف سے یہاں کے صوبہ دار مقرر ہوئے اور آخری مغلیہ تاجدار کے زمانہ تک برائے نام دہلی کی حکومت کی طرف سے اسی عہدہ پر ایک خود مختار فرمانروا کی طرح حکومت کرتے رہے۔

خاندان آصفیہ کی تاریخ

میر قمرالدین چین قلیچ خاں آصف جاہ اوّل

میر قمرالدین چین قلیچ خاں آصف جاہ اوّل کا سلسلہ نسب باپ کی طرف سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک اور ماں کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے۔ اسطرح آپ باپ کی طرف سے شیخ صدیقی اور ماں کی طرف سے سید تھے۔ آپ کے دادا عابد علیخاں جو سب سے پہلے شاہجہاں کے دور حکومت میں (۱۶۵۸ء میں) ہندوستان آئے حضرت شہاب الدین

سہروردی رحمۃ اللہ کی اولاد سے تھے اور ہندوستان آنے سے پیشتر آپ قاضی بخارا کے ممتاز اور باوقار عہدہ پر فائز تھے۔ چنانچہ شاہجہاں نے نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ آپ کا استقبال کیا اور خلعت و اعزاز دیکر رخصت کیا۔ چند ماہ بعد جب آپ پھر مستقلاً ترک وطن کر کے ہندوستان آئے تو آپ کو مشیران حکومت کے زمرہ میں شامل کیا گیا اور چھ سال بعد آپ کو اجمیر کی صلہ داری کا عہدہ دیا گیا۔ ۱۶۷۷ء میں آپ ملتان کی صوبہ داری پر مامور ہوئے اور اس کے چار سال بعد آپ کو قلیچ خاں کا خطاب عطا ہوا اور امراے دربار کی صف اول میں جگہ ملی۔ ۱۶۸۱ء میں آپ شہنشاہ اورنگ زیب کے وزیراعظم ہو گئے اور شہنشاہ مذکور کے ہمراہ محاصرہ گولکنڈہ میں شریک رہے اور فوجی قیادت میں غیر معمولی قابلیت کا اظہار کیا۔ اسی محاصرہ میں آپ ایک گولے سے زخمی ہو گئے اور آخری لمحے تک غیر معمولی جرأت و بسالت کا اظہار کرتے ہوئے تیسرے روز انتقال فرمایا۔ آپکی تجہیز و تکفین شاہی اعزاز کے ساتھ ہوئی اور جس مقام پر آپ زخمی ہوئے تھے وہیں آپ کا مقبرہ تعمیر کیا گیا۔

آپ کے انتقال کے بعد شاہنشاہ اورنگ زیب نے آپ کے تمام اعزازات اور عہدہ آپ کے صاحبزادے شہاب الدین خاں پر فائز کئے جنھوں نے بعد کو غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ کا خطاب شاہنشاہ سے حاصل کیا۔ شہاب الدین خاں کو خداداد قابلیت اور فضیلت اپنے باپ سے ورثہ میں ملی تھی اور مختلف جنگی معرکوں اور نظم و نسق کے اہم کاموں میں آپنے اسکا عملی ثبوت دیا چنانچہ بہت جلد آپ شہنشاہ اورنگ زیب کے دست راست بن گئے اور

اُن کے ہمرکاب معرکہ آرا رمہمات سرکین اور خطابات اور اعزازات سے سرفراز ہوئے۔ آپ کی شادی شاہجہاں کے نامور وزیر سعداللہ خاں کی لڑکی سے ہوئی تھی۔ اور اسی لڑکی سے دارالسلطنت دہلی میں میر قمرالدین خاں پیدا ہوئے جو بعد کو نظام الملک آصف جاہ بنکر مملکت دکن کے حکمراں ہوئے۔

میر قمرالدین خاں کی پیشانی پر بچپن ہی سے ستارہ اقبال چمکتا تھا اور امراے دہلی میں آپ کو بہت جلد اتنا اقتدار حاصل ہوگیا کہ مدتوں تک آپ تخت و تاج دہلی کے سپر بنے رہے اور ملک کا نظم و نسق آپ کے اشاروں پر چلتا رہا۔ ۱۷۱۲ء میں جہانگیر شاہ ثانی کے دربار میں آپ امراے اوّل کے زمرہ میں داخل ہوئے اور ۱۷۱۳ء میں فرخ سیر کی تخت نشینی پر آپ دکن کے صوبہ دار مقرر ہوئے۔ اور نظام الملک فیرزجنگ کا خطاب عطا ہوا۔ اسی صوبہ داری کے زمانہ میں آپ کو اطلاع ملی کہ دکن کی صوبہ داری پر سید حسین علیخاں کو مامور کیا گیا ہے چنانچہ آپ شاہی حکم کی مزاحمت کئے بغیر دہلی واپس آگئے اور مراد آباد کی صوبہ داری پر مامور ہوئے۔ ۱۷۱۸ء میں آپ کو پھر دہلی واپس بلایا گیا اس کے ایک سال بعد فرخ سیر کا دور حکومت ختم ہوا اور سیدوں نے محمد شاہ کو تخت دہلی پر بٹھایا تو میر قمرالدین چین قلیچ خاں وزیر اعظم مقرر ہوئے لیکن دربار دہلی کی حالت بگڑ چکی تھی اور آپ کی اصلاحی کوششوں نے کام نہ کیا۔ بلکہ سازشی امراء نے محمد شاہ کو آپ سے بدظن کردیا جس پر آپ نے وزارت عظمیٰ سے استعفار دیکر پھر صوبہ داری دکن کا عزم کیا۔ یہاں آپ کے جانشیں مبارزخاں نے آپ کی مزاحمت کی اور شنکر کھیڑہ کے میدان میں معرکہ آرائی

ہوئی جسمیں چین قلیچ خاں کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اور آپ فاتحانہ جلوس کے ساتھ حیدرآباد میں داخل ہوے۔ شہنشاہ دہلی نے اس کارگذاری کے صلہ میں آپ کو حکومت دکن تفویض کی اور ایک ہاتھی اور چند بیش قیمت جواہرات تحفہ بھیجکر خطاب آصف جاہ سے سرفراز کیا۔ یہ واقعہ جو خاندان آصفیہ کی خودمختارانہ حکومت دکن کی ابتدا ہے ۱۷۲۴ء میں واقع ہوا۔ اور اس کے بعد سے دہلی کے متعدد انقلابات کے باوجود دکن کی حکومت نظام الملک آصف جاہ کے خاندان میں رہی۔ جسوقت نظام الملک آصف جاہ کو دکن کی حکومت تفویض ہوئی ہے اُسوقت اسکی وسعت موجودہ مملکت آصفیہ سے بہت زیادہ تھی اور دریاے تاپتی کے جنوب میں قریب قریب سارے خاکناے ہند پر حاوی تھی اور نظام الملک اس وسیع مملکت پر نہایت ہی تدبّر و استحکام کے ساتھ حکمرانی کرتے تھے۔ ۱۷۳۷ء میں آپ کو پھر دہلی طلب کیا گیا اور شہنشاہ نے آپ کے صاحبزادے ناصر جنگ کو دکن میں آپ کا جانشین بنایا۔ دو ماہ بعد آپ آگرہ و مالوہ کے صوبہ دار بنائے گئے لیکن نادر شاہ کی آمد کی خبر سُنکر آپ جلد دہلی واپس آگئے۔ نادر شاہ نے امراے دہلی میں نظام الملک کو سب سے زیادہ قابل و صاحب فراست پایا اور آپ کو دہلی کا بادشاہ بنانا چاہا لیکن نظام الملک نے اپنے آقا کی رقابت کسی طرح منظور نہ کی اور شہنشاہ کے ماتحت امیرالامرا کے عہدہ پر قناعت کی۔ اس اثنا میں ناصر جنگ نے دکن میں علم خودمختاری بلند کیا اور نظام الملک بادشاہ کے خلاف اپنے لڑکے کی بغاوت کو بھی گوارا نہ کر سکے اور اس پارہ جگر کو بغاوت کی سزا دینے کے لئے فوراً روانہ ہو گئے۔

اورنگ آباد کے قریب باپ بیٹوں کے مابین جنگ ہوئی اور بیٹا زخمی اور اسیر ہوکر باپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جنھوں نے اسے قلعہ قندھار میں قید کر دیا۔ ۱۷۴۸ء میں آپ نے برہان پور میں انتقال فرمایا اور اورنگ آباد میں شاہ برہان الدین رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کے قریب دفن کئے گئے۔ نظام الملک تاریخ کے اس پریشان کن دور میں ممتاز ترین فرد مانے گئے ہیں اور حکومت دہلی کے ماتحت یا مختلف ہندو اور مسلمان تاجدارانِ ہند میں اس پایہ کی دوسری شخصیت نہ تھی۔ چنانچہ اسی اعتبار سے سارے ملک میں جس عزت و وقعت سے آپ کو دیکھا جاتا تھا وہ اس دور کے کسی فرمانروا کو بھی حاصل نہ تھی۔

نظام الملک کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادوں میں حکومت دکن کے لئے کشمکش شروع ہوئی جس میں انگریزی اور فرانسیسی افواج نے بھی حصہ لیا لیکن بالآخر ۱۳ سال کی کشمکش کے بعد ۱۷۶۱ء میں نظام علیخاں کو غلبہ حاصل ہوا اور ۱۷۶۳ء میں وہ سریرآرائے سلطنت ہوئے اور نظام اوّل کے بعد یہی جائز وارث قرار پائے۔

نظام علیخاں نظام الملک آصف جاہ ثانی

نظام علیخاں بہادر آصف جاہ ثانی کا دور حکومت ہندوستان کی تاریخ کا نہایت ہی پرآشوب زمانہ ہے جبکہ دہلی کے تاجدارانِ مغلیہ کا شمع حیات گل ہو رہا تھا اور ان کی وسیع مملکت میں حصہ لگانے کے لئے ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک مختلف قوتیں آپس میں دست و گریباں تھیں۔ اسی

کے ساتھ ملک کے اندرونی معاملات بھی تشویشناک صورت اختیار کیے ہوئے تھے اور خزانہ شاہی کی تنگی ان اثرات پر قابو پانے میں حائل ہو رہی تھی۔ انگریزی فوج کا سالانہ خرچ ادا نہیں ہو رہا تھا اور انگریزوں کے علاوہ دیگر ساہوکاروں کے قرض کی رقم بڑھتی جاتی تھی۔ ایک طرف مرہٹوں کی قوت بڑھ رہی تھی اور دوسری طرف حیدر علی کی فتوحات بڑھتی جاتی تھیں اور نظام الملک کے لئے یہ فیصلہ کرنا دشوار تھا کہ وہ کس کا ساتھ دیں۔ تاہم ۱۷۹۰ء میں انگریزوں سے ایک معاہدہ ہو گیا جیسے نظام علیخان بہادر آخر وقت تک مضبوطی کے ساتھ قایم رہے۔ ۱۷۹۵ء میں کردلہ کے میدان میں نظام علیخان بہادر کو مرہٹوں کے مقابلہ میں سخت شکست ہوئی جس سے اُن کی حکومت کی اندرونی مشکلات میں اور اضافہ ہو گیا لیکن ۱۷۹۹ء میں نظام علی خان بہادر کی افواج کی مدد سے انگریزوں نے ٹیپو سلطان کو شکست دی اور اسکی حکومت کا ایک حصہ انگریزوں اور نظام علیخان بہادر کے مابین تقسیم ہو گیا۔ ۱۳ر جولائی ۱۷۹۹ء کے معاہدہ سے جو ان دو حلیفوں کے مابین ہوا نظام علیخان بہادر کو گونہ سکون حاصل ہوا لیکن اسکے چند ہی سال بعد ۱۸۰۳ء میں چالیس سال کی پر از مشکلات و کشمکش حکومت کے بعد نظام علیخان بہادر نے انتقال فرمایا۔

سکندر جاہ نظام الملک آصف جاہ ثالث

۱۸۰۳ء میں جب سکندر جاہ بہادر آصف جاہ ثالث تخت نشین ہوئے تو ملک کی حالت بہ نسبت پیشتر کے بہت کچھ پرسکون ہو چکی تھی اور اپنے

قابل وزیر میر عالم کی امداد سے سکندر جاہ بہادر نے ملکی نظم و نسق میں بہت کچھ اصلاحیں کیں جو پُرامن زمانہ میں کامیاب و مر سبز ہوئیں۔ ۱۸۰۸ء میں میر عالم کا انتقال ہوا اور سکندر جاہ بہادر نے کچھ دنوں تک وزارت عظمیٰ کے فرائض بنفس نفیس انجام دینے کے بعد میر عالم کے صاحبزادے منیر الملک کو وزیر بنایا لیکن اصل اختیارات وزارت عظمیٰ راجہ چندو لال کو سپرد کئے جنکے زمانہ میں باوجود انتظامی اصلاحات کے حکومت کی مالی دشواریاں بڑھ گیئں۔ حتیٰ کہ ۱۸۲۲ء میں سر چارلس مٹکاف (جو بعد کو لارڈ ہو گئے) کے مشورہ سے چند انگریز حکام کو انتظامات حکومت کی درستی کیلئے بلایا گیا۔ تاہم حکومت پر قرض کا بار اتنا زیادہ ہو گیا تھا کہ اسکی ادائیگی کے لئے شمالی سرکار کا علاقہ ایک کروڑ ساڑھے ۱۶ لاکھ میں انگریزوں کے حوالے کر دیا گیا۔ ۱۸۲۹ء میں سکندر جاہ بہادر نے انتقال فرمایا اور آپ کے صاحبزادے ناصر الدولہ بہادر جانشیں ہوئے۔

ناصر الدولہ نظام الملک آصف جاہ رابع

نواب ناصر الدولہ آصف جاہ رابع نے ۱۸۲۹ء میں تخت نشین ہوتے ہی ملک کے انتظامات میں زبردست تغیرات اور اصلاحات نافذ کیں۔ لیکن سرکاری خزانہ کی حالت اسقدر ابتر ہو چکی تھی کہ کوئی کوشش کارگر نہ ہو سکی اور ۱۸۴۳ء میں راجہ چندو لال نے قرض ادا کرنے اور انگریزی فوج کے سالانہ خرچ کا بقایا دینے اور عمال حکومت اور فوج کی تنخواہیں دینے کے لئے انگریزوں سے ایک کروڑ روپیہ قرض مانگا جسکے عوض میں ۱۷ لاکھ روپیہ سالانہ کی

آمدنی کا ایک حصّہ ملک انگریزوں کے حوالے کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن یہ معاملہ طے نہ ہوا تھا کہ راجہ چندولال نے پیرانہ سالی کی بنا پر وزارت عظمیٰ سے کنارہ کشی اختیار کی اور کچھ دنوں تک انتظامات میں بہت زیادہ ابتری رہی۔ بالآخر ۱۸۵۳ء میں نواب سراج الملک کی وزارت میں صوبہ برار اور ضلع شولاپور کے متصل سرحدی اضلاع انگریزوں کو دیکر ایک جدید معاہدہ کیا گیا اور قرضوں کی ادائی کیگئی۔ جو علاقہ انگریزوں کو اس معاہدہ کی رو سے ملا اُسکی سالانہ آمدنی پچاس لاکھ روپیہ تھی۔ اسی سال نواب سراج الملک کا انتقال ہوگیا اور ناصرالدولہ بہادر نے آپ کے بھتیجے سالار جنگ اوّل کو وزیراعظم بنایا جنکی عمر اسوقت صرف ۱۸ سال کی تھی اور جنھوں نے اپنے حسن انتظام اور قابلیت سے آگے چلکر کافی نام و نمود حاصل کیا آپ نے ہر شعبہ حکومت کے انتظامات میں اصلاح کی اور سارا نظام زمانہ حال کی متمدن حکومتوں کے نمونہ پر قایم کیا۔ ۱۸۵۷ء میں ناصرالدولہ بہادر نے انتقال فرمایا اور افضل الدولہ بہادر آپکے جانشین ہوئے۔

نواب ناصرالدولہ بہادر کے زمانہ کے دو واقعات خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنسے خاندان آصفیہ کے روایاتی جذبات وفاداری کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک واقعہ تو یہ ہے کہ ناصرالدولہ بہادر نے اپنے ایک ملازم خاص سے کہا تھا کہ میری سب سے بڑی تمنا یہ ہے کہ جسطرح تو میرے سامنے دست بستہ کھڑا رہتا ہے اسی طرح میں دہلی میں اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوں۔ دوسرا واقعہ یہ ہے کہ وارن ہیسٹنگز گورنر جنرل ہندوستان نے شاہان دکن و لکھنؤ سے کہا کہ وہ ہز مجسٹی کا

لقب اختیار کر لیں۔ چنانچہ شاہ اودھ نے ایسا ہی کیا لیکن ناصر الدولہ بہادر نے جواب دیا کہ میں اپنے آقا شاہنشاہ کے برابر کا لقب نہیں اختیار کرسکتا۔

سر افضل الدولہ نظام الملک آصف جاہ خامس

نواب افضل الدولہ بہادر کی تخت نشینی ایسے وقت میں ہوئی جبکہ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑک رہی تھی اور شمالی ہند کے غدر کے اثرات دکن میں بھی نفوذ کر رہے تھے اگر افضل الدولہ بہادر نے اس سیلاب کا ساتھ دیدیا ہوتا تو آج ہندوستان کی تاریخ کا رخ دوسرا ہوتا لیکن درحقیقت ہندوستان میں انگریزی حکومت کی بقا کا اصلی سبب یہی تھا کہ افضل الدولہ بہادر نے انگریزوں کے ساتھ معاہدوں کو وفاداری کے ساتھ قایم رکھا اور یہی نہیں بلکہ حیدر آباد کی افواج نے غدر کو فرو کرنے میں عملی اور نمایاں حصہ لیا۔ چنانچہ جب غدر فرو ہونے پر ملک کمپنی کی حکومت سے تاج برطانیہ کو منتقل ہوا تو نائب تاج برطانیہ کی طرف سے اس مخلصانہ وفاشعاری کا اعتراف کیا گیا اور بہت سے تحائف اور اضلاع شوراپور و رائچور و دھاراسیو بطور ہدیہ انگریزی حکومت کی طرف سے افضل الدولہ بہادر کو پیشکش کئے گئے۔ اور نیز پچاس لاکھ کا قرضہ جو ان کے ذمہ تھا وہ منسوخ کر دیا گیا۔ سنہ ۱۸۶۱ء میں اسٹار آف انڈیا کا تمغہ و خریطہ بھی اسی وفاشعاری کے صلہ میں افضل الدولہ کو تفویض ہوا اور یہ پہلا خطاب تھا جو انگریزی حکومت کی طرف سے فرمانروائے دکن نے قبول کیا۔ اس کے پیشتر تاجداران دکن وہی خطابات اختیار کرتے

تھے جو حکومت دہلی سے عطا ہوتے تھے چنانچہ نظام علی خاں کو چونکہ وہاں سے کوئی خطاب نہیں ملا۔ اسلئے انھوں نے اپنے نام کے ساتھ کوئی خطاب شامل ہی نہیں کیا۔ ۱۲ سال کی حکومت کے بعد اپنی عمر کے ۴۳ ویں سال میں افضل الدولہ بہادر نے ۱۸۶۹ء میں انتقال فرمایا اور آپ کے صغیرسن صاحبزادے میر محبوب علیخاں آپ کے جانشین قرار پائے۔

سر محبوب علیخاں بہادر آصف جاہ سادس

افضل الدولہ بہادر کے انتقال کے وقت آپ کے اکلوتے فرزند میر محبوب علیخاں کا سن صرف ڈھائی سال کا تھا لیکن دستور سلطنت کے بموجب اُسی وقت آپکی رسم تاجپوشی ادا کیگئی اور انتظام حکومت کیلئے سر سالار جنگ بہادر اور نواب شمس الامراء بہادر کو مشترکہ طور پر مختار بنایا گیا۔ نواب شمس الامراء کی وفات پر سر سالار جنگ تنہا مختار رہے اور ۱۸۸۳ء میں جب سر سالار جنگ نے بھی انتقال کیا تو پانچ اراکین کی ایک کونسل بنائی گئی جسکے صدر خود آصف جاہ سادس بہادر اور معتمد سر سالار جنگ بہادر کے صاحبزادے نواب میر لائق علی خاں بہادر سالار جنگ ثانی مقرر ہوے۔ آصف جاہ سادس کی تعلیم و تربیت سر سالار جنگ جیسے عالی دماغ مدبر کی زیر نگرانی ہوئی اور سر سالار جنگ ہی نے آپکو کاروبار حکومت کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ ۱۸۷۷ء کے دربار دہلی میں جبکہ آپکی عمر صرف ۱۱ سال کی تھی آپ نے سر سالار جنگ کی معیت میں شرکت کی اور اپنی عمر کے پندرھویں سال آپ نے سر سالار جنگ ہی کے ہمراہ اپنی مملکت

کا دورہ کیا۔ ۵ رفروری ۱۸۸۴ء میں جب آپکی عُمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو آپ کو پورے اختیارات کے ساتھ زمام حکومت تفویض ہوئی اور یہ رسم خود نائب تاج برطانیہ لارڈ رپن، گورنر جنرل ہند نے اپنے ہاتھوں سے انجام دی۔ یہ دن مملکت حیدرآباد کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے اسلئے کہ اس روز سب سے پہلی مرتبہ وائسرائے و گورنر جنرل ہند نے حیدرآباد میں قدم رنجہ فرمایا اور میر محبوب علیخاں پہلے فرمانروائے دکن تھے جنھیں ملکہ معظمہ کے نائب نے بہ نفس نفیس مسند نشین کیا۔ اور اس موقعہ پر ایک پُرجوش تقریر کی جسمیں نوجوان فرمانروا کی ذات سے بہت سی توقعات وابستہ بتائی گئیں۔ ان توقعات کو اعلیٰ حضرت غفران مکان نے بڑی حد تک پورا کیا اور کیوں نہ ہوتا اسلئے کہ جو مدبرین اور نامور امرا آپ کے گرد و پیش رہے وہ آجتک ہندوستان کے گرانمایہ افراد میں شمار ہوتے ہیں اور خود اعلےٰ حضرت کی خداداد ذہانت و قابلیت اور اعلےٰ کیریکٹر نے اس بیش بہا صحبت سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا۔ چنانچہ اس دور میں حکومت کے ہر شعبہ میں اصلاح کیگئی۔ اور عدالت، تعلیم، پولیس، ذرایع آبپاشی وغیرہ کی توسیع اور نظم جدید پر وافر رقوم خرچ کیگئیں۔ لیکن اسکے باوجود بھی خزانہ شاہی کی پس انداز رقوم میں غیر معمولی اضافہ ہوتا رہا۔

ان اصلاحات ملکی کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حضرت غفران مکان کے تعلقات موالات برطانوی حکومت سے بھی بڑھتے گئے اور جب ہندوستان کی شمال مغربی سرحد پر روسی حملہ کا خطرہ دامنگیر ہوا تو فرمانروائے دکن نے ساٹھ لاکھ روپیہ نقد سے حکومت برطانیہ کی امداد کی اور اسی طرح ۱۸۸۵ء میں جنگ مصر کے موقعہ پر حیدرآباد کی افواج کی خدمات فیاضی کے ساتھ پیشکش کیگئیں۔

اعلیٰحضرت غفران مکان اپنے زمانہ کی ایک بے نظیر ہستی تھے اور آپکی ہردلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ آجتک حیدرآباد کے لوگ "محبوب بادشاہ" کے نام پر آبدیدہ ہوجاتے ہیں۔ رعایا کا درد آپکے دل میں اتنا تھا کہ آپ راتوں کو بھیس بدلکر انکی تکالیف معلوم کرنے نکلا کرتے تھے۔ اور آپکی فیاضی کا یہ عالم تھا کہ جو شخص آپ کے پاس پہونچ جاتا وہ نہال ہوکر واپس آتا۔ اسی کے ساتھ آپکے مجاہدات نفسی اور سانپ کے زہر کو دور کرنے کی صلاحیت آپ کو زمرہ کاملین میں شامل کرتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے اس کیریکٹر اور اعلیٰ دل و دماغ کی شخصیت اس دور میں کوئی دوسری ہندوستان کے اندر نظر نہیں آتی تھی۔

۳۱ اگست سنہ ۱۹۱۱ء کو آپ نے مرض فالج میں دفعتہً انتقال فرمایا اور موجودہ فرمانروائے دکن اعلیٰحضرت میر عثمان علیخاں بہادر اُسی روز آپکی جگہ سریرآرائے سلطنت دکن ہوئے۔

اعلیٰحضرت میر عثمان علی خان بہادر آصف جاہ سابع

اعلیٰحضرت میر سر عثمان علیخان بہادر موجودہ فرمانروائے دکن کی عمر تخت نشینی کے وقت ۲۵ سال کی تھی اور چونکہ آپکی ابتدائی تعلیم و تربیت ایک شفیق باپ کے سایۂ عاطفت میں ہوئی تھی اسلیے زمام حکومت ہاتھ میں لینے سے پہلے ہی آپ نظم و نسق کی تفصیلات سے واقف ہوچکے تھے اور اپنی خداداد ذہانت و قابلیت سے اس ابتدائی تجربہ کا بہترین نفع حاصل کیا تھا۔ چنانچہ تخت سلطنت پر متمکن ہوتے ہی ایک طرف تو آپ نے حکومت برطانیہ کو اپنی خاندانی وفاشعاری کا یقین دلایا

اور دوسری طرف اپنی رعایا کو اطمینان دلایا کہ انکی فلاح وبہبود ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہیگی - چنانچہ بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ ان دونوں وعدوں میں آپ ثابت قدم رہے - اور لارڈ ہارڈنگ نے اور ایک سے زیادہ انگریز ریزیڈنٹوں نے اسکا مختلف مواقع پر علانیہ اعتراف کیا - حکومت برطانیہ کے ساتھ وفا شعاری کا بہترین ثبوت دوران جنگ یورپ میں دیا گیا جبکہ مملکت حیدر آباد کے فوجی، مالی اور مادی وسائل دریا دلی کے ساتھ حکومت برطانیہ کو پیش کر دئے گئے - حیدر آباد کی امپیریل سروس کیولری نے مصر کے معرکوں میں نمایاں خدمات انجام دیں اور اختتام جنگ تک یہ فوج مصر ہی کے محاذ پر رہی - اور اس کے علاوہ فوجی بھرتی میں مملکت حیدر آباد کے اندر پوری مستعدی سے مدد کیگئی - مالی امداد کے ذیل میں اعلیٰ حضرت نے تقریباً دو کروڑ روپیہ سکہ عثمانی نقد چندہ میں اور ڈیڑھ کروڑ سے اوپر انگریزی سکہ جنگی قرضہ میں دیا - ١٩١٨ء میں اختتام جنگ پر اعلیٰ حضرت نے برطانوی حکومت کو ۵۰ لاکھ روپیہ قرض دیکر حکومت ہند کی مالی دشواریوں کو بہت بڑی حد تک رفع کر دیا - اسکے علاوہ حیدر آباد کے سرکاری کارخانوں میں جنگی سامان اور گاڑیاں بکثرت تیار کرا کے جنگ میں بھیجی گئیں جنپر ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ حکومت حیدر آباد کا خرچ ہوا - اور چارے کیلئے وسیع آراضیاں بلا لگان کے انگریزی حکومت کے حوالے کر دی گئیں ان فیاضانہ امدادوں کا مسٹر فریزر ریزیڈنٹ نے ایک ضیافت کے موقعہ پر علانیہ اعتراف کیا - اور ملک معظم نے اس کے صلہ میں "اگزالٹڈ ہائنس" اور "یار وفادار سلطنت برطانیہ" کے ممتاز خطابات عطا فرمائے اور اپنے دستخطی خط میں شکریہ کے

ساتھ اس غیر معمولی جذبہ وفاداری کا اعتراف کیا۔

اعلےٰحضرت کی رعایا کے ساتھ ہمدردی کا سب سے بڑا ثبوت وہ عظیم الشان علمی کارنامے ہیں جو اہل ملک کی فلاح و بہبود کیلئے انجام دئے گئے ہیں اور جنکی وجہ سے عثمانی دور حکومت تاریخ ہندوستان میں ایک قابل یادگار دور بنگیا ہے۔ خاصکر رعایا کی تعلیم و تربیت سے اعلیٰحضرت کو اسقدر دلچسپی ہے کہ اس مد میں رقم کثیر ہر سال صرف کیجاتی ہے اور ہر سال ہزارہا مدارس کا ملک کے مختلف گوشوں میں اضافہ ہورہا ہے۔ حیدرآباد کی تعلیمی ترقی کا اعلیٰ ترین کارنامہ عثمانیہ یونیورسٹی کا افتتاح ہے جو ہندوستان میں اپنی نوعیت کی پہلی یونیورسٹی ہے اور جسمیں کل علوم کی تعلیم دیسی زبان اُردو کے ذریعہ سے دیجاتی ہے۔ اسطرح یہ احسان دور عثمانیہ کا نہ صرف اہل حیدرآباد کی آئندہ نسلوں پر ہے بلکہ ملک ہندوستان کی دیسی زبان اُردو بھی اس احسان سے سبکدوش نہیں ہوسکتی۔

اسی طرح محکمہ عدالت کی اصلاح اور عدالتی و انتظامی اختیارات کی علٰحدگی ایک ایسا کام ہے جو محض رعایا کی فلاح کو مدنظر رکھکر کیا گیا ہے حالانکہ برطانوی ہند میں باوجود اصرار اور متواتر مطالبہ کے ابھی تک یہ عمل میں نہیں آیا ہے۔ ان میں سے بعض کارناموں کا ذکر مختلف عنوانات کے ماتحت آگے کے اوراق میں آئے گا۔

طرز حکومت

اعلیٰحضرت کا شاندار ترین انتظامی کارنامہ وہ فرمان مبارک ہے جو نومبر ۱۹۱۹ء

میں نافذ کیا گیا اور جسکے بموجب ملک کی حکومت میں وزراء کی ایک مجلس کو شریک کیا گیا جسمیں ایک صدر اور سات اراکین رکھے گئے۔ اس مجلس کی صدارت عظمیٰ کا منصب سب سے پہلے موئید الملک سر علی امام کو تفویض کیا گیا جو برطانوی ہند میں انصرام امور حکومت کا کافی تجربہ حاصل کر چکے تھے۔ سر علی امام کے مستعفی ہونے کے بعد نواب ولی الدولہ بہادر صدر اعظم ہوئے اور آجکل یمین السلطنتہ مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر صدر اعظم ہیں۔ اس مجلس کا نام باب حکومت رکھا گیا اور اسکے دیگر اراکین میں سے سات اراکین صدر المہام محکمہ جات ہیں اور ایک رکن بلاقلمدان وزارت ہے۔ موجودہ اراکین باب حکومت حسب ذیل ہیں:-

۱۔ راجہ رایان راجہ سر کشن پرشاد مہاراجہ بہادر یمین السلطنتہ، کے سی آئی ای، جی سی آئی ای، صدر اعظم۔

۲۔ نواب ولی الدولہ بہادر۔ صدر المہام محکمہ جات فوج و علاج مواشی، و تعلیم و رصد خانہ، و آثار قدیمہ، و پیمائش بلدہ، و رجسٹریشن و اسٹام و پٹہ خانہ و مطبع۔

۳۔ نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر کے ٹی، بی اے۔ ال ال ڈی۔ صدر المہام محکمہ جات مال، و محاسبی و خزانہ و دار الضرب و سکہ قرطاس، و اسٹیشنری، و ریلوے و معادن و قوت برقی و کارخانہ جات و انجمن ہائے امداد باہمی۔

۴۔ لفٹنٹ کرنیل سر آراچ ٹینو کیس ٹرنچ، سی آئی ای، او بی ای، آئی اے۔ صدر المہام محکمہ جات مالگذاری و پولیس و مجالس، و زراعت و شمار و اعداد، و آبکاری و کروڑگیری، و جنگلات و صنعت و حرفت و تجارت و لوکل فنڈ۔

۵۔ نواب عقیل جنگ بہادر۔ صدر المہام محکمہ جات تعمیرات عامہ و عمارات و

شاہراہ و آبپاشی و آبرسانی و ڈرینج و ٹیلیفون و قوت برقی و راضلاع۔

۶۔ نواب لطف الدولہ بہادر۔ صدرالمہام محکمہ جات عدالت و امور مذہبی۔

۷۔ نواب مہدی یار جنگ بہادر۔ ایم اے (آکسن) صدرالمہام محکمہ جات سیاسیات و پولیس کمشنر، و آرائش بلدہ و میونسپلٹی و باغات عامہ۔

۸۔ نواب سر امین جنگ بہادر۔ کے سی آئی ای، سی ایس آئی، ایم اے، بی ایل، ال ال ڈی، ایف آر اے ایس۔ صدرالمہام پیشی مبارک و توشہ خانۂ عامرہ۔

اس مجلس کا کام امور انتظامی میں اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہ کو مشورہ دینا ہے اور آخری فیصلہ ہر حالت میں اعلیٰ حضرت کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن عملاً اعلیٰ حضرت عموماً باب حکومت کے مشوروں سے اختلاف نہیں فرماتے اور اس طرح ایک دستوری فرمانروا کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔

باب حکومت کے علاوہ ایک مجلس قانون ساز بھی ہے جس کے صدر صدر اعظم باب حکومت ہیں اور نائب صدر صدرالمہام شعبہ جات متعلقہ ہوتے ہیں۔

صدر و نائب صدر کے علاوہ اسمیں بیس اراکین ہیں جنکے موجودہ نام حسب ذیل ہیں:۔

اراکین بحیثیت عہدہ

۱۔ نواب ہاشم یار جنگ بہادر۔ معتمد سررشتہ قانون سازی۔

۲۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر معتمد سررشتہ عدالت و پولیس و متفرقات۔

۳۔ نواب مرزا یار جنگ بہادر۔ میر مجلس عدالت عالیہ (چیف جسٹس ہائیکورٹ)

اراکین سرکاری

۴۔ نواب اختر یار جنگ بہادر۔ معتمد امور مذہبی۔

۵۔ نواب فخر یار جنگ بہادر۔ معتمد سررشتہ مال۔

۶۔ نرائن راؤ۔ نائب معتمد سررشتہ مالگذاری۔

۷۔ مولوی مرزا ابو الحسن خاں صاحب۔ معتمد سیاسیات۔

۸۔ نواب جیون یار جنگ بہادر۔ رکن عدالت عالیہ (جج ہائیکورٹ)

۹۔ رائے لشیشور ناتھ صاحب۔ رکن عدالت العالیہ

۱۰۔ راجہ بہادر وینکٹ رام ریڈی۔ کوتوال بلدہ۔

۱۱۔ بی۔ اے۔ کالنس، آئی سی ایس، ناظم و معتمد سررشتہ تجارت و صنعت و حرفت۔

۱۲۔ مولوی محمد غلام دستگیر صاحب۔ اول تعلقدار ضلع اطراف بلدہ۔

اراکین غیر سرکاری

۱۳۔ میر ابراہیم علی صاحب۔ میر مجلس صدر عدالت پائگاہ نواب سر وقار الامرا

۱۴۔ مولوی ابوالحسن سید علی صاحب وکیل

۱۵۔ پنڈت سری پت راؤ صاحب "

۱۶۔ مولوی دوست محمد خاں صاحب

۱۷۔ نواب بہادر یار جنگ بہادر۔ جاگیردار۔

۱۸۔ راجہ بنسی لال مرلی لال بہادر دیسمکھ ساہوکار

اراکین غیر معمولی

۱۹۔ سید محمد عسکری حسن۔ بیرسٹرایٹ لا۔

۲۰۔ راجہ دھونڈے راج بہادر

اس مجلس میں مسودات قانون پیش ہوتے ہیں اور بحث مباحثہ ہو کر مرتب ہوتے ہیں اور باب حکومت کے توسل سے اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہٗ کی منظوری حاصل کر کے ملک میں نفاذ پذیر ہوتے ہیں۔ غیر سرکاری اراکین کو حکومت کے کاموں کی تنقید کا بھی موقعہ بھی دیا جاتا ہے۔

یہ ساخت مرکزی حکومت کی تھی جسمیں اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہٗ کو شاہی اختیارات اور صدر اعظم کو وزارت عظمیٰ کے اختیارات اور صدر المہامان محکمہ جات کو وزرائے سررشتہ کے اختیارات حاصل ہیں۔ باقی حکومت کا تفصیلی نظام قریب قریب وہی ہے جو برطانوی ہند یا کسی اور متمدن حکومت میں ہے۔ صرف عہدوں کے نام کا اور کہیں کہیں ان کے فرایض کا فرق ہے۔

دور عثمانی کے کارنامے

مختلف محکمہ جات سرکاری نے اعلیٰحضرت میر عثمان علیخان کے دور میں جو ترقیاں کی ہیں ان کی تفصیل مختلف محکمہ جات کی سرگرمیوں کے ذکر میں آگے آئے گی۔ لیکن اس موقعہ پر بعض اُن کارہائے نمایاں کو الگ کر کے دکھا دینا نامناسب نہ ہوگا جو اعلیٰحضرت کے دور حکومت کی خصوصیات ہیں۔ انمیں سب سے پہلا کام اُس منبع علوم و فنون کا آتا ہے جو۔۔

عثمانیہ یونیورسٹی

کے نام سے مشہور ہے اور جس نے اعلیٰحضرت کی شہرت کو تاریخ ہند میں نمایاں ترین جگہ دیدی ہے۔ ہندوستان کے قومی لیڈر مدتہائے دراز سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہندوستانی بچوں کو علوم وفنون کی تعلیم اُنکی مادری زبان میں دیجائے اور غیر ملکی انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے سے بچوں کی عمر کا بہت بڑا حصہ اس غیر ملکی زبان کو حاصل کرنے میں صرف ہو جاتا ہے اسلئے اصل علوم وفنون کے حصول کا وقت بہت کم رہ جاتا ہے۔ تاہم برطانوی ہند میں اقوام کے شدید اور متواتر مطالبہ کے باوجود یہ تغیر عمل میں نہیں آیا لیکن اعلیٰ حضرت خلداﷲ ملکہٗ نے اس مطالبہ کو جو سارے ہندوستان کا مطالبہ تھا اپنے دور حکومت میں پورا کر دیا اور عثمانیہ یونیورسٹی کا افتتاح کیا جسمیں اعلیٰ ترین مدارج تک ذریعہ تعلیم دیسی زبان اُردو رکھی گئی ہے اور ایک مخصوص شعبہ دارالترجمہ کے نام سے مختلف علوم و فنون کے ماہرین کا غیر زبانوں سے اُردو زبان میں کتابوں کا ترجمہ کرنے کیلئے قائم کیا گیا ہے جس سے ہر سال بکثرت کتابیں شایع ہو کر اُردو زبان کے لٹریچر کو سیراب کر رہی ہیں۔ اس یونیورسٹی کا معیار تعلیم اتنا بلند ہے کہ ممالک متمدنہ یورپ وانگلستان میں اسکی ڈگریاں تسلیم کیجاتی ہیں۔ اور ذریعہ تعلیم دیسی زبان ہونیکی وجہ سے بکثرت شائقین علم ہر سال یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو کر نکلتے ہیں۔ یہ یونیورسٹی ۱۹۱۷ء میں قایم ہوئی اور اسی قلیل مدت میں اسنے اپنی شہرت اکناف عالم میں پہونچادی۔

عدالتی و انتظامی اختیارات کی علٰحدگی

دوسرا اہم کارنامہ انتظامی اور عدالتی اختیارات کی علٰحدگی اور شعبہ عدالت میں دقیق اصلاحات ہیں جنکی وجہ سے حیدرآباد کا شعبہ عدالت متمدن دنیا کے بہترین نمونہ کے مساوی ہوگیا ہے۔ اور انتظامی اختیارات کے الگ کر دینے سے حیدرآباد کی عدالتوں سے خالص اور بے لوث انصاف کی ضمانت ہوگئی ہے۔ یہ اصلاح بھی درحقیقت ہندوستان کے قومی مطالبہ کا ایفا ہے۔ حالانکہ برطانوی ہند میں باوجود متواتر تقاضے کے ابھی تک حکومت نے اس اصلاح کی طرف قدم نہیں بڑھایا ہے لیکن اعلیٰحضرت خلد اللہ ملکہٗ کے دور حکومت میں منجملہ اور شعبوں کے اس معاملہ میں بھی برطانوی ہند کیلئے ایک بہتر نمونہ پیش کردیا گیا ہے۔ خوش قسمتی سے ان اصلاحات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے ایک ممتاز ماہر قانون کی خدمات مملکت حیدرآباد کو حاصل ہوگئیں جنھوں نے اپنی اصابت رائے اور انتظام عدالت کی قابلیت سے مملکت ہذا کے نظام عدالت کو تمام نقائص سے پاک کرکے حقیقی معنوں میں منبع انصاف بنادیا۔ یہ نواب مرزا یار جنگ بہادر، میر مجلس عدالت عالیہ (چیف جسٹس ہائی کورٹ) ہیں جو تیرہ سال سے نہایت متعدی اور تندہی کے ساتھ اپنے اہم فرائض انجام دے رہے ہیں، اور حیدرآباد کے سرکاری حلقوں میں کافی ہردلعزیزی حاصل کرچکے ہیں۔

بابِ حکومت کا قیام

تیسرا نمایاں کام دورِ عثمانی کا نفاذ اصلاحات آئینی ہے جسکے بموجب ۱۹۱۹ء میں باب حکومت اور مجلس قانون ساز کا وجود ہوا۔ اسکا ذکر تفصیل کے ساتھ صفحات ماقبل میں کیا جاچکا ہے۔

عثمان ساگر و حمایت ساگر

فلاح عامہ کے کاموں میں اہم ترین کارنامہ عثمان ساگر اور حمایت ساگر کی تعمیر سمجھا جائے گا۔ جس سے ایک طرف تو دریاے موسی کے سیلاب کی مستقلاً روک تھام ہوگئی اور دوسری طرف شہر کے لوگوں کی پیاس بجھانے اور وسیع رقبہ زرعت کو سیراب کرنے کیلئے پانی کا انتظام ہوگیا۔ ان تعمیرات کی ضرورت ۱۹۰۸ء کے دریاے موسی کے سیلاب سے پیدا ہوئی جبکہ شہر کا ایک حصہ تباہ ہوگیا تھا اور بکثرت جانوں اور لکھوکھا کی املاک کا نقصان ہوا تھا۔ ایسے سیلاب برطانوی ہند کے دریاؤں میں اکثر آتے رہتے ہیں اور انمیں جان و مال کا نقصان بھی ہوتا رہتا ہے لیکن اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہٗ کی ہمدرد اور فیاض حکومت رعایا کے اس نقصان کو برداشت نہ کرسکی اور وافر قوم کے خرچ سے اس سیلاب کی روک تھام کی۔ موسی ندی حیدرآباد شہر کے بیچ سے ہوکر نکلتی ہے اور شہر میں داخل ہونے سے پیشتر ایک دوسرے دریا عیسی ندی کا پانی بھی اپنے میں شامل کرلیتی ہے۔ عثمان ساگر اور حمایت ساگر ان دونوں کے ایک میں ملنے

سے پہلے دونوں کے پانی کو روک لیتے ہیں اور وسیع تالابوں میں جمع کرکے ان سے آبرسانی اور آبپاشی کا کام لیتے ہیں اور بقدر ضرورت ان دریاؤں میں بھی پانی جاری رکھتے ہیں لیکن ان کے کوہ پیکر آہنی ہندول سے دریاؤں کے پانی کو بے لگام بہنے کا یارا نہیں رہا۔ عثمان ساگر کا بند دریائے موسی پر ہے اور اسمیں ۵۴،۰۰۰ روپیہ خرچ ہوا۔ دریائے عیسی کا بند حمایت ساگر کہلاتا ہے جسکی تعمیر پر ۹۱،۷۵،۰۰۰ روپیہ کی لاگت آئی ہے۔

عثمان ساگر کے بند پر ایک نہایت ہی خوشنما باغیچہ عوام الناس کی تفریح اور ہواخوری کیلئے بنادیا گیا ہے اور اب اسی کے پاس عورتوں کے لئے ایک علحدہ باغیچہ تیار کیا جا رہا ہے۔

اسی طرح شہر کے اندر دریائے موسی کے کنارے ایک وسیع اور خوشنما باغ عثمانیہ پارک کے نام سے تعمیر کیا گیا ہے جو ہندوستان کے خوبصورت ترین پارکوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اب یہ بھی تجویز ہے کہ ایک بند اور تعمیر کرکے دریا کے اُس حصّہ کو پُر کر دیا جائے جو شہر سے متصل ہے اور اسطرح تفریح و دلچسپی کا ایک اور دلفریب منظر تیار ہو جائے۔ غرضکہ یہی دریا جس نے ۱۹۰۸ء میں حیدرآباد کی آبادی پر مصیبت نازل کی تھی اب دور عثمانیہ کی برکات سے باشندوں کی تفریح اور نفع رسانی کا کام کر رہا ہے۔

نظام ساگر

ایک اور معرکہ آرا تعمیر اس دور کی نظام ساگر ہے جو دریائے مانجرا کے پانی کو روک کر ۳ کروڑ پانچ لاکھ روپیہ کے خرچ سے بنایا گیا ہے اور اس سے

تین لاکھ بیس ہزار ایکڑ آراضی کی نہروں کے ذریعے آبپاشی کا انتظام کیا گیا ہے۔ ۳۷۷ مواضع ان نہروں سے نفع اُٹھائیں گے اور ۳۴۲۹۵۱۴ روپیہ کی آمدنی کا تخمینہ کیا گیا ہے جو صرفہ تعمیر کے لحاظ سے ساڑھے گیارہ فیصدی پڑتا ہے۔ اور اسکے ذریعے سے ملک کو جو اقتصادی ترقی ہوگی اُسکا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

ان کے علاوہ متعدد نہریں اور وسیع تالاب اور بند اس دور میں تعمیر ہوئے جنکی تشریح بہت طویل ہو جائے گی۔ اور چونکہ تعمیر کا سلسلہ برابر جاری ہے اسلئے اسوقت کی فہرست کچھ دنوں بعد قابل ترمیم ہو جائے گی۔ زیر تجویز تعمیرات میں ایک کرشنا پراجکٹ ہے جسکا تخمینہ تعمیر گیارہ کروڑ روپیہ کیا جاتا ہے اور جس سے بہت بڑے وسیع رقبہ کو آبپاشی کا پانی بہم پہونچایا جائے گا۔ یہ سارے کام ایسے ہیں جنکا اصلی نفع کچھ دنوں بعد ظاہر ہوگا لیکن جسوقت بھی یہ اصلی نفع ظاہر ہوگا حیدرآباد کی آنے والی نسلیں دریا دل عثمان بادشاہ کو دعائیں دیں گی۔

آرائش بلدہ

آج جو شہر حیدرآباد ہندوستان کا خوبصورت ترین شہر کہا جاتا ہے تو اُسکی وجہ فرمانروائے دکن کا ذوق سلیم ہے جو آپ کو اپنے دارالسلطنت کی نمائش و آرائش کی طرف خاص طور پر متوجہ رکھتا ہے۔ چنانچہ اسی غرض سے ایک خاص محکمہ آرائش بلدہ کے نام سے قائم ہے جسمیں ماہرین فن، تعمیر و آرایش شہر کی

تدابیر سوچتے اور اُنپر عمل کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہ کے اس ذوق میں بھی غریب رعایا کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ مضمحل نہیں ہوا۔ چنانچہ محکمہ آرائش بلدہ کی طرف سے بکثرت آرام دہ اور صاف ستھرے مکانات تیار کرکے نہایت ہی قلیل کرایہ پر اُٹھائے جاتے ہیں۔ اور اس انتظام کی وجہ سے چھوٹی آمدنی والوں کو تین ساڑھے تین روپیہ ماہوار میں ایسا مکان ملجاتا ہے جو دوسری جگہ وہ اس سے دوگنے کرایہ پر بھی حاصل نہیں کرسکتے۔ ان مکانات میں آسائش اور صفائی کا بہترین انتظام کیا گیا ہے اور ہر مکان کے متصل سڑکیں اور چند مکانوں کے درمیان چھوٹا سا پارک بنایا گیا ہے۔ اس کام کے لئے جسقدر سرمایہ خزانہ سرکاری سے ملتا جاتا ہے اُتنی اسمیں توسیع ہوتی جاتی ہے اور وہ زمانہ دور نہیں ہے جبکہ شہر حیدرآباد میں کوئی تنگ و تاریک مکان باقی نہ رہے گا۔

شہر کی سڑکوں اور بدررو کا انتظام ایک دوسرے محکمہ کے سپرد ہے جس کا نام سررشتہ ڈرینج ہے۔ اسکی سرگرمیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ آج شہر حیدرآباد میں جتنے میل رقبہ کی سیمنٹ کی سڑکیں ہیں اتنے میل ہندوستان کے کسی اور شہر میں نہیں ہیں۔ اسی طرح شہر حیدرآباد میں بدررو کا انتظام بھی معقولیت اور حسن تدبیر میں اپنی آپ ہی نظیر ہے۔

کارخانہ صفائی فضلہ

بلدہ حیدرآباد کا کارخانہ صفائی فضلہ (سویج ڈسپوزل ورکس) جو عنبرپیٹ

میں واقع ہے ملک ہندوستان میں اپنی آپ ہی نظیر ہے اور اتنا وسیع کام شاید یورپ کے بڑے بڑے ممالک میں بھی نہ ہوگا۔ اس کارخانہ میں شہر کا فضلہ اور گندہ پانی جمع کرکے اُس سے رقیق کھاد بنائی جاتی ہے۔ اور جسوقت یہ کارخانہ پوری قوت سے کام کرنے لگے گا اُسوقت اس سے تین ہزار ایکڑ آراضی کو بہترین کھاد فراہم کیجاسکیگی کھاد کی نالی کے ساتھ آب پاشی کی نہر بھی جاری کیگئی ہے تاکہ کاشتکاروں کو پانی یا کھاد جسوقت جس چیز کی ضرورت ہو وہ مل سکے اور اس کے علاوہ اگر کھاد زیادہ قوت کی ہو تو سادے پانی کی آمیزش سے اسکی قوت کم کیجا سکے۔ اس کارخانہ میں جسطرح کام ہوتا ہے اُسکا ذکر خالی از دلچپی نہ ہوگا۔ لیکن اسے سمجھنے سے پہلے شہر کے بدررو کے نظام کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ خوش قسمتی سے حیدرآباد کا شہر اس طرح آباد ہے کہ دریاے موسی کے دونوں طرف کا ڈھال اسی دریا کی جانب ہے۔ اسلئے دریا کے دونوں جانب بڑے بڑے زمین دوز بند نالے بنائے گئے ہیں جنمیں دونوں طرف سے شہر کا پانی بلا پمپ وغیرہ استعمال کئے ہوئے نالیوں نالیوں چلا آتا ہے۔ اور چادر گھاٹ کے پل کے پاس ایک بڑا سائفن بناکر ان دونوں نالوں کو ملا دیا گیا ہے جہاں سے عنبر پیٹ تک زمین کے اندر ہی اندر اس گندے پانی کو لیجاتے ہیں۔ عنبر پیٹ میں جہاں صفائی فضلہ کا کارخانہ ہے تین تین چھوٹے بڑے تالابوں کے چار سلسلے ہیں جنمیں سے یکے بعد دیگرے یہ پانی گذارا جاتا ہے۔ درمیان میں مختلف اغراض کیلئے جو مشینیں لگی ہیں اُنکا ذکر بہت طویل ہو جاے گا لیکن پہلے سلسلہ تالاب میں گھاس پھوس اور ایسی چیزیں جنمیں پودوں کو غذا پہونچانے کی

صلاحیت نہیں ہے ایک خاص قسم کے کرین کے ذریعے نکال لیا جاتا ہے اور لوہے کی گاڑیوں میں بھر کر لوہے کی پٹریوں پر دور لیجا کر ایک کھڈ میں پاٹ دیا جاتا ہے۔ ایک تالاب سے دوسرے تالاب میں لیجانے اور بوقت ضرورت تمام تالابوں کا پانی نکال کر ایک جگہ جمع کر دینے۔ تالاب صاف کرنے کے لئے نہر کا صاف پانی لانے اور اسے تالابوں تک پہونچانے اور اسی طرح دوسرے کاموں کے لئے الگ الگ مشینیں ہیں۔ اور خاص تعریف کی بات یہ ہے کہ چھوٹی سی چھوٹی سے لیکر بڑی سی بڑی تک ساری مشینیں سرکاری منٹ ورکشاپ میں تیار ہوئی ہیں اور کوئی پُرزہ باہر سے نہیں آیا ہے۔ تمام مشینیں برقی قوت سے چلتی ہیں اور اسی کے چند پُرزے بیرونی ساخت کے ہیں پانی کی پیمائش اور رقیق کھاد کی قوت دیکھنے کے بھی آلات نصب ہیں اور کارخانہ سے ملحق ایک لباریٹری بھی ہے جس میں سائنٹفک جانچ کیجاتی ہے یہ کارخانہ مولوی مہدی حسن صاحب مہتمم کے زیر انتظام ہے اور آپ نہایت ہی مستعد اور جفاکش نوجوان ہیں جو اپنے فرائض کو نہایت ہی دلچسپی اور شغف کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ یہ سارا کام اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہ کے دور کی یادگار ہے جو تکمیل پر مملکت آصفیہ کی ایک قابل فخر املاک تصور کیجائے گی۔

اس دور کے کارہائے نمایاں کی فہرست ابھی مکمل نہیں ہوئی، اور نہ اس کتاب کے محدود اوراق میں اس کی گنجائش ہی ہے۔ مختصر یہ کہ اس دور میں بہت سے نئے محکمے قائم کئے گئے اور پرانے محکموں کی ازسرنو تنظیم کی گئی اور امور سلطنت کی چھوٹی بڑی تمام تفصیلات پر غور وخوض

کی نظر ڈالی گئی - چونکہ اعلیٰ حضرت بذات خود محنت کے شائق اور سادگی کے مجسم نمونہ ہیں اسلئے افسران حکومت اس دور میں جسقدر مستعدی اور تندہی سے کام کر رہے ہیں اُسکی نظیر حیدرآباد کی سابق تاریخ میں نہ ملے گی -

حکومت کی سرگرمیاں

محکمہ مجالس اتحادی

اس محکمہ کی اہمیت اور وسعت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا کہ ۱۳۳۹ف میں صرف مرکزی جنکوں آمدنی ۶۸،۸۵۸ روپیہ ہوئی۔ جو سال ماسبق کے بہ نسبت بقدر ۲۵۸۰۷۹ روپیہ کے زائد تھی۔ اور اسی سال اخراجات ۵۷۷۹۳۲ روپیہ ہوے جو سال ماسبق سے بقدر ۱۲۹۴۰۱ روپیہ کے زائد تھے۔ اور اسی سال تقریباً ساڑھے تیرہ لاکھ کی رقم صوبہ جاتی اور مرکزی بنکوں کو قرض دیگئی اور تقریباً پونے چار لاکھ کی رقم ادائگی سود کی مد میں خرچ ہوئی اسی سال حساب نفع ونقصان میں رقوم یافتنی ۵۸۱۲۶۵۰ روپیہ اور رقوم دادنی ۵۶۷۳۲۶۹ روپیہ تھی جن سے خالص نفع کی مقدار ۱۴۲۵۰۴ روپیہ نکلتی ہے

محکمہ تعلیم

سرکار آصفیہ کا اہم ترین کارنامہ مملکت حیدرآباد میں تعلیم کی غیر معمولی اور روزافزوں ترقی ہے۔ اور ایک اہم ترین اور قابل یادگار کارنامہ عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام ہے جو گذشتہ دس سال سے نہایت کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اور اس کے تعلیم یافتہ زندگی کے مختلف شعبوں میں نمایاں کامیابی دکھا چکے ہیں۔ عثمانیہ یونیورسٹی میں ذریعہ تعلیم اردو ہے

جس سے ایک طرف تو طلبہ کو علوم وفنون حاصل کرنے کے لئے کسی غیر زبان کے سیکھنے میں کافی وقت صرف کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی اور دوسری طرف زبان اُردو کی ترقی اور نشو ونما کی ایک مضبوط بنیاد قایم ہوگی۔

اس کے علاوہ تعلیم کے ہر شعبہ میں نمایاں ترقی رونما ہے اور مدارس و طلبہ کی تعداد تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ ۱۹۲۹ء میں تعداد مدارس ممالک محروسہ سرکار عالی میں ۴۲۲۵ تھی اور طلبہ کی تعداد ۳۸۱۲۹۴ تھی۔ مدارج تعلیم کے لحاظ سے ۱۹۲۶ء میں، کالج تھے جنمیں ۱۰۳۴ طلبہ زیر تعلیم تھے اور ۴۳ ہائی اسکول جنمیں ۱۶۱۰۴ طلبہ تعلیم پاتے تھے۔ ۱۰۸ وسطانیہ مدارس میں ۲۵۸۰۲ طلبہ، ۳۹۷۹ تحتانیہ مدارس میں ۲۲۴۹۸۳ طلبہ اور ۴۹ مدارس خاص مین ۳۸۲۵ طلبہ زیر تعلیم تھے۔ اخراجات تعلیم اس سال مختلف سرکاری مدات سے ۷۷۲۵۸۰۹ روپیہ ہوے۔ اور آمدنی سررشتہ ہذا کی مد فیس وغیرہ سے ۳۳۹۵۲۹ روپیہ ہوئی۔ ابتدائی تعلیم (تحتانیہ) پر اس سال ۲۱۶۳۰۲۱ روپیہ خرچ ہوا۔ مبلغ ۳۸۳۲۷۰ روپیہ تعمیرات سررشتہ تعلیم پر صرف کیا گیا اور مبلغ ۱۳۲۳۵۷ روپیہ وظائف تعلیمی میں دیا گیا۔ مجموعی تعداد مصارف محکمہ تعلیم ۸۰۷۳۹۶۸ روپیہ ہوئے۔ جو اوسطاً بمقابلہ صوبہ جات برطانوی ہند کے بہت زائد ہیں۔ اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کو اپنی رعایا کی تعلیم و تربیت کا کس حد تک خیال ہے۔ حال ہی میں مدارس وسطانیہ میں حرفتی تعلیم رائج کرنے کے احکام صادر کئے گئے ہیں۔ اور اکثر مدارس میں مختلف قسم کی حرفتوں اور پیشوں کی تعلیم کا انتظام ہو چکا ہے۔ جسوقت تمام مدارس میں اسکا انتظام مکمل ہو جائیگا، اسوقت اس مملکت کے پڑھے لکھے لوگ بے روزگاری کی مشکلات میں مبتلا ہو کر دربدر تلاش

روزگار میں مارے مارے نہ پھریں گے۔ محکمہ ہذا کے ناظم (ڈائرکٹر) آجکل خان فضل محمد خاں صاحب ہیں جو نہایت ہی مستعد، قابل اور منتظم شخصیت رکھتے ہیں۔ اور امید ہے کہ آپکی زیر نگرانی اس محکمہ میں روز افزوں ترقی ہوتی رہی گی۔

کوتوالی بلدہ

مملکت آصفیہ میں شہر حیدرآباد کی پولیس کا محکمہ اضلاع کی پولیس کے محکمہ سے علیحدہ ہے۔ اور ایک کا دوسرے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ شہر کی پولیس جو کوتوالی بلدہ سے متعلق ہے کوتوال شہر کے ماتحت ہے، جو براہ راست وزارات پولیس کو جوابدہ ہے۔ موجودہ کوتوال شہر رائے بہادر ونکٹ رام ریڈی ہیں۔ جنکو حال ہی میں دو سال کی توسیع عطا کیگئی ہے۔ مولوی رحمت اللہ صاحب شریک کوتوال ہیں۔ کوتوالی بلدہ کے شعبہ کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ اسکے ماتحت ۲۲۵ عہدہ دار اور ۲۰۹۶ جوان کام کرتے ہیں اور تقریباً آٹھ لاکھ روپیہ اس محکمہ میں صرف ہوتا ہے سنہ ۱۹۲۳ء میں اس محکمہ نے ۱۳۲۰ جرائم کی تحقیقات و تفتیش و پیروی عدالت انجام دی، اور ۳۳۲۸۰ روپیہ ۱۴ آنہ ۱ پائی کا مال مسروقہ برآمد کیا۔ شہر حیدرآباد اپنی وسعت اور آبادی کے لحاظ سے اور نیز اس لحاظ سے کہ ہندوستان کے ہر گوشہ سے مختلف درجہ و حیثیت کے لوگ مختلف اغراض کے ساتھ یہاں آتے رہتے ہیں، اور تجارت و ملازمت کے سلسلہ میں لاکھوں آدمی برطانوی ہند اور ممالک غیر کے یہاں مقیم ہیں ہندوستان کے تمام شہروں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے

اور اسی اہمیت کے لحاظ سے کوتوالی بلدہ کا کام بھی بہت ہی نازک ہے۔ تاہم نظم و ضابطہ، حسن انتظام اور مستعدی و صلاحیت کے اعتبار سے یہاں کی پولیس یورپ کے بعض بڑے بڑے شہروں کے مقابلہ میں بھی بدرجہا بہتر ہے، اور جس کامیابی کے ساتھ یہاں رعایا کی جان و مال کی حفاظت، جرائم کا انسداد اور ملزموں کی نگرانی اور دیکھ بھال ہوتی ہے وہ اپنی آپ ہی نظیر ہے اور حکام کوتوالی بلدہ اسکے لئے انتہائی تعریف و تحسین کے مستحق ہیں چنانچہ پچھلی مرتبہ جب ہز اکسلنسی وائسرائے بہادر حیدرآباد تشریف لائے تو آپ نے اس جمیعت کی مناسب قدر افزائی اور تعریف و توصیف کی اور کوتوال بلدہ کو شرف ملاقات عطا فرما کر بعض بیش قیمت تحائف دیئے۔

محکمہ محابس (جیل)

مملکت آصفیہ میں محابس و پولیس اضلاع ایک محکمہ کے ماتحت ہے اور آجکل مسٹر آر م اسٹرانگ، ناظم کوتوالی اضلاع (انسپکٹر جنرل آف پولیس) نظامت محکمہ محابس (ڈائرکٹر جنرل آف جیلس) کی خدمت بھی انجام دیتے ہیں۔ مملکت ہذا کے محابس کا حسن انتظام نہ صرف دیگر ہندوستانی ریاستوں کے لئے بلکہ بعض صورتوں میں برطانوی ہند کے لئے بھی قابل نمونہ ہے اور یہاں کے قیدی اس قدر آسائش سے رکھے جاتے ہیں اور انکی اخلاقی نگرانی کا اسقدر معقول انتظام ہے کہ یہ محابس حقیقی معنوں میں اخلاقی اصلاح کا کام انجام دیتے ہیں۔ اور سزا کی میعاد ختم کرنے کے بعد قیدیوں کی اخلاقی

حالت میں نمایاں اصلاح پائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس مملکت میں جرائم کی تعداد گھٹ رہی ہے اور جرائم پیشہ اقوام دیانت داری کا رزق حاصل کرنے پر مائل ہوتے جاتے ہیں۔ ایک بہت ہی قابل تعریف بات یہ ہے کہ محابس کے کارخانے ساٹھ فیصدی نفع دے رہے ہیں۔ اور سرکاری خزانہ سے جو رقم برائے خریداری اشیاء خام برآمد کیجاتی ہے وہ کافی اضافہ کے ساتھ واپس ہوتی ہے۔ چنانچہ ۱۳۳۵ف میں ۷۰۸۴۵ روپیہ ۶ آنہ ۴ پائی خزانہ سرکاری سے برآمد کیا گیا اور ۸۴۵۴۴ روپیہ ۷ آنہ آمدنی کارخانہ داخل خزانہ کیا گیا۔ اسی سال جملہ مدات کا خرچ ۵۲۳۷۱۱ روپیہ ۱۱ آنہ ۱ پائی تھا جو بمقابلہ سالہائے ماسبق کے کم ہے اور افسران محکمہ کے حسن انتظام اور مناسب کفایت شعاری پر دال ہے۔ قیدیوں کی صحت کی نگہداشت کے انتظامات بھی نہایت معقول ہیں اور ہر سال قیدیوں کی علالت و تعداد اموات میں بہ نسبت سال ماسبق کے کمی دکھائی جاتی ہے۔

محکمہ جنگلات

مملکت آصفیہ میں جنگلات سے نفع بخش کام لینے کی وسعت بہت زیادہ ہے، اور اسطرف زیادہ توجہ کرنے پر سرکاری آمدنی میں معقول اضافہ ہوسکتا ہے۔ سردست جو رقبہ سررشتہ جنگلات کے زیر اہتمام ہے اُس کی مقدار تقریباً سوا سات ہزار مربع میل ہے۔ لیکن توسیع کار کے لئے پیمائش و بندوبست کا سلسلہ جاری ہے اور اُمید ہے کہ موجودہ قابل حکام سررشتہ

کے ماتحت چند سال میں اس محکمہ کے وسائل میں غیر معمولی اضافہ ہو جائے گا۔

۱۳۳۵ف میں محکمہ جنگلات کا کل خرچ ۸۵۳۶۵۶ روپیہ ہوا، اور اس کے مقابلہ میں جنگلات کی مختلف مدات سے آمدنی ۸۵۰۹۴۹۱ روپیہ ۱۳ آنہ ۱ ۲/۳ پائی ہوئی باوجودیکہ بکثرت لکڑی رعایا کو ایندھن اور تعمیر کے لئے بلا قیمت دیگئی۔ اور مواشی بلا کسی ٹیکس کے جنگلی چراگاہوں میں چرانے کی اجازت دیگئی۔ جنگلی درخت نصب کرنے اور اُنسے مختلف پیداوار حاصل کرنے اور نیز ان کے کیمیاوی اجزا کی تلاش و تحقیق کا کام مستعدی کے ساتھ جاری رہا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اس معاملہ میں مزید توجہ کی ضرورت ہے اور اس اہم ذریعہ آمدنی کو بڑھانے کے لئے جن کوششوں کی ضرورت ہے وہ بھی پوری توجہ کے ساتھ نہیں کیجارہی ہیں۔ غالباً اسکی وجہ یہ ہو کہ خزانہ سرکاری میں روپیہ کی کمی نہیں ہے اس وجہ سے مدات آمدنی میں مزید اضافہ کی اتنی زیادہ فکر نہیں ہوتی تاہم اگر سرکاری خزانہ میں روپیہ بھرنے کے لئے نہیں تو ہندوستان کی عام اقتصادی حالت کو ترقی دینے کے لئے جنگلات کی پیداوار کو بڑھانے اور اس کے حرفتی پہلو پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

محکمہ علاج و حفظ صحت

باشندگان مملکت آصفیہ کے علاج و حفظ صحت پر سرکار عالیہ کی طرف سے جسقدر توجہ کی جاتی ہے وہ دنیا کے لئے ایک اعلیٰ نظیر ہے اور اس سے

ظاہر ہوتا ہے کہ سرکار عالیہ کو اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کا کتنا خیال ہے۔ محکمہ علاج و حفظ صحت کے اخراجات اور کام کی وسعت کا ذکر مختصر الفاظ میں نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم ایک مجمل نقش قایم کرنے کے لئے یہ دکھانا کافی ہوگا کہ اس محکمہ نے ۱۳۳۶ف میں ۱۴۲۱۶۸۷ روپیہ ۸ آنہ ۱۱ پائی خرچ کئے جو بمقابلہ سال ماسبق کے بقدر ۶۰ ہزار روپیہ کے کم تھے۔ لیکن یہ کمی کسی کام میں کمی کی وجہ سے عمل میں نہیں آئی بلکہ محض عملہ انتظامی کے حسن انتظام اور کفایت شعاری کا نتیجہ تھی۔ اسلئے کہ تعداد مرضیٰ میں جنکا علاج کیا گیا اور نیز ان لوگوں کی تعداد میں جنکے ٹیکہ لگایا گیا بہت کچھ اضافہ ہوا نیز عملہ میں بھی قرار واقعی اضافہ عمل میں آیا۔ سال مذکور میں ۱۴۵ دواخانے برسرکار تھے جنمیں اندرونی مرضیٰ کی تعداد ۱۳۸۸۳ تھی جو سال ماسبق سے بہ قدر ۱۱۰۷ کے زائد تھی اور بیرونی مرضیٰ کی تعداد ۱۳۴۹۸۵۰ تھی جو بمقابلہ سال ماسبق کے بقدر ۷۳۲۲۴ کے زائد تھی تاہم شرح اموات فیصدی بمقابلہ سال ماسبق کے بقدر ۲۷۸۵ کے کم رہی۔ سال مذکور میں ۱۴۶۹۳۰ چیچک کے ٹیکے لگائے گئے اور ۶۹۲۰۸ ٹیکے ہیضہ و طاعون کے۔ اس کے علاوہ متعدی امراض کے حفظ ماتقدم کی دیگر تدابیر اختیار کی گئیں جو عملہ انتظامی کے لئے قابل ستائش ہیں۔

وبائی امراض کے حفظ ماتقدم کے لئے جو تدابیر مملکت آصفیہ میں انجام دیجاتی ہیں۔ اور وبا کے زمانے میں متاثر مقامات کے باشندوں کو عارضی کیمپ میں رکھکر جسطرح کے انتظامات کئے جاتے ہیں انکی نظیر برطانوی ہند میں نظر نہیں آتی، یورپ کی بڑی بڑی متمدن سلطنتوں میں شاید مل سکے۔

مملکت آصفیہ کا ایک نہایت ہی اہم کارنامہ عثمانیہ جنرل ہاسپٹل کا قیام ہے
جو ہندوستان کا سب سے بڑا اسپتال سمجھا جاتا ہے اور اس میں علاج و جراحی
کا جسقدر سامان مہیا کیا گیا ہے اور مرضی کی راحت رسانی کے جو انتظامات کئے
گئے ہیں وہ اپنی آپ ہی نظیر ہیں - کرنیل جے نارمن واکر آئی ایم ایس اس محکمہ
کے ناظم ہیں اور آپ کی زیر نگرانی اس محکمہ میں ہر چہار طرف ترقی ہو
رہی ہے ؛

محکمہ آبکاری

مملکت آصفیہ میں محکمہ آبکاری کی آمدنی دیگر مدات آمدنی کی مجموعی مقدار
کے ⅙ حصہ کے برابر ہے اور ۱۳۳۹ف میں اسکی مقدار ۱۸۱۳۷۲ روپیہ
ہے بلحاظ سال ماسبق سے بقدر ۵۳۲۹۶ روپیہ کے زائد تھی - حالانکہ
اس محکمہ پر سرکاری خرچ کی مقدار سنہ مذکور میں صرف ۹۱،۶۰۶ روپیہ
تھی اس کثیر رقم آمدنی سے یکایک دست بردار ہو جانا قرین مصلحت نہیں ہے
اسلئے یہاں امتناع مسکرات کا قانون رواج پذیر ہونے کی قریب مستقل میں
توقع نہیں کیجا سکتی - تاہم حکومت کی طرف سے اس وبال کو قابو میں رکھنے
کی پوری کوشش کیجاتی ہے - اور غالباً کچھ دنوں بعد دیگر وسائل آمدنی
پیدا ہونے پر اس اصلاح کی طرف توجہ کیجا سکے - ظاہر بات ہے کہ حالات
موجودہ میں ایسی کوشش رعایا پر بہت بار ہوگی ؛

محکمہ عدالت

مملکت آصفیہ کے محکمہ عدالت کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ برطانوی ہند کے باشندے انتظامی اور عدالتی اختیارات کی علٰحدگی کا جو مطالبہ برسوں سے کررہے ہیں اور حکومت نے ابھی تک اس مطالبہ کو منظور نہیں کیا ہے وہ اس مملکت کے باشندوں کو دس سال سے حاصل ہے اور یہاں کی عدالتیں انتظامی حکام کے حلقہ اثر سے بالکل باہر ہیں۔ جسکا نتیجہ یہ ہے کہ یہاں رعایا کے تنازعات میں جو انصاف کیا جاتا ہے وہ خالص انصاف ہوتا ہے جسمیں خارجی اثرات کا ذرا بھی دخل نہیں ہوتا۔ حکومت کے فرائض میں عدالت و انصاف کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے اور حکومت آصفیہ نے اپنی عدالتوں کو دنیا کی بہترین عدالتوں کا ہم پلہ بناکر اس اہم ترین فرض حکومت کو قرار واقعی انجام دے لیا۔ اسلئے اگر دیگر شعبوں میں کچھ جزوی نقائص بھی ہوں تو عدالت کے شعبہ کی افضلیت سے انکی بڑی حد تک تلافی ہو جاتی ہے۔ عدالت عالیہ (ہائیکورٹ) حیدرآباد کے صدر (چیف جسٹس) نواب مرزا یار جنگ بہادر ہیں جو مرزا سمیع اللہ بیگ کے نام سے اس عہدہ پر فائز ہونے سے پہلے ممالک متحدہ آگرہ واودھ میں کافی شہرت و نمود حاصل کرچکے تھے۔ اور آپکی ذہانت اور قانونی قابلیت دور دور تک شہرۂ آفاق ہو چکی تھی۔ اعلیٰ حضرت نے آپ کو اس عہدہ جلیلہ کیلئے منتخب کر کے نہایت ہی دور اندیشی اور معاملہ فہمی کا اظہار فرمایا جسکا مزید ثبوت ان نتائج سے ظاہر ہوگیا جو نواب صاحب موصوف نے اپنی گذشتہ تیرہ سالہ

کارگزاری میں نمایاں کیئے۔ محکمہ ہذا کی تازہ ترین رپورٹ بابتہ ۱۳۳۸ف (مطابق ۲۹-۱۹۲۸ء) جو اسوقت ہمارے پیش نظر ہے وہ نواب مرزا یار جنگ بہادر کے زمانہ کارگذاری کی گیارھویں سالانہ رپورٹ ہے اور اسمیں پچھلے دس سال کے دوران میں جو نمایاں ترقیاں عمل میں آئی ہیں انکا مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔ انتظامی تغیرات اور اصلاحات کی تفصیل خالی از طوالت نہوگی اسلیئے ہم صرف اُن کے آخری نتائج کا ذکر کرتے ہیں جو یہ ہیں کہ دس سال بیشتر ۱۳۲۹ف میں عدالتی حکام خالصہ کی تعداد ۲۴۵ تھی جو ۱۳۳۸ف میں گھٹا کر ۱۳۵ کر دیگئی لیکن باوجود اس کے گو جملہ مقدمات فیصلہ طلب کی تعداد ۱۴۰۴۳۶ سے بڑھ کر ۱۸۰۰۹۳ ہو گئی پھر بھی ان کم عہدہ داروں نے بمقابلہ ۱۳۲۹ف کے ۹۵۵۰ مقدمات کے ۱۳۳۸ف میں ۱۳۶۰۴۶ مقدمات کا تصفیہ کیا اور بمقابلہ ۵۲۲۴۰ گواہوں کے ۹۷۴۱۹ گواہوں کے بیانات قلمبند لکھیئے اور اوسط ایّام دوران مقدمہ بجائے ۱۸۲ کے ۱۰۹ یوم رہ گیا۔ یہ نتائج ایسے ہیں۔ جنپر بہتر سے بہتر ونسق رکھنے والی حکومتیں بجا طور پر فخر کر سکتی ہیں*

۱۳۳۸ف میں آمدنی صیغہ عدالت کی تمام مدات سے ۱۷۵۷۳۷۶ روپیہ ہوئی جو بمقابلہ سال ماسبق کے بقدر ۶۷۷۰ روپیہ کے کم تھی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اس سال خرچ ۲۰۴۰۴۲۵ روپیہ ہوا جو بمقابلہ سال ماسبق کے تقریباً ایک لاکھ کے بقدر کم تھا۔ اس حساب جمع و خرچ سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ مملکت آصفیہ میں برطانوی ہند کی طرح محکمہ عدالت کو نفع بخش محکمہ بنانے کی کوشش نہیں کیجاتی بلکہ اسکی آمدنی اتنی ہوتی ہے کہ اسکے اخراجات اُس سے پورے نہیں ہوتے جو حکومت کی ہمدردانہ اور مخلصانہ روش کا بہترین ثبوت ہے*

سڑکیں اور بدررو (کارہائے ڈرینج)

شہر حیدرآباد میں سڑکوں کی تعمیر و ترقی اور بدررو کا اہتمام ایک ہی نظام کے ماتحت ہے اور اس شعبہ کا کام شہر حیدرآباد کے لئے ہر طرح قابل فخر ہے۔ شہر کے فضلہ کو کھاد کے طور پر کام میں لانے کا جو انتظام ہے اور جسکی نظیر ہندوستان تو کیا یورپ کے بھی بڑے بڑے شہروں میں نہ ملیگی اُسکا تفصیلی ذکر دوسری جگہ کیا گیا ہے۔ اس جگہ ہم صرف شہر کے اندر سڑکوں اور نالیوں کے انتظامات کا مختصراً ذکر کریں گے۔ شہر حیدرآباد اس امر پر بجا طور پر فخر کر سکتا ہے کہ وہ ہندوستان میں سب سے پہلا شہر ہے جہاں کی سمنٹ کنکریٹ کی سڑکیں مسافت میں سب سے زیادہ ہیں اور جنکی مسافت اسوقت ۱۵ میل سے زائد ہے۔ ان کے علاوہ آئندہ ۱۵ میل ، ۷ فرلانگ مسافت کی سڑکیں بنانے کے لئے ۲ لاکھ کی رقم منظور ہو چکی ہے۔ یہ سڑکیں محکمہ ڈرینج کے زیر انتظام سمنٹ کنکریٹ کی تعمیر ہونگی جن سے ایسی سڑکوں کی مجموعی مسافت تیس میل سے اوپر پہونچ جائے گی جو ولایت کے اکثر بڑے شہروں میں بھی نہیں ہے اور شاید امریکہ کے سوا کہیں اور اس کی نظیر بمشکل دستیاب ہوگی۔ ۱۳۳۹ف میں شعبہ ڈرینج کے ماتحت سڑکوں کی تعمیر پر کل خرچ ۹۳۲۹۲۷ روپیہ ہوا اور عملہ متعلقہ کا خرچ ۴۶۷۳۱ روپیہ تھا۔ جس سے اخراجات عملہ کا اوسط صرف ۵ فیصدی آتا ہے۔ ڈرینج کے کاموں پر ۱۳۳۵ف سے لے کر ۱۳۳۹ف تک کل ۱۹۸۶۴۱ ۵ روپیہ صرف ہوا۔ جسمیں عملہ کا خرچ ۴۲۵۱۵ ۳ روپیہ اور آلات اور مشینوں کا خرچ ۳۳۶۷۲۴ روپیہ

سال ہے - صرف ۱۳۳۹ف کے سال کے لئے ۲۹۵۴۹۳ روپیہ کی رقم منظور کی گئی، جو سالہائے ماسبق کی رقوم منظور شدہ میں شامل کرکے کل تعداد ۵۶۵۱۰۹۰ روپیہ ہوتی ہے جسمیں سے اخراجات منہا کرنے کے بعد ۵۰۴۸۹۹ کی رقم سال آئندہ کے اخراجات میں شامل کرنے کے لئے بچتی ہے محکمہ ہذا نواب کرامت جنگ بہادر مرحوم چیف انجینیر کی زیر نگرانی نہایت مستعدی سے کام کرتا رہا جن کے انتقال پر اب مسٹر ایم اے زماں اس شعبہ کے انچارج ہے +

کوتوالی اضلاع

مملکت حیدرآباد کا محکمہ پولیس (کوتوالی) اضلاع حکومت کے ان شعبوں میں ہے جنکا انتظام واہتمام ممالک متمدنہ کے اعلیٰ ترین معیار پر پورا اترے گا اور برطانوی ہند کے معیار سے تو بدرجہا بلند ہے آج سے چند سال پیشتر کوتوالی اضلاع کے محکمہ پر مسٹر ہینکن کارفرما تھے جو نہایت ہی قابل اور بیدار مغز حکام پولیس میں شمار کئے جاتے تھے۔ چنانچہ آپکی زیر نگرانی اس محکمہ نے نظم و ضابطہ میں غیر معمولی ترقی کی اور چند ہی سال میں حیدرآباد کی پسماندہ اور پس رو پولیس ایک اعلیٰ درجہ کی منظم و مفید جماعت بن گئی۔ موجودہ ڈائرکٹر جنرل پولیس مسٹر جے ای آر مسٹرانگ ہیں۔ جو برطانوی ہند کے ایک قابل و تجربہ کار پولیس افسر تھے۔ شہر حیدرآباد کی پولیس (کوتوالی بلدہ) کا محکمہ ڈائرکٹر جنرل کے ماتحت نہیں ہے۔ اس لئے کوتوالی اضلاع کے محکمہ کے ذکر میں کوتوالی بلدہ کو شامل نہ سمجھنا چاہئے +

مملکت حیدرآباد میں کوتوالی اضلاع کا نظام تقریباً وہی ہے جو برطانوی ہند

کا ہے - فرق صرف اسقدر ہے کہ اس مملکت میں دیہاتوں کے پولیس پٹیل برطانوی ہند کے دیہاتوں کے مکھیا سے زیادہ بااختیار ہوتے ہیں اور معمولی تنازعات بلادخل اندازی پولیس اور ضابطہ عدالت کے طے کر دیتے ہیں - پھر بھی محکمہ کوتوالی کے کام کی اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ تقریباً نصف کروڑ روپیہ اس محکمہ پر صرف ہوتا ہے اور تقریباً ۱۳ ہزار آدمیوں کا عملہ اس میں کام کرتا ہے اور محکمہ کی مستعدی اور فرض شناسی کا ثبوت یہ ہے کہ باوجودیکہ برطانوی ہند میں فرقہ وار فسادات کی بھرمار رہتی ہے مملکت حیدرآباد میں ایسے ناگوار حادثات شاذونادر ہی پیش آتے ہیں - اور اسی طرح سنگین وارداتوں کا تناسب بھی بمقابلہ برطانوی ہند کے بہت کم ہے - عام طور پر عملہ پولیس کے تعلقات پبلک سے ہمدردانہ اور دوستانہ ہیں - جس سے اس مملکت کے باشندے ملکی حکومت کے بہترین مفاد کو حاصل کر رہے ہیں *

تفصیلات پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۳۳۸ف میں کل عملہ پولیس کی تعداد بشمول حکام و کانسٹبل و عملہ دفتری کے اضلاع دیوانی میں ۱۱۳۹۵ اور علاقہ صرف خاص میں ۱۷۷۵ تھی - صرف خاص وہ علاقہ ہے جسکی آمدنی اعلےٰ حضرت حضور نظام کے صرف خاص میں جاتی ہے - اور اس علاقہ کے محاصل و مخارج کا حساب کتاب بقیہ اضلاع ریاست سے جو دیوانی کہلاتے ہیں بالکل الگ رہتا ہے - اس سنہ میں مبلغ ۴۴۹۲۵۹۹ روپیہ علاقہ دیوانی کی پولیس اور ۲۷۷۱۸۴۴ روپیہ علاقہ صرف خاص کی پولیس کے اخراجات کے لئے منظور کیا گیا - جسمیں بعد اخراجات ضروری ۹۷۲۳۴۶ روپیہ

علاقہ دیوانی میں اور ۸۲۲۹۷ روپیہ علاقہ صرف خاص میں بچایا گیا۔ اسی سال مختلف تعزیری دفعات کے ماتحت ۶۵۶۳ واقعی وارداتوں کی پولیس کو اطلاع دیگئی اور ۴۲۴۴ مقدمات کا پولیس نے عدالتوں میں چالان کیا اور ۱۱۲۱۵ ملزمین پولیس نے گرفتار کئے اور ۴۵۱۲ ملزمین کو عدالتوں نے سزا کا حکم سنایا۔ کل مال مسروقہ کی قیمت اس سال ۳۸۰۲۸۱-۱۱-۷ روپیہ تھی جسمیں ۱۶۴۱۱۵-۱۰-۷ کی قیمت کا مال برآمد کیا گیا+

افسران محکمہ پولیس کی تربیت کے لئے جو ٹرننگ اسکول قایم ہے اُس کے علاوہ عمال پولیس کے یتیم بچّوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک الگ درس گاہ ہے جسمیں ان بچّوں کو ابتدائی تعلیم اور فوجی قواعد کی تربیت دیجاتی ہے۔ پندرہ سال کی عُمر تک یہ بچّے اسطرح تربیت حاصل کرنے کے بعد پولیس میں بھرتی کرلئے جاتے ہیں۔ اس طرح ایک طرف تو یتیموں کی پرورش و تربیت کا سامان ہوتا ہے اور دوسری طرف جمعیتہ پولیس میں بھرتی کرنے کیلئے باضابطہ تربیت یافتہ نوجوانوں کا دستہ ہر سال تیار ہوتا رہتا ہے۔ جس سے توقع ہے کہ جسوقت ان نوجوانوں کی معقول تعداد عملہ میں پہونچ جائے گی اُسوقت مملکت حیدرآباد کے کانسٹبل تعلیم و تربیت اور استعداد میں برطانوی ہند سے بہت آگے پہونچ جائیں گے۔ اس درس گاہ کے اخراجات کے لئے عملہ پولیس کی تنخواہوں سے ایک نہایت ہی قلیل رقم وضع کی جاتی ہے جو درسگاہ کے علاوہ عملہ کی بیواؤں کو وظیفہ دینے میں بھی صرف کیجاتی ہے اور اسوقت ۱۱۰۰ بیوائیں اس مد سے وظیفہ پارہی ہیں جنپر ۱۳۳۸ف میں مبلغ ۴۰۲۲۲ روپیہ خرچ ہوا تھا+

نظم جمعیت

سرکار عالیہ کی فوج باضابطہ اور بے ضابطہ دو شعبوں میں منقسم ہے۔ بے ضابطہ فوج نظم جمعیت کے نام سے مشہور ہے۔ جسکے عہدہ داران و عمال تاریخ مملکت میں نہایت ہی نمایاں کارنامے انجام دے چکے ہیں۔ اور انکی تنخواہیں اور مراتب زیادہ تر انھیں خدمات کا صلہ ہیں۔ تاہم اس شعبہ میں وقتاً فوقتاً جو اصلاحات عمل میں لائی گئیں انسے یہ بے ضابطہ جمعیتہ بھی بہت کچھ باضابطہ ہوگئی ہے اور اسپر کسی حد تک فوجی قواعد وضوابط کا عمل جاری ہوگیا ہے۔ آجکل پھر اس شعبہ کی مزید اصلاحات زیر غور ہیں، جنکا منشاء اصول و قواعد کی مزید پابندیاں عائد کرنا ہے۔ یہ جمعیتہ دراصل گذشتہ ۵۴ سال سے باضابطہ قایم ہے اور جبھی سے اسکی سالانہ رپورٹیں شایع ہوتی ہیں۔ سنہ ۱۲۹۹ ف میں جب سب سے پہلے محکمہ ہذا کی ترتیب و نظم ونسق کا آغاز ہوا تو اس جمعیتہ کی مجموعی تعداد ۲۱۸۰۰ افراد پر مشتمل تھی۔ جو اب گھٹتے گھٹتے ۱۳۱۲ انفر اور ۱۲۴۷ راس تک پہونچگئی ہے جسکا خرچ سالانہ سنہ ۱۳۳۹ ف میں ۵۲۹۷۲۶۲۷ روپیہ منظور ہوا تھا لیکن اخراجات میں کفایت کرکے اصل خرچ صرف ۲۳۰۰۳۴۵ روپیہ کیا گیا اور ۳۲۷۶۰۶ روپیہ پس انداز کیا گیا۔

اس محکمہ کے ماتحت بھی ایک بیوہ فنڈ قایم ہے جسمیں ایک قلیل رقم تنخواہوں سے وضع کرکے جمع کیجاتی ہے اور محکمہ کی متعلقہ بیواؤں کی پرورش پر خرچ ہوتی ہے۔ سنہ ۱۳۳۹ ف میں اس مد کا خرچ ۳۶۷ روپیہ ۴ آنہ ۴ پائی

تھا اور بقایا بشمول رقوم بقایا سالہائے ماسبق تعدادی ۴،۷۴ روپیہ ۴ آنہ داخل خزانہ کیگئی۔

علاج مواشی

سرکار عالیہ کا محکمہ علاج مواشی جسکے ماتحت سانڈ خانہ و اصطبل بھی ہے ابھی ترقی کے اُن مدارج تک نہیں پہونچا ہے جہاں بعض دیگر محکمے پہونچ گئے ہیں تاہم یہ دیکھ کر اطمینان ہوتا ہے کہ حکام متعلقہ نہایت ہی سرگرمی کے ساتھ اُسکی ترقی کی کوششوں میں منہمک ہیں اور تعلیم و تربیت اور تشخیص و انسداد امراض مواشی کے مختلف شعبوں میں نہایت مستعدی اور سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔ چنانچہ ۱۳۳۹ف میں ۲۱۵۶۵۸ مواشی کا محکمہ کے اسپتالوں میں علاج کیا گیا اور ۲،۷۳۸،۷ مواشی کے امراض متعدی سے حفاظت کا ٹیکہ لگایا گیا۔ اور گھوڑوں اور بیلوں کی نسل میں اصلاح و ترقی کی کوششیں مختلف مرکزوں سے مستعدی کے ساتھ جاری ہیں۔ حکام محکمہ کو مملکت کے باہر مروجہ طریقہائے علاج و حفظ ماتقدم کی تربیت حاصل کرنے کے لیئے خاص طور پر تعینات کیا گیا۔ اور مواشی کے لیئے بہترین چارہ کی فراہمی وغیرہ کا انتظام قابل اطمینان طریقہ پر انجام دیا گیا۔ ۱۳۴۰ف میں محکمہ کی مختلف سرگرمیوں پر حکومت کی طرف سے ساڑھے چار لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ نواب رئیس جنگ بہادر ناظم سررشتہ نہایت قابلیت و ذہانت سے اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

حرفت و تجارت

گذشتہ چند سال کے اندر اعلےحضرت کی فیاضانہ روش اور رعایا کی فلاح و بہبود سے مخلصانہ ہمدردی کی وجہ سے مملکت ہذا کی حرفت و تجارت نے غیر معمولی ترقی کی ہے۔ اور خاصکر حکومت کی شاہانہ امداد و سرپرستی نے ملک کی حرفتی رفتار میں نمایاں تیزی پیدا کردی ہے جس سے یہ توقع بعید نہیں ہے کہ عنقریب یہ خطہ اس میدان میں بڑی بڑی متمدن سلطنتوں سے بازی لیجائے گا۔ مختلف حرفتی کارخانوں کے اجراء و ترقی کے لئے حکومت سے فیاضانہ امداد دی جاتی ہے۔ جس کے لئے ایک خاص شعبہ حرفتی ٹرسٹ فنڈ کا قایم کردیا گیا ہے۔ جس نے ۱۳۳۹ف میں مختلف حرفتی کاموں کے لئے ۲۱۱۹۲ روپیہ قرض دیا۔ اور اسی سال ملک کی حرفتی صلاحیت کی تحقیقات کے لئے مختلف کمیٹیاں تعینات کی گئیں جنہیں مملکت کے باہر کے ماہرین فن کی امداد دے کر وسعت و ترقی کی حدیں دریافت کی گئیں۔ دستکاری کی حرفتوں کو ترقی دینے کے لئے ایک زبردست اسکیم مرتب ہوگئی ہے جسپر نہایت سرگرمی سے کام ہو رہا ہے اور حکومت کی طرف سے ایک محکمہ فروخت قایم ہے۔ جو ان حرفتوں کی پیداوار کو خریداروں تک پہونچانے کا کام انجام دیتا ہے۔ اور ایک دوکان خاصکر اسی مقصد کے لئے بلدہ حیدرآباد میں کھولدی گئی ہے۔ جسکی شاخیں برطانوی ہند کے بڑے بڑے شہروں میں بھی کھولنے کا ارادہ ہے خود حکومت کی طرف سے کئی کارخانے قایم ہیں۔ جنہیں اہل ملک کو جدید ترین طریق

ساخت کی عملی تربیت دیجاتی ہے۔ ان میں سرکاری منٹ ورکشاپ، سرکاری کارخانہ صابون سازی اور شیرآباد دارالحرفت خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ سرکاری منٹ ورکشاپ میں نجاری، حدّادی، مہر کنی طباعت، برتن سازی وغیرہ کے مختلف کام برقی قوت کی مشینوں سے انجام دیے جاتے ہیں۔ اور اکثر محکموں میں یہیں کی بنی ہوئی مشینیں نہایت ہی کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہیں چنانچہ صفائی فضلہ کے شعبہ میں جتنی بڑی اور چھوٹی مشینیں ہیں وہ سب اسی کارخانہ کی بنی ہوئی ہیں۔ حیدرآباد میں حرفتی ترقی کا میدان بہت ہی وسیع ہے اور موجودہ حکومت اسکے تمام امکانات سے نفع اُٹھانے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔ سنگاریڈی کے ریشمی کپڑے، بیدر کا جستی کام، کریم نگر کا چاندی کا کام اور زردوزی، لنگم پیٹ اور ہمیرپٹی کے برتن اور دولت آباد، ورنگل وغیرہ کا کاغذ یہاں کی قدیم صنعتیں ہیں۔ جنہیں حکومت کی سرپرستی سے بہت کچھ جان پڑگئی ہے اور بعض حرفتیں جو امتدادِ زمانہ سے مُردہ ہو چکی تھیں انھیں از سرِ نو زندہ کیا جا رہا ہے۔ مثلاً قالین سازی وغیرہ کے لئے سرکاری مدد سے کارخانے کُھل رہے ہیں اور بیدر کا کام جو ساری دنیا میں مشہور تھا اب پہلے سے بہت زیادہ عروج پر ہے اور محمود گاواں کے مدرسہ کی عالیشان عمارت میں سرکارِ عالی نے جو حرفتی مدرسہ کھول دیا ہے۔ اس میں آجکل کی ضروریات کے مطابق بدری کے کام کی چیزیں تیار ہونے لگی ہیں۔ جنکی نکاسی کیلئے بلدہ حیدرآباد میں ملکی ساخت کی چیزوں کی ایک سرکاری دوکان کھولدی گئی ہے، جہاں صناعی کے بہترین نمونے دیکھے جا سکتے ہیں۔ ایک حرفتی لیباریٹری اور ایک حرفتی کتبخانہ بھی قائم ہے جو اپنے اپنے حلقہ میں نہایت مُفید تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

سرکاری کارخانوں کے علاوہ ملک میں سیکڑوں پرائوٹ کارخانے بھی قایم ہیں، خاصکر روئی صاف کرنے اور دبانے اور کپڑا بننے، تیل نکالنے، سگریٹ، دیاسلائی، کاغذ اور صابون وغیرہ بنانے کے کارخانے خوب ترقی پر ہیں اور سرکاری امداد اور حوصلہ افزائی ان کی پشت پناہ ہے ؛

سنہ ۱۹۳۴ء ۱۳۴۴ف میں مسٹر ایس آر بھاٹے نے بعد تفتیش تحقیقات معلوم کیا کہ کھجور کے درختوں سے شکر نکالنے کی حرفت حیدرآباد میں ترقی دیجاسکتی ہے اور اسکا خرچ گنّے کے رس سے شکر نکالنے کے بہ نسبت زیادہ نہ ہوگا۔ اس انکشاف سے امید ہے کہ جسوقت اس حرفت میں کام باقاعدہ شروع ہوجائے گا اسوقت ہندوستان کی پیداوار شکر میں بہت کچھ اضافہ ہوجائے گا۔ اس لئے کہ حیدرآباد میں کھجور کے درختوں کی بہت کثرت ہے ؛

سنہ ۱۳۳۹ف میں اس مملکت میں ۱۸۶۹۲۹۲۰۰ روپیہ کی قیمت کا سامان باہر سے درآمد ہوا اور ۳۰۲۳۴۶۰۰۰ روپیہ کی قیمت کا سامان برآمد ہوا جس سے مجموعی اوسط تجارت درآمد و برآمد کا اس سال ۳۸۹۲۷۵۲۰۰ روپیہ رہا ؛

محکمہ کروڑگیری

مملکت آصفیہ کے صیغہ ہائے مداخل میں محکمہ کروڑگیری کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے کہ اس محکمہ سے باوجود تجارتی اور اقتصادی انحطاط کے آجکل پونے دو کڑوڑ روپیہ سے زائد آمدنی ہوتی ہے۔ مملکت حیدرآباد میں چونکہ

انکم ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا اور بہت سی دیگر مدات آمدنی جو برطانوی ہند میں رائج ہیں۔ اُن سے بھی نفع نہیں اُٹھایا جاتا اسلئے کروڑگیری کے محکمہ پر خاص توجہ ہونا بالکل قدرتی بات ہے تاہم باوجود اس خصوصیت کے اکثر سامان پر محصول معاف ہے۔ جسمیں اہل ملک کی حرفتی اور مذہبی ضروریات شامل ہیں مثلاً معادن آہن کے لئے جتنا سامان باہر سے آئے گا اُسپر چنگی یا کسٹم کا محصول نہ پڑے گا۔ اسی طرح پانچ اہم کارخانہ ہائے پارچہ باقی۔ اور بعض مذہبی اور خیراتی ادارے ریزیڈنسی کا عملہ اور گورنر جنرل وغیرہ محاصل کروڑگیری سے مستثنیٰ ہیں۔ اور اس مستثنیٰ مال کی درآمد و برآمد ۱۳۳۹ف میں بقدر ۴۱۸۴۴۳۰۰ روپیہ کے ہوئی۔ اور مستثنیٰ اداروں اور کارخانوں کے لئے اسی سال مبلغ ۱۰۹۹۵۵۰۰ روپیہ کا مال بلا محصول درآمد کیا گیا جسپر اگر محصول لیا جاتا تو ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ کے قریب حکومت کو مل جاتا۔ قابل محصول مال سے جو رقم وصول ہوئی اسکی مقدار ۱۳۲۹ف میں ۱۷۵۵۰۸۹۳ روپیہ تھی جسمیں ۷۵۰۰۵۴ روپیہ سامان درآمد کے محصول سے، ۹۶۸۱۱۴۲ روپیہ سامان برآمد کے محصول سے، ۲۹۶۷۳۴ روپیہ چنگی سے اور ۶۵۹۶۳ روپیہ متفرقات سے وصول ہوا۔ اس سال اخراجات محکمہ کی مقدار ۱۹۲۸۵۳۰ روپیہ تھی۔ محکمہ ہذا نواب رستم جنگ بہادر ناظم کروڑگیری کے اہتمام میں نہایت مستعدی اور قابلیت سے کام کررہا ہے۔ اور عمال محکمہ اپنے سخت نگرانی اور دیکھ بھال کے فرائض تہذیب و ہمدردی کے ساتھ انجام دیتے ہیں جو ملکی حکومت کی نمایاں برکت ہے ٭

محکمہ صفائی بلدہ (میونسپلٹی)

حیدرآباد شہر کے وسیع رقبہ اور کثرت آبادی سے عمال محکمہ صفائی (میونسپلٹی) کے کام کی اہمیت بہت کچھ بڑھجاتی ہے۔ لیکن یہاں بھی ہندوستانی ذہانت و قابلیت نے مستعدی اور کارگذاری کا اعلی نمونہ پیش کیا ہے۔ حدود صفائی کی آبادی از روئے مردم شماری ۱۳۴۰ف میں ۴۶۶۸۹۴ تھی اور مکانات کی تعداد از روئے خانہ شماری ۱۱۶۸۰۷ تھی جو ۵۲ مربع میل کے رقبہ میں پھیلے ہوئے تھے۔ انتظامی سہولتوں کے لئے کل شہر کو دو حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یعنی دریائے موسی کے شمالی جانب جو چادرگھاٹ کہلاتا ہے اور جنوبی جانب جو صفائی بلدہ کے نام سے مشہور ہے۔ شہر کی سڑکیں اور ڈرینج دوسرے محکموں کے انتظام میں ہیں اسلئے محکمہ صفائی محض ان شعبوں کی نگرانی کرتا ہے جو صفائی اور شہری سہولتوں کے متعلق ہیں مثلاً صفائی شاہراہ۔ آبرسانی اور نگرانی وسائل آمدورفت وغیرہ۔ ۱۳۳۸ف میں مجلس صفائی (میونسپل کمیٹی) ۲۶ اراکین اور ایک صدر پر مشتمل تھی۔ جنمیں صرف ۱۶ ارکان سرکاری تھے اور ۶ منجانب علاقہ جات صرف خاص و ہرسہ پائیگاہ وریاستہائے نواب سالارجنگ بہادر و مہاراجہ سرپیشکار السلطنۃ بہادر اور تین ارکان منجانب طبقہ ساہوان وسوداگران وجمعداران عرب تھے اور بقیہ ۱۱ ارکان منتخب شدہ منجانب عوام تھے۔ آمدنی محکمہ صفائی کی ۱۳۳۸ف میں تمام مدات سے ۱۵،۵۵،۱۷۳ روپیہ ہوئی جس میں ۵۴۰۰۰۹ روپیہ سرکاری امداد شامل تھی اور باقی آمدنی مختلف ٹیکسوں اور کرایہ مکانات وغیرہ

سے ہوئی۔ چنگی کا محصول محکمہ کروڑگیری میں جاتا ہے۔ اسلئے میونسپلٹی کے ذرایع آمدنی بہت ہی محدود ہیں، اور پھر اسمیں بھی ہر شعبہ میں اس بات کا خاص لحاظ رہتا ہے کہ کوئی محصول ایسا سخت نہ لگایا جائے جو رعایا پر تکلیف دہ ہو۔ صفائی وحفظ صحت کے انتظامات اور امراض وبائی وغیرہ کے انسداد کی تدابیر میں محکمہ صفائی کو کافی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے اور انتظام میں کفایت شعاری ہی سے یہ تمام خدمات انجام پاتی ہیں +

محکمہ صفائی (میونسپلٹی) کا نظام

مجلس صفائی (میونسپل کمیٹی) بلدہ حیدر آباد ۲۶۔ اراکین کی ایک مرتب جماعت ہے جسمیں ۷ عہدہ داران سرکاری نامزد شدہ ۶ نمائندگان علاقہ جات، ۵ معززین بلدہ نامزد کردہ سرکار، اور آٹھ غیر ملازم منتخب شدہ اراکین ہیں۔ آخر الذکر اراکین میں سے حسب تجویز سرکار ہر سال دو اراکین الگ ہوتے ہیں اور جدید منتخب شدہ اراکین انکی جگہ لیتے ہیں اس طرح مجلس میں ہمیشہ اکثر حصہ اراکین ایسا موجود رہتا ہے جو معاملات و مسائل متعلقہ صفائی کا کافی تجربہ رکھتا ہو اور اسی کے ساتھ اہل بلدہ کو اپنی رائے کے اظہار کا ہر سال موقعہ ملتا رہتا ہے +

محکمہ صفائی کے فرائض کا عمل میر محلگان اعزازی کے توسط سے انجام پاتا ہے جو سب کے سب منتخب شدہ افراد ہوتے ہیں اور اُن کا انتخاب ہر تیسرے سال ہوتا ہے۔ اور ہر وہ شخص جس کی آمدنی ایک سو سالانہ سے کم نہ ہو وہ اس انتخاب میں ووٹ دے سکتا ہے۔ میر محلہ گان کے لئے یہ لازم ہے کہ ان کی سالانہ آمدنی ۶۰۰ روپیہ سے کم نہ ہو اور

وہ مجلس کے رکن نہ ہوں اور نہ کسی ایسے محکمہ میں ملازم ہوں جسکی نگرانی میر محلگان اعزازی سے متعلق ہے۔ میر محلگان کے فرائض اس قسم کے رکھے گئے ہیں کہ انکے ذریعہ سے اہل شہر کی فلاح و بہبود کی حقیقی خدمات انجام پا سکتی ہیں۔ ان فرائض میں حسب ذیل معاملات کی نگرانی شامل ہے:

۱۔ حلقہ متعلقہ کی صفائی۔

۲۔ شارع عام یا کوچہ ہائے متعلقہ کی درستی۔

۳۔ اگر کوئی حادثہ ارضی یا سماوی واقع ہو تو اُسکے دفعیہ کے لئے عہدہ داران سرکاری سے درخواست۔

۴۔ اموات لاوارث کی صورت میں متوفی کے مذہبی اعتقاد کے موافق تجہیز و تکفین میں کوتوالی کو متوجہ کرنا۔

۵۔ لاوارث فوت کی جائداد کی فہرست کی ترتیب میں کوتوالی کے ساتھ شریک رہنا اور مرتبہ فہرست پر دستخط کرنا۔

۶۔ شیوع وبا کے وقت ساکنین حلقہ کو تدابیر حفظان صحت سے آگاہ کرنا اور افسران طبی کے فرائض منصبی میں مدد کرنا۔

۷۔ معابد کی درستگی اور ان کے اوقاف کی نگرانی۔

۸۔ مکاتب و مدارس کی حالت اور نوعیت تعلیم کی دیکھ بھال اور ساکنین حلقہ کے بچّوں کو تعلیم کی ترغیب دینا۔

۹۔ ساکنین حلقہ کے بچّوں کو تعلیم پر آمادہ کرنا۔

۱۰۔ اہل حرفہ اور اُن کے بچّوں کی ترقی و فلاح میں امداد۔

۱۱۔ آبپاشی، آبنوشی اور روشنی گذرگاہ کا انتظام۔

۱۲۔ شکایات متعلقہ کوتوالی اور بصورت بلوہ کوتوالی کی خواہش پر اُسکی امداد۔

۱۳۔ دو مخالف گروہوں میں مصالحت کی کوشش اور بصورت اندیشہ نقضِ امن کوتوالی کو بغرض حفظ امن اطلاع دینا۔

۱۴۔ مطب یونانی و مصری و ڈاکٹری و دوکانات دوافروشی کی دیکھ بھال۔

۱۵۔ یتیم بچّوں کو یتیم خانہ سرکاری میں داخل کرانا۔

اسی نظام کی تقلید دیگر مجالس صفائی ممالک محروسہ سرکار عالی میں کیجاتی ہے، اور انتظام بلدیہ میں باشندگان شہر کی رائے کو مزید نمائندگی دینے کیلئے ایک قانون اسوقت زیر غور ہے۔

محکمہ آثار قدیمہ

سرکار عالیہ کا محکمہ آثار قدیمہ بھی انھیں محکموں میں ہے جنمیں ہندوستانی قابلیت و ذہانت کا بہترین نمونہ ملک کے پیش نظر کیا جاتا ہے۔ آثار قدیمہ کے لحاظ سے مملکت آصفیہ کو تاریخ عالم میں ایک خاص رتبہ حاصل ہے اور یہاں کی بعض قدیم یادگاریں عجائبات زمانہ میں شمار کی جاتی ہیں جیسے غارہائے ایلورہ و اجنٹہ جو دو ہزار سال کے پرانے بتائے جاتے ہیں اور اضلاع نلگنڈہ و کریم نگر کے قدیم معابد جو تین ہزار سال پیشتر کے تمدّن کا پتہ دیتے ہیں۔ یہ سب محض اسی محکمہ کی سرگرمی اور مستعدی سے آج محفوظ ہیں اور عُلمائے تحقیق تاریخی کے لئے بسیط کتابوں کا کام دے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ زمانہ مابعد کے نقش و نگار قلعہ دولت آباد اور مآثر پانگل سے نمایاں ہیں۔

اور اسلامی سلطنتوں کی یادگاریں گولکنڈہ، بیدر، اورنگ آباد وغیرہ میں اُس زمانہ کی تاریخ یاد دلاتی ہیں، اور اسی محکمہ کی بدولت زندہ ہیں۔ ۱۳۲۷ف میں اس محکمہ کے انتظام اور آثار قدیمہ کی حفاظت و مرمت میں ۵۵۹۶۶ روپیہ خرچ ہوا اور اس کے علاوہ اسی سال ۴۳۴۱۴ روپیہ اجنٹہ کی تصاویر کا البم شایع کرنے پر صرف ہوا۔ حفاظت و مرمت آثار کے علاوہ محکمہ کی طرف سے مختلف کتابیں اور قدیم کتبوں کے حالات اور فوٹو بھی شایع ہوتے رہتے ہیں۔ اور عمال محکمہ ان یادگاروں کا سراغ لگانے اور انکی تاریخی اہمیت کو نمایاں کرنے کے لئے دورہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ جس سے ہندوستان کی تاریخ قدیم کی تفصیلات پر خاص روشنی پڑتی ہے۔ جو ہندوستان کے لئے عموماً اور اہل ہنود کے لئے خصوصاً ایک بیش قیمت اور قابل قدر چیز ہے اور اس کے لئے ہر شخص کو مملکت آصفیہ کے محکمہ آثار قدیمہ کا شکرگذار ہونا چاہئے ؛

سرکار آصفیہ کی بے تعصبی کی چند مثالیں

غیر مسلم معاشداران مذہبی

حسب ذیل نقشہ غیر مسلم معاشداران مذہبی کا جنکے مندر و دھرم شالہ وغیرہ کی خدمات وابستہ ہیں مستند سرکاری کاغذات سے حاصل کیا گیا ہے

نام ضلع	معاش نقدی پائی - آنہ - روپیہ	معاش اراضی گنٹہ - یکڑ	تعداد جاگیرات
اورنگ آباد	١٢٨٠٩-٤-٧	٢٠٧٨٧-٣١	٢٠
پربھنی	٥٣٣٠-٤-١	١٦٧١٨-١٥	٩
بیڑ	٥٠٣٥-١٥-١٠	٢٥٢٣٩-٤	٧
ناندیڑ	٢٧١٢-١١-٠	٨٣٥٤-١٤	٩
گلبرگہ	٥٧٨٧-١-٩	٣١٧٩٤-٨	١١
رائچور	١٢٨٠-١٣-٧	٤٩٨٤٢-٢٧	٦
بیدر	١٣٢٩-٨-٥	٣٥٢٢-٢٢	٣
عثمان آباد	٢٢٦١-١٥-٣	١١٤١٦-٦	٨
ورنگل	١٠٢٢٦-٦-٣	٣٥٣٨-٢٥	٣
کریم نگر	٢٢٥٤-٧-٠	٣٣٣٣-٣	٣½
آصف آباد	٣٩٢٣-١٣-٠	٣٣٨٠-٢٢	١٥

نام ضلع	معاش نقدی پائی۔ آنہ۔ روپیہ	معاش اراضی گنٹہ ۔ ایکڑ	تعداد جاگیرات
میدک	۴۹۶۹ - ۳ - ۹	۲۵۲۷ - ۱۹	۷
نظام آباد	۱۶۸۹ - ۲ - ۶	۶۰۳۴ - ۲۱	۱۴
محبوب نگر	۳۶۷۴ - ۱۴ - ۰	۰۸۸۴۸ - ۱۵	۱
نلگنڈہ	۲۱۴۴ - ۰ - ۰	۶۴۸۸ - ۲۴	۰
صدر میزان	۵۲۴۵۸ - ۱۳ - ۲	۲۰۱۹۵۷ - ۳	۱۱۸

غیر مسلم ادارات مذہبی
جو سرکار آصفیہ سے امداد پاتے ہیں

نام ضلع	تعداد غیر مسلم ادارات جنکی امداد کیجاتی ہے	نام ضلع	تعداد غیر مسلم ادارات جنکی امداد کیجاتی ہے
اورنگ آباد	۹۸۴	پربھنی	۵۰۵
بیڑ	۵۶۷	ناندیڑ	۶۵۳
گلبرگہ	۲۲۸۱	رائچور	۲۶۳۵
بیدر	۳۹۵	عثمان آباد	۲۷۲
ورنگل	۳۱۵	کریم نگر	۳۴۳
آصف آباد	۱۶۴	میدک	۳۶۴
نظام آباد	۸۱۴	محبوب نگر	۵۰۴
نلگنڈہ	۵۶۰		

صدر میزان ... ۱۱۳۵۶

اس کے مقابلہ میں مسلم ادارات کی تعداد جنکو سرکاری امداد ملتی ہے کل مملکت سرکار آصفیہ میں صرف ۴۸۹۸ ہے *

خدمات شرعیہ اسلامیہ کی معاشیں غیر مسلموں کے نام

صوبہ گلبرگہ

(۱) موضع ماڑیال تعلقہ گلبرگہ میں درگاہ کے نام ۹۴ یکڑ ۱۲ گنٹے بحال ہیں۔ شرط خدمت سیورایا ولد رام کوتی کے ذمہ ہے۔

(۲) موضع پیٹہ جورگی تعلقہ گلبرگہ میں درگاہ سلطان شاہ کے نام ۵ ایکر، ۲ گنٹے اراضی بحال ہے شرط خدمت سیورایا ولد رام کوٹی سے متعلق ہے۔

(۳) موضع خانہ پور تعلقہ شاہ پور میں ۶ یکر ۲۰ گنٹے بنام مسجد بحال ہیں شرط خدمت ینکپا ولد ملپا سے متعلق ہے۔

(۴) موضع بنڈے بلبلی تعلقہ شاہ پور میں درگاہ خواجہ صاحب کے نام ۶ یکر ۲۰ گنٹے اراضی بحال ہے۔ شرط خدمت سد لنگپا ولد پرمنا سے متعلق ہے۔

(۵) تعلقہ شوراپور میں بشرط خدمت عاشور خانہ بالارام کے نام عـ۱۲/۱۱ مقرر ہیں۔

(۶) تعلقہ شوراپور میں بشرط خدمت عاشور خانہ بسپا ولد بھوریا کے نام للعہ ۱۰/۵ مقرر ہیں۔

(۷) موضع منڈگہ تعلقہ یادگیر میں بشرط خدمت عاشور خانہ بنام کلپا ۱۱ ایکر ۱۰ گنٹے اراضی بحال ہے۔

(۸) موضع بلجکر تعلقہ یادگیر میں بشرط خدمت عاشور خانہ بنام لنگپا ۴ یکر ۸ گنٹے اراضی

بحال ہے۔

(۹) موضع کاسان پلی تعلقہ سیڑم میں بشرط خدمت عاشور خانہ ۹ گنٹے اراضی بحال ہے۔ شرط خدمت پٹیل پٹواری سے متعلق ہے۔

(۱۰) موضع مدور تعلقہ سیڑم میں بشرط استادگی علم ۱۱۔ ایکڑ ۳۹ گنٹے اراضی بحال ہے۔ شرط خدمت پٹیل پٹواری سے متعلق ہے۔

(۱۱) موضع کوڑی تعلقہ اندولہ جیورگی میں بشرط خدمت درگاہ حضرت بابا فخرالدین صاحب ۵۔ ایکڑ ۲۲ گنٹے بنام شرنپا بحال ہیں۔

(۱۲) موضع سٹرلی تعلقہ اندولہ جیورگی میں بشرط خدمت درگاہ حضرت فرید صاحب ۵۰ ایکڑ ۳۵ گنٹے اراضی بنام تاراجی وسائن جی بحال ہے۔

(۱۳) موضع ردور ورتعلقہ چنچولی میں بشرط خدمت چلہ بندہ نواز ۸۔ ایکڑ ۶ گنٹے اراضی بحال ہے۔ اس پر مانک راؤ پٹواری قابض ہے۔

(۱۴) موضع ویگل مڑی تعلقہ چنچولی میں بشرط خدمت چلہ خواجہ بندہ نواز ۱۹۔ ایکڑ اراضی بحال ہیں جس پر سدپا قابض ہے۔

(۱۵) قصبہ بنڈے بلی تعلقہ شاہ پور ضلع گلبرگہ میں حضرت جلال الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ کی درگاہ کی معاش ۷۰ بیگہ سدرامپا ولد سند لنگپا کے نام بحال ہے۔

(۱۶) موضع ناگل پلی تعلقہ چنچولی میں بشرط خدمت چلہ خواجہ بندہ نواز ۱۳۔ ایکڑ ۳۱ گنٹے اراضی بحال ہے بنام قبولا پٹیل۔

(۱۷) موضع گنگیرہ تعلقہ چنچولی میں بشرط خدمت چلّہ خواجہ بندہ نواز ۵۔ ایکڑ ۳۲ گنٹے بنام حاشنیا کولی بحال ہے۔

(۱۸) موضع ہوڑہ تعلقہ سندہنور میں بشرط خدمت عاشور خانہ ۱۲۔ ایکڑ ۲۹ گنٹے اراضی بنام
مدہوا چاری ولد کورنا چاری بحال ہے۔

(۱۹) موضع گوسری تعلقہ سندھنور میں بشرط خدمت درگاہ ۶۔ ایکڑ اراضی بنام بسپا ولد
ایر بسپا بحال ہے۔

(۲۰) قصبہ کوہیر تعلقہ بیدر میں بشرط خدمت درگاہ حضرت مولانا معزالدین صاحب ۵۔ایکڑ
۱۰گنٹے اراضی بنام کنہیا لعل بحال ہے۔

(۲۱) قصبہ کوہیر ضلع بیدر میں بشرط خدمت درگاہ حضرت مولانا معزالدین صاحب
ایک ایکڑ ۱۱ گنٹے اراضی بنام گودھن بحال ہے۔

(۲۲) قصبہ کوہیر ضلع بیدر میں بشرط خدمت چلہ محبوب سبحانی ۱۶ گنٹے اراضی بنام کشن راؤ گوئند
بحال ہے۔

(۲۳) موضع اندہوری تعلقہ بیدر میں بشرط خدمت عاشور خانہ ۳۰ گنٹے بنام لسنا تمڑی
بحال ہیں۔

(۲۴) موضع اندہوری تعلقہ احمد پور میں بشرط خدمت درگاہ سید باگن حسینی شاہ
۱۳۔ایکڑ ۴ گنٹے بنام منگو ولد ستی بحال ہیں۔

(۲۵) موضع ملکاپور تعلقہ جنواڑہ میں دو ایکڑ ۱۰ گنٹے اراضی بنام فقیرا تیا بشرط خدمت
درگاہ سلطان احمد شاہ ولی البہمنی موقوعہ بیدر بحال ہے۔

صوبہ اورنگ آباد

(۲۶) موضع کانچناپور تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری ۱۳ ار معاش نقدی جاری
ہے۔جس سے پٹیل پٹواری مستفید ہوتے ہیں۔ عموماً پٹیل پٹواری ہندو ہوتے

ہیں اور خدمت موروثی ہوتی ہے۔

(۲۷) من گاؤں تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری ۱۲ر معاش نقدی جاری ہے۔ شرط خدمت پنڈو ولد جگو پٹیل سے تعلق ہے۔

(۲۸) موضع نری تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط خدمت عاشور خانہ معاش نقدی ۱۴ر جاری ہے۔ پٹیل پٹواری مستفید ہوتے ہیں۔

(۲۹) موضع گرساؤلی تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری معاش نقدی ۸ر ۵ر جاری ہے۔ پٹیل پٹواری مستفید ہوتے ہیں۔

(۳۰) موضع اڑگاؤں تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری معاش نقدی ۱ر۲ر جاری ہے۔ سنتویا ولد وٹھوبا کو ملتے ہیں۔

(۳۱) موضع ڈھون کھیڑہ تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری معاش نقدی ۸ر۶ر جاری ہے۔ پٹیل پٹواری حاصل کرتے ہیں۔

(۳۲) موضع یووے گاؤں بزرگ تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری ۸ر۱۳ر معاش نقدی مقرر ہے چند ولد گلو کے نام بحال ہے۔

(۳۳) بابل گاؤں سرٹ تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری ۱ر معاش نقدی بنام پٹیل پٹواری جاری ہے۔

(۳۴) موضع اڑگاؤں خورد تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری ۹ر ۹ر معاش نقدی بنام پٹیل پٹواری مقرر ہے۔

(۳۵) موضع پھلمری تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط خدمت درگاہ حضرت پیر صاحب پان واڑی و محمد غازی شہید ۲۲۔ایکڑ ۳۰ گنٹے اراضی بنام ہنمنتو پٹیل بحال ہے۔

(۳۶) موضع پھلمری تعلقہ اورنگ آباد میں ایک ایکڑ ۴ گنٹے قبرستان کے لئے ہنمنت راؤ وغیرہ کو عطا ہوئے ہیں۔

(۳۷) موضع شرنا پور تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ دار عـــصہ ۱ر۲ر معاش نقدی بنام ٹپیل پٹواری جاری ہے۔

(۳۸) موضع بھیکا پور تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری عـــصہ ۱ر معاش نقدی مقرر ہے۔ پٹیل پٹواری مستفید ہوتے ہیں۔

(۳۹) موضع بھت پور تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری عـــصہ ۱ر۷ر معاش نقدی مقرر ہے۔ پٹیل پٹواری مستفید ہوتے ہیں۔

(۴۰) موضع پوکھری تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری ۸ر۶ر معاش نقدی مقرر ہے۔ ٹپیل پٹواری مستفید ہوتے ہیں۔

(۴۱) موضع دھرم پور تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری ۸ر۸ر معاش نقدی مقرر ہے بنام ٹپیل پٹواری۔

(۴۲) موضع گوپال پور تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری عـــصہ ۱ر۲ر معاش نقدی مقرر ہے بنام ٹپیل و پٹواری۔

(۴۳) موضع کومٹھانہ تعلقہ اورنگ آباد بشرط تعزیہ داری عـــصہ ۱ر معاش نقدی مقرر ہے بنام ٹپیل پٹواری

(۴۴)	موضع درگاؤں	"	"	"	عـــصہ ۲ر۶ر	"	"	"
(۴۵)	" رام پور	"	"	"	عـــصہ ۵ر۹ر	"	"	"
(۴۶)	" چکل ٹھانہ	"	"	"	سعہ ۸ر	"	"	"

(۴۷) موضع مارے گاؤں تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری ۱ر۲ہر معاش نقدی مقرر ہے بنام ٹپیل ٹپواری

(۴۸) 〃 برجواڑی 〃 〃 〃 〃 ۶ر۵ہر

(۴۹) 〃 بیمار پیری 〃 〃 〃 〃 ۱ر۱ہر

(۵۰) 〃 ڈرکم 〃 〃 〃 〃 ۶ر۲ہر

(۵۱) 〃 کنکورہ 〃 〃 ۱ر۲ہر بنام بھوانی ٹپیل و برماجی ٹپواری

معاش نقدی مقرر ہے۔

(۵۲) موضع کالیواڑہ تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری ۴ر۲ہر معاش نقدی

بنام وٹھوبا مقرر ہے۔

(۵۳) موضع موہن پور تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری ۶ر۱ہر معاش نقدی بنام

ٹپیل ٹپواری مقرر ہے۔

(۵۴) موضع پیرواری تعلقہ اورنگ آباد میں شرط تعزیہ داری ۱۰ر۹ہر معاش نقدی بنام ٹپیل ٹپواری مقرر ہے۔

(۵۵) موضع سیل گاؤں تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری ۸ر۶ہر معاش

نقدی بنام ٹپیل ٹپواری مقرر ہے۔

(۵۶) موضع کاناپور تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری ۱۲ر معاش نقدی بنام ٹپیل

ٹپواری مقرر ہے۔

(۵۷) موضع مومن پور تعلقہ اورنگ آباد میں بشرط تعزیہ داری ۸ر معاش نقدی

بنام ٹپیل ٹپواری مقرر ہے۔

(۵۸) موضع کوکڑ گاؤں تعلقہ عنبر میں بشرط خدمت درگاہ حضرت بابا رمضان صاحب

۱۱۔ایکڑ ۱۰۔گنٹے اراضی بنام مارو تی ولد بالاجی بحال ہے۔

(۵۹) موضع دل کھیڑ تعلقہ عنبر میں بشرط خدمت درگاہ حضرت سید میر صاحب ۱۲ گنٹے اراضی بحال ہے۔ نانا ولد لاڑجی سے بشرط خدمت متعلق ہے۔

(۶۰) موضع دھالوری بزرگ تعلقہ گنگاپور میں بشرط خدمت درگاہ حضرت شاہ سکندر صاحب ۸۔ ایکڑ ۲۳ گنٹے اراضی بنام ڈگرو حجام بحال ہے۔

(۶۱) موضع ساوکھیڑہ تعلقہ گنگاپور میں بشرط خدمات مسجد ۲۷/۴۔ ایکڑ ۱۳ گنٹے اراضی مرا بائی (ایک ہندو عورت) کے نام بحال ہے۔

(۶۲) موضع اسٹری تعلقہ سلٹور میں بشرط جاروب کشی قبر حضرت جمال شاہ صاحب ۲۶ گنٹے اراضی بنام وسرودانند بحال ہے۔

(۶۳) موضع ٹاپرگاؤں تعلقہ کنڑ میں بشرط خدمت درگاہ ۴۔ ایکڑ ۱۰ گنٹے بنام اینوراؤ ولد نیلو پاٹیل بحال ہیں۔

(۶۴) موضع گوندے گاؤں تعلقہ جالنہ میں بشرط خدمت عاشور خانہ ۲/۱۴/۲ معاش نقدی بنام ونایک نارائن بحال ہے۔

(۶۵) موضع ہیوڑہ پرگنہ و باڑی تعلقہ جالنہ میں بشرط خدمت عاشور خانہ ۲/۸/۲ معاش نقدی بنام مارننند رام چندر بحال ہے۔

(۶۶) موضع دباڑی تعلقہ جالنہ میں بشرط خدمت عاشور خانہ ۲/۸/ کیشو گنگارام کے نام معاش نقدی جاری ہے۔

(۶۷) موضع مالیگاؤں تعلقہ جالنہ میں بشرط خدمت عاشور خانہ ۱۴/ معاش نقدی کمال چند نائک کے نام جاری ہے۔

(۶۸) نیز موضع واکھڑہ تعلقہ جالنہ میں بشرط خدمت عاشور خانہ ۱۰/۳/ معاش

نقدی بنام وناٹک جاری ہے۔

(۶۹) نیز موضع واگھڑہ تعلقہ جالنہ میں بشرط خدمت عاشور خانہ عصہ ار۶م معاش نقدی بنام وناٹک جاری ہے۔

(۷۰) موضع بیندرپور تعلقہ جالنہ میں بشرط خدمت عاشور خانہ عصہ ار۳م معاش نقدی بنام پیراجی ولد ہری جاری ہے۔

(۷۱) موضع پانوٹی بزرگ تعلقہ ویجاپور میں بشرط خدمت درگاہ پانچ پیر ۲۲-ایکڑ ۳۶ گنٹے اراضی پٹیل پٹواری کے نام بحال ہے۔

(۷۲) موضع بھنگی تعلقہ ویجاپور میں بشرط خدمت درگاہ حضرت شاہ ولی صاحب اور ایکڑ ۵ ۲ گنٹے اراضی بنام پن جیا ولد ایڑو بحال ہے۔

(۷۳) موضع گھوگر گاؤں تعلقہ ویجاپور میں بشرط خدمت درگاہ حقانی صاحب ۱۵-ایکڑ ۸ گنٹے اراضی بنام کشن ولد سکھارام بحال ہے۔

(۷۴) موضع پارڈی بزرگ تعلقہ بسمت میں بشرط خدمت درگاہ حضرت مستان شاہ ولی ۶-ایکڑ ۲۴ گنٹے اراضی بنام کونڈہ جی ولد ٹھنکر جی بحال ہے۔

(۷۵) موضع بڑسی تعلقہ کلمنوری میں بشرط خدمت درگاہ ۲۳-ایکڑ ۱۰ گنٹے اراضی بنام حلیا ولد رالوجی بحال ہے۔

(۷۶) موضع جولہ پنچال تعلقہ کلمنوری میں ۴-ایکڑ ۲۰ گنٹے اراضی بنام سکھا ولد سنبھا بحال ہے۔

(۷۷) موضع کھڑکی تعلقہ جیتور میں بشرط خدمت درگاہ دس ایکڑ ۱۶ گنٹے اراضی بنام داجی بحال ہے۔

(۷۸) موضع دھم وھم تعلقہ جینتور میں بشرط مجاوری درگاہ حضرت پیر بنے صاحب ۸۔ یکڑ ۲۹ گنٹے اراضی بنام سکھارام بحال ہے۔

(۷۹) موضع سمتاپور تعلقہ بیڑ میں بشرط خدمت درگاہ داور ملک ۹۔ یکڑ، ۱ گنٹے اراضی بنام ہیساجی ولد بیٹڈ یاراج بحال ہے۔

(۸۰) موضع بانے گاؤں تعلقہ بیڑ میں بشرط خدمت درگاہ حضرت مان پیر صاحب ۳۶ یکڑ ۳۱ گنٹے اراضی بحال ہے پٹیل پٹواری قابض ہیں۔

(۸۱) موضع جھولہ تعلقہ بیڑ میں بشرط خدمت درگاہ داور ملک ۱۸۔ یکڑ ۹ گنٹے اراضی بنام کیسرو ولد باباجی بحال ہے۔

(۸۲) منجلیگاؤں ضلع بیڑ میں بشرط خدمت عاشور خانہ معہ معاش نقدی ۱/۶/۱۰ بنام نائک وڈری جاری ہے۔

(۸۳) موضع تال کھیڑ تعلقہ منجلیگاؤں میں بشرط خدمت عاشور خانہ (سے) معاش نقدی بنام لچھمن نائک مقرر ہے۔

(۸۴) موضع پوینر تعلقہ منجلیگاؤں میں بشرط جاروب کشی درگاہ ۱۵۔ یکڑ ۴ گنٹے اراضی بنام داجی ولد رام چندر بحال ہے۔

(۸۵) بیڑ میں مسجد گر دیوپورہ کا معاش مشروطی نقدی بقدر (ماہیہ) بھاؤ سنگھ کے نام بحال تھا۔ اب لچھمن سنگھ کو بقدر حصہ رسدی ملتا ہے۔ دوسرے حصہ دار بھی ہیں۔

(۸۶) موضع سیداپور تعلقہ گیورائی میں بشرط خدمت درگاہ پیر صاحب ۱۳۔ یکڑ ۳۹ گنٹے اراضی بنام ماناجی پٹیل بحال ہے۔

(۸۷) موضع ڈیگول تعلقہ پالم ضلع پربھنی کی معاش قضارۃ یا جے راؤ ولیکھ سے متعلق ہوئی۔

(۸۸) 〃 اسلام پور 〃 〃 〃

(۸۹) 〃 دھالونی 〃 〃 〃

(۹۰) 〃 نیل گاؤں 〃 〃 〃

(۹۱) 〃 گھاٹ پپری 〃 〃 〃

(۹۲) 〃 میٹھلہ 〃 〃 〃

(۹۳) 〃 داکٹر گاؤں 〃 〃 〃

(۹۴) 〃 سائیں کھیڑہ 〃 〃 〃

(۹۵) سبیدا پور تعلقہ گیورائی ضلع بیڑ میں درگاہ پیر صاحب کی معاش ۱۳- یکڑ ۳۹ گنٹہ مانا جی پٹیل کے نام بشرط خدمت درگاہ بحال ہے۔

(۹۶) سمنا پور تعلقہ بیڑ درگاہ داور ملک کی معاش ۹- یکڑ، ا گنٹہ ایساجی ولد بنڈیا راج کے نام بشرط خدمت درگاہ بحال ہے۔

(۹۷) موضع روئی تعلقہ آشٹی میں بشرط خدمت درگاہ شیخ محمد بڈھن صاحب ۹۸ ایکڑ ۲۷ گنٹے اراضی بنام تولا کاڈ کونڈری بحال ہے۔

(۹۸) موضع برہمن گاؤں تعلقہ مدھول میں بشرط خدمت جاروب کشی درگاہ داور ملک ۲- یکڑ، گنٹے اراضی بنام پریا ولد سائیگیا بحال ہے۔

(۹۹) موضع کنٹور تعلقہ قندھار میں بشرط جاروب کشی درگاہ مولا علی ۸- یکڑ ۱۲ گنٹے اراضی بنام جے رام بحال ہے۔

(۱۰۰) موضع کوکلیگاؤں تعلقہ قندھار میں بشرط جاروب کشی درگاہ مولا علی راجندر

کے نام ایک یکڑ ۱۲ گنٹے اراضی بحال ہے ۔

(۱۰۱) موضع ویگاؤں تعلقہ قندھار میں ایک یکڑ ۱۶ گنٹے اراضی بشرط خدمت درگاہ مولاعلی بنام جے رام ولد ماباخیاط بحال ہے ۔

(۱۰۲) موضع تامسہ تعلقہ حدگاؤں میں بشرط خدمت درگاہ حضرت سید جلال بخاری قادری ۲۴۔ یکڑ ۳۵ گنٹے اراضی بنام گنگو بائی زوجہ رام گیر بحال ہے ۔

صوبہ ورنگل

(۱۰۳) موضع سرپور تعلقہ ورنگل میں بشرط تعزیہ داری عاشورخانہ نعل صاحب اوڑدٹنڈو کے نام آٹھ ایکڑ ۱۱ گنٹے اراضی بحال ہے ۔

(۱۰۴) موضع خانہ پور پیٹی حویلی تعلقہ کھمم میں بشرط تعزیہ داری عاشورخانہ آلور و نیکنا کے نام تین یکڑ ۲۱ گنٹے اراضی بحال ہے ۔

(۱۰۵) موضع ربّیاورم تعلقہ کھمم میں بشرط تعزیہ داری عاشورخانہ اور ویڈو کے نام ۱۸ گنٹے آراضی بحال ہے ۔

(۱۰۶) موضع جیکو رخرد تعلقہ سرسلہ میں بشرط تعزیہ داری عاشورخانہ جنگم ولد لنگیا کے نام ۱۰ گنٹے آراضی بحال ہے ۔

صوبہ میدک

(۱۰۷) موضع کلمرہ تعلقہ نلگنڈہ میں بشرط استادگی علم فقیر چند کے نام چھ ۶ بگھے اراضی بحال ہے ۔

(۱۰۸) موضع وہرلہ پالم تعلقہ مریال گوڑہ میں بشرط استادگی علم دوویلہ سید لو کے نام تین یکڑ ۲۶ گنٹے اراضی بحال ہے ۔

(۱۰۹) تعلقہ بھونگیر میں تیاری بُراق کے لئے ۲۷ گنٹے اراضی وڈلہ لچھیا کے نام بحال ہے۔

(۱۱۰) موضع پوڑچیڑ تعلقہ بھونگیر میں پانچ روپے معمول محرم لنگم کے نام بحال ہے۔

(۱۱۱) قصبہ مکتھل میں بشرط استادگی علم عاشورخانہ بارہ امام اوشنا ولد سونپا کے نام ۱۶۔ یکڑ ۲۵ گنٹے اراضی بحال ہے۔

(۱۱۲) موضع پلہ بزرگ تعلقہ مکتھل میں بشرط خدمت عاشورخانہ تلجا جوگی کے نام ۱۰؍۹؍ لعہ جاری ہیں۔

(۱۱۳) قصبہ میدک میں بشرط استادگی علم عاشورخانہ زینگر جوگنا کے نام ۲۶ گنٹے اراضی بحال ہے۔

(۱۱۴) قاضی پلی تعلقہ میدک میں بشرط خدمت عاشورخانہ حکیم نیکنا کے نام ۱۰ گنٹے اراضی بحال ہے۔

(۱۱۵) موضع یلدرتی تعلقہ میدک میں بشرط خدمت عاشورخانہ بال کشن راؤ کے نام ۱۷ گنٹے اراضی بحال ہے۔

(۱۱۶) موضع کرم پلی تعلقہ باغات میں تین یکڑ چھ گنٹے اراضی بشرط استادگی علم وینکٹ راؤ کے نام بحال ہے۔

(۱۱۷) موضع کلور تعلقہ کلبگور میں بشرط خدمت عاشورخانہ درگاہ سیویا کے نام چار یکڑ ۲۴ گنٹے بحال ہیں۔

(۱۱۸) معاش قضارت موضع کروڑ تعلقہ سدی پیٹھ ضلع میدک بنام رام چندرراؤ جاری کیگئی۔ ادائی خدمت کا انتظام ذریعہ مسلم قائم مقام ہوا۔

تعداد وکلاء ممالک محروسہ سرکار عالی (سنہ ۱۹۲۰ء)

مدارج	ہندو	مسلم	دیگر اقوام	میزان
درجہ اوّل	۱۰۴	۱۷۹	۱۱	۲۹۴
درجہ دوم	۱۲۵	۸۱	۰	۲۰۶
درجہ سوم	۵۶۶	۴۶۶	۰	۱۰۳۲
میزان	۷۹۵	۷۲۶	۱۱	۱۵۳۲

معاش یابان مذہبی

مدارج	ہندو	مسلمان	جملہ
جنکی سالانہ یافت ۵۰ روپیہ سے ۱۰۰ روپیہ تک ہے	۶۳۶	۴۱۴	۱۰۵۰
〃 〃 ۱۰۰ 〃 ۲۰۰ 〃 〃	۲۸۲	۲۶۸	۵۵۰
〃 〃 ۲۰۰ 〃 ۲۵۰ 〃 〃	۴۲	۴۱	۸۳
〃 〃 ۲۵۰ 〃 ۳۰۰ 〃 〃	۳۰	۳۰	۶۰
〃 〃 ۳۰۰ 〃 ۴۰۰ 〃 〃	۴۰	۴۰	۸۰
〃 〃 ۴۰۰ 〃 ۵۰۰ 〃 〃	۲۵	۱۷	۴۲
〃 〃 ۵۰۰ سے زائد ہے	۱۰۱	۷۶	۱۷۷
میزان	۱۱۵۶	۸۸۶	۲۰۴۲

پٹہ داران واجارہ داران

مدارج	ہندو	مسلمان	دیگر اقوام	جملہ
جو ایک روپیہ سے ۵۰ روپیہ تک سالانہ محاصل ادا کرتے ہیں	۷۶۷۷۵۶	۵۱۱۲۳	۱۵۰۹۷	۸۳۳۹۷۶
۵۰ ٫٫ ۱۰۰ ٫٫ ٫٫	۱۲۸۳۰۳	۹۸۱۴	۱۲۷۷	۱۳۹۳۹۴
۱۰۰ ٫٫ ۲۰۰ ٫٫	۶۵۱۸۳	۴۰۱۵	۲۹۵	۶۹۵۹۳
۱۰۰ ٫٫ ۲۵۰ ٫٫	۱۲۸۲۵	۷۹۶	۷۲	۱۳۶۹۳
۱۵۰ ٫٫ ۳۰۰ ٫٫	۷۰۷۳	۴۳۸	۳۵	۷۵۴۶
۳۰۰ ٫٫ ۴۰۰ ٫٫	۶۶۵۸	۴۲۹	۱۸	۷۱۰۵
۴۰۰ ٫٫ ۵۰۰ ٫٫	۳۴۹۹	۳۲۲	۲۶	۳۸۴۷
۵۰۰ سے زائد ٫٫	۴۹۷۸	۳۷۹	۱۸	۵۳۷۵
میزان	۱۰۰۶۴۷۵	۶۶۲۱۷	۱۶۹۳۸	۱۰۶۰۴۳۰

انعامداران

مدارج	ہندو	مسلمان	دیگر اقوام	جملہ
جو ایک روپیہ سے ۵۰ روپیہ تک سالانہ معاش پاتے ہیں	۶۱۸۰۵	۹۱۰۶	۱۴۲۸	۷۲۳۳۹
〃 ۵۰ 〃 ۱۰۰ 〃 〃	۴۸۶۵	۱۰۸۷	۳۶	۵۹۸۸
〃 ۱۰۰ 〃 ۲۰۰ 〃 〃	۲۰۰۲	۶۰۸	۱۲	۲۶۲۲
〃 ۲۰۰ 〃 ۲۵۰ 〃 〃	۴۰۸	۱۶۰	۰	۵۶۸
〃 ۲۵۰ 〃 ۳۰۰ 〃 〃	۲۴۲	۷۴	۰	۳۱۶
〃 ۳۰۰ 〃 ۴۰۰ 〃 〃	۲۳۲	۸۳	۱	۳۱۶
〃 ۴۰۰ 〃 ۵۰۰ 〃 〃	۱۵۵	۶۰	۱	۲۱۶
〃 ۵۰۰ سے زائد 〃 〃	۶۸۳	۱۶۶	۱	۸۵۰
میزان	۷۰۳۸۲	۱۱۳۵۴	۱۴۷۹	۸۳۲۱۵

رسوم داران

مدارج	ہندو	مسلمان	دیگر اقوام	جملہ
جو ایک روپیہ سے ۵۰ روپیہ تک سالانہ رسوم پاتے ہیں	۱۴۶۶	۱۰۲	۰	۱۵۶۸
〃 ۵۰ 〃 ۱۰۰ 〃 〃	۶۰۸	۳۳	۰	۶۴۱
〃 ۱۰۰ 〃 ۲۰۰ 〃 〃	۵۳۵	۱۹	۰	۵۵۴
〃 ۲۰۰ 〃 ۲۵۰ 〃 〃	۱۲۸	۳	۰	۱۳۱
〃 ۲۵۰ 〃 ۳۰۰ 〃 〃	۱۰۰	۵	۰	۱۰۵
〃 ۳۰۰ 〃 ۴۰۰ 〃 〃	۱۲۸	۷	۰	۱۳۵
〃 ۴۰۰ 〃 ۵۰۰ 〃 〃	۷۵	۴	۰	۷۹
〃 ۵۰۰ سے زائد 〃 〃	۳۱۱	۲۴	—	۳۳۵
میزان	۳۳۵۱	۱۹۷	۰	۳۵۴۸

تعداد ساہوکاران ملک سرکار عالی

(جنکی آمدنی ۴۰۰ روپیہ سالانہ سے اوپر ہے)

مقام سکونت	ہندو	مسلمان	دیگر	جملہ
حیدرآباد	۸۸	۰	-	۸۸
بیدر	۳۲	۱	۰	۳۳
ناندیڑ	۳۲	۱	۰	۳۳
نظام آباد	۵	۰	۰	۵
نلگنڈہ	۱۱	۰	۰	۱۱
کریم نگر	۳۷	۲	۰	۳۹
پربھنی	۷۱	۱	۱	۷۲
اورنگ آباد	۳۴	۰	۱	۳۵
بیڑ	۱۴۶	۸	-	۱۵۴
ورنگل	۳۰	۲	۱	۳۳
گلبرگہ شریف	۲۱	۱	۰	۲۲
عثمان آباد	۴۶	۱	۰	۴۷
رائچور	۲۵	۰	۰	۲۵
محبوب نگر	۷	۳	۰	۱۰
میدک	۱۱	۱	۰	۱۲
میزان	۵۹۷	۲۱	۲	۶۲۰

تعداد ملازمین اہل سیف (پولیس و فوج)

مدارج	ہندو	مسلمان	دیگر اقوام	جملہ
جو ۳۰۰ روپیہ سے ۶۰۰ روپیہ تک سالانہ تنخواہ پاتے ہیں	۵۴۰	۱۶۷۶	۱۲	۲۲۲۸
〃 ۶۰۰ 〃 ۹۰۰ 〃 〃 〃	۷۲	۳۴۵	۶	۴۲۳
〃 ۹۰۰ 〃 ۱۲۰۰ 〃 〃 〃	۳۸	۱۷۰	۰	۲۰۸
〃 ۱۲۰۰ 〃 ۱۵۰۰ 〃 〃 〃	۲۵	۹۵	۶	۱۲۶
〃 ۱۵۰۰ 〃 ۱۸۰۰ 〃 〃 〃	۱۱	۵۱	۳	۶۵
〃 ۱۸۰۰ 〃 ۲۴۰۰ 〃 〃 〃	۱۱	۸۴	۹	۱۰۴
〃 ۲۴۰۰ 〃 ۳۰۰۰ 〃 〃 〃	۳	۲۸	۲	۳۳
〃 ۳۰۰۰ 〃 ۶۰۰۰ 〃 〃 〃	۴	۱۲	۲	۱۸
〃 ۳۶۰۰ 〃 ۴۲۰۰ 〃 〃 〃	۱	۱۷	۱	۱۹
〃 ۴۲۰۰ 〃 ۵۰۰۰ 〃 〃 〃	۶	۱۵	۱	۲۲
〃 ۵۰۰۰ و اوپر 〃 〃 〃	۸	۶۲	۱۱	۸۱
میزان	۷۱۹	۲۵۵۵	۵۳	۳۳۲۷

تعداد ملازمین اہل قلم (سول)

مدارج	ہندو	مسلمان	دیگر اقوام	جملہ
جو ۳۰۰ روپیہ سے ۶۰۰ روپیہ تک سالانہ تنخواہ پاتے ہیں	۱۸۸۴	۳۳۸۰	۷۱	۵۳۳۵
〃 ۶۰۰ 〃 ۹۰۰ 〃 〃 〃	۳۰۲	۷۱۸	۳۲	۱۰۵۲
〃 ۹۰۰ 〃 ۱۲ 〃 〃 〃	۲۱۷	۴۷۴	۳۰	۷۲۱
〃 ۱۲۰۰ 〃 ۱۵۰۰ 〃 〃 〃	۸۱	۱۴۸	۱۵	۲۴۴
〃 ۱۵۰۰ 〃 ۱۸۰۰ 〃 〃 〃	۸۵	۲۰۴	۲۶	۳۱۵
〃 ۱۸۰۰ 〃 ۲۴۰۰ 〃 〃 〃	۴۴	۱۷۲	۱۹	۲۳۵
〃 ۲۴۰۰ 〃 ۳۰۰۰ 〃 〃 〃	۲۷	۱۱۰	۹	۱۴۶
〃 ۳۰۰۰ 〃 ۳۶۰۰ 〃 〃 〃	۳۳	۱۳۷	۲۲	۱۹۲
〃 ۳۶۰۰ 〃 ۴۲۰۰ 〃 〃 〃	۶	۴۴	۸	۵۸
〃 ۴۲۰۰ 〃 ۵۰۰۰ 〃 〃 〃	۹	۵۹	۱۱	۷۹
〃 ۵۰۰۰ سے زائد 〃 〃	۵۱	۲۰۵	۳۹	۲۹۵
میزان	۲۷۳۹	۵۶۵۱	۲۸۴	۸۶۷۴

انجمن ہائے زرعی و غیر زرعی مملکت آصفیہ

زرعی ۱۰۸۹

غیر زرعی ۹۴

میزان ۱۱۸۳

گوشوارہ اراکین

مدارج	زرعی				غیر زرعی			
	ہندو	مسلمان	دیگر اقوام	جملہ	ہندو	مسلمان	دیگر اقوام	جملہ
جن انجمنوں کا سرمایہ زیر استعمال ۳۰۰ روپیہ سے ۶۰۰ روپیہ تک ہے	۱۹۰۸۳	۲۳۱۳	۴۱۰	۲۱۸۰۶	۲۱۰۱	۲۷۰۳	۱۱۸	۴۹۳۲
〃 〃 ۶۰۰ 〃 ۹۰۰ 〃	۱۸۶۵۶	۲۲۵۱	۳۲۹	۲۱۲۳۶	۱۹۴۹	۲۶۴۵	۱۱۶	۴۷۱۰
〃 〃 ۹۰۰ 〃 ۱۰۰۰ 〃	۱۸۱۳۱	۲۱۹۲	۳۳۹	۲۰۶۶۲	۱۸۹۳	۲۶۳۴	۱۱۶	۴۶۴۳
〃 〃 ۱۰۰۰ 〃 ۱۵۰۰ 〃	۱۶۹۷۷	۲۱۱۱	۳۲۹	۱۹۴۱۷	۱۸۶۲	۲۶۲۲	۱۱۳	۴۵۹۷
〃 〃 ۱۵۰۰ 〃 ۱۸۰۰ 〃	۱۵۶۶۷	۱۹۶۶	۳۲۶	۱۷۹۵۹	۱۶۴۱	۲۵۳۸	۱۱۰	۴۲۸۹
〃 〃 ۱۸۰۰ 〃 ۲۴۰۰ 〃	۱۴۰۵۲	۱۶۸۱	۳۰۷	۱۶۰۴۰	۱۶۶۶	۲۳۸۴	۱۰۸	۴۱۵۹
〃 〃 ۲۴۰۰ 〃 ۳۰۰۰ 〃	۱۰۹۲۹	۱۴۸۴	۲۹۰	۱۲۷۰۳	۱۴۶۳	۲۲۰۸	۱۰۵	۳۷۷۶
〃 〃 ۳۰۰۰ 〃 ۳۶۰۰ 〃	۷۷۱۸	۱۰۶۲	۲۵۴	۹۰۳۴	۱۳۲۵	۱۹۲۳	۹۶	۳۳۴۴
〃 〃 ۳۶۰۰ 〃 ۴۲۰۰ 〃	۵۸۴۰	۷۳۴	۲۳۹	۶۸۱۳	۱۲۳۷	۱۸۸۹	۹۶	۳۲۲۲
〃 〃 ۴۲۰۰ 〃 ۵۰۰۰ 〃	۴۲۷۹	۵۳۰	۲۲۹	۵۰۴۸	۱۱۹۴	۱۷۹۵	۹۲	۳۰۸۱
〃 ۵۰۰۰ سے اوپر ہے 〃	۳۱۰۳	۳۸۱	۲۲۲	۳۷۰۶	۱۰۸۰	۱۶۱۲	۸۵	۲۷۷۷

ذرائع معاش

ترتیب ذرائع معاش	ہندو	مسلمان	مجموعی تعداد کارکنان
متعلق بہ سطح زمین	۷۴۳۸۹۵۳	۶۶۶۱۱۰	۸۳۸۹۷۱۸
" بہ معدنیات	۱۶۹۷۶	۱۱۰۲	۱۸۴۷۴
صنعت و حرفت	۱۷۶۱۶۶۹	۱۰۲۲۷۱	۱۸۷۲۷۳۳
حمل و نقل	۱۰۲۸۱۸	۲۱۸۸۳	۱۳۹۵۰۱
تجارت	۱۰۱۰۸۵۸	۱۰۱۹۷۶	۱۱۳۴۳۶۸
افواج سرکاری	۹۳۳۸۵	۶۶۹۸۹	۱۶۴۳۹۸
انتظام ریاست	۲۴۹۲۷۲	۹۲۴۶۱	۳۴۶۱۸۴
دوسرے پیشے اور فنون لطیفہ	۱۶۸۵۳۱	۳۵۳۲۱	۲۰۹۰۳۹
ذاتی آمدنی	۱۶۳۵۰	۱۱۵۵۱	۲۸۳۷۷
خانگی نوکری	۲۲۲۵۵۷	۱۹۰۳۸۷	۴۲۱۱۴۷
غیر مقررہ نوعیت کے پیشے	۳۱۹۵۸۷	۴۵۰۷۷	۳۸۰۱۴۸
بے منفعت کے پیشے	۲۲۵۱۶۳	۴۵۸۶۲	۲۷۶۱۳۹

(جنمیں سرمایہ اور انتظام کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے منصبداری دعویٰ)

اخراجات تعلیم و طلبہ و مدارس سنہ ۱۹۲۰ء

تعداد مدارس	۴۲۲۲۵
تعداد طلبہ	۳۸۱۲۹۵
اخراجات	۷۷۲۵۸۰۹ روپیہ

گوشوارہ مالکان کارخانہ جات

مدارج	ہندو	مسلمان	دیگر اقوام	جملہ
جن کا سرمایہ زیر استعمال ۱۰۰ روپیہ سے ۵۰۰ روپیہ تک ہے	۱۵۸	۳۸	۴۳	۲۳۹
" " ۵۰۰ " ۱۰۰۰ "	۱۳۹	۱۹	۴۳	۲۰۱
" " ۱۰۰۰ " ۲۰۰۰ "	۱۳۲	۱۵	۴۲	۱۸۹
" " ۲۰۰۰ " ۳۰۰۰ "	۱۱۴	۱۳	۳۸	۱۶۵
" " ۳۰۰۰ " ۴۰۰۰ "	۹۱	۱۳	۳۶	۱۴۰
" " ۴۰۰۰ " ۵۰۰۰ "	۷۸	۱۳	۳۳	۱۲۳
" " ۵۰۰۰ " ۱۰۰۰۰ "	۶۴	۹	۲۵	۹۸
" ۱۰۰۰۰ سے زائد ہے "	۳۷	۴	۱۸	۵۹

فہرست پیشوان مذہبی

قضاۃ محتسبین و مفتیان ممالک محروسہ سرکار عالے

نمبر سلسلہ	نام	مستقر
	قضاءت ممالک محروسہ	
۱	مولوی میر محمد انور علی صاحب ابن میر سکندر علی صاحب	بلدۂ حیدرآباد
۲	میر شریعت علی صاحب	بازار گھانسی لشکر فیروزی حیدرآباد
۳	محمد اکرام الدین حسین خانصاحب	قلعہ محمد نگر گولکنڈہ
۴	سید بہار الدین صاحب	سکندرآباد
۵	مولوی سید جلال الدین صاحب	بلارم
	ضلع اورنگ آباد	
۶	محمد عبد الرحیم صاحب	بھوکردن تعلقہ اورنگ آباد
۷	محمد خیر الدین صاحب ولد فیض الدین صاحب	گنگاپور تعلقہ اورنگ آباد
۸	محمد رکن الدین صاحب ولد محمد عظیم الدین صاحب	قصبہ والوج وتلے سمن تعلقہ گنگاپور
۹	غلام قادر صاحب ولد شریف الدین	پرگنہ پیری جاگیر تعلقہ اورنگ آباد
۱۰	میر غلام قادر صاحب ولد غلام حسین صاحب	جالنہ تعلقہ اورنگ آباد
۱۱	محمد عظیم الدین صاحب ولد محمد صدر الدین صاحب قاضی	قصبہ سیولی جاگیر تعلقہ جالنہ

نمبر	نام	مستقر
۱۲	سید ضیار الدین صاحب ولد زین العابدین صاحب	قصبہ دیہاڑی تعلقہ جالنہ
۱۳	محمد زین الدین صاحب ولد غوث الدین صاحب	قصبہ رانجی تعلقہ انبڑ
۱۴	عبد الغنی صاحب ولد محمد جانصاحب	واکلہ تعلقہ ویجاپور
۱۵	سید افضل محی الدین صاحب ولد سید غیاث محی الدینصاحب قاضی و محتسب حاضر حال حنیف الدین	کنٹر و خلد آباد تعلقہ اورنگ آباد
۱۶	منیر الدین صاحب ولد امیر الدین صاحب قاضی و محتسب ۔ حاضر حال قمر الدین صاحب	ناگاپور تعلقہ کنٹر
۱۷	قاضی محمد حسام الدین صاحب ولد قاضی محمد طاہر صاحب	قصبہ گونڈی جاگیر تعلقہ انبڑ
۱۸	مولوی محمد شکر اللہ صاحب ولد محمد امیر الدین صاحب	پٹن تعلقہ اورنگ آباد
۱۹	محمد شہاب الدین صاحب ولد محمد تاج الدین صاحب	داور واڑی تعلقہ پٹن
۲۰	حاجی محمد امیر الدینصاحب ولد محمد نصیر الدینصاحب	ویجاپور تعلقہ اورنگ آباد
۲۱	محمد اکبر صاحب ولد قاضی محمد فصیح الدین صاحب	شاہ گڈہ جاگیر تعلقہ انبڑ
۲۲	محمد بدر الدین صاحب ولد محمد حسن الدین صاحب	قصبہ سیونہ تعلقہ سلوڑ
۲۳	محمد نجم الدین صاحب عرف رجو میاں ولد محمد عبد اللہ صاحب حاضر حال چراغ الدین	اونڈیگاؤں و قاضی پورا تعلقہ سلوڑ
۲۴	سید شاہ عزیز الدینصاحب ولد سید شاہ جلال الدینصاحب حاضر حال سید اکبر بادشاہ	قطب پورہ اورنگ آباد

نمبرشمار	نام	مستقر
۲۵	بنی میاں صاحب ولد چاند خانصاحب	قصبہ سیندور واڑہ تعلقہ گنگاپور
۲۶	سید محمد صاحب ولد حافظ سید احمد صاحب	قادر آباد جاگیر تعلقہ جالنہ
۲۷	سید محمد نبی صاحب ولد سید عبدالقادر صاحب ولدان سید قطبی حسین قاضی	صدر بازار جالنہ
۲۸	محمد تاج الدین صاحب ولد منتخب الدین صاحب	قصبہ ٹاکلی جاگیر تعلقہ اورنگ باد
۲۹	مولوی محمد حسین نوازش حسین	اورنگ آباد
۳۰	مولوی محمد صدیق احمد صاحب فہیم ولد حاجی محمد منیر الدین نائب مقرر ہے	ینڑ تعلقہ اورنگ آباد
۳۱	محمد افضل الدین صاحب ولد غلام مرتضیٰ صاحب قاضی محتسب	بدناپور تعلقہ جالنہ
	ضلع بیڑ	
۳۲	حکیم محمود صمدانی صاحب برادر مولوی محمد محی الدین خالصاحب	بیڑ
۳۳	محمد جلال الدین صاحب مرحوم حاضر حال تقی الدین صاحب نائب مقرر ہے۔	پاٹودہ آنیہ مستقر بیڑ
۳۴	(ملاحظہ ہو قضارت بیڑ)	ضلع بیڑ
۳۵	محمد بلیغ الدین صاحب ولد رئیس الدین صاحب	مومن آباد بیڑ
۳۶	غلام احمد صاحب ولد سید عبدالقادر صاحب	قصبہ یرداپور تعلقہ مومن آباد
۳۷	محمد نصیر الدین صاحب ولد محمد عبدالشکور صاحب حاضر حال اکبر احمد صاحب	فتح آباد عرف دھارور مومن آباد

نمبر سلسلہ	نام	مستقر
۳۸	حاضر حال فصیح الدین صاحب	پانگاؤں ضلع جاگیر مومن آباد
۳۹	ضمیر الدین صاحب ولد غلام مصطفےٰ صاحب حاضر حال محبوب الدین صاحب	قصبہ پی دسیلو مومن آباد
۴۰	محمد عبد الواحد صاحب مرحوم حاضر حال ابو الفیض صاحب	قصبہ گھاٹ نا ندورہ جاگیر مومن آباد
۴۱	محمد قیام الدین صاحب ولد نجم الدین صاحب حاضر حال سردار علی حاضر حال افضل الدین صاحب	قصبہ کیج تعلقہ مومن آباد
۴۲	امام الدین صاحب عرف اکرام الدین صاحب ولد فصیح الدین صاحب	قصبہ اناپور تعلقہ مومن آباد
۴۳	محمد شمس الدین صاحب ولد محمد امین الدین صاحب	آشٹی ضلع بیڑ
۴۴	محمد اسد اللہ صاحب ولد مولوی محمد فصیح الدین صاحب حاضر حال عنایت اللہ	گیورائی تعلقہ بیڑ
۴۵	محمد نظام الدین صاحب ولد محمد فخر الدین صاحب قاضی و محتسب حاضر حال اسحاق الدین صاحب	قصبہ راکس بھون علاقہ جاگیر تعلقہ گیورائی
۴۶	محمد علاء الدین صاحب ولد محمد فضل الدین صاحب	قصبہ مونڈاری تعلقہ گیورائی
۴۷	محبوب الدین صاحب ولد احمد محی الدین صاحب	قصبہ پاتردر تعلقہ منجلے گاؤں
۴۸	محمد مسیح الدین صاحب مرحوم ولد محمد سلیمان صاحب حاضر حال محمد عبد المنان صاحب ولد محمد امیر الدین صاحب	قصبہ پونیر وغیرہ تعلقہ منجلے گاؤں

نمبر سلسلہ	نام	مستقر
	ضلع پربھنی	
٤٩	مولوی احمد منیر الدین صاحب فاروقی ابن محمد وحید الدین صاحب	تعلقہ پربھنی
٥٠	کریم الدین صاحب مرحوم ولد ضیاء الدین صاحب محتسب	چہپل گاؤں وٹر گاؤں سوم ٹھانہ تعلقہ پربھنی
٥١	شیخ احمد صاحب ولد محمد اشرف صاحب	قصبہ ٹاکلی کمسکران تعلقہ پربھنی
٥٢	سید غلام مرتضے صاحب مرحوم ولد سید عزیز الدین صاحب حاضر حال سید عبد الغفار صاحب	لوہ گاؤں تعلقہ
٥٣	محمد قمقام الدین صاحب مرحوم حاضر حال محمد بختیار الدین صاحب	بسمت تعلقہ پربھنی
٥٤	محمد امین الدین صاحب مرحوم ولد محمد فصیح الدین صاحب	موضع ہٹہ تعلقہ بسمت
٥٥	مولوی محمد اکرام الدین صاحب مرحوم ولد شہاب الدین صاحب	قصبہ اونڈہ وہنگولی تعلقہ ہنگولی
٥٦	محمد یوسف الدین احمد صاحب ولد محمد کریم الدین صاحب	قصبہ نرسی تعلقہ ہنگولی
٥٧	محمد امیر الدین صاحب مرحوم غلام قاسم قاضی فوت غلام جیلانی فرزند	جنتور تعلقہ پربھنی
٥٨	محمد جلال الدین صاحب	قصبہ جہری ڈٹاکلی تعلقہ جنتور پیپل گاؤں بڑگاؤں سوم ٹھانہ
٥٩	سید اشرف صاحب ولد سید کریم صاحب محتسب	قصبہ ماضی تعلقہ جنتور
٦٠	محمد مشیر الدین صاحب ولد محمد ہدایت اللہ صاحب	قصبہ کلمنوری تعلقہ پربھنی

نمبر سلسلہ	نام	مستقر
٦١	عین الدین صاحب مرحوم ولد محمد عبدالقادر صاحب محتسب و نصیر الدین صاحب	قصبہ ناندا پور تعلقہ کلمنوری
٦٢	حیات الدین صاحب ولد جلال الدین صاحب	قصبہ سیوالہ تعلقہ کلمنوری
٦٣	محمد سردار الدین صاحب مرحوم ولد محمد حسین الدین صاحب تاج الدین صاحب حاضر حال	پاتھری تعلقہ پربھنی
٦٤	محمد کمال الدین صاحب ولد شرف الدین صاحب قاضی محتسب	قصبہ آشٹی تعلقہ پاتھری
٦٥	محمد شمس الدین صاحب مرحوم ولد محمد قاسم صاحب حاضر حال عبدالحکیم صاحب	قصبہ سیلو جاگیر تعلقہ پاتھری
٦٦	مولوی محمد مسیح الدین صاحب مرحوم ولد محمد سراج الدین صاحب قاضی محتسب حاضر حال بدیع الدین صاحب	قصبہ ڈرگنہ پالم تعلقہ پاتھری
٦٧	سید رکن الدین صاحب ولد سید امین الدین صاحب	سید گاؤں تعلقہ پالم صرفخاص
٦٨	سید امام الدین صاحب مرحوم ولد سید علاء الدین صاحب حاضر حال مولوی مشتاق حسین صاحب وکیل ہائی کورٹ	گنگاکھیڑ جاگیر
٦٩	محمد صمصام الدین صاحب مرحوم محتسب محبوب الدین حاضر حال	سون پیٹھ جاگیر
٧٠	مولوی محمد حفیظ الدین صاحب مرحوم محمد مظہر الدین صاحب برادر قائم مقام مظفر الدین صاحب	پرگنہ وسہ تعلقہ جنتور ضلع ناندیڑ

نمبر شمار	نام	مستقر
٧١	سید شاکر اللہ مرحوم قاضی	چار پٹھانہ تعلقہ چنور
٧٢	محمد کریم الدین صاحب مرحوم ولد محمد شریف الدین صاحب	کانہر کھیڑ معہ ماڑی تعلقہ بسمت نگر
٧٣	محمد اکرام الدین صاحب ولد محمد شمس الدین صاحب قاضی	ہنگولی
٧٤	محمد وزیر الدین صاحب ولد محمد نصیر الدین صاحب	اسلامپور و دیگول تعلقہ پالم صرف خاص مبارک
	ضلع ناندیڑ	
٧٥	غلام نبی صاحب	ناندیڑ
٧٦	محمد منیر الدین صاحب ولد محمد زین الدین صاحب	قصبہ بارڈ تعلقہ ناندیڑ
٧٧	محمد افضل الدین صاحب ولد محمد سراج الدین صاحب	قصبہ بھونگیر ″
٧٨	محمد شمس الدین صاحب مرحوم ولد محمد تاج الدین صاحب محتسب حاضر حال میر انور علی صاحب	بلولی تعلقہ ″
٧٩	مولوی سید حامد علی صاحب مرحوم ولد سید قاسم علی صاحب حاضر حال لطافت علی صاحب	دیگلور تعلقہ ″
٨٠	محمد منیر الدین صاحب ولد محمد امام الدین صاحب محتسب	قصبہ تامسہ و حدگاؤں تعلقہ حدگاؤں
٨١	بنے میاں صاحب ولد واحد علی صاحب محتسب	قصبہ مناٹھ تعلقہ حدگاؤں
٨٢	محمد علیم الدین صاحب ولد غلام محی الدین صاحب محتسب	قصبہ واڑہونہ تعلقہ حدگاؤں
٨٣	مولوی محمد امیر اللہ صاحب مرحوم ابن مولوی محمد شجاع الدین صاحب حاضر حال محمد عبد القادر صاحب حکیم	قندھار تعلقہ ناندیڑ

نمبر سلسلہ	نام	مستقر
۸۴	محمد سلطان الدین صاحب مرحوم ولد سردار الدین صاحب	عثمان نگر عرف ساڑباڑ قندھار
۸۵	محمد فقیر محی الدین صاحب مرحوم ولد محمد برہان الدین صاحب انتقال حاضر حال مولوی محی الدین علی صاحب وکیل	قصبہ مدہول تعلقہ قندھار
۸۶	محمد عبد الرحیم صاحب	قصبہ بھینسہ تعلقہ مدہول
۸۷	محمد بشیر الدین صاحب ولد محمد نور الدین صاحب	ہُکیر تعلقہ ناندیڑ
۸۸	محمد جلال الدین ولد محمد امام الدین صاحب	اردھاپور تعلقہ وضلع ناندیڑ

ضلع گلبرگہ شریف

نمبر سلسلہ	نام	مستقر
۸۹	محمد حسین صاحب حاضر حال مولوی عبد الوہاب صاحب	گلبرگہ شریف
۹۰	محمد علاء الدین صاحب	چنچولی تعلقہ گلبرگہ شریف
۹۱	محمد جعفر صاحب محمد خواجہ ولد محمد بدر الدین مختار	قصبہ کوڑلی تعلقہ چنچولی
۹۲	مولوی محمد جامی صاحب مرحوم ولد محمد قاسم صاحب حاضر حال محمد قاسم صاحب	تانڈور کوسگی
۹۳	محمد حسین عرف محمد حسن الدین صاحب ولد محمد فرید الدین صاحب انتقال	موضع انتوار پرگنہ کانگیرتی تعلقہ کوڑنگل
۹۴	خواجہ محمد ہارونی الچشتی صاحب مرحوم ولد خواجہ احمد ہارونی الچشتی نائب مقرر کردیا گیا	قصبہ میڑم تعلقہ کوڑنگل
۹۵	محمد قطب الدین صاحب انتقال مرحوم ولد محمد علاء الدین صاحب حاضر حال محمد غوث صاحب	جیتاپور جاگیر تعلقہ میڑم

نمبر سلسلہ	نام	مستقر
۹۶	محمد علاء الدین صاحب مرحوم ولد محمد حسین صاحب حاضر حال کریم الدین	یادگیر تعلقہ سیڑم
۹۷	محمد حسین صاحب ولد میر احمد صاحب	کیٹہ بیچور تعلقہ یادگیر
۹۸	محمد عبد اللطیف صاحب ولد محمد شمس الدین صاحب	شوراپور شاہ پور
۹۹	غلام محی الدین صاحب ولد خدابخش صاحب	مکھادین تعلقہ شوراپور
۱۰۰	خواجہ حسین صاحب مرحوم ولد محمد یوسف صاحب محمد قیام الدین صاحب	قلعہ کلیانی و پرگنہ پرتاب پور
۱۰۱	محمد ظہیر الدین صاحب مرحوم ولد محمد یوسف محمد قیام الدین صاحب	قلعہ کلیانی و پرگنہ پرتاب پور
۱۰۲	محمد علاء الدین صاحب	قصبہ گوگی تعلقہ شاہ پور موضع اندولہ
۱۰۳	سید قاسم ولد سید احمد	تعلقہ الند علاقہ پائیگاہ
۱۰۴	آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد عبد الغفور صاحب نائب	افضل پور تعلقہ گلبرگہ پائیگاہ
۱۰۵	عبد الرحمن صاحب مرحوم حصہ دار قاضی تقرر طلب	فیروز آباد علاقہ پائیگاہ
۱۰۶	محمد عبد القادر صاحب ولد محمد روشن صاحب	ملکھیڑ جاگیر تعلقہ سیڑم
۱۰۷	محمد فخر الدین صاحب مرحوم ولد محمد حسین صاحب تقرر طلب	کنکنڈہ تعلقہ شاہ پور
	رائچور	
۱۰۸	مولوی محمد حسن صاحب صدیقی ولد محمد عبد الجلیل	رائچور

نمبر شمار	نام	مستقر
۱۰۹	قتال صاحب ولد غلام محی الدین صاحب مرحوم	رام درگ تعلقہ دیودرگ
۱۱۰	میر احمد علی صاحب مرحوم ولد میر فتح علی صاحب مرحوم حاضر حال میر ہاشم علی صاحب	گنگاوتی تعلقہ رائچور
۱۱۱	امام بی صاحبہ قاضیہ زوجہ عبد الرحمن قاضی نائب مقرر ہے	قصبہ کنک گیری تعلقہ گنگاوتی
۱۱۲	سید شاہ عبد القادر محی الدین صاحب قادری ولد سید حسین صاحب	قصبہ کوتال تعلقہ مانوی
۱۱۳	محمد قاسم صاحب ولد احمد حسین صاحب	سمستان امرچینٹہ
۱۱۴	محمد جعفر صاحب	قادر گیرہ تعلقہ کشتگی
۱۱۵	عبد الکریم صاحب ولد برہان الدین صاحب	قصبہ مانوی تعلقہ کشتگی
۱۱۶	سید احمد حسین صاحب ولد سید محی الدین صاحب	قصبہ نونی تعلقہ گنگاوتی
۱۱۷	محمد گیسو دراز صاحب ولد غلام حسین صاحب	قصبہ مسکی تعلقہ لنگسگور
۱۱۸	سید محمد امین الدین صاحب مرحوم ولد محمد اسمعیل صاحب	قصبہ مدگل تعلقہ لنگسگور
۱۱۹	تاج محمد صاحب مرحوم ولد قادر ولی صاحب مرحوم	سالگنڈہ تعلقہ سندھنور
۱۲۰	غلام مرتضیٰ صاحب ولد غلام دستگیر صاحب	قصبہ سندھنور تعلقہ سندھنور
۱۲۱	شیخ قادر محی الدین صاحب ولد شیخ حیدر صاحب	موضع ہرگٹ ہال تعلقہ سندھنور
۱۲۲	سید حمید صاحب مرحوم ولد سید عبد القادر صاحب	موضع کلنگی تعلقہ سندھنور
۱۲۳	سید حسین صاحب ولد سید محمد صاحب	تعلقہ کشتگی مدگل

	نام	مستقر
۱۲۴	محمد نور الدین صاحب ولد محمد حسن فرزند کارگزار	دوڈی ہال تعلقہ کشٹگی
۱۲۵	سید قاسم صاحب ولد شاہ صاحب	ملاکل تعلقہ دیودرگ
۱۲۶	سید شاہ حسین صاحب قاضی	سمتان گرکنٹہ
۱۲۷	غلام محمد رجب ولد عبداللہ صاحب	اوڈرکنڈہ تعلقہ سندھنور ضلع رائچور
۱۲۸	محمد علی صاحب ولد محمد برہان	ارکرہ تعلقہ دیودرگ
۱۲۹	پیر احمد صاحب ولد محی الدین صاحب	کپٹر تعلقہ دیودرگ
۱۳۰	محمد عثمان صاحب ولد ابراہیم صاحب	کریے گڈہ تعلقہ دیودرک
۱۳۱	سید مصطفٰے صاحب ولد سید محی الدین	گلگ تعلقہ دیودرگ

عثمان آباد

۱۳۲	سید مرتضٰے حسین صاحب مجنون ولد سید میران حسینی صاحب (نائب مقرر ہے)۔	عثمان آباد
۱۳۳	مولوی محمد تمیز الدین صاحب مرحوم ولد محمد حسن صاحب	قصبہ ڈھوکی تعلقہ عثمان آباد
۱۳۴	سید میران صاحب فرزند سید غلام محی الدین صاحب	قصبہ تیر تعلقہ عثمان آباد
۱۳۵	سرور خانصاحب مرحوم (تقرر طلب)	کلم تعلقہ عثمان آباد
۱۳۶	تمیز الدین صاحب ولد قیام الدین صاحب	قصبہ ماندوہ تعلقہ کلم
۱۳۷	محمد شجاع الدین صاحب	قصبہ واسی تعلقہ کلم
۱۳۸	محمد رضوان الدین صاحب مرحوم ولد محمد عظیم الدین صاحب حاضر حال محبوب الرحمٰن	قصبہ سراڈھون تعلقہ کلم

نمبر شمار	نام	مستقر
۱۳۹	جان محمد صاحب ولد محمد صدیق صاحب	قصبہ لیٹ تعلقہ کلم
۱۴۰	محمد معین الدین صاحب ولد محمد حنیف صاحب	پرینڈہ تعلقہ کلم
۱۴۱	محمد عبد الرسول صاحب قاضی مرحوم محتسب لفٹننٹ علی احمد صاحب حاضر حال	بھوم جاگیر تعلقہ پرینڈہ
۱۴۲	میر حیات علی صاحب ولد شجاعت علی صاحب	اوسہ و لوہارہ و بیلی وغیرہ
۱۴۳	محمد رکن الدین صاحب ولد محمد شجاع الدین صاحب	لاتور تعلقہ اوسہ
۱۴۴	سید غلام محی الدین صاحب ولد سید منیر الدین صاحب	قصبہ کاٹی و ساورگاؤں تعلقہ تلجاپور
۱۴۵	محمد سعد اللہ صاحب مرحوم (نائب مقرر ہے)	نلدرگ تعلقہ تلجاپور
۱۴۶	سید محمد صاحب مرحوم ولد حسین صاحب حاضر حال خورشید حسین صاحب	قصبہ آلنگہ جاگیر تعلقہ تلجاپور
۱۴۷	محمد بدر الدین صاحب مرحوم عرف شیخ چاند ولد غوث الدین صاحب (تقرر طلب)	گنجولی علاقہ پائیگاہ
۱۴۸	سید نظام الدین صاحب	ٹاٹل واڑی تعلقہ تلجاپور
۱۴۹	محمد صفی اللہ ولد احمد علی صاحب	قصبہ نلدرگ حلقہ جنوبی

بیدر

نمبر شمار	نام	مستقر
۱۵۰	مولوی سید حسن صاحب قادری مرحوم و سید غلام محی الدین صاحب حاضر حال حسام الدین صاحب	بیدر شریف

نمبر شمار	نام	مستقر
۱۵۱	محمد محی الدین صاحب عرف محمد بغدادی	پرگنہ نیلنگہ
۱۵۲	محمد زکی الدین صاحب ولد سردار الدین صاحب	قصبہ احمد پور تعلقہ احمد پور
۱۵۳	محمد شمس الدین احمد صاحب ولد محمد محی الدین احمد صاحب	اودگیر
۱۵۴	سید خورشید حسین صاحب محتسب	قصبہ نارائن کھیڑ علاقہ پائیگاہ
۱۵۵	غلام محمد صاحب ولد سراج الدین صاحب محتسب	کوہیر تعلقہ اودگیر
۱۵۶	میر حافظ علی صاحب	تعلقہ چنگوپہ علاقہ ”
۱۵۷	محمد محبوب علی صاحب ولد اسمٰعیل صاحب	پرگنہ بہالکی جاگیر ”
	ورنگل	
۱۵۸	مولوی سید غلام افضل صاحب	
۱۵۹	خواجہ محمد فخر الدین احمد صاحب ولد خواجہ بہاؤ الدین صاحب	کھمم
	کریم نگر	
۱۶۰	مولوی محمد علیم الدین صاحب	سرکار ایلگندل ضلع کریم نگر
۱۶۱	مولوی محمد نصیر الدین صاحب ولد محمد نور الدین صاحب	سرکار آرام گھر تعلقہ مہادیو پور
۱۶۲	محمد شریف الدین صاحب ولد محمد اشرف صاحب	سرکار ملنگور تعلقہ حضور آباد
۱۶۳	محمد جمال الدین صاحب ولد اشرف صاحب	جاگیرات جنجر لہ وغیرہ تعلقہ حضور آباد
	عادل آباد	
۱۶۴	محمد وزیر الدین صاحب ولد محمد اشرف صاحب	عادل آباد
۱۶۵	محمد عزیز الدین صاحب ولد محمد امین الدین صاحب	بیلہ تعلقہ عادل آباد

نمبر	نام	مستقر
۱۶۶	سید صدر الدین صاحب ولد سید امام الدین صاحب	کنوٹ ولتد کھیر تعلقہ کنوٹ
۱۶۷	سید عزیز اللہ صاحب ولد کریم الدین صاحب	قصبہ کوسمٹ تعلقہ کنوٹ
۱۶۸	سید نجم الدین صاحب ولد سید امام الدین صاحب	ماہور تعلقہ کنوٹ
۱۶۹	محمد جمال الدین صاحب عرف محمد عبد الرحیم صاحب قاضی ولد محمد فیاض الدین صاحب	پرگنہ ٹوتھ
۱۷۰	سید فرید الدین صاحب	پرگنہ کورٹہ تعلقہ کنوٹ
۱۷۱	محمد عبد المجید صاحب مرحوم قریش عبد الرشید حاضر حال	قصبہ نرمل تعلقہ کنوٹ
۱۷۲	محمد مخدوم صاحب مرحوم ولد حافظ عبد السلام محی الدین علیصاحب حاضر حال	قصبہ ٹیموری تعلقہ نرمل
۱۷۳	محمد عبد الفتاح نائب	موضع پیری جاگیر تعلقہ نرمل
۱۷۴	شیخ احمد صاحب	قصبہ اولہ تعلقہ نرمل
۱۷۵	شاہزادی بی صاحبہ	اٹنور خانہ پور وغیرہ علاقہ پائیگاہ
۱۷۶	مرزا محمد قدرت اللہ بیگ صاحب ولد عطار اللہ بیگ صاحب	راجورہ مانک گڈہ تعلقہ نرمل
۱۷۷	احمد محی الدین صاحب ولد امین الدین صاحب	سرپور تانڈور تعلقہ نرمل
۱۷۸	محمد امان اللہ مرحوم ولد غلام قادر نائب	راجورہ تعلقہ نرمل

میدک

نمبر	نام	مستقر
۱۷۹	مولوی محمد عبد السلام صاحب ولد محمد فالق صاحب	میدک
۱۸۰	موسے رضا صاحب	موضع مراف پلی تعلقہ اندول

نمبر شمار	نام	مستقر
۱۸۱	مولوی میر حبیب الرحمن صاحب مرحوم حاضر حال سید محبوب الرحمن صاحب	ٹیکمال تعلقہ اندول
۱۸۲	سید مظہر علیصاحب ولد سید ہدایت علیصاحب	پرگنہ ابراہیم پٹن

نظام آباد

نمبر شمار	نام	مستقر
۱۸۳	خان بہادر مولوی محمد حامد الدین حسین صاحب مرحوم ابن معز زیار الدوا محتسب و مفتی حاضر حال نواب خلیل الدین خانصاحب	نظام آباد
۱۸۴	محمد مظفر الدین صاحب ولد محمد عنایت اللہ صاحب	بنولہ جاگیر تعلقہ نظام آباد
۱۸۵	محمد غوث محی الدین صاحب	آرمور و بالکنڈہ جاگیر تعلقہ آرمور
۱۸۶	مولوی میر قمر الدین صاحب	بیمگل تعلقہ آرمور
۱۸۷	غلام محی الدین صاحب فرزند وزیر الدین صاحب	قصبہ خداوندپور جاگیر تعلقہ آرمور
۱۸۸	مولوی محمد خواجہ محی الدین صاحب ولد محمد عبد الستار صاحب	بودہن تعلقہ نظام آباد
۱۸۹	سید انور الدین صاحب مرحوم ولد ضیار الدین صاحب حاضر حال وقار الدین صاحب	ڈرکی وکولاس
۱۹۰	مولوی سید شاہ محمد غلام انبیا صاحب مرحوم ولد سید شاہ محمد زین العابدین صاحب حاضر حال زین العابدین صاحب	پرگنہ رودرور تعلقہ بودہن
۱۹۱	محمد عبد اللہ صاحب مرحوم حاضر حال محمد معز الدین صاحب	تعلقہ کوٹ گیر علاقہ پائیگاہ

نمبر	نام	مستقر
۱۹۲	محمد ملک عباس علی صاحب ولد محمد صدیق صاحب	کاماریڈی تعلقہ نظام آباد
۱۹۳	محمد عبد الہادی صاحب مرحوم ولد عنایت حسین صاحب (نائب مقرر)	یلاریڈی تعلقہ نظام آباد
۱۹۴	سید عبد الرزاق صاحب قادری مرحوم (تقرر طلب)	کلیانی معظمہ تعلقہ یلدریڈی

ضلع محبوب نگر

نمبر	نام	مستقر
۱۹۵	غلام محی الدین صاحب ابن محمد عمر صاحب	گھن پورہ تعلقہ محبوب نگر
۱۹۶	محمد حاجی صاحب ابن محمد قاسم صاحب	کویلکنڈہ
۱۹۷	مرزا محمود علی بیگ صاحب مرحوم حاضر حال مرزا الطاف علی بیگ صاحب فرزند	پانگل تعلقہ ناگرکرنول
۱۹۸	محمد تاج الدین صاحب مرحوم حاضر حال محمد عثمان فرزند	گودل تعلقہ امرآباد
۱۹۹	مرزا شیخ احمد بیگ صاحب	مکتھل تعلقہ محبوب نگر
۲۰۰	خواجہ غلام دستگیر صاحب ولد غلام محی الدین صاحب	پرگنہ دل شاہ آباد عرف اوٹکور تعلقہ مکتھل
۲۰۱	محمد یوسف صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب	پرگی تعلقہ محبوب نگر
۲۰۲	محمد شمس الدین صاحب مرحوم حاضر حال قمر الدین صاحب	کندرگ تعلقہ پرگی
۲۰۳	ہدایت علے مرحوم قاضی نرکھوڑہ حاضر حال ابراہیم علی	پرگنہ نرکھوڑہ تعلقہ پرگی

نمبر شمار	نام	مستقر
	نلگنڈہ	
۲۰۴	محمد عبد الوہاب صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب	نلگنڈہ و دیورگنڈہ
۲۰۵	محمد جمال صاحب مرحوم ابن محمد افضل علی صاحب حاضر حال سید فضل علی	بھونگیر
	ضلع اطراف بلدہ (صرف خاص)	
۲۰۶	محمد قطب الدین صاحب	گھڑکہ یارائلی
۲۰۷	محمد فخر الدین خانصاحب	دوندگل جاگیر
۲۰۸	گل محمد صاحب ولد محمد عیسیٰ صاحب	پرگنہ کوٹ پلی تعلقہ ٹیلور
۲۰۹	محمد حاجی صاحب ولد محمد قاسم صاحب و محمد انور الدین صاحب ولد پیر محمد صاحب	دہارور تعلقہ پٹلور
۲۱۰	محمد بدیع الدین صاحب ولد محمد شرف الدین صاحب	اجنٹہ ضلع دودمل
۲۱۱	حسن محی الدین صاحب ولد غلام محی الدینصاحب	پٹی وڈیمان علاقہ سمستان ارجنپٹہ
	علاقہ افواج باقاعدہ	
۲۱۲	حفیظ الدین صاحب	فرسٹ لانسرز
۲۱۳	محمد حنیف صاحب ولد محمد رفیع صاحب	سکنڈ لانسرز
۲۱۴	مولوی محمد بشیر احمد صاحب	تھرڈ لانسرز
۲۱۵	حافظ محمد شفیع صاحب ولد عبد اللہ شاہ صاحب	گولکنڈہ لانسرز

نمبر شمار	نام	مستقر
۲۱۶	عبدالصمد صاحب بن عمر صاحب	رسالہ جیوش
۲۱۷	غیاث الدین ولد سید ہاشم صاحب	گولکنڈہ انفینٹری
۲۱۸	عبدالغنی ولد غلام دستگیر صاحب	فرسٹ "
۲۱۹	محمد عبداللہ ولد محمد عبدالوہاب صاحب	سکنڈ "
۲۲۰	اکرام الحق صاحب	تھرڈ "
۲۲۱	حبیب اللہ ولد محمد یادگل صاحب	فورتھ "
۲۲۲	محمد یونس ولد شیخ احمد صاحب	توپ خانہ باقاعدہ
۲۲۳	مولوی سید محمود ولد سید حبیب صاحب	جمعیت نظام محبوب
۲۲۴	محمد عبدالسلام صاحب	پلٹن گولکنڈہ
۲۲۵	محمد عبدالسلام صاحب	پلٹن گولکنڈہ قلعہ
۲۲۶	محمد عظیم الدین سید علی حسن قادری صاحب	پلٹن علاقہ صرف خاص باقاعدہ
۲۲۷	محمد قاسم ولد محمد حاجی صاحب	کوسگی تعلقہ ناندور
۲۲۸	سید محمد کریم الدین ولد سعید محمد امیر الدین صاحب	چھاؤنی محلہ کارخانہ گولکنڈہ مضافات سکندرآباد
۲۲۹	سید محمد رضوی الموتی المدنی ولد سید عبداللہ صاحب مرحوم	سید علی گوڑہ قریب آصف نگر

محتسبین ضلع اورنگ آباد

نمبر شمار	نام	مستقر
۲۳۰	شیخ نعمت اللہ مرحوم (تقرر طلب)	پرگنہ رانجنی تعلقہ انبڑ
۲۳۱	محمد تمیز الدین صاحب ولد بندہ علی صاحب	پرگنہ انبڑ

نمبر شمار	نام	مستقر
۲۳۲	احمد سعید الدین صاحب عرف میاں چاؤس ولد محمد سعید بن محمد وجیہ الدین صاحب	موضع نور تعلقہ ویجاپور
۲۳۳	افضل بیگم صاحبہ قاضیہ محتسبہ	قصبہ بیولی جاگیر تعلقہ جالنہ
۲۳۴	سید احمد اللہ ولد سید ہدایت اللہ صاحب	قصبہ پھولمری تعلقہ اورنگ آباد

ضلع بیڑ

نمبر شمار	نام	مستقر
۲۳۵	فیاض بی صاحبہ زوجہ سرور الدین صاحب محمد ضمیر الدین صاحب محمد عظیم الدین صاحب	قصبہ مومن آباد ضلع بیڑ
۲۳۶	زین الدین صاحب ولد عبد القادر صاحب	آشٹی ضلع بیڑ
۲۳۷	محمد قطب الدین صاحب مرحوم ولد محمد نصیر الدین صاحب حاضر حال محمد نصیر الدین صاحب	قصبہ بیڑ
۲۳۸	ابو الفیض محمد عزیز الدین احمد صاحب قاضی ولد غلام محمد غوث صاحب	
۲۳۹	عزیزان بیگم صاحبہ زوجہ عظیم الدین صاحب مرحوم تقرر طلب	قصبہ منجلے گاؤں طرف تاکھیڑ
۲۴۰	محمد اکرام الدین صاحب ولد محمد حیات صاحب	پاترور تعلقہ منجلے گاؤں

پربھنی

نمبر شمار	نام	مستقر
۲۴۱	محمد عزیز الدین ولد قمر الدین صاحب پربھنی	دہاور تعلقہ مومن آباد

نمبر	نام	مستقر
۲۴۲	عین الدین صاحب قاضی ولد محمد عبد القادر صاحب	قصبہ نانداپور
۲۴۳	محمد ظہور الدین	بسمت نگر
۲۴۴	مولوی محمد عبد الواحد صاحب فاروقی ولد محمد اشرف صاحب	پالم
۲۴۵	مولوی چراغ محی الدین صاحب احمد	تعلقہ پاتھری
۲۴۶	مولوی محمد وحید الدین صاحب ولد منیر الدین صاحب	قصبہ اونڈہ
۲۴۷	محمد منیر الدین صاحب ولد محمد زین العابدین صاحب	نانڈیڑ
۲۴۸	محمد افضل صاحب	دیگلور
۲۴۹	محمد وحید الدین صاحب ولد غلام محمد صاحب	مدہول و باسر
۲۵۰	محمد عبد الوہاب صاحب محمد عبد العزیز صاحب	قصبہ بھینسہ تعلقہ مدہول
۲۵۱	(تحقیق طلب) محمد امیر حمزہ محتسب مرحوم تقرر طلب	تعلقہ قندھار

گلبرگہ

نمبر	نام	مستقر
۲۵۲	غلام حسین صاحب ولد غلام محی الدین صاحب	تعلقہ شاہ پور

ورنگل

نمبر	نام	مستقر
۲۵۳	مولوی برکت اللہ صاحب	جاگیر مرار پلی ورنگل
۲۵۴	محمد امجد علی صاحب	کھمم

نمبر	نام	مستقر
	عادل آباد	
۲۵۵	محمد صدر الدین صاحب قاضی	رائچورہ تعلقہ بوتھ تعلقہ کنڈلپور علاقہ انگریزی
۲۵۶	احمد محی الدین صاحب مرحوم بن محمد امیرالدین صاحب	حوالہ جاگیر
۲۵۷	میر حسین صاحب	کوٹ گیر
۲۵۸	صاحبہ بی صاحبہ	ساتولی تعلقہ یلاریڈی
۲۵۹	محمد فریدالدین صاحب ولد قمرالدین صاحب	تعلقہ بودہن
۲۶۰	محمد شبیر علی صاحب ولد محمد عبدالفتاح صاحب مرحوم	نلگنڈہ
۲۶۱	عباس علی صاحب ولد میر عتیق اللہ صاحب	بھونگیر

مفتیان

نمبر	نام	مستقر
۲۶۲	سید اشرف علی صاحب ابن سید اعظم صاحب	حیدرآباد
۲۶۳	ضیاءالدین صاحب	تعلقہ مومن آباد
۲۶۴	محمد رحیم الدین صاحب	پالم
۲۶۵	محمد شجاع الدین صاحب ولد عبدالعلی صاحب عرف لطیف الدین صاحب	بلولی
۲۲۶	غلام دستگیر صاحب ولد حافظ محمد اکرام الدین صاحب	مدہول تعلقہ مذکور

مستقر	نام	نمبرشمار
بھینسہ تعلقہ مدہول	محمد احمد حسین صاحب	۲۶۷
پرتاب پور	محمد ابراہیم علیخاں صاحب ولد محمد سلیمان خانصاحب	۲۶۸
قصبہ احمد پور ضلع بیدر	محمد رکن الدین صاحب ولد محمد شجاع الدینصاحب حاضر حال غلام دستگیر صاحب	۲۶۹
بنولہ	محمد عبد الرحمٰن صاحب ابن محمد تراب الدینصاحب	۲۷۰
کوٹ گیر	محمد کریم الدین صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب	۲۷۱

فہرست خطاب یافتگان موجود الوقت

مصدقہ دفتر خطابات و مناصب سرکار عالی تا ۲۰ تیر سنہ ۱۳۴۱ف

نشان سلسلہ	نام	خطاب
۱	میر حمایت علی خاں	اعظم جاہ والاشان بہادر
۲	میر شجاعت علی خاں	معظم جاہ والاشان بہادر
۳	میر احمد محی الدین علی خاں	صلابت جاہ بہادر
۴	میر محمد محی الدین علی خاں	بسالت جاہ بہادر
۵	میر کاظم علی خاں	کاظم جاہ بہادر
۶	میر عابد علی خاں	عابد جاہ بہادر
۷	میر حشمت علی خاں	حشمت جاہ بہادر
۸	میر ہاشم علی خاں	ہاشم جاہ بہادر
۹	میر تقی علی خاں	تقی جاہ بہادر
۱۰	میر بشارت علی خاں	بشارت جاہ بہادر
۱۱	میر رجب علی خاں	رجب جاہ بہادر
۱۲	میر سعادت علی خاں	سعادت جاہ بہادر
۱۳	کشن پرشاد	راجہ راجایان مہاراجہ یمین السلطنۃ بہادر

۱۴	محمد مختار الدین خاں	نامور جنگ امتیاز الدولہ سلطان الملک بہادر
۱۵	میر اسد علے خاں	نظام جنگ یار نظام یار الدولہ حسام الملک خان خانان بہادر
۱۶	میر سرفراز حسین	صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک بہادر
۱۷	سید علی امام	موئد الملک بہادر
۱۸	آغا مرزا بیگ	سرور جنگ سرور الدولہ سرور الملک بہادر
۱۹	میر داور علی	بہرام جنگ بہرام الدولہ بہادر
۲۰	ابو الحسن	شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر
۲۱	عزت یار خاں	حکیم الحکماء محی الدولہ بہادر
۲۲	مرزا ولایت علی بیگ	عثمان یار جنگ عثمان یار الدولہ بہادر
۲۳	میر ممتاز علی	ممتاز یار جنگ ممتاز یار الدولہ بہادر
۲۴	محمد معین الدین	ناصر نواز جنگ ناصر نواز الدولہ بہادر
۲۵	محمد ہادی	وزیر جنگ وزیر یار الدولہ بہادر
۲۶	ولی الدین خاں	ولایت جنگ ولی الدولہ بہادر
۲۷	لطف الدین خاں	لطافت جنگ لطف الدولہ بہادر
۲۸	معین الدین خاں	اعانت جنگ معین الدولہ بہادر
۲۹	محمد کریم الدین خاں	بہادر جنگ شمشیر بہادر
۳۰	میر سلطان علی	فطرت جنگ بہادر
۳۱	میر علے محمد	شمشیر جنگ بہادر
۳۲	میر حسن علے	مجاہد جنگ بہادر

۳۳	میر ہاشم علی	ہاشم نواز جنگ بہادر
۳۴	میر محمد کاظم	مشیر جنگ بہادر
۳۵	مرزا ذو القدر بیگ	ذو القدر جنگ بہادر
۳۶	مرزا سجاد بیگ	عثمان نواز جنگ بہادر
۳۷	محمد وزارت	اشرف نواز جنگ بہادر
۳۸	میر عبد الصمد	فیض جنگ بہادر
۳۹	میر یوسف علی خاں	سالار جنگ بہادر
۴۰	عمر	شمشیر نواز جنگ بہادر
۴۱	صالح	سیف نواز جنگ بہادر
۴۲	محمد	شمشیر یاور جنگ بہادر
۴۳	محبوب یار خاں	رسول یار جنگ بہادر
۴۴	سید نجم الدین اکبر	ملک یار جنگ بہادر
۴۵	حامد علی بیگ	حامد یار جنگ بہادر
۴۶	محبوب علی بیگ	خسرو جنگ بہادر
۴۷	محمد عزیز الدین	عزیز یار جنگ بہادر
۴۸	میر وزیر علی	سلطان یاور جنگ بہادر
۴۹	میر اکرام حسین	غازی جنگ بہادر
۵۰	میر مکرم حسین	فخر جنگ بہادر
۵۱	میر صفدر حسین	رئیس یار جنگ بہادر

۵۲	میر ریاست حسین	رئیس جنگ بہادر
۵۳	نظام الدین احمد	نظامت جنگ بہادر
۵۴	سہراب جی چینائی	سہراب نواز جنگ بہادر
۵۵	محمد حفیظ الدین	اقتدار یار جنگ بہادر
۵۶	تراب علی	فتح یاب جنگ بہادر
۵۷	میر فیروز علی	رفیع جنگ بہادر
۵۸	مرزا احمد بیگ	مستعد نواز جنگ بہادر
۵۹	ڈاکٹر عبدالحسین	ارسطو یار جنگ بہادر
۶۰	محمد رحیم الدین خاں	رحیم نواز جنگ بہادر
۶۱	محمد سکندر الدین خاں	سکندر نواز جنگ بہادر
۶۲	محمد مظفر الدین خاں	مظفر نواز جنگ بہادر
۶۳	محمد فرید الدین خاں	فرید نواز جنگ بہادر
۶۴	محمد نذیر الدین خاں	نذیر نواز جنگ بہادر
۶۵	میر قدرت علی خاں	قدرت نواز جنگ بہادر
۶۶	میر تلاوت علی خاں	تلاوت جنگ بہادر
۶۷	مولوی احمد حسین	امین جنگ بہادر
۶۸	مرزا نذیر بیگ	نذیر جنگ بہادر
۶۹	ڈاکٹر شاہ میر خاں	شاہ میر جنگ بہادر
۷۰	آغا نصراللہ خاں	ناصر یار جنگ بہادر

۷۱	حافظ جلیل حسن	فصاحت جنگ بہادر
۷۲	منظور احمد	منظور جنگ بہادر
۷۳	میجر حبیب بو بکر	حبیب یار جنگ بہادر
۷۴	سید عقیل	عقیل جنگ بہادر
۷۵	علی حیدر طبا طبائی	حیدر یار جنگ طبا طبائی
۷۶	حکیم احمد علی	حکمت جنگ بہادر
۷۷	سید مہدی حسن بلگرامی	مہدی یار جنگ بہادر
۷۸	رحیم الدین خاں	رحیم یار جنگ بہادر
۷۹	سید محی الدین علی خاں	محی الدین یار جنگ بہادر
۸۰	سردار علی	سردار نواز جنگ بہادر
۸۱	سعادت خاں	سعادت جنگ بہادر
۸۲	غلام محمد	محمد یار جنگ بہادر
۸۳	زین العابدین بلگرامی	عابد نواز جنگ بہادر
۸۴	فرخندہ حسین	فرخندہ نواز جنگ بہادر
۸۵	محمد اکبر حیدری	حیدر نواز جنگ بہادر
۸۶	حبیب الرحمٰن خاں شروانی	صدر یار جنگ بہادر
۸۷	مرزا سمیع اللہ بیگ	مرزا یار جنگ بہادر
۸۸	آغا شاہرخ شاہ	شاہرخ یار جنگ بہادر
۸۹	فخر الدین احمد خاں	فخر یار جنگ بہادر

۹۰	محمد علی	محمد نواز جنگ بہادر
۹۱	سید راس مسعود	مسعود جنگ بہادر
۹۲	غلام اکبر خاں	اکبر یار جنگ بہادر
۹۳	احمد علی	علی نواز جنگ بہادر
۹۴	احمد اللہ	احمد نواز جنگ بہادر
۹۵	نور الضیاء الدین	ضیاء یار جنگ بہادر
۹۶	حیدر جیون بیگ	جیون یار جنگ بہادر
۹۷	ڈاکٹر سراج الحسن	سراج یار جنگ بہادر
۹۸	محمد ابراہیم فاروقی	فاروق یار جنگ بہادر
۹۹	عبد اللطیف خاں	لطیف یار جنگ بہادر
۱۰۰	عبد الصمد خاں	صمد یار جنگ بہادر
۱۰۱	لطیف احمد مینائی	اختر یار جنگ بہادر
۱۰۲	حبیب اللہ	ادیب یار جنگ بہادر
۱۰۳	سید جعفر حسین	جعفر یار جنگ بہادر
۱۰۴	وحید الدین	وحید جنگ بہادر
۱۰۵	محمد داؤد خاں	داؤد جنگ بہادر
۱۰۶	حسن الدین خاں	حسن یار جنگ بہادر
۱۰۷	ہاشم معز الدین	ہاشم یار جنگ بہادر
۱۰۸	وحید الدین	وحید یار جنگ بہادر

۱۰۹	ڈاکٹر ناظر الدین حسن	ناظر یار جنگ بہادر
۱۱۰	عنایت حسین خاں	عنایت جنگ بہادر
۱۱۱	محمد رضا	رضا نواز جنگ بہادر
۱۱۲	عبداللہ رضوی	معبود نواز جنگ
۱۱۳	ظہیر الدین	ظہیر الدین یار جنگ بہادر
۱۱۴	محمد حسین یاور خاں	حسین نواز جنگ بہادر
۱۱۵	یوسف حسین خاں	یوسف جنگ بہادر
۱۱۶	آغا محمد علی خاں	آغا یار جنگ بہادر
۱۱۷	مرزا بشیر بیگ	بشیر نواز جنگ بہادر
۱۱۸	معشوق حسین خاں	معشوق یار جنگ بہادر
۱۱۹	نثار احمد	نثار یار جنگ بہادر
۱۲۰	معین الدین	معین یار جنگ بہادر
۱۲۱	قطب الدین	قطب یار جنگ بہادر
۱۲۲	سید احمد قادری	احمد یار جنگ بہادر
۱۲۳	سخاوت حسین	سخاوت جنگ بہادر
۱۲۴	سردار علی خاں	سردار جنگ بہادر
۱۲۵	قادر علی خاں	قادر جنگ بہادر
۱۲۶	خسرو بیگ	خسرو یار جنگ بہادر
۱۲۷	انور بیگ	انور یار جنگ بہادر

۱۲۸	رستم جی فریدوں جی	رستم جنگ بہادر
۱۲۹	حافظ محمد یٰسین	یٰسین جنگ بہادر
۱۳۰	محمد اصغر	اصغر یار جنگ بہادر
۱۳۱	محمد عبد الصمد	صمد نواز جنگ بہادر
۱۳۲	بہادر خاں	بہادر یار جنگ بہادر
۱۳۳	اندر کرن	راجہ بہادر
۱۳۴	دھرم کرن	راجہ بہادر
۱۳۵	شامراج	راجہ بہادر راج ونت
۱۳۶	نرسنگ راج	راجہ بہادر
۱۳۷	نارائن پرشاد	راجہ بہادر
۱۳۸	جوالا پرشاد	راجہ بہادر
۱۳۹	گور کرن	راجہ بہادر
۱۴۰	بنایک راج	راجہ بہادر
۱۴۱	سید محمد علی	خانی و بہادر
۱۴۲	میر لطف علی	خانی و بہادر
۱۴۳	سید علی	خانی و بہادر
۱۴۴	سکھدیو سہائے	راجہ بہادر
۱۴۵	پریم سکھداس	راجہ بہادر
۱۴۶	دیوان بہادر کشٹاچاری	راجہ بہادر

۱۴۷	وینکٹ رامار یڈی	راجہ بہادر
۱۴۸	رام دیو	راجہ بہادر
۱۴۹	رائے جگموہن لعل	راجہ بہادر
۱۵۰	گیر راؤ	راجہ بہادر

فہرست وکلا و بیرسٹران

بلدہ حیدرآباد

پنڈت گنپت لعل - ہٹی کا شیر

پنڈت ابنا داس راؤ - ترپ بازار -

رائے ہیم چندر -

مولوی محمود علے بیگ

ماما جمیلہ کی ڈیوڑھی

مولوی سید محمد عسکری حسن - ہنومان ٹیکری

سید طاہر حسین - بازار گھانسی -

رائے گل بہادر - چراغ علی کی گلی -

مولوی خواجہ عبد العزیز - کنٹہ گوشہ محل -

پنڈت کاشی ناتھ راؤ - بازار عیسامیاں راستہ

مولوی سید خورشید - بازار اکبر جاہ بڑی چاؤڑی

مولوی محمود علی - جبلہ پورہ

مولوی مسیح الدین - ترپ بازار

مسٹر کلیان رام آیر - ریزیڈنسی

پنڈت وشونا تھ راؤ - ریزیڈنسی

مولوی محمد فیض الدین - عابد شاپ -

مولوی سید سراج الحسن بیرسٹر اسٹیشن روڈ کنکنڈی

مولوی مسیح الدین - ترپ بازار

مولوی محمد جہانگیر حسین - بازار گھانسی ٹیلہ برج

مولوی میر محبوب علی - چنچل گوڑہ -

رائے ڈگمبر پرشاد - راجہ شیوراج بہادر

مولوی حافظ عبد العلی عقب کتبخانہ آصفیہ

مولوی رفیع الدین - مرلی دھر باغ

رائے چنی لعل - مٹی کا شیر -

میر احمد علی خاں کیٹلمنڈی -

مولوی خلیل الزماں - اسٹیشن روڈ مالگذاری

مولوی مرزا علی جواد - منڈی میر عالم

مولوی سید علی حسن - یاقوت پورہ

مولوی سید خواجہ - عثمان شاہی

مولوی سید اعجاز حسین - اسٹیشن روڈ نام پلی

پنڈت گوبند راؤ - وردھتی تھیٹر

پنڈت بابو راؤ - گوپی گوڑہ -

مولوی سید حبیب اللہ - عثمان شاہی

پنڈت وینکٹ راما راؤ - لنگم پلی

پنڈت وینکٹ رنگا ریڈی - فیلخانہ

رائے سریکشن - کنگ کوٹھی روڈ -

مولوی ابو الحمید آزاد - نیاپل چھتہ بازار

پنڈت گوپال راؤ - جام باغ

مولوی خواجہ معین الدین - اسٹیشن روڈ

مولوی قاضی فیاض الدین - عثمان شاہی

مولوی مجیب اللہ - اُردو -

پنڈت سری پت راؤ - گل باغ

پنڈت یوگیندر راؤ - مُرلی دھر غ

مولوی رشید الدین بازار گھانسی

مولوی سید بشارت احمد - چھتہ بازار

مولوی حکیم سید علی - جام باغ دار الشفا

پنڈت شنکر راؤ ریزیڈنسی

پنڈت لکشمی نرسیا - مرلی دھر باغ

پنڈت کیشو راؤ - جام باغ

پنڈت گوبند راؤ - جام باغ

وکیل واڑی

مولوی سید سراج الحسن ترمذی - کٹل منڈی

مولوی ہمایوں مرزا - رسالہ سدی تالاب ماساب

مولوی میر ابراہیم حسن - بازار نور خاں

مولوی احمد سعید خاں - کالی قبر چادر گھاٹ

مولوی ابو الحسن سید علی - کنٹہ گوشہ محل

مولوی اسلم خاں - چیلہ پورہ

مولوی سید اطہر رضا - پرانی حویلی دیوانی بلدہ

رائے ست گرو پرشاد - حسینی علم

مولوی سید سراج الحسن - " "

پنڈت بشمبر دیال - اُردو -

مولوی عبید اللہ پادشاہ - مرلی دھر باغ

مولوی سید محمد احسن - کٹل منڈ

پنڈت بالا پرشاد - عثمان شاہی

مولوی محمد وصی - عقب کتبخانہ آصفیہ قدیم

مولوی ابو الوفا محمد قاسم - مہندی مبارک

مولوی عباس خاں - چنچل گوڑہ

مولوی جمیل احمد - ترپ بازار

پنڈت شرنپا - باغ محی الدین بادشاہ

مولوی سید احمد علی - عثمان شاہی

پنڈت رامچندر راؤ - جام باغ وکیل

وارڈ می

پنڈت رامچندر نائک - عابد شاپ گل باغ

پنڈت دیوان بہادر آر مدو آینگار - کوٹھی

پنڈت گنپت راؤ دیشپانڈے - شاہ علی بنڈہ

مولوی حافظ عبد القوی - مالگذاری روڈ

مولوی حافظ عبد العزیز - ترپ بازار

رائے ہری نارائن - اُردو -

پنڈت ست نارائن راؤ - پتھر گٹی

مولوی اکبر حسین - اُردو

مولوی عبد الواحد - گنٹہ گوشہ محل

مولوی عبد الجبار خاں

خیریت آباد

پنڈت نرہر راؤ - گولی گوڑہ

پنڈت لکشمی راؤ "

مولوی میر اکبر علیخاں - مالگذاری

رائے منوہر پرشاد - مرلی دھر باغ

پنڈت راماچاری - توپ کا سانچہ

پنڈت ایم رامچندر راؤ - مُرلی دھر باغ

مولوی محمد سعید - چیلہ پورہ

پنڈت رامو دھر ریڈی - جام باغ

مولوی سید ظہور الحسن - بازار گھانسی

مسٹر نادر شاہ چینائی سکندر آباد

مولوی سید محمد عبد اللہ

اسٹیشن روڈ -

پنڈت جناردھن راؤ - گنٹہ گوشہ محل

مولوی عبد الرحیم - صدر عدالت

پنڈت وینکٹ چلم - عثمان شاہی

پنڈت دھیرج لعل - پتھر کی مسجد

مولوی حیدر حسین - گوشہ محل

پنڈت ونائک راؤ - جام باغ

پنڈت کاشی ناتھ راؤ اجور کر "

مولوی ارشاد حسین۔ اُردو۔

مولوی جہانگیر علی۔ بازا گھانسی

مولوی محمد محمود علیخاں

پنڈت بھیکاجی۔ ریزیڈنسی متصل
ناکہ انگریزی

پنڈت سرینواس راؤ کاکل کر۔ کوٹھی

پنڈت ڈگمبر راؤ۔ جام باغ وکیل واڑی

پنڈت مادھوراؤ۔ کوٹھی

پنڈت اینوکاداس۔ چمن گول بنگلہ

پنڈت یم رگھو بند راؤ۔ دکیل واری

پنڈت دٹھل راؤ۔ جام باغ وکیل واڑی

پنڈت نانک پرشاد

پنڈت رام کشن راؤ۔ کوٹھی رزیڈنسی

مولوی قیام الحق - ترپ بازار

مولوی سید حسین۔ محی الدین باشاہ کا باغ

پنڈت گوبند داس۔ کوٹھی۔

پنڈت مدن موہن لعل گنٹہ گوشہ محل

پنڈت کشن راؤ۔ افضل نور گیر کوٹھی

پنڈت سرینواس چاری۔ کوٹھی

مولوی قمر حسن۔ کٹل منڈی

مولوی بدرالدین۔ ملک پیٹھ

مولوی مرتضیٰ خاں۔ جبیل بازار

لوی مشہود علی۔ ترپ بازار۔

پنڈت گنگا دھر راؤ۔ چمن گول بنگلہ

پنڈت راج گوپال ریڈی، بارایٹ لا،
گنٹہ روڈ

مولوی علیم الدین۔ ترپ بازار

مولوی غلام پنجتن۔ عابد منزل ترپ بازار

پنڈت کرشنما چاری رزیڈنسی بازار

آرایش نائیک۔ ہنومان ٹیکری۔

اڈووکیٹ صاحبان

پنڈت کیشو راؤ
رائے ہیم چندر
دیوان بہادر آر مدآئنگار
مولوی مرزا احمد عمر
رائے ہری نارائن
رائے گنپت لعل
مرزا محمود علی بیگ
مولوی حافظ عبدالعلی
مولوی محمود علی
خواجہ محمد عبدالعزیز
پنڈت کاشی ناتھ راؤ

مولوی احمد علیخاں
دیوان بہادر کشٹما چاری
مولوی محمد فیض الدین
مولوی سید اعجاز حسین
پنڈت گوپال راؤ
کلیان رام آیر
پنڈت ابنا داس راؤ
نادر شاہ یالوچی چینائی
مولوی محمد مسیح الدین
مولوی محمد رفیع الدین۔ جنیدی
مولوی محمد خلیل الزماں صدیقی
بیرسٹرایٹ لا

اورنگ آباد

مرزا رحیم بیگ صاحب وکیل محلہ کرانہ چاڑری
مولوی وزیرالدین صاحب وکیل محلہ شاہگنج
مولوی نواب حسین صاحب وکیل 〃 〃
مولوی فریدالدین صاحب وکیل سرکار
مسٹر دوارکا داس صاحب وکیل

میدک

مولوی حافظ ثابت علی صاحب وکیل سنگاریڈی
مولوی محمد اسد اللہ صاحب 〃
مولوی محمد حسن علی صاحب 〃
مولوی سید حسام الدین صاحب 〃
وینکٹ راؤ صاحب 〃
دھوندو پنڈت صاحب 〃
مولوی میر مراد علی صاحب 〃
مولوی محمد الیاس صاحب 〃 .

نظام آباد

مولوی محمد عبدالرحمن صاحب وکیل لائن گلی
مولوی غلام احمد صاحب کاشانہ وکیل اسلامیہ

شنکر راؤ صاحب وکیل قصبہ
کاسی راؤ صاحب وکیل 〃
غلام محمد صاحب وکیل پھولانگ
برہان الدین صاحب 〃
سید شرف الدین صاحب وکیل پوچھا گلی
سید شمس الدین صاحب وکیل 〃
سید جلال الدین صاحب وکیل نزد اسٹیشن ریلوے
سید غلام جیلانی صاحب وکیل کمھار گلی۔
میر نیاز الدین صاحب وکیل 〃
سید یوسف صاحب وکیل ہتائی۔

گلبرگہ شریف

قادرالدین صاحب وکیل
مہادیو راؤ صاحب 〃
کاشی ناتھ راؤ صاحب 〃
بھیم سین راؤ صاحب 〃
پانڈورنگ آچاری صاحب 〃
گوپال آچاری صاحب 〃
گوپال راؤ صاحب 〃 ٹھومری
لچھمن راؤ صاحب 〃 اگر کرہ

رام راؤ صاحب وکیل

وال چند کوٹھاری صاحب وکیل

یشونت راؤ صاحب ″

شیخ عبدالقادر صاحب ″

یاور حسین صاحب ″

ہمنت راؤ صاحب ہاگرگی کر وکیل

قاسم شریف صاحب ″ ″

سدپا صاحب ″ ″

گنڈپا صاحب ″ ″

آپا راؤ صاحب ″ ″

رگھوناتھ راؤ صاحب ″ ″

گوپال راؤ کملاپورکر صاحب ″

راما چاری صاحب ″

ترمل راؤ صاحب ″

پروت ریڈی صاحب ″

علی الدین صاحب انصاری ″

عبدالرحیم صاحب ″

سردار خاں صاحب ″

بشیر خانصاحب ″

سجاد علی صاحب وکیل

قمرالدین صاحب ″

امیرالدین صاحب ″

سید احمد صاحب ″

اکبر عالم صاحب ″

عبدالکریم صاحب ″

غلام حسین صاحب ″

مخدوم شریف صاحب ″

سید فخرالدین صاحب

شیخ محی الدین صاحب ″

ہالیا صاحب ″ بہمنی پورہ

نارائن راؤ صاحب گلورکر وکیل

کشن راؤ پاٹال کر صاحب ″

نارائن راؤ دستالکر صاحب ″

کیشو راؤ صاحب جنگوپہ کر ″

حاجی کریم صاحب ″

شیخ محبوب صاحب ″

عبداللطیف صاحب ″

شاہ صدیق احمد صاحب ″

میر جنید علی صاحب وکیل

جیون راؤ صاحب ״

ملھار راؤ صاحب ״

نارائن راؤ صاحب ״

الشونتھ راؤ صاحب ״

وتاتری راؤ صاحب ״

گنپت راؤ صاحب ״

وامن راؤ صاحب ״

کشن راؤ صاحب ״

راگھو نندر راؤ صاحب ״

گنگادھر راؤ صاحب ״

سرینواس آچاری صاحب ״

محمد احمد مالائی صاحب ״

محمد عبدالقادر انصاری صاحب و

محبوب نگر

نارائن راؤ صاحب وکیل

احمد عبداللہ صاحب ״

امیر بیگ صاحب ״

عمر علی صاحب ״

عبدالرسول صاحب وکیل

منیرالدین صاحب ״

عُمر علی صاحب فاروقی ״

میر اسحق علی صاحب ״

شنکر راؤ صاحب ״

بالاجی راؤ صاحب ״

کرشناجی صاحب ״

شارے ریڈی صاحب ״

کرشناچاری صاحب ״

فقیر محمد صاحب ״

بیدر شریف

میر مظہر علی خانصاحب وکیل

اکبر حسین صاحب ״

شیخ ابراہیم صاحب ״

پنڈت مادھوراؤ صاحب ״

باپوراؤ صاحب ״

بدیع الزماں صاحب ״

نلگنڈہ

شہاب الدین صاحب وکیل بختاوریاؤلی

محمد شبیر صاحب شیدا وکیل فیلخانہ
شبیر حسن صاحب وکیل پنجہ شاہ
بی کشن راؤ صاحب ″ برہمن واڑی

بیڑ

حمید بیگ صاحب وکیل
انیس الدین صاحب ″
مولوی عبداللہ صاحب ″
حبیب الدین صاحب ″
عظیم الدین صاحب ″
عثمان احمد صاحب ″
امیر الدین صاحب ″
ابو عبداللہ صاحب ″
کشن راؤ صاحب ″
گوبند راؤ صاحب ″
گوپی لال منتری جی صاحب ″
کاسی راؤ صاحب ″
پرشوتم راؤ صاحب ″
گنپت راؤ صاحب ″
مادہو راؤ صاحب ″

انت گوپی ناتھ صاحب وکیل
نارائن راؤ اوجھ صاحب ″

ورنگل

سید حافظ محمد منیر الدین صاحب ″
پنڈت سری رام راؤ صاحب
سید معین الدین صاحب قادری ″
سید تفضل حسین صاحب ″
مولوی عبدالعلیم صاحب ″
مولوی عبدالعزیز صاحب ″
مولوی سید قربان احمد صاحب ″
مولوی محمد عبدالرحمان صاحب ″ محلہ پھاٹک
مولوی رسول خاں صاحب ″ ، پاپیا پیٹھ
ٹی رنگیا صاحب ″ رامناتھ
وی وینکٹیشور راؤ صاحب ″ متھواڑہ
ٹی دردہ راجہ صاحب ″
کسٹیا صاحب ″
بیکنٹ پرشاد صاحب ″ گرماجی پیٹھ۔
ٹی چکر پانی صاحب ″ ، متھواڑہ

ہنمکنڈہ ضلع ورنگل

حکیم محمود علی صاحب محمود وکیل
مولوی فضل حسین صاحب "
سری رام راؤ صاحب "
سید اولیا قادری صاحب "
سید محمد رؤف صاحب "
مولوی عبداللطیف صاحب "
مولوی معین الدین احمد صاحب "
مولوی عبدالرزاق صاحب "
مولوی عبدالقادر صاحب "
مولوی مہتاب علی صاحب "
سید برہان الدین صاحب "
سید ابراہیم صاحب "
مولوی محمد ابوالعزیز صاحب "
مولوی انصار حسین صاحب "
مولوی قربان حسین صاحب "
مولوی غلام دستگیر صاحب "
مولوی عبداللہ صاحب قریشی وکیل سرکار
مولوی عبدالرحیم صاحب وکیل

مولوی عبدالکریم صاحب وکیل
مولوی محمد دستگیر صاحب "
مولوی عطاءالرحمان صاحب "
دین دیال صاحب "
رام کوٹیشور راؤ صاحب "
سدرشن راؤ صاحب "
اونچہ وینکٹ راؤ صاحب "
کنڈہ پلی شیشگر راؤ صاحب "
پرچہ رنگ راؤ صاحب "
ونم لچھا راؤ صاحب "
گنگو رادھاکشن راؤ صاحب "
پنگل مادھو راؤ صاحب "
لچھمی راجم صاحب "
سوریا پرکاش راؤ صاحب "
شیشاوری راؤ صاحب "
راگھو ریڈی صاحب "
جملاپور گوپال راؤ صاحب "
گوپال ریڈی صاحب "
جے رام راؤ صاحب "

نرہری صاحب وکیل
دیاکرتم شاستری صاحب ״
کنڈہ پلی سیتارام صاحب ״
راول پاڈ وینکٹ رام راؤ صاحب ״
این شیشگر راؤ صاحب ״
مولوی محمد ظہور صاحب

رامچندر راؤ صاحب وکیل
گنڈ پرتی نرسھوان راؤ صاحب ״
گیر راؤ صاحب ״
راول پاڈ وینکٹ نرسھوان راؤ صاحب
نٹلہ شیشگر راؤ صاحب ״
مولوی منیرالدین صاحب ״

بار السوسی ایشن

صدر نشین۔ پنڈت کشور راؤ صاحب۔
نائب صدر نشین۔ مولوی سید محمد عسکری صاحب۔
معتمد۔ پنڈت سری پت راؤ صاحب۔
خزانہ دار۔ پنڈت رامچندر راؤ صاحب
ممبران انتظامی ۔ پنڈت ابناداس راؤ صاحب۔
پنڈت گوپال راؤ صاحب۔
پنڈت کاشی ناتھ راؤ صاحب۔
مولوی سید سراج الحسن صاحب ترمذی۔
مولوی ابوالحسن سید علی صاحب۔
مولوی جمیل احمد صاحب۔
پنڈت ایم لکشمی پرشاد صاحب۔
مولوی حافظ عبدالعلی صاحب۔
مولوی سید بشارت احمد صاحب۔
مولوی ابوالحمید صاحب آزاد
مولوی خواجہ عبدالعزیز صاحب
مولوی سید محمد عبداللہ صاحب۔

بار کونسل

(۱) صدر، پنڈت سری نواس راؤ صاحب شرما بیرسٹرایٹ لا۔ وکیل ہائیکورٹ۔

(۲) نائب صدر، سید حامد علے صاحب اے ال۔ ال۔ بی " "

(۳) معتمد مولوی کلیم الدین انصاری صاحب بی، ال، ال، بی " "

(۴) نائب معتمد، مولوی عبدالرحیم صاحب ایم، اے ال، ال بی " "

(۵) خازن، پنڈت منوہر سنگھ صاحب ایم، اے، بی، ال " "

ارکان انتظامی۔ (۱) مولوی محمد عبدالرؤف صاحب بی اے۔ال۔ال۔بی۔ وکیل ہائیکورٹ

(۲) پنڈت گو بیندراؤ صاحب نفیل وکیل ہائی کورٹ

(۳) مولوی حمید الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ۔

(۴) مولوی سید احمد شریف صاحب، ایم، اے، ال، ال، بی وکیل ہائیکورٹ،

(۵) مولوی سید محمود احمد صاحب وکیل ہائیکورٹ۔

(۶) مولوی امیر احمد صاحب بی، اے۔ ال، ال، بی وکیل ہائیکورٹ،

(۷) مولوی شاہ صابر احمد صاحب وکیل ہائی کورٹ۔

(۸) پنڈت سندرراج صاحب وکیل ہائیکورٹ۔

(۹) پنڈت سری کھنڈے صاحب بی، اے، ال، ال، بی وکیل ہائیکورٹ

(۱۰) مولوی سید منظور حسن صاحب بی، اے، ال، ال، بی

حیدرآباد چیمبر آف کامرس

عہدہ داران

صدر نشین - راجہ مکند داس جی، بھگوانداس جی

نائب " لکشمی نارایین رام گوپال

معتمد اعزازی - مسٹر ہرمز جی

اراکین

حیدرآباد - ۱- مسٹر دامن نائک جاگیردار -

۲- مسٹر ایس - این - پہلاؤ گتہ دار -

۳- مسٹر عنایت اللہ - "

۴- سید شجاع الدین - "

۵- مسٹر کرشنا جی نائک "

۶- راجہ مکنداس - خزانچی

۷- راجہ لال گیر جی بنود گیر جی "

۸- راجہ بشیشر گیر جی بیر بھانگیر جی "

۹- مسٹر سدا سکھ جانکی داس "

۱۰- مسٹر گوپال داس بالکشن داس خزانچی و تاجر

۱۱- مسٹر چیتر بھوج داس گوردھنداس ״

۱۲- مسٹر ہیرا نند رام سکھ ..... تاجر

۱۳- مسٹر سید عبدالرزاق۔ مالک بھٹی شراب

۱۴- مسٹر ڈنشا ڈی اٹالیہ - گتہ دار

سکندر آباد۔ ۱- دیوان بہادر سیٹھ رام گوپال خزانچی

۲- رائے بہادر وردا راج مدلیار - تاجر

۳- مسٹر مدوراؤ ردا سالو ״

۴- وارڈل انجینئرنگ کمپنی ״

۵- مسٹر ایچ جی ہرمزجی ..... خزانچی

۶- رائے بہادر بنسی لال ابیر چند ״

۷- سیتا رامنا رامنا گوبندو - تاجر

۸- مسٹر ایس نردتم داس - گتہ دار

۹- مسٹر بابو خاں و فرزندان ״

۱۰- مسٹر اے۔ ال۔ ڈیسوزا ״

۱۱- مسٹر ماجرلہ رامنا میوا چد میریا تاجر

۱۲- مسٹر علاءالدین و فرزندان ״

۱۳- گنڈہ لنگا چا ندار راجنا ״

۱۴- مسٹر جیکوٹی ویرتا و فرزندان ״

۱۵۔ مسٹر ڈانڈو و نیکنا و فرزندان ۔ تاجر

۱۶۔ مسٹر موتی لال ہیرالال ″

۱۷۔ خانصاحب آر۔ اے۔ اچاپوریا ″

۱۸۔ مسٹر الیس لیور ... ... ″

ورنگل۔ ۱۔ نجف خاں۔ ... ... گتہ دار

۲۔ لچھمی نارائن ... ... ″

۳۔ حاکم علی خاں ... ... ″

۴۔ ڈبلیو میارٹ ... ... ″

۵۔ مصطفےٰ خاں ... ... ″

۶۔ کنہیالال موہن لال ... ″

۷۔ شیو سنگھ ... ... ″

۸۔ ولی محمد ... ... ″

۹۔ یعقوب خاں ... ... ″

نلگنڈہ ۱۔ مسٹر پرمانند پانڈے ... ″

۲۔ اندر جیت رائے ... ″

۳۔ سلیمان خاں ... ... ″

بھونگیر (ضلع نلگنڈہ) ۱۔ مسٹر مادہوراؤ ... ″

محبوب نگر۔ ۱۔ مسرس رتنا دیلو دین دیال ″

۲- مسٹر جمال سنگھ ۔ گت دار

نرمل (ضلع عادل آباد) ۱- مسٹر اصغر علی ... "

میدک ۔ ۱- مسٹر پریم جی بیگ جی "

سنگاریڈی ۱- مسٹر غفور خاں "

(ضلع میدک) ۲- مسٹر کرگ سنگھ بلدیو سنگھ "

نظام آباد ۔ ۱- مسٹر الہ بخش خاں "

تانڈیڑ ۔ ۱- روئی صاف کرنے کا کارخانہ

۲- مسٹر دونگرسی گنگ جی ۔

۳- مسٹر ہرنارائن رام پرتاب

ہنگولی (ضلع پربھنی) ۱- مسٹر پریم سکھ سیونارائن

جملہ عہدہ داران وارا کین (بہ ترک ساکنین سکندرآباد)

ہندو	۲۵	
مسلمان	۱۲	
دیگر اقوام	۵	
جملہ	۴۲	(ایک کارخانہ اسکے علاوہ ہے)

انجمن ساہوکاران

عہدہ داران انجمن ساہوکاران۔

صدر نشین۔ راجہ بنسی لال جی۔ معتمد مکند داس جی مونڈہرا

اراکین مجلس انتظامی۔ (۱) سیٹھ لچھمی نارایِن جی، (۲) راجہ بہادر بنسی لال جی، (۳) سیٹھ پاپال جی، (۴) سیٹھ پرشوتم داس جی (۵) راجہ لال گیر جی، (۶) مسٹر متیال وینکٹ کنٹیا۔

اراکین انجمن

راجہ بہادر بنسی لال جی، راجہ بہادر نرسنگھ گیر جی گیان گیر جی، راجہ مکند داس بھگوانداس جی، سیٹھ پرشوتم داس جی، راجہ لال گیر جی نبود گیر جی، راجہ بیر بھانگیر جی، سیٹھ وٹھل داس جی گلاب داس جی، راجہ چتربھوج داس جی گوردھن داس جی، راجہ بہادر سیٹھ بنسی لال جی عبیر چند، دیوان بہادر سیٹھ رام گوپال جی، سیٹھ گنگا بشن موہن لال، سیٹھ سدا سکھ جانکی داس، سیٹھ واسدیو جی رامچندر جی، سیٹھ نارد پرشاد مرلی پرشاد، سیٹھ بالکشن داس لکشمی داس، سیٹھ کستم جی رامجی سیتارام، سیٹھ رام جی سورج مل جی، سیٹھ کالورام جی سوبھارام، مسٹر مکتیال وینکٹ کنٹیا، دیوان بہادر ہمان مل، سیٹھ گوبند نارائن جی، راجہ سیٹھ بسنت رام جی نارایِن، سیٹھ رادھاکشن، سیٹھ گمانی رام جی ہری رام،

سیٹھ رام نارائن، سیٹھ ہرانند جی رام سکھ، سیٹھ ہری کشن جی، سیٹھ مکند داس جی موندھرا۔

جملہ تعداد اراکین و عہدہ داران

ہندو	۳۶
مسلمان	۰
دیگر اقوام	۰
میزان	۳۶

فہرست جاگیرداران

جنکی آمدنی ایک لاکھ روپیہ سالانہ سی اوپر ہی

نمبر شمار	نام جاگیرداران	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۱	نواب سلطان الملک بہادر	حیدرآباد دکن
۲	نواب لطف الدولہ بہادر	شاہ گنج حیدرآباد دکن
۳	نواب معین الدولہ بہادر اعانت جنگ	" "
۴	نواب سالار جنگ بہادر	اندرون افضل دروازہ حیدرآباد دکن
۵	راجہ راجان راجہ شیوراج دھرم دنت بہادر	انوارچوک حیدرآباد دکن
۶	راجہ صاحب ونپرتی	جام باغ حیدرآباد دکن
۷	مہاراجہ سرکشن پرشاد یمین السلطنت بہادر	شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن
۸	نواب فخرالملک بہادر	سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن
۹	راجہ صاحب گدوال	اسٹیشن روڈ حیدرآباد دکن

نمبر شمار	نام جاگیرداران	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۱۰	نواب حسام الملک خانخانان بہادر	منڈی میر عالم حیدرآباد دکن
	سر برام بھوپال راؤ والی سمستان امرچنتہ	فیل خانہ حیدرآباد دکن
۱۲	نواب شاہ یار جنگ بہادر	بیرون دروازہ یاقوت پورہ حیدرآباد دکن
۱۳	راجہ راے رایان	اندرون دروازہ علی آباد حیدرآباد دکن
	امانت ونت بہادر	
۱۴	نواب شمشیر نواز جنگ بہادر	سیڑم ضلع گلبرگہ
۱۵	نواب ثریا جنگ بہادر	"
۱۶	راجہ صاحب سمستان جٹپول	سوربھی ولاس ریزیڈنسی روڈ حیدرآباد
۱۷	نواب غضنفر الدولہ	کلیانی ضلع گلبرگہ

۵۰۰۰۰ روپیہ سے ایک لاکھ روپیہ تک

۱۸	رکن الملک خان دوران	نظام آباد
۱۹	نواب شوکت جنگ بہادر	محبوب آباد ضلع ورنگل
۲۰	نواب واجد علی خاں	بھوکردن ضلع اورنگ آباد
۲۱	نواب صارم جنگ عزیز الدولہ	"
	اعتصام الملک	
۲۲	راجہ صاحب سمستان پالونچہ	پالونچہ ضلع ورنگل
۲۳	نواب فرخندہ حسین خاں خلف صف شکن جنگ	پرگی ضلع محبوب نگر

نمبر شمار	نام جاگیرداران	سکونت ونام ضلع وعلاقہ
۲۴	نورالنسا بیگم	پرگی ضلع محبوب نگر
۲۵	اکرام الدین خاں و شرف الدین خاں	
	فرزندان نواب زین العابدین خاں	جنواڑہ ضلع بیدر
۲۶	راجہ صاحب سمستان گول پیٹھ	بازوے پروٹسٹنٹ چرچ بلدہ حیدرآباد
۲۷	راجہ صاحب سمستان گرکنٹہ	چاوڑی ریزیڈنسی بلدہ حیدرآباد
۲۸	غلام محمد عباس علیخاں	بھوکردن ضلع اورنگ آباد
۲۹	نواب شہزور جنگ بہادر	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۳۰	متولی صاحب درگاہ حضرت جان اللہ شاہ	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۳۱	راجہ صاحب سمستان پاپنا پیٹھ	کٹلمنڈی بلدہ حیدرآباد
۳۲	نواب عظمت جنگ بہادر	چنچولی ضلع گلبرگہ شریف
۳۳	نواب انور علی خاں	بھوکردن ضلع اورنگ آباد۔
۳۴	بہادر علیخاں	"

۲۵۰۰۰ روپیہ سالانہ سے ۵۰۰۰ روپیہ تک

۳۵	سید شاہ حسین صاحب سجادہ روضۂ خورد	گلبرگہ شریف
۳۶	ولی اللہ حسینی سجادہ روضۂ بزرگ	"
۳۷	احمد علی خاں ولد میر سلامت علیخاں	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۳۸	نواب سلطان نواز جنگ بہادر	جنواڑہ ضلع بیدر

نمبر	نام جاگیردار	سکونت ونام ضلع وعلاقہ
۳۹	نواب شمشیر جنگ بہادر	پرگی ضلع محبوب نگر
۴۰	امرلیشور راؤ	سندہنور ضلع رائچور
۴۱	نواب سعید الدولہ	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۴۲	ارکاٹ راما نجم	پالونچہ ضلع ورنگل
۴۳	راجہ صاحب سمستان سرنا پلی	نظام آباد
۴۴	راجہ کشٹیا نایک	شاہ پور ضلع گلبرگہ
۴۵	رانی اما بائی	سندھنور ضلع رائچور
۴۶	علی یار جنگ	گلبرگہ شریف
۴۷	راجہ بھگوان داس	سرسلہ ضلع کریم نگر
۴۸	بہرام الدولہ	مومن آباد ضلع بیڑ
۴۹	رانی کرشنا بائی	پرینڈہ ضلع عثمان آباد
۵۰	وینکٹ راجو بائی زوجہ یلا ریڈی	کاماریڈی ضلع نظام آباد
۵۱	نواب محمد علی خان بہادر	بھوکردن ضلع اورنگ آباد
۵۲	راجہ ونائک راؤ	پاتھری ضلع پربھنی
۵۳	معتمد جنگ معتمد الدولہ	انبڑ ضلع اورنگ آباد
۵۴	احمد یار جنگ حاضر حال عبد الجبار صاحب	محلہ اردو بلدہ حیدرآباد دکن
۵۵	راجہ موہن لال خلف راجہ نند لال	یلاریڈی ضلع نظام آباد

نمبر	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۵۶	راجہ نیم چند	سدی پیٹھ ضلع میدک
۵۷	خواجہ وزیر بیگ خاں	سیڑم ضلع گلبرگہ
۵۸	شجاعت حسین خاں و سلیمان علیخاں خلفت سردار جنگ	پٹن ضلع اورنگ آباد
۵۹	معین جنگ	گلبرگہ
۶۰	راجہ صاحب سمستان نارائن پور	نلگنڈہ
۶۱	نواب افتخار الملک شہاب جنگ	کلبگور ضلع میدک
۶۲	قوت یاور الدولہ	سدی پیٹھ ضلع میدک
۶۳	راجہ صاحب سمستان پیٹھ	جسونت دھار پرپیڈگراونڈ سکندرآباد
۶۴	بلب راگھو بندر راو خلف بلب ہنمنت راو	چڑیال ضلع نلگنڈہ
۶۵	نواب قادر علیخاں صاحب	نیلنگہ ضلع بیدر
۶۶	راجیا ولد رامیا دلیسائی	کشتگی ضلع رائچور
۶۷	نواب یاور علیخاں	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۶۸	سبحان علیخاں	بیڑ
۶۹	سرفراز علی خاں خلف لشکر جنگ	دیگلور قندھار ضلع ناندیڑ
۶۹	متولی درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح	اورنگ آباد
۷۰	راجہ صاحب سمستان دوباک	سدی پیٹھ ضلع میدک
۷۱	غلام امام خاں وغیرہ پسران غلام یٰسین خاں	جنتور ضلع پربھنی

نمبر	جاگیردار	سکونت ونام ضلع وعلاقہ
۷۳	راجہ درگا پرشاد	بیدر
۷۴	وینکٹ لچھما ریڈی	پرگی ضلع محبوب نگر
۷۵	راجہ صاحب سمستان اناگندی	رائچور
۷۶	نواب سردار جنگ	بھوکردن ضلع اورنگ آباد

۲۰۰۰ اروپیہ سے ۲۵۰۰۰ روپیہ تک

۷۷	راجہ دھرم پال بھیم سین راؤ	چنچولی ضلع گلبرگہ
۷۸	واحد النسا بیگم صاحبہ	پرگی ضلع محبوب نگر
۷۹	رونق علی مرزا	اورنگ آباد
۸۰	نواب محی الدولہ عزت یار خاں	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۸۱	پرورش علی مرزا	گلبرگہ شریف
۸۲	نیلکنٹھ راؤ	مالنوی ضلع رائچور
۸۳	نواب قایم جنگ بہادر	ورنگل
۸۴	سید قادر شاہ	بیڑ
۸۵	نواب محمد محی الدین خاں ولد محمد ولی الدین خاں صاحب	بیدر
۸۶	مقرب جنگ مقرب الدولہ متہور الملک	چنچولی ضلع گلبرگہ
۸۷	نواب نصیر جنگ بہادر	باغات ضلع میدک

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۸۸	سید اکبر علی خاں خلف مکرم جنگ	میدک
۸۹	نواب تراب جنگ	نلگنڈہ
۹۰	شمس النسا بیگم	ناندیڑ
۹۱	مکٹ رام	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۹۲	نواب ناصر نواز الدولہ	باغات ضلع میدک
۹۳	سندرا بائی وارث نرہریا	کشتگی ضلع رائچور
۹۴	نواب بندہ علی خاں جاگیردار ملشال	گلبرگہ شریف
۹۵	قطب النسا بیگم صاحبہ	سلطان آباد ضلع کریم نگر
۹۶	دوست محمد خاں خلف ابراہیم علیخاں صاحب	بھوکردن ضلع اورنگ آباد
۹۷	صاحب النسا بیگم	کورنگل ضلع گلبرگہ
۹۸	نواب اعتضاد جنگ	بودھن ضلع نظام آباد
۹۹	شمشیر یار جنگ	ناندیڑ
۱۰۰	ولی داد خاں مندوزئی	اودگیر ضلع بیدر
۱۰۱	اُما پرشاد	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۱۰۲	بندہ علی خاں	ناگر کرنول ضلع محبوب نگر
۱۰۳	محکم جنگ	کاماریڈی ضلع نظام آباد
۱۰۴	نواب برق جنگ بہادر	بسمت نگر ضلع پربھنی
۱۰۵	نواب مکرم الدولہ	پرگی ضلع محبوب نگر

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۱۰۶	سوامی راؤ	سندھنور ضلع رائچور
۱۰۷	پدماوتی بائی زوجہ سرینواس راؤ متوفی	اسٹیشن روڈ بلدہ حیدرآباد دکن
۱۰۸	فتح یاب جنگ تراب علیخاں	برگی ضلع محبوب نگر
۱۰۹	نواب محمد غیاث خاں حال صادق جنگ	جنواڑہ ضلع بیدر
۱۱۰	محمد غوث محی الدین خاں علاقہ وزارت جنگ	بلولی ضلع ناندیڑ
۱۱۱	محمد علی خاں صاحب	کریم نگر
۱۱۲	نور الباقی	احمد پور ضلع بیدر
۱۱۳	میر شجاعت علیخاں خلف منصور یار جنگ	گیورائی ضلع بیڑ
۱۱۴	ترمبک ایشونت راؤ	مدھول ضلع ناندیڑ
۱۱۵	حسین پرور بیگم صبیہ زور آور جنگ	نرمل ضلع عادل آباد
۱۱۶	رنگ راؤ نبیرہ راجہ رنگ راؤ	چنچولی ضلع گلبرگہ
۱۱۷	محمد غیاث الدین	کریم نگر
۱۱۸	سید نور المقتدر	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۱۱۹	میر عالم علی خاں خلف نواب فیضیاب جنگ بہادر	اودگیر ضلع بیدر
۱۲۰	ناگا ریڈی دیسائی	یلا ریڈی ضلع نظام آباد
۱۲۱	ریاست علیخاں	کلمنوری ضلع پربھنی

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت ونام ضلع وعلاقہ
۱۲۲	منتظم صاحب گردوارہ سکھان	کلمنوری ضلع پربھنی
۱۲۳	سیتارام چندر راؤ (تر کا ملا سیتارامچندر راؤ)	سریا پیٹھ ضلع نلگنڈہ
۱۲۴	شاہ کمال الدین	بھوکردن ضلع اورنگ آباد
۱۲۵	غلام محمد حاضر حال تاج الدین صاحب سجادہ	گلبرگہ شریف
۱۲۶	میر الیسین علی خاں ولد محمد علیخاں	کلبگور ضلع میدک
۱۲۷	رائے ہری لال	آرمور ضلع نظام آباد
۱۲۸	راجہ نیم ونت سری نواس راؤ	بھوکردن ضلع اورنگ آباد۔
۱۲۹	صفدر یار خاں	بلولی ضلع ناندیڑ
۱۳۰	منتظم صاحب جاگیر مشائخاں پیپری	نرمل ضلع عادل آباد
۱۳۱	اکبر علیخاں خلف مکرم جنگ	آرمور ضلع نظام آباد
۱۳۲	ذکی علیخاں خلف سبقت یار جنگ	پالم ضلع پربھنی
۱۳۳	سید محمد علیخاں	سدی پیٹھ ضلع میدک
۱۳۴	پیاری بیگم	نلگنڈہ
۱۳۵	سید شاہ محمد	لنگسگور ضلع رائچور
۱۳۶	پر۔ مانند داس	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۱۳۷	نواب مجاہد جنگ بہادر	پرگی ضلع محبوب نگر
۱۳۸	محی الدین خاں نبیرہ امجد الملک	بیدر
۱۳۹	باباشاہ غلام محمود سجادۂ تیچکھی	کنڑ ضلع اورنگ آباد

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۱۴۰	مانک راؤ بالکشن	منجلے گاؤں ضلع بیڑ
۱۴۱	حسن الدین خاں	کریم نگر
۱۴۲	میر مہدی حسین خاں	اودگیر ضلع بیدر
۱۴۳	شیورام سرجہ	کشٹگی ضلع رائچور
۱۴۴	کرشنا بائی	قندھار ضلع ناندیڑ
۱۴۵	احمد حسین خاں نبیرۂ اعظم جنگ	احمد پور ضلع بیدر
۱۴۶	کریم الدین خاں	ڈیگلور ضلع ناندیڑ
۱۴۷	حاجی سید محمد حسین علی (نواب سید حیدر علیخاں)	بھونگیر ضلع ملگنڈہ
۱۴۸	شیوشنکر راو	سندھنور ضلع رائچور
۱۴۹	رام راؤ نیم ونت بہادر	کلواکرتی ضلع محبوب نگر
۱۵۰	میر عسکری خاں ولد میر تقی خاں	سدی پیٹھ ضلع میدک

۸۰۰۰ روپیہ سے ۱۲۰۰۰ روپیہ تک

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۱۵۱	رضا علی خاں فرزند کامیاب جنگ	قندھار ضلع ناندیڑ
۱۵۲	عمر دراز خاں ولد گیسو دراز خاں	سیڑم ضلع گلبرگہ
۱۵۳	سید حسین علیخاں	مدھرہ ضلع ورنگل
۱۵۴	محمد غلام احمد خاں ولد محمد عنایت الدین	بودھن ضلع نظام آباد

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۱۵۵	اشرف علیخاں خلف نواب شہاب جنگ	دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ
۱۵۶	سدپا ولد کشٹیا نابالغ	کشتگی ضلع رائچور
۱۵۷	سید باقر علیخاں مرحوم حاضرحال سید رضا علیخاں	کاماریڈی ضلع نظام آباد
۱۵۸	عبدالحئ قمیصی القادری	اندول ضلع میدک
۱۵۹	سید شاہ نعمت اللہ حسینی	پرکال ضلع کریم نگر
۱۶۰	رینو بائی زوجہ ایکناتھ راؤ	پٹن ضلع اورنگ آباد
۱۶۱	دولت خاں	نلگنڈہ
۱۶۲	میر ہدایت علیخاں ولد یادگار حسین	سدی پیٹھ ضلع میدک
۱۶۳	شنکر میگ شام راؤ	پربھنی
۱۶۴	نیرو بائی زوجہ دسکھ رام	کلواکرتی ضلع محبوب نگر
۱۶۵	راجو بائی زوجہ گندم رکمارڈی	آرمور ضلع نظام آباد
۱۶۶	رامیشور ریڈی	″
۱۶۷	راجہ بائی	ڈیگلور ضلع ناندیڑ
۱۶۸	سید شاہ بدرعالم قادری	بسمت ضلع پربھنی
۱۶۹	میر داور علیخاں صاحبزادہ	اوسہ ضلع عثمان آباد
۱۷۰	بالا دیکشت ولد سومیشور دیکشت	آرمور ضلع نظام آباد
۱۷۱	محمد معین اللہ خاں	زیر نوبت پہاڑ حیدرآباد دکن

سکونت و نام ضلع و علاقہ	نام جاگیردار	نمبر شمار
چنچولی ضلع گلبرگہ	یتمور جنگ حاضر حال سید اسد اللہ خاں	۱۷۳
گلبرگہ شریف	سید امین الدین	۱۷۴
جنواڑہ ضلع بیدر	نواب لٰیسین علی بیگ	۱۷۵
سلطان آباد ضلع کریم نگر	وینکٹ نرسنگہ اوسیا راؤ جاگیردار	۱۷۶
بھونگیر ضلع نلگنڈہ	حیدر یار خاں نواب احمد یاور جنگ	۱۷۷
سدی پیٹھ ضلع میدک	محمد نور الرزاق	۱۷۵
" "	قاسم علیخاں خلف احسن اللہ خاں	۱۷۶
بیدر	رائے روپ لال	۱۷۷
بودھن ضلع نظام آباد	نواب واجد علیخاں	۱۷۸
بھونگیر ضلع نلگنڈہ	میر مہدی خاں نبیرہ مسیح الدولہ	۱۷۹
ڈیگلور ضلع ناندیڑ	میر اعجاز حسین خاں	۱۸۰
جنواڑہ ضلع بیدر	نواب تہور جنگ مشیر الملک	۱۸۱
گلبرگہ شریف	خان بہادر چینائی	۱۸۲
نظام آباد	امابائی زوجہ مانکیشر راؤ	۱۸۳
اورنگ آباد	نور الضیاء الدین	۱۸۴
جنواڑہ ضلع بیدر	سید شاہ عسکر اللہ حسینی	۱۸۵
پٹن ضلع اورنگ آباد	وشنو مورلیشر دگوپال دامودھر	۱۸۶
سدی پیٹھ ضلع میدک	غلام حیدر علی خاں	۱۸۷

سکونت و نام ضلع و علاقہ	نام جاگیردار	نمبر شمار
مدھول ضلع ناندیڑ	کھنڈے راؤ سیتاجی	۱۸۸
جتور ضلع پربھنی	میر حیدر علی خاں حاضر حال مہربان حسین خاں	۱۸۹
جگتیال ضلع کریم نگر	دھرم وینکٹ چکاراؤ	۱۹۰
بلولی ضلع ناندیڑ	حسن الدین خاں	۱۹۱
گلبرگہ شریف	سکندر علیخاں	۱۹۲
قندھار ضلع ناندیڑ	محمد اکرام اللہ خاں	۱۹۳
سندھنور ضلع رائچور	امیر عنبر خاں ولیسائی	۱۹۴
مانوی ضلع رائچور	چن لبپا	۱۹۵
ناگر کرنول ضلع محبوب نگر	غلام احمد خاں حال قابض محمد امین خاں	۱۹۶
آرمور ضلع نظام آباد	امیر النسا بیگم	۱۹۷
سدی پیٹھ ضلع میدک	محمد محمود علی	۱۹۸
اورنگ آباد	فیاض الدین	۱۹۹
اودگیر ضلع بیدر	نواب فرخندہ علی خاں	۲۰۰
"	میر داور علی خاں	۲۰۱
سدی پیٹھ ضلع میدک	وزیرہ بیگم محل نواب افتخار علیخاں نبیرہ نواب لودھی خاں	۲۰۲
جگتیال ضلع کریم نگر	اندلاب رام کشٹیا ونرہری	۲۰۳
قندھار ضلع ناندیڑ	موریشور دشوریشور	۲۰۴

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت ونام ضلع وعلاقہ
۲۰۵	جعفر یار خاں	بودھن ضلع نظام آباد
۲۰۶	حسن نواز جنگ خلف نجم الدولہ	" "
۲۰۷	سید علی قادری	ورنگل
۲۰۸	ولایت حسین خاں	کلواکرتی ضلع محبوب نگر
۲۰۹	محمد اسحاق خاں	بودھن ضلع نظام آباد
۲۱۰	جہاندار نواز جنگ	مدھول ضلع ناندیڑ
۲۱۱	لکشمی بائی	پاٹودہ ضلع بیٹر
۲۱۲	مختار النسا بیگم	جنواڑہ ضلع بیدر
۲۱۳	محمد سعادت خان ولد محمد رستم خاں	قندھار ضلع ناندیڑ
۲۱۴	راجہ رنگ راؤ ولد لچھا راؤ	باغات ضلع میدک
۲۱۵	جمال علیخاں	کلبگور ضلع میدک
۲۱۶	میر ضامن علیخاں	جنواڑہ ضلع بیدر
۲۱۷	راجہ عرب الشور وارث گنپت راؤ	" "
۲۱۸	کنیا پرشاد	کلواکرتی ضلع محبوب نگر
۲۱۹	شہر یار علیخاں	بھوکردن ضلع اورنگ آباد
۲۲۰	محمد قاسم علیخاں خلف احسن اللہ خاں	نظام آباد
۲۲۱	بہادر دل خاں	پرگی ضلع محبوب نگر

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۲۲۲	نرسنگ راؤجی راد ہا	محبوب نگر
۲۲۳	سلیم خاتون و پیاری خاتون	بھوکردن ضلع اورنگ آباد
۲۲۴	میر داور حسین خلف مصطفیٰ یار جنگ	کامار یڈی ضلع نظام آباد
۲۲۵	میر مہدی علیخاں	جنتور ضلع پر بھنی
۲۲۶	نواب مصطفیٰ علیخاں خلف ولی اللہ خاں المخاطب نواب لودھی خاں	سدی پیٹھ ضلع میدک
۲۲۷	غلام محمد رشید الدین خاں	"

۴۰۰۰ روپیہ سے ۸۰۰۰ روپیہ تک

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۲۲۸	اعتصام الدولہ	باغات ضلع میدک
۲۲۹	میر کفایت علیخاں	سدی پیٹھ ضلع میدک
۲۳۰	نواب منیر الدین خاں	اودگیر ضلع بیدر
۲۳۱	میر صفدر علیخاں ولد ذوالفقار علیخاں	حدگاؤں ضلع ماندیڑ
۲۳۲	وینکٹ راجیشور راؤ سردیسکھ	سلطان آباد ضلع کریم نگر
۲۳۳	مرزا پرورش علیخاں	اورنگ آباد
۲۳۴	واسپا ولیسائی	لنگسگور ضلع رائچور
۲۳۵	غلام عسکری خاں	کلواکرتی محبوب نگر
۲۳۶	وینکٹ رام چندرا ریڈی	برگی ضلع محبوب نگر
۲۳۷	محمد عطاء اللہ	نیلنگہ ضلع بیدر

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۲۳۸	سید موسیٰ	چریال ضلع نلگنڈہ
۲۳۹	راجیشر مادھوراؤ	بلولی ضلع ناندیڑ
۲۴۰	رکمن بائی زوجہ کشن رکماجی راؤ	پالم ضلع پربھنی
۲۴۱	نواب صفدر نواز جنگ	بودھن ضلع نظام آباد
۲۴۲	نارائن امرت راؤ	بلولی ضلع ناندیڑ
۲۴۳	نصیر الدین احمد	چنور ضلع عادل آباد
۲۴۴	میر قربان علی خاں	بیدر
۲۴۵	رام لچھما بائی	جگتیال ضلع کریم نگر
۲۴۶	ملک یار جنگ	مومن آباد ضلع بیڑ
۲۴۷	وینکٹ راجو بائی	سرسلہ ضلع کریم نگر
۲۴۸	حسام الدین قادری حال محمد غوث الدین	باغات ضلع میدک
۲۴۹	محمد اعظم الدین	سدی پیٹھ ضلع میدک
۲۵۰	احمد حسین فرزند حسین دوست خاں	ڈیگلور ضلع ناندیڑ
۲۵۱	نعمت خاتون	چریال ضلع نلگنڈہ
۲۵۲	ضیاء الدین	اورنگ آباد
۲۵۳	پاروتی بائی	اندرون لال دروازہ بلدہ حیدرآباد
۲۵۴	غلام امام خاں و غلام مصطفےٰ خاں	پربھنی
۲۵۵	محمد صفی الدین خاں	جنتور ضلع پربھنی

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۲۵۶	فرخندہ یار جنگ	گلبرگہ شریف
۲۵۷	کشن راؤ چنتامن	بیٹر
۲۵۸	خواجہ قدرت اللہ	بیدر
۲۵۹	سلام اللہ خاں	بھوکردن ضلع اورنگ آباد
۲۶۰	خواجہ امیر اللہ خاں خلف منصور جنگ	پرگی ضلع محبوب نگر
۲۶۱	ملکارجن راؤ ولد راجیا	مانوی ضلع رائچور
۲۶۲	سید شاہ محمد غوث قادری	آرمور ضلع نظام آباد
۲۶۳	نواب غیاث الدین خلف نواب نظام نواز جنگ	جنواڑہ ضلع بیدر
۲۶۴	سردار الدین	کریم نگر
۲۶۵	واحد مرزا خان علی مراد خاں	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۲۶۶	رامیشر ریڈی	آرمور ضلع نظام آباد
۲۶۷	فتح خاں نواب واقف جنگ	گلبرگہ شریف
۲۶۸	عبد الرسول دیسمکھ	نلنگہ ضلع بیدر
۲۶۹	مرزا بہادر علی بیگ	یلاریڈی نظام آباد
۲۷۰	منتخب الدین	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۲۷۱	دتاتری رام چند	پاٹودہ ضلع بیٹر
۲۷۲	باقر علیخاں خلف باقر نواز جنگ	بودھن ضلع نظام آباد

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۲۷۳	مرزا محسن علیخاں	بیدر
۲۷۴	محمد نصیر الدین و فخر الدین ولد نور الدین	سلطان آباد ضلع کریم نگر
۲۷۵	محمد عطاء اللہ	نیلنگہ ضلع بیدر
۲۷۶	میر سعادت علیخاں	کوڑنگل ضلع گلبرگہ
۲۷۷	دیو اسٹواجی راؤ	پالم ضلع پربھنی
۲۷۸	عباس علیخاں خلف اعظم جنگ	بودھن ضلع نظام آباد
۲۷۹	خواجہ بی بنت سید شاہ	کھمم ضلع ورنگل
۲۸۰	کھنڈی راؤ	مدھول ضلع ناندیڑ
۲۸۱	نصیر الدین احمد قادری	اندول ضلع میدک
۲۸۲	محمد حسین صاحب خلف اعظم جنگ	بودھن ضلع نظام آباد
۲۸۳	ونکٹ ناراین ریڈی	آرمور ضلع نظام آباد
۲۸۴	رانی نیرو بائی	اودگیر ضلع بیدر
۲۸۵	گنگو بائی	اودگیر ضلع بیدر
۲۸۶	ونکٹ لچھما	جگتیال ضلع کریم نگر
۲۸۷	احمد اللہ خاں	نلگنڈہ
۲۸۸	نواب شجاعت علی خاں	جنواڑہ ضلع بیدر
۲۸۹	وینکٹ راؤ	سندھنور ضلع رائچور
۲۹۰	راجہ گوبند راؤ جیو ولد راجہ جی صاحب نیم دت	کلواکرتی ضلع محبوب نگر

نمبرشمار	نام جاگیردار	سکونت ونام ضلع وعلاقہ
۲۹۱	سید جعفر حسین	چنچولی ضلع گلبرگہ
۲۹۲	حبیب النسا وکریم النسا بیگم صاحبہ	″
۲۹۳	میر فیاض الدین	اورنگ آباد
۲۹۴	اعظم علیخاں	دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ
۲۹۵	قادر النسار بیگم صاحبہ	کلبگور ضلع میدک
۲۹۶	وقار النسار بیگم صاحبہ	پرگی ضلع محبوب نگر
۲۹۷	نرسنگ راؤ نائک	قندھار ضلع ناندیڑ
۲۹۸	عبدالکریم خاں	مومن آباد ضلع بیڑ
۲۹۹	نرہر باجی راؤ	پالم ضلع پربھنی
۳۰۰	رام گنگا ریڈی	جنواڑہ ضلع بیدر
۳۰۱	رگھوناتھ ہری رنگناتھ	پٹن ضلع اورنگ آباد
۳۰۲	نواب اسداللہ خان بہادر	پرگی ضلع محبوب نگر
۳۰۳	ہاتھی رام باداجاعز جال پرماؤداس	گلبرگہ شریف
۳۰۴	وینکٹ راجیشور راؤ	پرگی ضلع محبوب نگر
۳۰۵	بھیم سین راؤ	چنچولی ضلع گلبرگہ
۳۰۶	اسد علی خاں	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۳۰۷	کلیان راؤ	تلجاپور ضلع عثمان آباد
۳۰۸	سرینواس رامچندر	پالم ضلع پربھنی

نمبرشمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۳۰۹	کشن مادھوراؤ	ہنگولی ضلع پربھنی
۳۱۰	میر حیدر علی خاں	جنتور ضلع پربھنی
۳۱۱	ناصر الدین غالب	کلبگور ضلع میدک
۳۱۲	راجہ نرہرراؤ نیم ونت	بھوکردن ضلع اورنگ آباد
۳۱۳	سید شاہ محمد حسینی	قندھار ضلع ناندیڑ
۳۱۴	ابوالفتح سید جعفر علیخاں	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۳۱۵	عباس علی بیگ	پرگی ضلع محبوب نگر
۳۱۶	گیسودراز خاں	بھوکردن ضلع اورنگ آباد
۳۱۷	ویرمان شیوراؤ	کریم نگر
۳۱۸	کشنا بائی زوجہ شیوک راؤ	بلولی ضلع ناندیڑ
۳۱۹	جعفر علی خاں وسید زین العابدین	کلبگور ضلع میدک
۳۲۰	محمد غوث الدین	میدک
۳۲۱	سید بشارت حسن خاں	ورنگل
۳۲۲	سریدھر ہرنانا ہنمت باوا	بودھن ضلع نظام آباد
۳۲۳	سدی وینکٹ راؤ	شاہ علی بنڈہ بلدہ حیدرآباد دکن
۳۲۴	سری رگھو بندر راؤ	حیدرآباد دکن
۳۲۵	کھنڈ ودیکشت	سیڑم ضلع گلبرگہ
۳۲۶	گنگا بائی زوجہ نرہر راؤ	تلجاپور ضلع عثمان آباد

نمبرشمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۳۲۷	راجہ لچھمن راؤ نیم ونت	کنٹر ضلع اورنگ آباد
۳۲۸	پرمیشور بالکشن دیکشت	گنگا پور ضلع اورنگ آباد
۳۲۹	دختران وقار النسار بیگم قطب النسا بیگم	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۳۳۰	صفدر علی خاں	چریال ضلع نلگنڈہ
۳۳۱	موتی بیگم حال قابض زبردست خاں	ناگر کرنول ضلع محبوب نگر
۳۳۲	خواجہ نورالدین خلف جسارت الدولہ	آرمور ضلع نظام آباد
۳۳۳	دلدار النسا بیگم	عثمان آباد
۳۳۴	میر داور علی خاں صاحبزادہ	کلبگور ضلع میدک
۳۳۵	جوگی راؤ دیسکھ	اودگیر ضلع بیدر
۳۳۶	سید نورالرسول	احمد پور ضلع بیدر
۳۳۷	حفیظ اللہ خاں	باغات ضلع میدک
۳۳۸	وزیرالدین	پرگی ضلع محبوب نگر
۳۳۹	اصغر علی خاں	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۳۴۰	محمد شجاعت	بیٹر
۳۴۱	نواب سزاوار جنگ	گلبگور ضلع میدک
۳۴۲	سید عبداللہ و رضا علی شاہ	بودھن ضلع نظام آباد
۳۴۳	میر واجد حسن خاں وغیرہ فرزندان صف شکن جنگ مرحوم	پرگی ضلع محبوب نگر

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۳۴۴	میر کاظم حسین خاں	بیدر
۳۴۵	محمد حیات قادر	ہنگولی ضلع پربھنی
۳۴۶	سید ہدایت علی شاہ وغیرہ فرزندان	
	حبیب علی شاہ	بودھن ضلع نظام آباد
۳۴۷	منصور علی شاہ ولد حیدر بخش	نظام آباد
۳۴۸	رامچندر راؤ	ورنگل
۳۴۹	محمد چراغ علی خاں جاگیردار	جگتیال ضلع کریم نگر
۳۵۰	امرت سدر لیشور گنگادھر	ہنگولی ضلع پربھنی
۳۵۱	رنگ راؤ رگھوبیر	اورنگ آباد
۳۵۲	قدرت اللہ خاں و منصور جنگ	میدک
۳۵۳	رادھابائی	مدھول ضلع ناندیڑ
۳۵۴	نواب سردار یار جنگ بہادر	ورنگل
۳۵۵	نلوٹلہ ونکٹ پاپیا	چہ یال ضلع نلگنڈہ
۳۵۶	نواب محمد اکبر الدین خاں	بیدر
۳۵۷	سید تصدق حسین	میدک
۳۵۸	راجہ کنور کیسر سنگہ	کنٹوٹ ضلع عادل آباد
۳۵۹	درور نرسنگہ راؤ	کلبگور ضلع میدک
۳۶۰	رام راؤ مقطعہ دار	جگتیال ضلع کریم نگر

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۳۶۱	رائے لچھمی رام	سندھنور ضلع رائچور
۳۶۲	لکشمن وکیشت	پرگی ضلع محبوب نگر
۳۶۳	رتنا بائی زوجہ نرسنگ راؤ	میدک
۳۶۴	لچھمی بائی زوجہ وینکٹ راؤ	مکتھل ضلع محبوب نگر
۳۶۵	کنڈاکندی جگیا	مرسلہ ضلع کریم نگر
۳۶۶	گنگادھر لچھمن سوامی	انبڑ ضلع اورنگ آباد
۳۶۷	نیرو بائی	کلواکرتی محبوب نگر
۳۶۸	دلاور علی مرزا	محبوب نگر
۳۶۹	محمد نور الحیدر	میدک
۳۷۰	سواجی ہنمنت راؤ	قندھار ضلع ناندیڑ
۳۷۱	نصرت الدولہ نصرت الملک	چنچولی ضلع گلبرگہ
۳۷۲	محمد فخر الدین وبرہان الدین	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۳۷۳	راؤ صاحب ولد رتسپاولیسائی	کشتگی ضلع رائچور
۳۷۴	نرلا جہ رام ولیپا پانڈیہ	مدہول ضلع ناندیڑ
۳۷۵	غلام حسین	نلگنڈہ
۳۷۶	سید شاہ عبداللہ قادری	قندھار ضلع ناندیڑ
۳۷۷	قاضی حسین نواز خاں	اورنگ آباد
۳۷۸	میر فیاض علی خاں ولد لیسن علیخاں	رائچور

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۳۷۹	نواب امام الدین خاں	جنواڑہ ضلع بیدر
۳۸۰	قطب الدین خاں خلف شہاب جنگ	چنچولی ضلع گلبرگہ
۳۸۱	نرسنگ راؤ وغیرہ	پورگل ٹپہ خانہ بالانگر تعلقہ پرگی ضلع محبوب نگر
۳۸۲	مہالیہ بائی زوجہ گنپت راؤ	پرگی ضلع محبوب نگر
۳۸۳	راجیشور راؤ ولد کشن راؤ	نظام آباد
۳۸۴	سومراج ہری کشن راؤ	کلواکرتی ضلع محبوب نگر
۳۸۵	بھیم بالاچاری	یادگیر ضلع گلبرگہ
۳۸۶	انیاجی راؤ	کشتگی ضلع رائچور
	۱۰۰۰ روپیہ سے ۴۰۰۰ روپیہ تک	
۳۸۷	کلپا نائک و پرکاش ناتھ نائک	گلبرگہ شریف
۳۸۸	وینکٹ پرشوتم راؤ	ڈیگلور ضلع ناندیڑ
۳۸۹	وینکٹ راجیشور راؤ ولد کشن بھٹ	نظام آباد
۳۹۰	عبدالغفور	سلوڑ ضلع اورنگ آباد
۳۹۱	سید شاہ غلام دستگیر	احمد پور ضلع بیدر
۳۹۲	حکیم افضل علی شفار الملک	ناندیڑ
۳۹۳	غلام محمد (اسد اللہ خاں)	چریال ضلع نلگنڈہ
۳۹۴	عبداللہ رضوی	پرگی ضلع محبوب نگر

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۳۹۵	تلجا بائی	نیلنگہ ضلع بیدر
۳۹۶	وینکٹ کشن راؤ	کریم نگر
۳۹۷	میر غیاث الدین علیخاں	گیورائی ضلع بیڑ
۳۹۸	متولی درگاہ برہان الدین شاہ	اورنگ آباد
۳۹۹	قدرت علیخاں فرزند یاور علیخاں	جنتور ضلع پربھنی
۴۰۰	بھیم راؤ	لنگسگور ضلع رائچور
۴۰۱	رامیا سہ ناڑ گوڑہ	
۴۰۲	کاسی بائی زوجہ بہاؤ راؤ	پرگی ضلع محبوب نگر
۴۰۳	تلاوت علی بیگ	کوڑنگل ضلع گلبرگہ
۴۰۴	شنکر راؤ بھوانی راؤ	کلم ضلع عثمان آباد
۴۰۵	بالاجی مادھوراؤ	سلوڑ ضلع اورنگ آباد
۴۰۶	بسپا سیتارام راؤ و رامیشور راؤ	دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ
۴۰۷	راجہ رنگ کشٹیا	کریم نگر
۴۰۸	لکشمی بائی	مدھول ضلع ناندیڑ
۴۰۹	امامی بیگم صاحبہ	جنواڑہ ضلع بیدر
۴۱۰	محمد علیخاں ولد اسد علیخاں نبیرہ نواب شہاب جنگ	دیوارکنڈہ ضلع نلگنڈہ
۴۱۱	محمد حسین جنیدی	گلبرگہ

نمبر شمار	نام جاگیر دار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۴۱۲	غلام دستگیر	کریم نگر
۴۱۳	نارائن راگھو	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۴۱۴	غوث محی الدین	بلولی ضلع ناندیڑ
۴۱۵	عزت النسا بیگم	چریال ضلع نلگنڈہ
۴۱۶	مرزا مہدی صاحب	محبوب نگر
۴۱۷	وینکٹ رامیا	چریال ضلع نلگنڈہ
۴۱۸	ظہور النساء بیگم	آرمور ضلع نظام آباد
۴۱۹	چھا پا بائی	سندھنور ضلع رائچور
۴۲۰	محمد ریاض الدین خاں نبیرہ حافظ یار جنگ	بودھن ضلع نظام آباد
۴۲۱	گوپالاچاری	آرمور ضلع نظام آباد
۴۲۲	ناتھ راؤ ولد راجیشور آنند راؤ	مدھول ضلع ناندیڑ
۴۲۳	اما بائی زوجہ ولپ شاستری	کامارٹیڈی ضلع نظام آباد
۴۲۴	داؤد علیخاں فرزند ثابت علیخاں	قندھار ضلع ناندیڑ
۴۲۵	گوبند بہاری حاضر رام بہاری پنڈت	کنگوٹ ضلع عادل آباد
۴۲۶	وینکٹ راؤ ولیسائی	لنگسگور ضلع رائچور
۴۲۷	بھیمراؤ ہنمنت راؤ	کشٹگی ضلع رائچور
۴۲۸	سید شاہ غلام دستگیر قادری	پالم ضلع پربھنی

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۴۲۹	میر قربان علیخاں	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۴۳۰	ایشاجی کشاجی پوجاری دیول	پاتھری ضلع پربھنی
۴۳۱	رام راؤ	ناگرکرنول ضلع محبوب نگر
۴۳۲	انپورنا بائی و سرسوتی بائی	بھوکردن ضلع اورنگ آباد
۴۳۳	بھیماجی جنارد ھن	کشتگی ضلع رائچور
۴۳۴	عباس علیخاں	بھوکردن ضلع اورنگ آباد
۴۳۵	بادشاہ بیگم بنت عبدالرحمٰن خاں	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۴۳۶	میر حسن علی و فیاض علی	ڈیگلور ضلع ناندیڑ
۴۳۷	یادور بالکرشن	اورنگ آباد
۴۳۸	سید شاہ عبدالنبی قادری	ورنگل
۴۳۹	متو لی درگاہ حضرت سید شاہ زین الدین صاحب ج	خلد آباد ضلع اورنگ آباد
۴۴۰	راگھویندر راؤ فوت فرزند گوبند راؤ	مانوی ضلع رائچور
۴۴۱	سیتا بائی زوجہ راگھویندر اچاری	چنچولی ضلع گلبرگہ
۴۴۲	میر محمد علیخاں	کوچہ خطیب روبرو دیوانی بلدہ حیدرآباد
۴۴۳	سری راگھویندر سوامی سیٹھ منترالی	کشتگی ضلع رائچور
۴۴۴	مدھول سنٹی دیسکھ	اودگیر ضلع بیدر
۴۴۵	رامیشور پرتاب ولد سورج پرتاب	بلولی ضلع ناندیڑ
۴۴۶	وینکٹ رام ولد پرشوتم	"

سکونت ونام ضلع وعلاقہ	نام جاگیردار	نمبرشمار
اورنگ آباد	قاسم صاحب	۴۴۷
	مرزا مشائخ علیخاں جاگیردار موضع	۴۴۸
کوڑنگل ضلع گلبرگہ	مظفر نگر عرف ملکھیڑ	۴۴۹
نیلنگہ ضلع بیدر	نواب عبدالعلی بیگ	۴۵۰
بلولی ضلع ناندیڑ	اشو تیا بائی	۴۵۱
میدک	کمال الدین احمد قادری	۴۵۲
نلگنڈہ	عبدالوہاب	۴۵۳
مانوی ضلع رائچور	کشن راؤ	۴۵۴
ڈیگلور ضلع ناندیڑ	سید شاہ برہان الدین حسینی	۴۵۵
گلبرگہ	الطاف حسین حکیم	۴۵۶
کلبگور ضلع میدک	عبدالرزاق جمعدار	۴۵۷
نیلنگہ ضلع بیدر	عبدالسبحان	۴۵۸
گنگاپور ضلع اورنگ آباد	گنگادھر راؤ	۴۵۹
ناندیڑ	امیر خاں غلام یعقوب	۴۶۰
نکتھل ضلع محبوب نگر	نرمل راؤ قابض حال چندر راؤ	۴۶۱
پالم ضلع پربھنی	قاسم علیخاں ولد محمود علیخاں	۴۶۲
ورنگل	محمد برکت اللہ	۴۶۳
پرگی ضلع محبوب نگر	شیشگیر راؤ چنگی	۴۶۴

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۴۶۵	سریرام امبا داس	پرینڈر ضلع عثمان آباد
۴۶۶	نواب اسد خاں	قندھار ضلع ناندیڑ
۴۶۷	بالا پرشاد	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۴۶۸	سید شاہ محمد قادری	پرگی ضلع محبوب نگر
۴۶۹	امجد علی صاحب محتسب	کھمم ضلع ورنگل
۴۷۰	چھوٹا رامیا	کریم نگر
۴۷۱	لکشمی بائی زوجہ نارائن راؤ	بیڑ
۴۷۲	محمد غیاث الدین ولد معین الدین	کلبگور
۴۷۳	اماپتی راؤ	پرگی ضلع محبوب نگر
۴۷۴	زینت بیگم	ایلندو ضلع ورنگل
۴۷۵	کشنا بائی	گنگاوتی ضلع رائچور
۴۷۶	خواجہ فخرالدین	کھمم ضلع ورنگل
۴۷۷	راؤ گیانی لال	پرگی ضلع محبوب نگر
۴۷۸	سرینواس رام راؤ	ڈیگلور ضلع ناندیڑ
۴۷۹	کنڈا بائی دیسکھنی	بیدر
۴۸۰	ینکیا ولد کشٹیا	کشتگی ضلع رائچور
۴۸۱	امام خاں ولد رستم خاں	بیڑ
۴۸۲	نارائن گنڈہ مہاراج	ڈیگلور ضلع ناندیڑ

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۴۸۳	سید شاہ گیسودراز حسینی ولد محمود حسینی	پاتھری ضلع پربھنی
۴۸۴	شیوشنکر راؤ	سندھنور ضلع رائچور
۴۸۵	سید کریم اللہ قادری	"
۴۸۶	منگن بھٹ راجیا اگرہارک	لکشٹی پیٹھ ضلع عادل آباد
۴۸۷	سرینواس آچاری	محبوب نگر
۴۸۸	وینکٹ راؤ	آرمور ضلع نظام آباد
۴۸۹	سید میران ولد سید رستم ویسکھ	بلولی ضلع ناندیڑ
۴۹۰	سومراج رام کشن راؤ نرسہواں راؤ	دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ
۴۹۱	کمال الدین ولد شہاب الدین	باغات ضلع میدک
۴۹۲	گرراؤ تماجی راؤ	چنچولی ضلع گلبرگہ
۴۹۳	وینکٹ راؤ ولد کشن راؤ	گلبرگہ شریف
۴۹۴	محمد عسکری خانصاحب	اودگیر ضلع بیدر
۴۹۵	گنگابائی زوجہ پنڈرناتھ ویکشت	انبڑ ضلع اورنگ آباد
۴۹۶	کشن راؤ ولد ہنمنت راؤ ویشیانڈیہ	نالوی ضلع رائچور
۴۹۷	میر لیاقت علیخاں واسمٰعیل خاں	بیدر
۴۹۸	محمد قطب الدین	جنتور ضلع پربھنی
۴۹۹	شیر علیخاں	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۵۰۰	سید کریم الدین	انبڑ ضلع اورنگ آباد

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۵۰۱	قاضی بہاؤالدین	ناندیڑ
۵۰۲	اودے سنگھ	سرسلہ ضلع کریم نگر
۵۰۳	و نائک داس	انبڑ ضلع اورنگ آباد
۵۰۴	ستدھیان تیرتھ سوامی اترادی	رائچور
۵۰۵	غلام محمد حسین	بھوکردن ضلع اورنگ آباد
۵۰۶	رکمن بی بی زوجہ سری رنگ پرشاد	ناندیڑ
۵۰۷	دھونڈو ولد رگھناتھ پھاٹک	قندھار ضلع ناندیڑ
۵۰۸	نواب انوار جنگ حاضر حال مختار جنگ	چریال ضلع نلگنڈہ
۵۰۹	گوبندراؤ ولیسائی ملاکل	دیودرگ ضلع رائچور
۵۱۰	میر زین العابدین	سدی پیٹھ ضلع میدک
۵۱۱	الیشونت راؤ سوامی راؤ	تلجاپور ضلع عثمان آباد
۵۱۲	شاہ نورالدین	اورنگ آباد
۵۱۳	رائے سوامی پرشاد	باغات ضلع میدک
۵۱۴	سری نواس وردھاچاری	نظام آباد
۵۱۵	رودرپا ولد راسپا ناڑگوڑہ	لنگسگور ضلع رائچور
۵۱۶	محمد جہانگیر حاضر حال فاروق علی	چریال ضلع نلگنڈہ
۵۱۷	تونیا برادرزادہ ناگیا	میدک
۵۱۸	وینکٹ کشتاچاری	پاکھال ضلع ورنگل

سکونت و نام ضلع و علاقہ	نام کتاب	نمبر شمار
پاکھال ضلع ورنگل	تنگاترتی وینکٹ کشٹا شاستری	۵۱۹
بسمبت نگر ضلع پربھنی	پاروتی بائی فوت سری ناگناتھ	۵۲۰
کوڑنگل ضلع گلبرگہ	شرزہ خاں و بہلول خاں	۵۲۱
کلواکرتی ضلع محبوب نگر	اپاجی راؤ دیسکھ	۵۲۲
اورنگ آباد	نورالوہاب	۵۲۳
بیڑ	جناردھن ایکناتھ (نارائن کیشوراؤ)	۵۲۴
مانوی ضلع رائچور	گربھیم راؤ	۵۲۵
قندھار ضلع ناندیڑ	سید شاہ احمد حسینی	۵۲۶
خلد آباد ضلع اورنگ آباد	شمس الدین سجادہ نشین درگاہ شاہ جلیل الدین گنج رواں	۵۲۷
اورنگ آباد	سید محمد خاں خلف قوت جنگ	۵۲۸
کریم نگر	رام لچھیا	۵۲۹
بیدر	شاہ محمد قادری	۵۳۰
جنواڑہ ضلع بیدر	راجہ بہاری لال	۵۳۱
اودگیر ضلع بیدر	نرسنگ بھوانی راؤ	۵۳۲
بیدر	گشتاجی باوا	۵۳۳
دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ	پتریڈی وینکٹ رام راؤ حاضر حال ترمل راؤ	۵۳۴

سکونت و نام ضلع و علاقہ	نام جاگیر دار	نمبر شمار
پلار یڈی ضلع نظام آباد	ناگنا جنتل	۵۳۵
بیدر	سید شاہ بندہ حسینی	۵۳۶
کشٹگی ضلع رائچور	ہنمنت راؤ ولد بھیم راؤ	۵۳۷
سدی پیٹھ ضلع میدک	محمد شاہ معروف قادری	۵۳۸
چریال ضلع نلگنڈہ	سدا شیو راؤ	۵۳۹
ورنگل	وینم لکشمی کانت راؤ	۵۴۰
کشٹگی ضلع رائچور	ایریا	۵۴۱
سلطان آباد ضلع کریم نگر	واسدیو سومیاجی نارائن سومیاجی	۵۴۲
محبوب نگر	رنگا ریڈی قابض کشنا ریڈی	۵۴۳
حضور آباد ضلع کریم نگر	محمد نیاز الدین	۵۴۴
باغات ضلع میدک	رفیع الدین حسینی	۵۴۵
عالم پور ضلع رائچور	وینکٹ نرسہواں ریڈی فرزند جاگیر دار موضع پلے پہاڑ	۵۴۶
بھونگیر ضلع نلگنڈہ	محمود علی خاں	۵۴۷
بیڑ	قاضی عبدالقادر	۵۴۸
مدھول ضلع ناندیڑ	امجد اللہ شاہ	۵۴۹
دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ	امیا بائی زوجہ اچنا راؤ	۵۵۰
گنگا پور ضلع اورنگ آباد	غلام حسین	۵۵۱

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۵۵۲	میر وزارت حسین	اورنگ آباد
۵۵۳	ایکناتھ ناراین	مومن آباد ضلع بیڑ
۵۵۴	وہاب صاحب	کلواکرتی ضلع محبوب نگر
۵۵۵	نانا شاستری	بودھن ضلع نظام آباد
۵۵۶	نرسھوان راؤ	ناگر کرنول ضلع محبوب نگر
۵۵۷	محمد قطب الدین ولد شیر جنگ	ڈیگلور ضلع ناندیڑ
۵۵۸	حفیظ الدین	مومن آباد ضلع بیڑ
۵۵۹	محمد علی خاں	نلگنڈہ
۵۶۰	کشن راؤ	ناگرکرنول ضلع محبوب نگر
۵۶۱	عبدالجبار	یلا ریڈی ضلع نظام آباد
۵۶۲	کلمت اللہ حسینی ولد شاہ مخدوم حسینی	بیدر
۵۶۳	میر شجاعت علیخاں خلف منور جنگ	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۵۶۴	وینکٹ نائک	گنگاوتی ضلع رائچور
۵۶۵	تریالنگیا	مہادیوپور ضلع کریم نگر
۵۶۶	سید غلام محی الدین	سدی پیٹھ ضلع میدک
۵۶۷	راپاک ولد واسدیو	لکشمی پیٹھ ضلع عادل آباد
۵۶۸	گوپال کشن راؤ	سرپور ضلع عادل آباد
۵۶۹	بسو لنگیا	کوڑنگل ضلع گلبرگہ

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت ونام ضلع وعلاقہ
۵۷۰	محمد عظیم الدین	حضور آباد ضلع کریم نگر
۵۷۱	محمد عبد الفتاح	نلگنڈہ
۵۷۲	سکھارام امرت راؤ	کنڑ ضلع اورنگ آباد
۵۷۳	سید امام	سندھنور ضلع رائچور
۵۷۴	سید یعقوب حسینی	اورنگ آباد
۵۷۵	راجہ رگھوپت ریڈی	پرگی ضلع محبوب نگر
۵۷۶	الیشونت نرسنگ راؤ	پاتھری ضلع پربھنی
۵۷۷	بلی رام باوا ولد سیتارام باوا	اورنگ آباد
۵۷۸	لکشمی بائی زوجہ رادھا باجی	مومن آباد ضلع بیڑ
۵۷۹	رنگ راؤ ولد اتاراو	چنچولی ضلع گلبرگہ
۵۸۰	اننت چتامبر گوسائیں	مومن آباد ضلع بیڑ
۵۸۱	غلام عباس	کوڑنگل ضلع گلبرگہ
۵۸۲	رامچندر راؤ کورہا	محبوب نگر
۵۸۳	کشن راؤ	کوڑنگل ضلع گلبرگہ
۵۸۴	رام راؤ دلیسائی	سندھنور ضلع رائچور
۵۸۵	محمد امیر الدین خاں نبیرہ حافظ یار جنگ	مدھول ضلع ناندیڑ
۵۸۶	راجہ بھوانی سنگھ ولد فتح سنگھ	قندھار ضلع ناندیڑ
۵۸۷	سداشیو راؤ	مدھول ضلع ناندیڑ

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۵۸۸	راجہ رام ہمنت	مدھول ضلع ناندیڑ
۵۸۹	مدھو پانڈورنگا چاری	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۵۹۰	محبوب بیگم بنت صفدر علیخاں زوجہ تدبیر جنگ	” ”
۵۹۱	نرسیا ولد ماد ھو راؤ مرت منترالی	سندھنور ضلع رائچور
۵۹۲	چمپت راؤ گنیش	گنگا پور ضلع اورنگ آباد
۵۹۳	بادشاہ حسینی	باغات ضلع میدک
۵۹۴	لکشما وکشٹیا	کوڑنگل ضلع گلبرگہ
۵۹۵	شجاعت علیخاں	نلگنڈہ
۵۹۶	حفیظ الدین خاں	کلواکرتی ضلع محبوب نگر
۵۹۷	محمد منور علی	تلجاپور ضلع عثمان آباد
۵۹۸	کھنڈے راؤ ایڑوجی	ہنگولی ضلع پربھنی
۵۹۹	کشن راؤ وامن راؤ	گیورائی ضلع بیڑ
۶۰۰	احمد حسین	اودگیر ضلع بیدر
۶۰۱	غلام احمد حسین خاں	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۶۰۲	میر شمس الدین علیخاں	گلبرگہ شریف
۶۰۳	نواب اسد علیخان بہادر	چیچولی ضلع گلبرگہ
۶۰۴	سید دستگیر صاحب قادری	لنگسگور ضلع رائچور

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۶۰۵	غلام محمد غوث صاحب	جنواڑہ ضلع بیدر
۶۰۶	نرسہوان چاری دورد ہا چاری	ناگر کرنول ضلع محبوب نگر
۶۰۷	بدرالنسا، بیگم	جنواڑہ ضلع بیدر
۶۰۸	چندر راؤ دیسمکھ	چنچولی ضلع گلبرگہ
۶۰۹	محمد اکبرالدین	کریم نگر
۶۱۰	اپا ملھار شاستری	مومن آباد ضلع بیڑ
۶۱۱	راجہ شیو لال موتی لال	یلارٹیڈی ضلع نظام آباد
۶۱۲	مرزا احمد بیگ	اورنگ آباد
۶۱۳	نلما زوجہ پمپا پتی راؤ	سندھنور ضلع رائچور
۶۱۴	باپوراج	مدھول ضلع ناندیڑ
۶۱۵	محمد علی خاں	جنواڑہ ضلع بیدر
۶۱۶	سومراج امکا زوجہ بھوپال راؤ متوفی	کلواکرتی ضلع محبوب نگر
۶۱۷	میر محمد تقی عسکری	اورنگ آباد
۶۱۸	یحییٰ بی	چنچولی ضلع گلبرگہ
۶۱۹	چکر نرہری	لکشمی پیٹھ ضلع عادل آباد
۶۲۰	سید شاہ عبدالحیٔ	خلد آباد ضلع اورنگ آباد
۶۲۱	منور علی ولد میر تراب علی	گنگا پور ضلع اورنگ آباد
۶۲۲	بھیم کرن رنگا چاری	کھمم ضلع ورنگل

سکونت و نام ضلع و علاقہ	نام جاگیردار	نمبر شمار
ورنگل	دنیم وینکٹ ایشور راؤ	۶۲۳
ناندیڑ	اسمعیل حسینی	۶۲۴
گنگاپور ضلع اورنگ آباد	سید شاہ قطب الدین	۶۲۵
لنگسگور ضلع رایچور	نرسنگ راؤ نارائن راؤ	۶۲۶
مانوی ضلع رایچور	ہنمنت راؤ ولد کشن راؤ ولیسائی	۶۲۷
اورنگ آباد	شہسوار جنگ	۶۲۸
جگتیال ضلع کریم نگر	ویراسائینا شیوراؤ	۶۲۹
ورنگل	جگناتھ راؤ	۶۳۰
سدی پیٹھ ضلع میدک	محمد وحید الدین و محمد خیرالدین	۶۳۱
اندول ضلع میدک	سید فرید پادشاہ	۶۳۲
نلگنڈہ	کلب علیخاں	۶۳۳
سندھنور ضلع رایچور	شیو شنکر راؤ	۶۳۴
سدی پیٹھ ضلع میدک	سید عبداللہ	۶۳۵
اودگیر ضلع بیدر	کشن بادا	۶۳۶
مانوی ضلع رایچور	راوھا بائی زوجہ لنگیا ولیپانڈیہ	۶۳۷
کشتگی ضلع رایچور	بھیمراؤ ولد جیتی راؤ	۶۳۸
گنگاوتی ضلع رایچور	سرمداچاری ولد جی راگھویندراچاری	۶۳۹
کلواکرتی ضلع محبوب نگر	سری شنکراچاری	۶۴۰

سکونت و نام ضلع و علاقہ	نام جاگیردار	نمبر شمار
انبٹر ضلع اورنگ آباد	لکشمی بائی زوجہ نرہری دھونڈوراج	۶۴۱
مدھول ضلع نانڈیڑ	نرہرراؤ	۶۴۲
رائچور	میرذوالفقار علیخاں	۶۴۳
گلبرگہ	بشیرالنسار بیگم و ہاشم النسار بیگم	۶۴۴
بیدر	محمد ظہورالدین علیخاں	۶۴۵
جنواڑہ بیدر	سید محمد علی خاں	۶۴۶
اورنگ آباد	بدرالنسار بیگم زوجہ میرنیاز حسین خاں	۶۴۷
جنواڑہ ضلع بیدر	دتاتری راؤ	۶۴۸
بھونگیر ضلع نلگنڈہ	چکرور تلا سرنیواس رامانجاچاری	۶۴۹
نانڈیڑ	امبوبائی زوجہ لچھمن راؤ	۶۵۰
کلبگور ضلع میدک	میرامام علیخاں حال میرغلام عسکری	۶۵۱
بودھن ضلع نظام آباد	وینکٹ راؤ ولد لکشمی راؤ	۶۵۲
محبوب آباد ضلع ورنگل	سری رنگ راج تاتاچاری	۶۵۳
نظام آباد	سید ابراہیم ولد سید حامد عباس	۶۵۴
نیلنگہ ضلع بیدر	محمد بہاؤالدین	۶۵۵
حضور آباد ضلع کریم نگر	حسن الدین و معین الدین	۶۵۶
نانڈیڑ	روشن علیخاں	۶۵۷
سندھنور ضلع رائچور	سید قادر پادشاہ	۶۵۸

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۶۵۹	دھونڈ براج	کنٹر ضلع اورنگ آباد
۶۶۰	گروراج آچاری ولد وٹھلا اچاری	شاہ پور ضلع گلبرگہ
۶۶۱	نرہری ولد کشٹیا	لکشٹی پیٹھ ضلع عادل آباد
۶۶۲	شیام شیوجنار دھن ذکھپت	مدھول ضلع ناندیڑ
۶۶۳	بادشاہ بیگم	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۶۶۴	کشن بھٹ ولد رام بھٹ	بلولی ضلع ناندیڑ
۶۶۵	بشیرالدین	ناندیڑ
۶۶۶	سید شاہ عظمت اللہ قادری	״
۶۶۷	نارائن مادہوراؤ	کنٹر ضلع اورنگ آباد
۶۶۸	محمد لطف الدین	حضور آباد ضلع کریم نگر
۶۶۹	لچھمی کانت ساستری	بودھن ضلع نظام آباد
۶۷۰	باقر نواز خاں	قندھار ضلع ناندیڑ
۶۷۱	منگابائی ورام چندر بائی	سرسلہ ضلع کریم نگر
۶۷۲	غلام احمد شطاری	گنگاپور ضلع اورنگ آباد
۶۷۳	نرسنگہ راؤ ولد نارائن راؤ	لنگسگور ضلع رائچور
۶۷۴	شیورام باوا و شنکر باوا	بودھن ضلع نظام آباد
۶۷۵	جمال بیگ مقطعہ دار	حضور آباد ضلع کریم نگر
۶۷	عبدالعلی بیگ	نیلنگہ ضلع بیدر

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۶۷۷	ویشویشور پانڈورنگ	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۶۷۸	برملی راگھویندراؤ خلف برگرتی نرسہواں راؤ	چریال ضلع نلگنڈہ
۶۷۹	قاضی رحیم الدین	ناندیڑ
۶۸۰	جواڑی کانتما	جگتیال ضلع کریم نگر
۶۸۱	وینکٹ راؤ	لنگسگور ضلع رائچور
۶۸۲	سید قاسم	سندھنور ضلع رائچور
۶۸۳	محمد ظہورالدین	جنواڑہ ضلع بیدر
۶۸۴	وینائک ایکناتھ سیتارام وکیشت	انبڑ ضلع اورنگ آباد
۶۸۵	نیکو باچاری	سندھنور ضلع رائچور
۶۸۶	بھگونت راؤ دیسکھ	راجورہ ضلع عادل آباد
۶۸۷	راجہ کلپی نائک ولد رنگپا نائک	دیودرگ ضلع رائچور
۶۸۸	شہزادی بی بی	چینچولی ضلع گلبرگہ
۶۸۹	لچھمی بائی	حسینی علم شبلی گنج حیدرآباد دکن
۶۹۰	وینکٹ متم راؤ	سلطان آباد ضلع کریم نگر
۶۹۱	ویشوناتھ کاشی ناتھ	ویجاپور ضلع اورنگ آباد
۶۹۲	غلام زین العابدین	اورنگ آباد
۶۹۳	بگرس نرسنگھ راؤ	سرسلہ ضلع کریم نگر
۶۹۴	عنایت النساء بیگم زوجہ بہاؤالدین	قندھار ضلع ناندیڑ

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت ونام ضلع وعلاقہ
۶۹۵	گووِیندمنوہر	پرینڈہ ضلع عثمان آباد
۶۹۶	حیدری بیگم	جنواڑہ ضلع بیدر
۶۹۷	بلدیوگیر وسرسرت گیر	تلجاپور ضلع عثمان آباد
۶۹۸	پلیا (جناؤ)	سرپور ضلع عادل آباد
۶۹۹	میر محمود علی	کلبگور ضلع میدک
۷۰۰	کنڈہ ریڈی حاضر حال وینکٹ ریڈی	کوڑنگل ضلع گلبرگہ
۷۰۱	سید شاہ حیدر حسینی ولد سید شاہ اسحاق حسینی	رائچور
۷۰۲	بالاپرشاد وتلجاپرشاد	گنگاپور ضلع اورنگ آباد
۷۰۳	منیرالدین خاں	کلواکرتی ضلع محبوب نگر
۷۰۴	وینکاچاری	کشٹگی ضلع رائچور
۷۰۵	سید اشرف	جنتور ضلع پربھنی
۷۰۶	شاہ شجاعت الدین	سیڑم ضلع گلبرگہ
۷۰۷	ولیشوناتھ مورلیشور	بیٹر
۷۰۸	نواب ضیغم جنگ بہادر	اودگیر ضلع بیدر
۷۰۹	قاضی شمس الدین احمد	
۱۰	وینکٹ کنڈار یڈی دیسمکھ	پرگی ضلع محبوب نگر
۷۱۱	وحیدالدین خاں نبیرہ حافظ یار جنگ	بلولی ضلع ناندیڑ

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۷۱۲	مرزا امین اللہ بیگ	باغات ضلع میدک
۷۱۳	قادر علیخاں ولد محبوب علیخاں	بلولی ضلع ناندیڑ
۷۱۴	کرامت علیخاں	جنتور ضلع پربھنی
۷۱۵	صراف گوپال رامیا	حضور آباد ضلع کریم نگر
۷۱۶	گوبند رامچندر نائک	یادگیر ضلع گلبرگہ
۷۱۷	میر پرورش علی	چنچولی ضلع گلبرگہ
۷۱۸	کیشوراؤ	ہرگی ضلع محبوب نگر
۷۱۹	بھاؤ راؤ	آرمور ضلع نظام آباد
۷۲۰	پانڈورنگ مہادو	پٹن ضلع اورنگ آباد
۷۲۱	وینکٹ راما راؤ	دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ
۷۲۲	کشن راؤ ویشنو جگناتھ	پٹن ضلع اورنگ آباد
۷۲۳	سید محمود قادری	سندھنور ضلع رائچور
۷۲۴	سید محمد قادری	" "
۷۲۵	ترمل راماچا چاری	سریاپیٹھ ضلع نلگنڈہ
۷۲۶	نصیر الدین ولد عبد الرشید	نظام آباد
۷۲۷	انور الدین	بسمت ضلع پربھنی
۷۲۸	سید شاہ معروف پیر صاحب تمیقی القادری	رائچور
۷۲۹	وینکٹ آچاری	سلطان آباد ضلع کریم نگر

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۷۳۰	مادھوہری	پٹن ضلع اورنگ آباد
۷۳۱	راگھویندرا چاری	ملکتھل ضلع محبوب نگر
۷۳۲	شام راؤ سری راؤ پانڈورنگ مادھو	پٹن ضلع اورنگ آباد
۷۳۳	ہنمنت راو	ڈیگلور ضلع ناندیڑ
۷۳۴	کرشٹیا	بوپور ضلع کریم نگر
۷۳۵	غلام احمد	سلور ضلع اورنگ آباد
۷۳۶	عبدالرحمن ولد غلام رسول	سلوڑ ضلع اورنگ آباد
۷۳۷	سیتامبئی	محبوب نگر
۷۳۸	سید شاہ غلام افضل قاضی	ورنگل
۷۳۹	شیش راؤ امرت راؤ	پالم ضلع پربھنی
۷۴۰	زینب بیگم بنت نصیر جنگ بہادر	بیدر
۷۴۱	محمد غوث قادری	پرگی ضلع محبوب نگر
۷۴۲	گنیش امرت راؤ	ناندیڑ
۷۴۳	وینکوبائی	اندول ضلع میدک
۷۴۴	بھوجنگ راؤ وینکٹیش	قندھار ضلع ناندیڑ
۷۴۵	سرسوتی بائی	بودھن ضلع نظام آباد
۷۴۶	راگھوریڈی	کلواکرتی ضلع محبوب نگر
۷۴۷	محمد امراللہ ولد غلام علی قادری	قندھار ضلع ناندیڑ

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۷۴۵	وینکٹ رامکا زوجہ سُبا راؤ	ناگر کرنول ضلع محبوب نگر
۷۴۶	سری رنگ پرشاد	کلواکرتی ″
۷۴۷	نرمو بائی زوجہ وینکٹ راؤ	بلولی ضلع ناندیڑ
۷۴۸	رامچندر سوامی	مدھول ضلع ناندیڑ
۷۴۹	دھونڈیراج دھرم شاستری	ناندیڑ
۷۵۰	نرسنگ راؤ ولد رامیا	کلواکرتی ضلع محبوب نگر
۷۵۱	سید فخر الدین	اورنگ آباد
۷۵۲	راجہ گنیش راؤ	پٹن ضلع اورنگ آباد
۷۵۳	ملتانی صاحب	اودگیر ضلع بیدر
۷۵۴	شاہ نواز بیگ ولد غفور نواز بیگ	مانوی ضلع رائچور
۷۵۵	اننت انیا ولد دوتاوامریا ودوڑیا	گنگاوتی ضلع رائچور
۷۵۶	کاشیا مارم	امرآباد ضلع محبوب نگر
۷۵۷	وینکٹ رام راؤ	کلواکرتی ضلع محبوب نگر
۷۵۸	مادھو دھناجی	اودگیر ضلع بیدر
۷۵۹	عبدالہادی	یلاریڈی ضلع نظام آباد
۷۶۰	سرینواس راؤ	گلبرگہ
۷۶۱	بالاجی وینکوجی	ہنگولی ضلع پربھنی
۷۶۲	بھاگیرتی بائی زوجہ شیشاوری لچھمن	مومن آباد ضلع بیڑ

سکونت و نام ضلع و علاقہ	نام جاگیردار	نمبر شمار
کشتگی ضلع رائچور	وینکٹ امنا چاری	۷۶۳
ناندیڑ	سید چراغ علی	۷۶۴
جنگاؤں ضلع ناندیڑ	گمند گیر چیلہ کشن گیر	۷۶۵
بیدر	ممتاز النسا بیگم صاحبہ	۷۶۶
رائچور	سید عبدالقادر قادری	۷۶۷
مانوی ضلع رائچور	سید کریم اللہ قادری ولد سید مرشد پیران	۷۶۸
کریم نگر	غلام حیدر خاں	۷۶۹
محبوب نگر	انیا و لچیا اگرہارکان	۷۷۰
جنگاؤں ضلع ناندیڑ	ابناجی اینوکاداس	۷۷۱
پالم ضلع پربھنی	محمد مسیح الدین	۷۷۲
سرسلہ ضلع کریم نگر	نورجی	۷۷۳
پاکھال ضلع ورنگل	ودیراج ترمل راؤ	۷۷۴
″	ودیراج رنگ شائی	۷۷۵
کنٹر ضلع اورنگ آباد	چنتامن موریشر	۷۷۶
نرمل ضلع عادل آباد	عبدالمجید قاضی	۷۷۷
کلواکرتی ضلع محبوب نگر	محمود علی خلف سلطان الحکمار	۷۷۸
بیدر	شاہ سلیمان قادری	۷۷۹

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۷۸۰	پوچارامیا ولد راجیا	جگتیال ضلع کریم نگر
۷۸۱	احمد بادشاہ	گنگاپور ضلع اورنگ آباد
۷۸۲	صدرالدین حسین خاں	اورنگ آباد
۷۸۳	ہنمنت راؤ ولد بھگونت راؤ ولیسائی	لنگسگور ضلع رائچور
۷۸۴	بیاراؤ رگھو نندراؤ	اودگیر ضلع بیدر
۷۸۵	جیونت گنڈوراؤ ولد گنڈو گنگادھر	ڈیگلور ضلع ناندیڑ
۷۸۶	سیتاپرشرام اُترادی مٹھ سوامی	مکتھل ضلع محبوب نگر
۷۸۷	مدھوراؤ ولد گرراؤ	دیودرگ ضلع رائچور
۷۸۸	محمد معین الدین	ناندیڑ
۷۸۹	شیشوانت رام و شیشماز وجہ رگھوپندراؤ	مکتھل ضلع محبوب نگر
۷۹۰	مکند رنیو کانند	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۷۹۱	منوہر جی سری کشن رنیو کانند	"
۷۹۲	وینکٹ گادھی بھٹ حاضر حال گادراج ہوٹا	میدک
۷۹۳	کنڈالہ پلہ لوکا چاری	مریال گوڑہ ضلع نلگنڈہ
۷۹۴	میر مومن علی خاں	سدی پیٹھ ضلع میدک
۷۹۵	نملی کنڈہ داداچاری	سریاپیٹھ ضلع نلگنڈہ
۷۹۶	نواب محبوب علیخاں	اودگیر ضلع بیدر

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۷۹۷	سائیو	پرگی ضلع محبوب نگر
۷۹۸	رگھوناتھ راؤ	عثمان آباد
۷۹۹	قاضی عبدالمجید	نرمل ضلع عادل آباد
۸۰۰	مدگلا چاری ولد چٹی سہار متی باباچاری	کشتگی ضلع رائچور
۸۰۱	بالکشن راؤ	جنواڑہ ضلع بیدر
۸۰۲	ست گیان تیرتھ سوامی	پنچولی ضلع گلبرگہ
۸۰۳	امرت ناگوراؤ	قندھار ضلع ناندیڑ
۸۰۴	سید خواجہ صاحب جاگیردار	پرینڈہ ضلع عثمان آباد
۸۰۵	امبا ویکشت رامچندر ویکشت	گلبرگہ شریف
۸۰۶	بھاؤ راؤ	اودگیر ضلع بیدر
۸۰۷	سید یوسف حاجی	بیڑ
۸۰۸	کرہیا ولد ہنمیا	گنگاوتی ضلع رائچور
۸۰۹	قاضی عبدالوہاب	دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ
۸۱۰	کنڈہ راماچاری	مریال گوڑہ ضلع نلگنڈہ
۸۱۱	کوتوال رامیشر راؤ	پاکھال ضلع ورنگل
۸۱۲	وجھل بالم عرف بالاکشٹیا ونرسیا	لکشٹی پیٹھ ضلع عادل آباد
۸۱۳	نرسھوان چاری اگرہارک	محبوب نگر
۸۱۴	چرپوکشٹیا	مرسلہ ضلع کریم نگر

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۸۱۵	میر محمد علیخاں ولد فضل علیخاں و میر احمد علیخاں	سلوڑ ضلع اورنگ آباد
۸۱۶	میر باقر علی و میر وزارت علی	"
۸۱۷	مینا بائی زوجہ راجہ رام ناگوراؤ	مومن آباد ضلع بیڑ
۸۱۸	سرینواس راؤ ورنگ راؤ	گنگاوتی ضلع رائچور
۸۱۹	ارنج داس گرو	ہنگولی ضلع پربھنی
۸۲۰	کاملے پلے مانکیا	ورنگل
۸۲۱	داداچاری ولد الیوپاچاری	کشٹگی ضلع رائچور
۸۲۲	پرہلاد راؤ دادا	بھوکردن ضلع اورنگ آباد
۸۲۳	کنڈل راؤ	چریال ضلع نلگنڈہ
۸۲۴	ہاشم نواز جنگ	جنتور ضلع پربھنی
۸۲۵	مادہوراؤ	دیودرگ ضلع رائچور
۸۲۶	وینکٹیش راؤ	ناگر کرنول ضلع محبوب نگر
۸۲۷	سیوشنکر راؤ ناڑگوڑہ	کشٹگی ضلع رائچور
۸۲۸	سید بادشاہ قادری	نیلنگہ ضلع بیدر
۸۲۹	حسن بن محسن	یادگیر ضلع گلبرگہ
۸۳۰	لوزراجہ جی	نیلنگہ ضلع بیدر
۸۳۱	رامراؤ گیور	کلواکرتی ضلع محبوب نگر

نمبر شمار	نام جاگیر دار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۸۳۲	وینکٹ راؤ ولد سامی راؤ	سندھنور ضلع رائچور
۸۳۳	جگ جیون راؤ ولد نارائن راؤ	کنٹوٹ ضلع عادل آباد
۸۳۴	رنگ راؤ	کریم نگر
۸۳۵	تربھون داس گوکل داس	باغات ضلع میدک
۸۳۶	ہیرانند مسرس سرینواس آچاری	انبٹر ضلع اورنگ آباد
۸۳۷	مجتبیٰ صاحب ولد شیخ حسین	پربینڈہ ضلع عثمان آباد
۸۳۸	رانی کشٹا بائی	کشٹگی ضلع رائچور
۸۳۹	ہنمنت راؤ	
۸۴۰	گوڑہ نرسنگھ راؤ	سدی پیٹھ ضلع میدک
۸۴۱	سرینواس چاری	کریم نگر
۸۴۲	جیکورو بینکٹ رام نرسیا	سریا پیٹھ
۸۴۳	گوردھنداس چیلہ وشنو داس	بسمت ضلع پربھنی
۸۴۴	وینکٹیش وٹھل	نیلنگہ ضلع بیدر
۸۴۵	محمد اکبر الدین خاں	جنواڑہ ضلع بیدر
۸۴۶	سٹی نرسنگ گویندو	حضور نگر ضلع نلگنڈہ
۸۴۷	محمد اکبر علی خاں فرزند منور علیخاں	کلبگور ضلع میدک
۸۴۸	راگھویندرا چاری ولد بھیماچاری	کشٹگی ضلع رائچور
۸۴۹	راجہ گوپال نرائن	باغات ضلع میدک

نمبر شمار	نام جاگیر دار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۸۵۰	رامچندر راؤ دیسپانڈیہ	راجوڑہ ضلع عادل آباد
۸۵۱	کرشنا بائی	قندھار ضلع ناندیڑ
۸۵۲	وینکٹ راؤ ویلنگیا دیسپانڈیہ	لنگسگور ضلع رائچور
۸۵۳	کشنا بائی	جگتیال ضلع کریم نگر
۸۵۴	وزیرا بیگم	گلبرگہ شریف
۸۵۵	سید شاہ مستان قادری	پرکال ضلع کریم نگر
۸۵۶	سید شاہ عبدالقادر	مانوی ضلع رائچور
۸۵۷	کچر کنٹی ترمل راؤ	سلطان آباد ضلع کریم نگر
۸۵۸	میر رضا علی	گلبرگہ شریف
۸۵۹	وینکٹ رامنا	کریم نگر
۸۶۰	رامچندر شاستری	پالم ضلع پربھنی
۸۶۱	میر محمدالدین حسن	مدھول ضلع ناندیڑ
۸۶۲	نارائن راؤ دیسپانڈیہ	لنگسگور ضلع رائچور

۵۰۰ روپیہ سے ۱۰۰۰ روپیہ تک

نمبر شمار	نام جاگیر دار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۸۶۳	سید شاہ قطب عالم قادری	جنواڑہ ضلع بیدر
۸۶۴	کشٹا چاری	یادگیر ضلع گلبرگہ
۸۶۵	مدگلا چاری	کشٹگی ضلع رائچور

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۸۶۶	اکبر حسینی ولد میر محمد شاہ حسینی	گلبرگہ شریف
۸۶۷	وینکٹ سکھارام	دیجاپور ضلع اورنگ آباد
۸۶۸	منیر الدین خاں	مغلپورہ بلدہ حیدرآباد دکن
۸۶۹	محی الدین علیخاں	کوڑنگل ضلع گلبرگہ
۸۷۰	سید نور الحیدر	پرگی ضلع محبوب نگر
۸۷۱	راجیشور راؤ	سرپور ضلع عادل آباد
۸۷۲	چناکشن راؤ	مکتھل ضلع محبوب نگر
۸۷۳	سید شاہ عبداللہ حسینی	گلبرگہ شریف
۸۷۴	سید قطب الدین حسین	کنتوٹ ضلع عادل آباد
۸۷۵	رامچندر ہنمنت دیسائی	کشٹگی ضلع رائچور
۸۷۶	وینکٹ گیر	کلواکرتی ضلع محبوب نگر
۸۷۷	رنگ راؤ	ناگرکرنول ضلع محبوب نگر
۸۷۸	گوپالیا فوت فرزند نرسیا	مانوی ضلع رائچور
۸۷۹	نلوٹلہ نرسہواں راؤ	ورنگل
۸۸۰	رام لنگا رڈی دیسکھ	چنچولی ضلع گلبرگہ
۸۸۱	سید میر ولد سید اعظم	عادل آباد
۸۸۲	شام راؤ بلونت راؤ	عثمان آباد
۸۸۳	پاپیا	باغات ضلع میدک

نمبرشمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۸۸۴	گنڈ مازوجہ کامڑیال رام راؤ	میدک
۸۸۵	گوبندانند سامی	عادل آباد
۸۸۶	سید شاہ نورالحق	گنگاپور ضلع اورنگ آباد
۸۸۷	قاضی قدرت اللہ بیگ	راجورہ ضلع عادل آباد
۸۸۸	ہرنا بائی	جنواڑہ ضلع بیدر
۸۸۹	نامدار حسین	پرگی ضلع محبوب نگر
۸۹۰	میر پرورش علیخان	یاقوت پورہ عسکر منزل بلدہ حیدرآباد۔
۸۹۱	بالاجی دھوٹوار نارائن وسریکشن بمستان	کنڑ ضلع اورنگ آباد
۸۹۲	نانا چاری عرف گوپالاچاری	چنور ضلع عادل آباد
۸۹۳	پادشاہ بی وجیب بی	پریڈہ ضلع عثمان آباد
۸۹۴	رامپا دہر بھدر پاتار گوڑہ	لنگسگور ضلع رائچور
۸۹۵	بلونت راؤ کستر	نرمل ضلع عادل آباد
۸۹۶	دیول پلی وینکٹ رامراؤ	سریاپیٹھ ضلع نلگنڈہ
۸۹۷	میر حیات علی	تلجاپور ضلع عثمان آباد
۸۹۸	یحییٰ بن سعید	بودھن ضلع نظام آباد
۸۹۹	گربھیما چاری ولد کشٹا چاری	کشٹگی ضلع رائچور
۹۰۰	رنگیا رنگ نائک اما	چریال ضلع نلگنڈہ
۹۰۱	شنکر راؤ ترمبک	جالنہ ضلع اورنگ آباد

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۹۰۲	فرید علی شاہ ولد نور علی شاہ	کلمنوری ضلع پربھنی
۹۰۳	رام شام راؤ	مدھول ضلع ناندیڑ
۹۰۴	نرسھون ہنمنت و نرسھون لگھویندر	کشٹگی ضلع رائچور
۹۰۵	نرسھواں راؤ چکرورتی	محبوب نگر
۹۰۶	بوچھ سریرام ولد بالو	عادل آباد
۹۰۷	وینکٹ تمار یڈی	پرگی ضلع محبوب نگر
۹۰۸	میر امیر علی صاحب	اودگیر ضلع بیدر
۹۰۹	سید مقبول عالم	سندھنور ضلع رائچور
۹۱۰	ہنمنت گوڑہ ولد پرن گوڑہ	لنگسگور ضلع رائچور
۹۱۱	چینا مرنا گنیش وگنیش گوبند	ابنڑ ضلع اورنگ آباد
۹۱۲	راما ریڈی	چنچولی ضلع گلبرگہ
۹۱۳	ہنمنت راؤ	محبوب نگر
۹۱۴	سید غوث محی الدین ولد عبدالطیف قادری	مانوی ضلع رائچور
۹۱۵	سید نجم الدین	رائچور
۹۱۶	سیتا رام شاستری	ناگر کرنول ضلع محبوب نگر
۹۱۷	دترام بھارتی	جنگاؤں ضلع ناندیڑ
۹۱۸	چھاپا بائی زوجہ سرنیواس راؤ	سندھنور ضلع رائچور
۹۱۹	یعقوب خاں خلف اعتماد نواز جنگ	میدک

سکونت و نام ضلع و علاقہ	نام جاگیردار	نمبر شمار
پرگی ضلع محبوب نگر	بہادردل خاں فرزند عالم علیخاں	۹۲۰
اودگیر ضلع بیدر	سید شاہ بندگی حسینی	۹۲۱
ناندیڑ	جلپا	۹۲۲
اودگیر ضلع بیدر	کشن راجہ	۹۲۳
ورنگل	سید محی الدین قادری و سید محمد تراب قادری	۹۲۴
پاکھال ضلع ورنگل	ہنمیال ملکھنٹی رامراؤ	۹۲۵
کلواکرتی ضلع محبوب نگر	نرسنگ راؤ وینکٹ رامراؤ	۹۲۶
مریال گوڑہ ضلع نلگنڈہ	کنڈاکٹ وینکٹ رامیا	۹۲۷
مدھول ضلع ناندیڑ	سید کریم الدین و محی الدین حسن	۹۲۸
کھمم ضلع ورنگل	ساوتری کرشٹما چاری	۹۲۹
بیدر	شاہ اسداللہ قادری	۹۳۰
چنور ضلع عادل آباد	گوپال کشن راؤ	۹۳۱
کامار یڈی ضلع نظام آباد	رامنادھم ولد وینکٹ سومیاجی	۹۳۲
محبوب آباد ضلع ورنگل	اجی کنڈاچاری	۹۳۳
کشتگی ضلع رائچور	ہنمنت راؤ ولد سنجیوراؤ	۹۳۴
راجورہ ضلع عادل آباد	باباجی ولد داداجی	۹۳۵
قندھار ضلع ناندیڑ	سیتارام بھگوانداس	۹۳۶
مریال گوڑہ ضلع نلگنڈہ	چکروانلا وینکٹ راما نجاچاری نرسہواچاری	۹۳۷

سکونت و نام ضلع و علاقہ	نام جاگیردار	نمبر شمار
چریال ضلع نلگنڈہ	نرل نرہرمالی اچاری	۹۳۸
کھمم ضلع ورنگل	لوکار امیا شیشا	۹۳۹
باغات ضلع میدک	میر امیر علی و میر نظر علی	۹۴۰
کھمم ضلع ورنگل	ٹرپا نرما چاری و جگناتھ چاری و پرم آچاری	۹۴۱
بیڑ	لمبو دھر گنیش	۹۴۲
ایلندو ضلع ورنگل	چیٹی سیتارامیا	۹۴۳
آرمور ضلع نظام آباد	راماچاری	۹۴۴
پرگی ضلع محبوب نگر	جیون خاں	۹۴۵
حضور نگر ضلع نلگنڈہ	پرشرام سیا میر آچاری	۹۴۶
محبوب نگر	رامچندر راؤ	۹۴۷
ایلند ضلع ورنگل	وینکٹ راماز وجہ وینکٹ اپیا	۹۴۸
چریال ضلع نلگنڈہ	مرگنٹی ایلاچاری	۹۴۹
گنگا وتی ضلع رائچور	نارگوپا شیو شنکر راؤ	۹۵۰
گنگاپور ضلع اورنگ آباد	اننت سیتارام	۹۵۱
لاتور ضلع عثمان آباد	سید غلام محی الدین	۹۵۲
کنوٹ ضلع عادل آباد	سید رحمت اللہ شاہ قادری	۹۵۳
مدھول ضلع ناندیڑ	کوتیر بھٹ	۹۵۴

سکونت و نام ضلع وسکونت	نام جاگیردار	نمبر شمار
چنور ضلع عادل آباد	اچیا	۹۵۵
نلنگہ ضلع بیدر	کشن گنگا دھر راؤ	۹۵۶
کشگگی ضلع رائچور	شیورام سرجہ ولد بل سرجہ	۹۵۷
سیڑم ضلع گلبرگہ	مادھو لکشمی کانت راؤ	۹۵۸
بودھن ضلع نظام آباد	بھاؤ شاستری ولد گوبند شاستری	۹۵۹
محبوب نگر	لکشما و سیتما زوجہ گان ہنمنت راؤ	۹۶۰
کلبگور ضلع میدک	محمد وزیر الدین ولد محمد فیض الدین	۹۶۱
سریا پیٹھ ضلع نلگنڈہ	کنڈالہ رکما راؤ وینکٹ راماجو	۹۶۲
اودگیر ضلع بیدر	نواب میر جعفر علی	۹۶۳
پاکھال ضلع ورنگل	مچرلہ سیتا رامیا	۹۶۴
رائچور	رنگما زوجہ نیکیا	۹۶۵
مانوی ضلع رائچور	راگھویندر راؤ پانڈرنگ راؤ	۹۶۶
بھونگیر ضلع نلگنڈہ	اوتراج چورائی	۹۶۷
احمد پور ضلع بیدر	غلام دستگیر	۹۶۸
"	رحیم الدین	۹۶۹
سندھنور ضلع رائچور	داسیا ولد رنگیا	۹۷۰
ناندیڑ	الیشونت امرت راؤ	۹۷۱
محبوب نگر	شیشا سوماجی	۹۷۲

سکونت و نام ضلع و علاقہ	نام جاگیردار	نمبر شمار
کنوٹ ضلع عادل آباد	سید معین الدین ولد سید نجم الدین	۹۷۳
اودگیر ضلع بیدر	اپا راؤ	۹۷۴
پربھنی	نارائن آچاری	۹۷۵
جگتیال ضلع کریم نگر	آتما رام بادا	۹۷۶
سرسلہ ضلع کریم نگر	راجہ اپا ریڈی	۹۷۷
باغات ضلع میدک	افضل اللہ قادری	۹۷۸
سرپور ضلع عادل آباد	محمد عمر خاں	۹۷۹
بسمت ضلع پربھنی	ماروتی راؤ کشابا وینکٹیش	۹۸۰
مکتھل ضلع محبوب نگر	وٹھل دیوجی	۹۸۱
محبوب آباد ضلع ورنگل	اننت رامیا و لچھمی نرسیا و راج لچھمی	۹۸۲
کوڑنگل ضلع گلبرگہ	کشٹا بائی دیسماکھنی	۹۸۳
سرسلہ ضلع کریم نگر	پڈگل راجہ رام	۹۸۴
کشتگی ضلع رائچور	ینکٹا چاری	۹۸۵
رائچور	وینکٹ راؤ ولد پاگنٹ راؤ	۹۸۶
بسمت ضلع پربھنی	بھورے شاہ	۹۸۷
ایلندو ضلع ورنگل	پائینو انتلا گوپال کشٹیا ولد رام کشٹیا	۹۸۸
کھمم ضلع ورنگل	ہری کشن راؤ	۹۸۹
ورنگل	سید مصطفےٰ قادری و سید امین الدین قادری	۹۹۰

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۹۹۱	سید حسین ولد سید احمد	سندھنور ضلع رائچور
۹۹۲	بروبلی وینکٹ رامنا	کھمم ضلع ورنگل
۹۹۳	رکما بائی زوجہ نرسنگلو	جگتیال ضلع کریم نگر
۹۹۴	رام کشٹیا	کریم نگر
۹۹۵	راگھوگیر گوسائیں وشوناتھ گیر وگرو شام گیر	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۹۹۶	ہنمنتا چاری وگرآچاری و دھوماچاری	کشٹگی ضلع رائچور
۹۹۷	شنکر پرشاد	پرگی ضلع محبوب نگر
۹۹۸	نرسملو	سدی پیٹھ ضلع میدک
۹۹۹	کشناجی گنیش	پٹن ضلع اورنگ آباد
۱۰۰۰	نرہر پرشوتم	جنتور ضلع پربھنی
۱۰۰۱	سکینہ بی	جنواڑہ ضلع بیدر
۱۰۰۲	رام کشن راؤ دیسپانڈیہ	نرمل ضلع عادل آباد
۱۰۰۳	وینکٹ اننتاچاری	چنچولی ضلع گلبرگہ
۱۰۰۴	رام کشن راؤ	دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ
۱۰۰۵	سرینواس ولد گوبند (کاکیوار)	بودھن ضلع نظام آباد
۱۰۰۶	انباداس ونکٹیش	حدگاؤں ضلع ناندیڑ
۱۰۰۷	وینکٹ راماراؤ	ناگرکرنول ضلع محبوب نگر

سکونت و نام ضلع و علاقہ	نام جاگیردار	نمبر شمار
کلواکرتی ضلع محبوب نگر	غلام محمود خاں	۱۰۰۸
جگتیال ضلع کریم نگر	دسرویلی رنگ نائک اما	۱۰۰۹
پرگی ضلع محبوب نگر	خورشید بی	۱۰۱۰
سرسلہ ضلع کریم نگر	سلبی وینکٹ رامیا	۱۰۱۱
کاماریڈی ضلع نظام آباد	سداشیو سیتارام ورامیا	۱۰۱۲
نیلنگہ ضلع بیدر	سید قادر ولد سید اسمٰعیل	۱۰۱۳
؍؍ ؍؍	دھوندو ناگناتھ	۱۰۱۴
دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ	منڑواڑی تربت	۱۰۱۵

۵۰۰ روپیہ سے کم

سکونت و نام ضلع و علاقہ	نام جاگیردار	نمبر شمار
کشٹگی ضلع رائچور	وینکٹ راؤ مدھولنگو	۱۰۱۶
کریم نگر	محمد سردار الدین	۱۰۱۷
اورنگ آباد	سید حبیب علی	۱۰۱۸
نیلنگہ ضلع بیدر	شیخ ندیم دلیکھ	۱۰۱۹
چنچولی ضلع گلبرگہ	رنگاچاری ولد اننتا چاری	۱۰۲۰
اودگیر ضلع بیدر	واسدیوا چاری	۱۰۲۱
پرگی ضلع محبوب نگر	منگو کنڈل راؤ	۱۰۲۲
قندھار ضلع ناندیڑ	خلیل اللہ خاں فرزند اعظم جنگ	۱۰۲۳

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۱۰۲۴	قاسم علی شاہ	نیلنگہ ضلع بیدر
۱۰۲۵	خواجہ محمد عباس	باغات ضلع میدک
۱۰۲۶	ناتا بھٹاچاری	پاکھال ضلع ورنگل
۱۰۲۷	وینکٹ لچھمن راؤ	چنچولی ضلع گلبرگہ
۱۰۲۸	مرگٹی مدھوا چاری	مریال گوڑہ ضلع نلگنڈہ
۱۰۲۹	پرتاب سنگھ	اودگیر ضلع بیدر
۱۰۳۰	اچیا	چنور ضلع عادل آباد
۱۰۳۱	چن بسپا ولد چن بسپا وبسپا نڈیہ	مانوی ضلع رائچور
۱۰۳۲	جوہربی زوجہ اسمٰعیل صاحب	نیلنگہ ضلع بیدر
۱۰۳۳	کشٹما چاری	پرگی ضلع محبوب نگر
۱۰۳۴	گوردھن وینکٹ نرسیا	کھم ضلع بیدر
۱۰۳۵	راگھوگیر	جالنہ ضلع اورنگ آباد
۱۰۳۶	سید ابوالحسن ولد سید ابوالحسین	کشٹگی ضلع رائچور
۱۰۳۷	کشٹور تیشیا	دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ
۱۰۳۸	ینکپا نائک	گنگاوتی ضلع رائچور
۱۰۳۹	لطف علی	کوڑنگل ضلع گلبرگہ
۱۰۴۰	ابوتراب خاں	پرگی ضلع محبوب نگر
۱۰۴۱	مینا شیشا وینکٹ نارائن	نلگنڈہ

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۱۰۴۲	سستما	محبوب نگر
۱۰۴۳	مدھواسوامی جگت گرو	مکتھل ضلع محبوب نگر
۱۰۴۴	اگرپا ولد پاڈراپا	کشٹگی ضلع رائچور
۱۰۴۵	سید جمال علیخاں	اودگیر ضلع بیدر
۱۰۴۶	اپلا چاری	محبوب نگر
۱۰۴۷	رامچندر ولد ملھار	آصف آباد ضلع عادل آباد
۱۰۴۸	کھیما بائی	نیلنگہ ضلع بیدر
۱۰۴۹	سرینواس چاری	میدک
۱۰۵۰	سرینواس راؤ دیسائی	لنگسگور ضلع رائچور
۱۰۵۱	سومیاجی (واسودیو) ولد سومیاجی	لکشٹی پیٹھ ضلع عادل آباد
۱۰۵۲	وینکٹ راجہ کنڈالی کنڈی	کریم نگر
۱۰۵۳	بیڑاؤونڈاچاری	سریاپیٹھ ضلع نلگنڈہ
۱۰۵۴	رُکما زوجہ وینکٹ کشٹاچاری	"
۱۰۵۵	راما بائی زوجہ راگھوبندر راؤ	امرآباد ضلع اورنگ آباد
۱۰۵۶	محمد منتخب الدین	بیدر
۱۰۵۷	میر ضمیر الدین علیخاں	مغلپورہ بلدہ حیدرآباد
۱۰۵۸	مہدی علیخاں	بودھن ضلع نظام آباد
۱۰۵۹	ہنمنتپا	کشٹگی ضلع رائچور

سکونت و نام ضلع و علاقہ	نام جاگیردار	نمبر شمار
سرسلہ ضلع کریم نگر	حیدر بادشاہ قادری	۱۰۶۰
پرگی ضلع محبوب نگر	اُما چاری	۱۰۶۱
سندھنور ضلع رائچور	وبادیا ولد لنگیا	۱۰۶۲
کنڈ ضلع اورنگ آباد	نارائن سری کشن پوجاری بالاجی	۱۰۶۳
کشگی ضلع رائچور	سامی راما چاری ولد کشٹیا چاری	۱۰۶۴
کوڑنگل ضلع گلبرگہ	کشن راؤ ولد راگھوبیندر راؤ	۱۰۶۵
محبوب آباد ضلع ورنگل	سریرنگراج بساست گر بھٹاچاری	۱۰۶۶
کھمم ضلع ورنگل	بیمکندہ رنگا چاری	۱۰۶۷
پرگی ضلع محبوب نگر	نواب عظام الدولہ	۱۰۶۸
بیڑ	مادھوراؤ گوبند راؤ	۱۰۶۹
کلواکرتی ضلع محبوب نگر	لکشما زوجہ وینکٹ رامیا	۱۰۷۰
محبوب آباد	سریرنگراج وینکٹ بھٹاچاری	۱۰۷۱
چریال ضلع نلگنڈہ	دروی بکرم وندر بھٹاچاری	۱۰۷۲
یلاریڈی ضلع نظام آباد	سید محی الدین ولد سید حیدر	۱۰۷۳
کھمم ضلع ورنگل	نستانی وینکٹ راؤ آچاری	۱۰۷۴
سرسلہ ضلع کریم نگر	کشٹا چاری مقطعہ دار	۱۰۷۵
رائچور	رسول صاحب خواجہ صاحب سید علاالدین	۱۰۷۶

نمبر شمار	نام جاگیر دار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۱۰۷۷	سلطان علی	پرگی ضلع محبوب نگر
۱۰۷۸	نپی ہارم ایاتری کنڈاچاری	کھمم ضلع ورنگل
۱۰۷۹	آشنا ولد رامنا	یلاریڈی ضلع نظام آباد
۱۰۸۰	سرینواس راؤ	محبوب نگر
۱۰۸۱	سری ہر ولد دسرتھی	سلطان آباد ضلع کریم نگر
۱۰۸۲	فقیر محی الدین قاضی	مدھول ضلع ناندیڑ
۱۰۸۳	میر نظر علی و امیر علی	بھونگیر ضلع نلگنڈہ
۱۰۸۴	موہن لال	پرگی ضلع محبوب نگر
۱۰۸۵	جانشین نواب شفاء الملک	״ ״
۱۰۸۶	محمد حسین بادشاہ	اندول ضلع میدک
۱۰۸۷	سید حسن الدین قاضی	جنواڑہ ضلع بیدر
۱۰۸۸	منڈواکیشوراؤ و مٹواپاپیا ولد رامیا	پاکھال ضلع ورنگل
۱۰۸۹	سری دھر	امرآباد ضلع محبوب نگر
۱۰۹۰	کوی راج	نلگنڈہ
۱۰۹۱	سید شاہ علی قادری	جنواڑہ ضلع بیدر
۱۰۹۲	نرسہواں	ناگرکرنول ضلع محبوب نگر
۱۰۹۳	کشٹماچاری	کھمم ضلع ورنگل

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۱۰۹۴	ملھارجی	نیلنگہ ضلع بیدر
۱۰۹۵	نرہرگوبند متعلقہ انیاداس رامچندر	چتور ضلع پربھنی
۱۰۹۶	شیشیا کشتما چاری	مریال گوڑہ ضلع نلگنڈہ
۱۰۹۷	مورلیشوروامن	ناندیڑ
۱۰۹۸	چرلا نرسہوان چاری ولد کشٹا چاری	جگتیال ضلع کریم نگر
۱۰۹۸	کشٹیا چاری	مکھتل ضلع محبوب نگر
۱۰۹۹	رامانجما زوجہ سیتارامانجا چاری	محبوب آباد ضلع ورنگل
۱۰۰۰	باتاداکلارام کشٹیا	کھمم ضلع ورنگل
۲۰۰۱	راجہ رام ولد کشن بھٹ	سرپور ضلع عادل آباد
۲۰۰۲	کشٹیا ولد پلیا	آصف آباد ضلع عادل آباد
۲۰۰۳	ہنومان سنگھ	اندول ضلع میدک
۲۰۰۴	داؤد خاں ولد مدار خاں	چنور ضلع عادل آباد
۲۰۰۵	ہنمنت راؤ (ٹپہ لچھما)	جگتیال ضلع کریم نگر
۲۰۰۶	خواجہ عیسیٰ	بیدر
۱۰۰۷	لچھمی رام نرہری	لنگسگور ضلع رائچور
۱۰۰۸	سید حضرت حسینی پیر ولد سید مسعود حسینی	سندھنور ضلع رائچور
۱۰۰۹	محمد شرف الدین	جنواڑہ ضلع بیدر
۱۰۱۰	سرینواس چاری	محبوب آباد ضلع ورنگل

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت ونام ضلع وعلاقہ
۱۱۱۱	داداچاری	جگتیال ضلع کریم نگر
۱۱۱۲	پرباک راجیا ولد رامیا وسیتا پرپاک چوڑما	ایلندو ضلع ورنگل
۱۱۱۳	کشن راؤ	آصف آباد ضلع عادل آباد
۱۱۱۴	لنگیا شاستری	محبوب آباد ضلع ورنگل
۱۱۱۵	چنتاپلی نرسهوان چاری	دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ
۱۱۱۶	راگھویندر راؤ	اندول ضلع میدک
۱۱۱۶	نرسیا	چریال ضلع نلگنڈہ
۱۱۱۷	نواب حمید الدین خان	بودھن ضلع نظام آباد
۱۱۱۸	رکن الدین قاضی	لاتور ضلع عثمان آباد
۱۱۱۹	جگیا	چنور ضلع عادل آباد
۱۱۲۰	سامی راماچاری ولد کرٹا چاری	گنگاوتی ضلع رائچور
۱۱۲۱	بھاسکریا	پرگی ضلع محبوب نگر
۱۱۲۲	گوبیند رام	چنور ضلع عادل آباد
۱۱۲۳	چرکو نرسهواں راؤ نلوٹلہ وینکٹ راماراؤ ترسپا	سریاپیٹھ ضلع نلگنڈہ
۱۱۲۴	شیورامیا	پرگی ضلع محبوب نگر
۱۱۲۵	سری رنگ راج سری وچلا بھٹر	پاکھال ضلع ورنگل

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۱۱۲۶	گاڑے پلی سیتا رامیا	کھمم ضلع ورنگل
۱۱۲۷	سید شاہ محبوب قادری	بیدر
۱۱۲۸	گنڈا چاری	مکتھل ضلع محبوب نگر
۱۱۲۹	بالاجی ولد تلجا رام	آصف آباد ضلع عادل آباد
۱۱۳۰	اچی رماچاری۔ اچی رنگا چاری	کھمم ضلع ورنگل
۱۱۳۱	محی الدین	کریم نگر
۱۱۳۲	پاپما زوجہ ایرا ریڈی دلیمکھ	چنچولی ضلع گلبرگہ
۱۱۳۳	کیشوا چاری ترمل	امر آباد ضلع محبوب نگر
۱۱۳۴	وینکٹا چاری ولد نرسھوان چاری	پاکھال ضلع ورنگل
۱۱۳۵	سید شاہ راجو حسینی	رائچور
۱۱۳۶	سید شاہ خلیل اللہ حسینی	جنواڑہ ضلع بیدر
۱۱۳۷	لچھمی نرسائی زوجہ وینکٹ گوپال راؤ	امر آباد ضلع محبوب نگر
۱۱۳۸	میر حسین علیخاں	اورنگ آباد
۱۱۳۹	ننگرا چاری	کلواکرتی ضلع محبوب نگر
۱۱۴۰	مانک وناٹک	جنواڑہ ضلع بیدر
۱۱۴۱	جیا کیشوا پا بوسی	آصف آباد ضلع عادل آباد
۱۱۴۲	شاہ من اللہ علوی	جنواڑہ ضلع بیدر
۱۱۴۳	سید شاہ احمد قادری	بیدر

نمبر شمار	نام جاگیردار	سکونت و نام ضلع و علاقہ
۱۱۴۴	اننتا چاری ولد نہنتا چاری	نرمل ضلع عادل آباد
۱۱۴۵	رکما بائی زوجہ اپاراؤ	محبوب نگر
۱۱۴۶	کشٹاچاری	اندول ضلع میدک
۱۱۴۷	سید احمد قادری	ورنگل
۱۱۴۸	وینکٹ راماچاری	امرآباد ضلع محبوب نگر
۱۱۴۹	ایلا چاری وینکٹ کشٹا	محبوب آباد ضلع ورنگل
۱۱۵۰	عبدالرحمن حسینی	ناگر کرنول ضلع محبوب نگر
۱۱۵۱	شیشما گرونٹی زوجہ رنگا چاری	پرگی ضلع محبوب نگر
۱۱۵۲	سید غوث	ستدھنور ضلع رائچور
۱۱۵۳	سری شنکر سوامی	امرآباد ضلع محبوب نگر
۱۱۵۴	محمد حسین	بیدر

فہرست عُہدہ داران

عُہدہ داران مُقیم بلدہ

(۱) انتظام مملکت (باب حکومت)

راجہ راجایان راجہ سرکشن پرشاد مہاراجہ بہادر، یمین السلطنۃ، کے سی آئی ای، جی سی آئی ای صدر اعظم وپیشکار سرکار عالی

نواب ولی الدولہ بہادر	صدرالمہام تعلیمات و فوج
نواب سرحیدر نواز جنگ بہادر، کے ٹی	صدرالمہام فینانس وصدر ریلوے بورڈ
لفٹننٹ کرنیل سرآر ایچ شینو یکس ٹرنچ، سی آئی ای، او بی ای	صدرالمہام مال وکوتوالی
نواب عقیل جنگ بہادر	صدرالمہام تعمیرات
نواب لطف الدولہ بہادر	صدرالمہام عدالت وامور مذہبی
نواب مہدی یار جنگ بہادر ایم اے (آکسن)	صدرالمہام سیاسیات
نواب سرامین جنگ بہادر کے سی آئی، سی آئی ای	صدرالمہام پیشی مبارک

(۲) پیشی صدر اعظم بہادر

سید محمد مہدی	معتمد
غلام محمد مصطفےٰ	مددگار (صیغہ عطیات)
غلام محمد	مددگار
سید غلام علمبردار	رجسٹرار
سید عبدالقادر	پرسنل مددگار معتمد

(۳) مجلس وضع قوانین

(ملاحظہ ہو صفحہ ۱۲۹)

(۴) چیف سکریٹریٹ

سید کاظم حسین	چیف سکرٹیری سرکار عالی
احمد حسین صدیقی	مددگار ″
سید ولی اللہ	مددگار مہتمم توشک خانہ

(۴) معتمدی سیاسیات

مرزا ابوالحسن خاں	معتمد سیاسیات
کیقباد یستنجی منشی	نائب معتمد
محمد مظفر الدین	اوّل مددگار معتمد
نواب عنایت جنگ بہادر	مددگار معتمد (شاخ بلدیہ)
سید غوث محی الدین	دوم مددگار معتمد
مرزا نجف علیخاں	پرسنل اسسٹنٹ صدرالمہام سیاسیات

پریشورا ایر	رجسٹرار
میر آفتاب علی خاں	مہتمم کارخانہ جات

(۵) سررشتہ معلومات عامہ

قادر حسین خاں	ناظم
عزیز احمد خاں	مددگار
غلام محمد	″

(۶) معتمدی فینانس

نواب فخر یار جنگ بہادر	معتمد فینانس
وینکٹ راؤ داتار	نائب معتمد فینانس
حسین عبدالمنعم	مددگار ″
خواجہ معین الدین انصاری	″ ″
سید عمر ابوطالب	″ ″
سید عزیز	″ ″
سی۔ بی۔ تارا پور والا	″ ″
ای پرمیشور آیر	پرسنل اسسٹنٹ صدرالمہام فینانس
ای وی سرنیواسم	رجسٹرار
اے۔ آیا ایر	رجسٹرار شاخ ریلوے

(٧) معتمدی مال

ٹی جے ٹاسکر، او بی ای	معتمد مال و صدر ناظم مال
نواب معشوق یار جنگ بہادر	منصرم شریک معتمد
غلام محمود قریشی	نائب معتمد
نواب رسول یار جنگ بہادر	ناظم عطیات
نارائن راؤ	افسر خاص شاخ تدوین
بھیم راے	مددگار معتمد
سید علی اصغر بلگرامی	″
راجہ دھرم کرن	″
محبوب علیخاں	لوکل فنڈ
مبارز الدین علیخاں	″
میر تراب علیخاں	″
قاضی زین العابدین	″
ایکناتھ پرشاد	″
سید سراج الحق	″ (تحصیلدار)
ظہیر احمد	پرسنل اسسٹنٹ صدر المہام مال
غلام محی الدین خاں	مددگار ناظم عطیات
محمد فیض الدین	وکیل سرکار

(٨) معتمدی عدالت

نواب اکبر یار جنگ بہادر	معتمد
محمد اظہر حسین	نائب معتمد
مرزا فرحت اللہ بیگ	مددگار معتمد
محمد شمس الدین حیدر	پرسنل اسسٹنٹ صدر المہام فوج
محمد عبد الحمید	مددگار معتمد (متعین بہ پیشی صدر المہام فوج)
نواب سید محمد کمال الدین حسن خاں	زائد مددگار معتمد
صلاح الدین محمد یونس	پروبیشنر
محمد تراب علی	رجسٹرار

(٩) معتمدی تعمیرات عامہ

نواب علی نواز جنگ بہادر	چیف انجنیر و معتمد تعمیرات عامہ
سی سی - پال	نائب چیف انجنیر تعمیرات
میر لائق علی	پرسنل مددگار چیف انجنیر
سید یوسف علی	نائب معتمد
ایم ڈی گاڈگل	مددگار چیف انجنیر
محمد ابراہیم	″
میر ضیاء الحق	مددگار معتمد

سید عبدالقادر رضوی	پرسنل اسسٹنٹ صدر المہام تعمیرات عامہ
سید عزیز علے	مددگار آرکیٹکٹ
جی وی ہارڈیکر	سب انجنیر
جی پرتھا سارتھی نایڈو	″
کال کھنڈریکر	″
محمد سیف الدین	رجسٹرار
خواجہ منور حسین	″ زائد

(۱۰) معتمدی ڈرینج

رام کشن راؤ	رجسٹرار

(۱۱) معتمدی فوج

نواب صمد یار جنگ بہادر	معتمد
نواب رئیس یار جنگ ″	نائب ″
محمد باقر	مددگار ″
ابوالفیض محمد عبدالجلیل صدیقی	زائد مددگار معتمد
سید نذیر الحسن ہوش بلگرامی	″ ″

(۱۲) نظم جمعیتہ (فوج بے ضابطہ)

نواب قدرت نواز جنگ بہادر	ناظم
میر شجاعت حسین خاں	مددگار ناظم
سید ابو محمد	″
محمد فضل الدین خاں	″

(۱۳) معتمدی حرفت و تجارت

پی اے۔ کالنس، سی آئی ای	معتمد و صدر ناظم حرفت و تجارت
میرزا عبداللطیف خاں	مددگار معتمد
پی وی جیا راؤ	رجسٹرار

(۱۴) معتمدی وضع قوانین

نواب ہاشم یار جنگ بہادر	معتمد و مشیر قانونی
صاحبزادہ میر ناصر علے	مددگار معتمد
میر تراب علی	مددگار معتمد و رجسٹرار جوائنٹ کمپنی
میر عباس علی	رجسٹرار معتمدی وضع قوانین

(۱۵) معتمدی امور مذہبی

نواب اختر یار جنگ بہادر مینائی	معتمد

(۱۶) اتالیق شاہزادگان

کے۔ برنٹ	اتالیق
میر مہدی علی شہید	منیجر

(۱۷) اتالیق صاحبزادگان

محمد مارماڈیوک پکتھال	اتالیق

ہیو گاٹ	اتالیق

(۱۸) علاقہ فینانس

مرزا نصر اللہ خاں	صدر محاسب
وینکٹ راؤ داتار	نائب معتمد فینانس
شنکر پرشاد	نائب صدر محاسب
ٹی پی وینکٹ چاری	مددگار صدر محاسب (شاخ تنقیح دار الضرب)
سید عزیز	مددگار معتمد فینانس
حسین عبد المنعم	″
دتاتری وشنو لسپولکر	مددگار صدر محاسب
اے۔ وی سرنیواسم	گورنمنٹ آڈیٹر ریلوے و معاون
خواجہ عبد الہادی	مددگار صدر محاسب
محمد لیاقت اللہ خاں	″ تنقیح تعمیرات
میر طالب علی خاں	مددگار صدر محاسب
محمد عبد الرزاق	″
خواجہ معین الدین افغانی	مددگار معتمد فینانس
محمد عنایت الرحمن خاں	مددگار مہتمم خزانہ عامرہ
سی کارنیلیس	مددگار صدر محاسب
سید اعظم الدین حسن بلگرامی	مددگار گورنمنٹ آڈیٹر ریلوے
سید عمر ابو طالب	مددگار معتمد فینانس
سی بی تاراپور والا	″
ہنمنتہ راؤ	مہتمم خزانہ عامرہ
محمد عزیز حسن	مددگار صدر محاسب
محمد میر خاں	زائد مددگار ″
محمد ظہیر الدین احمد	″
محمد جواہر خاں	مددگار صدر محاسب
محمد عمر خاں	″
ہربنس چند	″
رکن الدین احمد	″
دیوراج نائیڈو	″
ولسکھ رام	″
دموودھر ریڈی	مددگار صدر محاسب
	صیغہ تنقیح دار الضرب
لکشمی نارائن گپتا	زائد مددگار صدر محاسب
رام پرتاب	خزانہ دار خزانہ عامرہ

(۱۹) علاقہ دار الضرب، کاغذ مہور، برقی و عثمانیہ مدرسۂ حرفت وغیرہ

آر ایل گاملن، او بی ای	ناظم دار الضرب و مہتم اسٹامپ، ناظم برقی و پرنسپل عثمانیہ مدرسہ حرفت
پی بی چینائی	جنرل اسسٹنٹ ناظم دار الضرب
کے ایس نائک	صدر ناظم خزانہ دار محکمہ دار الضرب
شیخ رحمن	اول انجینیر محکمہ دار الضرب
رحمن شریف	دوم " "
ڈبلیو جے گاڈفری	سوم " "
شیخ احمد عبادی	مہتم کوتوالی دار الضرب محکمہ جات متعلقہ
ایس آر گورکشکر	نائب مددگار
	مہتم مہورہ
ڈو ایچ براؤن	مددگار ناظم محکمہ برقی
پی سندر راج	میکانیل انجینیر محکمہ برقی
وی کشن راؤ	انجینیر برقی

محمد عارف	انجینیر روشنی و چندہ دہندگان
سید حبیب الدین احمد	مہتم مینس
آصف علی بیگ	پرسنل مددگار
ایس جی غوث	زائد "
اے رتنا ساپتی	رجسٹرار
خطیب محمود حسین	اسپیشل انجینیر (پاور اسکیم اضلاع)
سی ای پرسٹن	نائب پرنسپل عثمانیہ مدرسۂ حرفت
ڈبلو ای جے بیچنگ	پروفیسر میکانیل انجینیرنگ
سعید احمد	ہیڈ ماسٹر عثمانیہ مدرسہ حرفت
شمس الدین	انسٹرکٹر مشین شاپ
یوسف مرزا	انسٹرکٹر فٹنگ شاپ
ایس ایم جعفری	انسٹرکٹر
محمد نعمت اللہ	رجسٹرار (ورکشاپ)

(۲۰) ریلوے

سر اکبر حیدری نواب	صدر نظامس اسٹیٹ
حیدر نواز جنگ بہادر	ریلوے بورڈ
کے ٹی	

(۲۱) علاقہ بندوبست

غلام مصطفٰے قریشی	ناظم بندوبست
سید جعفر علیخاں	زائد مہتمم
محمد عبدالحفیظ	نائب ناظم
غلام محی الدین	منصرم نائب ناظم
محمد خاں	مددگار ناظم
غوث محی الدین	”
دینشاجی پارک	”
محمد داؤد خاں	”
سید حفیظ اللہ حسنی	”
محمد کاظم علی قریشی	مددگار ناظم
محمد ولی الرحمن	”
بہرامجی داراب جی	”
بشیر الدین احمد	” جمعبندی
محی الدین علیخاں	نائب مددگار ناظم

غلام احمد قریشی	پروبیشنر مددگار ناظم
سید مسعود احمد	”

(۲۲) تنگ بھدرا پراجکٹ سروے

جہانگیر جی بہمن جی مہتہ	کنٹرولنگ افسر
محمد علی	انچارج پارٹی افسر
رنچھورداس	مددگار

(۲۳) علاقہ چوبینہ

نواب حامد یار جنگ بہادر	ناظم جنگلات
مرزا محمد علی بیگ	نائب ناظم حلقہ غربی
محمد مولا بخش	” ” شرقی
سید حیدر حسین	پرسنل مددگار
مرزا محمد علی	”
سید محمود رضوی	ورکنگ پلان افسر حلقہ غربی
غلام محی الدین	” شرقی
خواجہ الطاف حسین	افسر بندوبست چوبینہ حلقہ شرقی
خواجہ محی الدین	” ” غربی
ایل مین	مشیر چوبینہ

(۲۴) سررشتہ کروڑ گیری

نواب رستم یار جنگ بہادر	ناظم کروڑ گیری
سید احمد علیخاں	نائب ناظم
محی الدین محمود	"
محی الدین احمد	"
مرزا غلام مصطفےٰ	منصرم
محمد عبدالعزیز سعید	منقح حسابات
ایم بی جوشی	منصرم مددگار ناظم
نوشیروانجی دھنجی بھائی	چیف اپریزر
میر احمد حسین	مہتمم محصول خانہ حیدرآباد
محمد عزیز عباس	" سکندرآباد
خواجہ معین الدین	گورنمنٹ پلیڈر

(۵) سررشتہ آبکاری

ایس ایم بھروچہ	ناظم آبکاری
سید محمد تقی	نائب ناظم
سید عبدالقادر	تعلقہ دار آبکاری بلدہ
خواجہ محمد فیض الدین	" میدک
بی رنگا ریڈی	"
وی رنگا ریڈی	"
میر موسیٰ خان	مہتمم ڈسٹلری نارائن گوڑہ
احمد خاں	" افیون وگانجہ
بی ان گروڑاچاری	" آبکاری
ڈی جی ڈبلوین	عارضی مہتمم
غلام حسین صدیقی	ڈسٹلری افسر

(۲۶) علاقہ معدنیات

خورشید مرزا	ناظم معدنیات وپیمائش طبقات الارض
سید عبدالکریم	مددگار "

(۲۷) سررشتہ زراعت

نظام الدین حیدر	ناظم زراعت
خانصاحب میاں احمد علی صوفی	نائب ناظم
آر کے بھڑے	ایکانومک باٹنسٹ
عبدالمجید	انجینئر زراعت
محمد اسحٰق	مہتمم صدر مزرعہ
اردشیر خورشید	مددگار ایکانومک باٹنسٹ
دی ایس رام راؤ	معالج مواشی حمایت ساگر

احمد محی الدین	مارکٹنگ افسر

(۲۸) سررشتہ تجارت و حرفت

غلام علی محمدی	ناظم تجارت و حرفت و رجسٹرار انجمن ہائے محدود
علی محمد خاں	پرسنل مددگار
جی اچ کرمتکر	انڈسٹریل انجنیئر
جی کے بھگوان	مددگار ،،
رگھوبیر سہائے	مہتمم انجمن ہائے نمائش اضلاع
کنور کشن سنگھ	ماہر فن رنگ سازی
پی وی ریڈی	مہتمم مدرسہ حرفت خانگی
ڈی این متیالا	سینیر کیمسٹ
ڈی کے حبیب حسن	چیف ،،
این این اناگنٹی	،،
ایس آر بھاٹے	،،
سید بشیر الدین	،،
خواجہ نظام الدین	ماہر فن کاغذ سازی
آر ایس فارلی	چیف انسپکٹر فیکٹریز و بائلرس
رام لنگا ریڈی	فیکٹری انسپکٹر
مہدی علی مرزا	بائلرس انسپکٹر

(۲۹) سررشتہ انجمن اتحادی

سید فضل اللہ	ناظم انجمن اتحادی
عبدالوہاب	مددگار ناظم
قدوس حسین	منصرم مددگار ناظم
سی ای ٹی ایئین	،، (معینہ معتمدی تجارت و حرفت)
محمد سمیع صدیقی	منصرم مددگار ناظم
سید حسین علیشاہ نقوی	نائب مددگار ناظم
محمد عبدالعزیز خاں	منصرم نائب مددگار ناظم

(۳۰) سررشتہ عدالت

(الف) عدالت العالیہ

نواب مرزا یار جنگ بہادر	میر مجلس عدالت العالیہ
نواب جیون یار جنگ ،،	رکن مجلس عالیہ عدالت
نواب ناظر یار جنگ ،،	،،
پنڈت گیر راؤ راجہ ،،	،،
نواب صمد نواز جنگ ،،	،،
نواب اصغر یار جنگ ،،	،،

بشیشر ناتھ	زائد رکن مجلس عالیہ عدالت
نواب صدیق یار جنگ بہادر	"
حامد علی خاں	معتمد "
سید فیض حسین	مددگار "
محمد عبدالرحمن	مہتمم عدالت عالیہ
سید علی شبیر	"
مرزا اسد اللہ بیگ	"
محمد مرتضےٰ خاں	وکیل سرکار "
دامودر ریڈی	"

(ب) عدالت دیوانی بلدہ

میر مصاحب علی	ناظم اول عدالت دیوانی بلدہ
سید محمد اصغر حسین	" دوم "
سید محمد دستگیر	" سوم "
محمد معین الدین	" چہارم "

(ج) عدالت فوجداری بلدہ

میر ہاشم علیخاں	ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ
میر مصطفےٰ علی	" دوم "
مرزا محمد علی بیگ	" سوم "
رانج موہن لال	ناظم چہارم عدالت فوجداری بلدہ
نواب عثمان نواز جنگ بہادر	کارونر
سید ہدایت محی الدین	ناظم دارالقضا
میر باسط علیخاں	اسپشل مجسٹریٹ اضلاع

(۳۱) سر رشتہ محابس

سید شاہد حسین	مددگار ناظم محابس
ولیم بیلی	مہتمم صدر محبس بلدہ
میر احمد علی زیدی	اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ محبس

(۳۲) علاقہ کوتوالی

(الف) کوتوالی بلدہ و مضافات

راجہ وینکٹ راما ریڈی بہادر، او بی ای	کوتوال بلدہ
محمد رحمت اللہ	شریک کوتوال بلدہ
میجر امیر سلطان	نائب کوتوال مسلح پولیس
میر محمود علی	نائب کوتوال خفیہ پولیس
الیس این ریڈی	نائب کوتوال
محمد عبدالرحمن خاں	مددگار کوتوال

میر غضنفر علے	مددگار کوتوال
لفٹننٹ سید محمد حسین	″
میر سعادت علے	″
محمد ابراہیم خاں ناغڑ	″
سید غلام محمود	″

(ب) کوتوالی اضلاع

جے ای آرم اسٹرانگ	صدر ناظم کوتوالی
او بی ای، سی آئی ای	اضلاع و محابس
جی ڈبلیو ہنٹن	نائب صدر ناظم خفیہ
	پولیس (رخصت پر)
خان بہادر عبدالمجید خاں	مہتمم خفیہ پولیس
او بی ای	انچارج سیاسیات
	منصرم نائب صدر ناظم
منوہر لال پوری	نائب صدر ناظم
	رینج شرقی
محمد یونس	″ غربی
سید شمشاد حسین	پرسنل مددگار صدر ناظم
سید لشکر خاں	مددگار صدر ناظم
سید مظفر حسین صوفی	″ صیغہ جنا

راجہ اقبال چند	مددگار صدر ناظم
	صیغہ شناخت (فنگر پرنٹ)
دھرم راؤ چترویدی	نائب مددگار صدر
	ناظم محاسب
سید محمد ولی اللہ	مددگار وکیل سرکار
	متعینہ ہائیکورٹ
ہیو برٹ گاف	اسپشل افسر
آرسی آینگر	پرنسپل ٹریننگ اسکول
سید مبارک	نائب
کونڈہ ریڈی	مہتمم خفیہ پولیس
	انچارج جرائم
نریندر پرشاد	″ (پائیگاہ)
گورن دت مل	″
میر ہدایت علی	مددگار مہتمم خفیہ پولیس
سید علی قاسم	″

(۲۳) سررشتہ تعلیمات

(الف) نظامت

خان فضل محمد خاں	ناظم تعلیمات
سید محمد حسین جعفری	نائب ″

غلام ربانی	اوّل مددگار تعلیمات
نرسنگھ راؤ	دوم " "
شیر محمد خاں	سوم " "
ایف دیبر	ناظم تربیت جسمانی
سید علی اکبر	صدر مہتمم تعلیمات بلدہ
محمد فیض الدین	صدر مہتمم تعلیمات میدک
	مستقر بلدہ
مسز ایم اینگر	صدر مہتمم مدارس نسواں
سید خیرات علی	مددگار صدر مہتمم تعلیمات
ستیہ نارائن راؤ	مددگار مہتمم مدارس
	ریزیڈنسی
سید ہاشم	ناظر دینیات

(ب) عثمانیہ یونیورسٹی

حمید احمد انصاری	رجسٹرار
محمد مظہر اللہ نظامی	اوّل مددگار رجسٹرار
سید سعید الدین خاں	دوم "

(ج) دار الترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی

محمد عنایت اللہ	ناظم
عبد اللہ عمادی	ناظر کتب عربی
شبیر حسین خاں جوش	ناظر ادبی
قاضی تلمذ حسین	مترجم پولیٹیکل سائنس
سید ہاشمی	" تاریخ
مسعود علی	" قانون
سید محمد ابراہیم	" عربی
فضل کریم خاں	" طبی
محمد عثمان خاں	" "
فدا علی طالب	" فارسی
سردار بلدیو سنگھ	" سائنس
محمد احسان احمد	" فلسفہ
رشید احمد	" معاشیات
ابوالخیر مودودی	" عربی
نذیر الدین	" ریاضیات
عبدالستار	" تاریخ
سید مختار حسین	" طبی
محمد حسین	" "
غلام دستگیر	" "

(د) دار الطبع عثمانیہ یونیورسٹی

ابو بکر خاں خویشگی	مہتمم

(۵) عثمانیہ یونیورسٹی کالج

محمد عبدالرحمن خاں	پرنسپل
ای ای اسپیٹ	پروفیسر انگریزی
قاضی محمد حسین	نائب پرنسپل (منصرم پرنسپل)
عبدالحق	پروفیسر اُردو
مرزا حسین علیخاں	″ انگریزی
ہارون خاں شروانی	″ تاریخ
کشن چند	″ ریاضی
سید عبدالطیف	″ انگریزی
مظفرالدین قریشی	″ کیمیا
عبدالقدیر صدیقی	″ حدیث
سید حسین علی مرزا	″ قانون
محمد نظام الدین	″ فارسی
محمد عبدالحق	″ عربی
وحیدالرحمن	″ طبیعیات
خلیفہ عبدالحکیم	″ فلسفہ
سید حسین	″ کیمیا
مرزا علی یار خاں	″ تاریخ

میر سعادت علیخاں	پروفیسر قانون
محمد الیاس برنی	مددگار پروفیسر معاشیات
جمیل الرحمن	″ تاریخ اسلام
سید شیر علے	″ فلسفہ
مفتی عبدالطیف	″ حدیث
سید غلام نبی	″ ادب عربی
محمد واحد خاں	″ کیمیا
کے سی رائے سکسینہ	″ تاریخ
محمد نصیر احمد	مددگار پروفیسر طبعیات
عبدالباری ندوی	″ منطق
حبیب الرحمن	″ معاشیات
عبدالحمید خاں	″ فارسی
ہری ہر پرشاد	″ سنسکرت
میر اکبر علی موسوی	″ قانون
محمد عبدالواسع	″ دینیات
آر سباراؤ	″ تلنگی
سید منظر احسن گیلانی	″ دینیات

شیخ برکت علی	مددگار پروفیسر ریاضیات	محمد عبدالمقتدر صدیقی	مددگار پروفیسر
ٹی آر رام راؤ	” کنٹری	عبدالمجید صدیقی	”
سید سجاد	” اُردو	عبدالباری	”
سید جعفر حسین	” معاشیات	ڈاکٹر ظہیر الدین	”
ویرا بھدر رادو	” ”	خواجہ محی الدین	”
سی این جوشی	” ”	شیو موہن لال	” فلسفہ
ولی الدین	” ”	ایس ڈی رامچندرن	” انگریزی
سید محمد ابراہیم	” عربی	رحیم اللہ	مددگار پروفیسر علم الحیوانات
محمد سعید الدین	” فلسفہ		
یوسف حسین	” تاریخ	سیتارام راؤ	ڈیمانسٹریٹر کیمسٹری
سید محمد علیخاں	” طبعیات	سید محمد یونس وکاکانی	” فزیکس
نذیر احمد طاہر	” کیمیا	محمد عبدالقادر صدیقی	مددگار پروفیسر منطق
محمد رضی الدین صدیقی	” ریاضیات		
سید غلام محی الدین قادری	ڈیمانسٹریٹر کیمسٹری	سید فضل احمد	مددگار پروفیسر
		سیف بن سلطان	” عربی
سید عبدالرحمن	” فزیکس	حسین القیطی	
معتضد ولی الرحمن	مددگار پروفیسر فلسفہ	عثمان جعفری	” فقہ
سید کلیم اللہ حسینی	مددگار پروفیسر	عبدالقادر سروری	” اُردو
گنیش جی دھرشیور	مددگار پروفیسر سنسکرت	لطیف احمد فاروقی	” ”

مرتج راؤ	ڈیمانسٹریٹر
محمد یوسف الدین	مہتمم دارالکتب

(و) نظام کالج

ڈبلو ٹرنر	پرنسپل
قادر حسین	نائب پرنسپل
اروناچل شاستری	پروفیسر ریاضیات
آغا سید محمد علے	" فارسی
ایس ہنمنتھ راؤ	" تاریخ
رام راؤ پرواتھکر	" کیمیا
جے سی کامیشور راؤ	مددگار پروفیسر
	معاشیات
ڈاکٹر زاہد علے	پروفیسر عربی
آغا محمد حسین	مددگار پروفیسر تاریخ
	انگریزی
آر کرشنا مورتی	" ریاضیات
سید مہدی علے	" طبعیات
راما نرسو	منصرم مددگار پروفیسر
	معاشیات
احمد عبداللہ صدیقی	مددگار پروفیسر اُردو
آر وی سوما یاجولو	مددگار پروفیسر
ایس کے راگھون	"
علاء الدین احمد	" انگریزی
سید مسعود الحسن	معلم تربیت جسمانی
ڈی ایس بسرور	مددگار پروفیسر کیمیا
سید فضل حق	" معاشیات

(ز) مدرسہ عالیہ

مس ایم ای ریڈ	مہتمم صیغہ پرائمری
حاجی سید محمود علی	اول مددگار

(ح) عثمانیہ میڈیکل کالج

میجر فرحت علے	پرنسپل
وامن شنکر ہارڈیکر	پروفیسر علم الادویہ
سید عبدالرحمٰن	" فزیالوجی
ست نرائن پرشاد سہگل	" پیتھالوجی
آر این ابھیانکر	ڈیمانسٹریٹر
پی وی رنگاریڈی	" مددگار پروفیسر
خورشید حسین	پروفیسر کلینکل سرجری
مرزا حسین علیخاں	کلینکل میڈیسن
ایم آر ڈبلو ہارٹ	" مڈوائفری و کلینکل مڈوائفری

سید عبدالرحیم	پروفیسر ڈنڈوافری و کلینیکل ڈنڈوافری
آراین گورلاوالا	پروفیسر کلینیکل سرجری
وی آر گورکشکر	" ڈریسن
ہرمزجی جمشید جی چینائی	"
لطیف سعید	"
مسٹر واٹس	"
غوث محی الدین	کیمسٹ

(ط) انجینیرنگ کالج

محمد سمیع اللہ شاہ	پروفیسر
آر کے نریمان	پروفیسر تعمیرات
بی گھوش	مددگار پروفیسر سروے
عبداللہ حسن	" میکانک
افضل علیخاں	" انجینیرنگ
مرزا مہدی علی	" ریاضی
سید محمد عباس	" جیالوجی
محمد حفیظ اللہ	سروے
معین الدین خاں	لکچرار
غلام رسول	"

ضیاء الدین انصاری	اسسٹنٹ پروفیسر سول انجینیرنگ
سید عزیز علے	لکچرار
شیخ برکت علی	نیم وقتی لکچرار ریاضی
خواجہ محی الدین	"
نصیر احمد	" سائنس

(ی) سٹی انٹرمیڈیٹ کالج

سید محمد اعظم	پرنسپل
وینکٹیش نرسمہا	لکچرار ریاضیات و انگریزی
احمد بن عبداللہ	" کیمیا
خواجہ منیر الدین	" تاریخ
ابوظفر عبدالوحید	" اردو
میر محمود علی	" "
محمد احمد عثمانی	" فزیکس
محمد فضل الرحمن	لکچرار معاشیات

(ک) زنانہ کالج نام پلی

مس آمنہ پوپ	پرنسپل
مس امویج گلسن	لکچرار انگریزی

مسز اے ای براؤں	لکچرار انگریزی
نوشابہ خاتون	" عربی
نورالنساء بیگم	" اُردو
رباب خاتون	" فارسی

(ل) عثمانیہ ٹریننگ اسکول مردانہ بلدہ

سجاد مرزا	پرنسپل
محمد عثمان	نائب "
ریاض الدین خاں	مددگار
محبوب علی طاہر	"

(م) محبوبیہ گرلز اسکول

مس جی ایم لینل	پرنسپل
مس میری ای نندی	مددگار
مس ایس ای میک کلیمنس	"
مس جی بارکر	"
مس کے ای لینل	"
مس جی آر کاون	"
مس اے بی کارپنٹر	"
مس ای مافٹ	"
مسز بی صوفی	"

مسز ایم ٹیمنس	مددگار موسیقی
مس ایم آئی کلارک	" جغرافیہ
مس اے ڈالٹن	"

(ن) دیگر کالج و مدارس

پی الیف ڈورانٹ	پرنسپل مدرسہ جاگیرداران
محمد مارما ڈیوک پکتھال	پرنسپل چادرگھاٹ ہائی اسکول
مسز کاما	صدر معلمہ نارمل اسکول
مس ایس اے جبار	پرنسپل نارمل اسکول زنانہ
سید محمد ہادی	آرگنائزنگ کمشنر بوائے اسکاوٹ
سلیم بن سعید	ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول دارالشفا،
سید مجتبیٰ حسین نقوی	ہیڈ ماسٹر نامپلی ہائی اسکول

(۲۴) علاقہ ٹپہ

محمد احمد	ناظم ٹپہ

سید ولایت حسین نقوی	مہتمم ریلوے میل سروس
میر صادق علی	مددگار ناظم
راجہ نرسنگھ راج بہادر	انسپکٹر سیونگ بنک
قادر علیخاں	صدر عامل ٹپہ خانہ بلدہ

(۵) سررشتہ طبابت

کرنیل جان نارمن والکر	ناظم طبابت وحفظان صحت و مہتمم مخزن ادویہ
میجر محمد اشرف	نائب ناظم شعبہ طبابت
حاجی سید لطف احمد	پرسنل مددگار شعبہ طبابت
کپتان بیرام ایس ناراپور	کیمیکل اگزامینر و ماہر جراثیم
محمد کریم عباس	اسٹور کیپر
مرزا احسن علیخاں	سول سرجن دواخانہ عثمانیہ
ایس اے ڈیوڈ	″ ″
آر این کورلا والا	″ ″
وی آر گورکشکر	″ ″
خورشید حسین	″ ″
ایس بی سورتی	″ دواخانہ چادرگھاٹ
سید عبدالرحیم	سول سرجن دواخانہ عثمانیہ
سید عبدالجبار	″ ″
ایم آر ڈبلیو ہارٹ	″ ″
مس کے ایس کانگا	لیڈی سول سرجن وکٹوریہ زنانہ دواخانہ
مس ڈی کاسٹا	″ ″
مس الیس شا	″ ″
مسز سمترا بائی سرجی کھاڈے	″ ″
محمد نصیر الدین	اسسٹنٹ سرجن دواخانہ کوتوالی
ٹی نندا سی راؤ	اسسٹنٹ سرجن دواخانہ کوتوالی قریہ جات جلوخانہ مبارک
ریاست علیخاں	″ دارالضرب
میر مظفر علی	″ علی آباد
وی وی ہرڈیکر	″ کمباٹی پورہ
محمد عبدالقیوم نوری	″ کاروان
پی پاپوراؤ کانڑے	″ پولیس
سید ضیاء الدین احمد	″ عثمانیہ

سیتارام سوامی نائیڈو	اسسٹنٹ سرجن دواخانہ کوتوالی عثمانیہ
ویرا راؤ	” صفائی بلدہ
میر حسن بیگ	” عثمانیہ
ایم دامودرم نائیڈو	” ”
میر غلام علی نقوی بمبئی	” یاقوت پورہ
ایم وی راجنہ	” مشیرآباد
ایس کے چنکر	” عثمانیہ
وی آر بھڑے	” ”
سید عبدالملک	” مشیرآباد برائے امراض متعدی
سیتارنجا راؤ	” عثمانیہ
ایم سیتارامیہ	” ”
پی جوزف اسرائیل	” بیرون بلدہ
ڈی شیو راؤ	” عثمانیہ
محمد تقی	” پلیگ
مسز پیٹرج	لیڈی اسسٹنٹ سرجن دواخانہ دودھ باؤلی
مسز پاربتی بائی چندر کیا	” عثمانیہ

مس سی مہادیوی	لیڈی اسسٹنٹ سرجن دواخانہ عثمانیہ
مس او والٹس	” ”
مس بانو بائی شاوکشا تاراپور	” وکٹوریہ زنانہ
مسز رتن	” کوتوالی
خیرالنساء بیگم	” وکٹوریہ زنانہ
مس ایچ بٹ	” ”
مادر اسپنشیا	میٹرن دواخانہ عثمانیہ
سی ایف چینائی	سول سرجن (اسپشل پلیگ افسر)
ایس راگھویندر راؤ	اسسٹنٹ سرجن پلیگ افسر
ایل ڈی گھتری	چیف ملیریل افسر
اے سی ابراہام	مددگار ”

(۲٦) سررشتہ طبابت یونانی

حامد حسین	صدر مہتمم شفاخانہ جات یونانی

محمود صمدانی	مددگار صدر مہتمم صدر شفاخانہ
سید سرفراز حسین	″ ″
ابوالبرکات فتح الدین احمد	مہتمم شفاخانہ بیرون بلدہ
محمد عبد القادر	″ حسینی علم
محمد منیر الدین خاں علوی	″ مستعد پورہ
محمد فخر الدین خاں	مددگار مہتمم ہری باؤلی شفاخانہ
مرزا قاسم علی بیگ	″ چمن افضل گنج شفاخانہ
مرزا واجد علی بیگ	″ احمد محلہ

(۳۷) مدرسہ طبیہ یونانی

محمد ابراہیم	صدر مدرس
سید حیدر حسینی	مددگار صدر مدرس

(۳۸) سررشتہ رجسٹریشن واسٹامپ

نواب بشیر یار جنگ بہادر	انسپکٹر جنرل رجسٹریشن و اسٹامپ
محمد رحیم الدین	مددگار ″ ″
قاضی حمید الحق	رجسٹرار بلدہ

میر اکبر علیخاں	انسپکٹر دورہ
سید نجم الدین	″

(۳۹) سررشتہ تعمیرات عامہ

حسن لطیف	سپرنٹنڈنگ انجنیر حلقہ اورنگ آباد
سید عارف الدین	″ شاخ اسپشل بلڈنگ
محمد نور اللہ	اگزیکٹیو انجنیر
فریدوں سہراب جی	″ آبرسانی
نعمت اللہ خاں	مددگار انجنیر حیدرآباد سب ڈویژن
سید علی رضا	اگزیکٹیو انجنیر عثمانیہ یونیورسٹی بلڈنگ اسکیم
زین الدین حسن خاں	″ ″
ایم لورڈمین	مددگار ″
عبد القیوم خاں	مددگار انجنیر حیدرآباد سب ڈویژن
ایم گوپالن	اسپشل سپرنٹنڈنگ انجنیر
این این ریڈی	اپرنٹس انجنیر
جی ڈی ویدیا	سب انجنیر آبرسانی

محبوب سلطان	مددگار انجینئر اسپیشل بلڈنگ ڈویژن
آر ایس فارنی	اسٹیٹ میکانیکل انجینئر و چیف انسپکٹر فیکٹریز اینڈ بائلرس
محمد احمد مرزا	اسپیشل انجینئر آبرسانی
کے شرما	سب انجینئر "
جے سی کومیاس	مددگار " "
محمد اشرف	" ورکس

(۴۰) علاقہ متفرقات

(الف) صدارت العالیہ

غلام محمد طاہر	مددگار

(ب) امور مذہبی

نواب اختر یار جنگ بہادر	ناظم
سید ابوالحسن قیصر	مددگار "
سید یعقوب	مہتمم اوقاف
قاضی میر محمد انور علی	قاضی شریعت پناہ

(ج) دفتر دیوانی و مال

سید خورشید علی	ناظم
محمد نصیر الدین خاں	اوّل مددگار
سید محمد سجاد	دوم مددگار
غلام جعفر حسین خاں	نائب مددگار ناظم
محمد قاسم الدین حسن	"
محمد نصیر الدین ہاشمی	"
مرزا سلطان الدین	"

(د) دار الطبع سرکار عالی

راجہ وینوگوپال پلے	مہتمم
قاری سید عبدالکریم حسینی	مددگار مہتمم

(ہ) نظامیہ رسد خانہ

ٹی پی بھاسکرن شاستری	ناظم

(و) کتب خانہ آصفیہ

حمید الظفر	مہتمم

(ز) ٹیلیفون

بالا پرشاد	مہتمم
ایم مصطفٰے بیگ	مددگار مہتمم

(ح) باغ عامہ

سید جمال الدین	ناظم

(ط) علاج حیوانات

نواب رئیس جنگ بہادر	ناظم
دیوراؤ دامودر جنگر	پرسنل مددگار
محمد عزیز حسن	نائب مہتمم
بی کے بادامی	؍؍

(ی) سررشتہ آثار قدیمہ

غلام یزدانی	ناظم
سید یوسف	مددگار ناظم
خواجہ محمد احمد	مہتمم عجائب خانہ

(ک) سررشتہ مردم شماری

غلام احمد خاں	ناظم
ابو محمد	مددگار ؍؍

(ل) سررشتہ اعداد و شمار

منظہر حسین	ناظم
میر محی الدین خاں	مددگار ؍؍

(م) سررشتہ معاوضہ آراضی

سید تراب علے	تعلقدار معاوضہ اراضی ریلوے و جج عدالت معاوضہ

(ن) ڈرینج

محمد احسن الزماں	سپرنٹنڈنگ انجنیر ڈرینج
غلام محمد خاں	ایگزیکیٹو انجنیر ؍؍
عبد الصمد سوداگر	سب ؍؍ ؍؍
وجاہت علی سورتی	؍؍ ؍؍
محمد مہدی حسن	کیمسٹ و مہتمم صفائی فضلہ عنبر پیٹھ
سید ابو القاسم زیدی	مہتمم ورکشاپ و اسٹور ڈرینج

(س) آرائش بلدہ

مہر علی فاضل	سپرنٹنڈنگ انجنیر آرائش بلدہ
محمد عبد الصمد	مددگار انجنیر ؍؍
چندولال سی ڈنگوریا	؍؍ ؍؍
جے ایم دین	سب انجنیر ؍؍

(ع) توشک خانہ دفتر عامرہ

سید خلیل اللہ حسینی	مددگار مہتمم
نذیر حسین	؍؍ ؍؍

(۴۱) صفائی و دیگر غیر سرکاری علاقہ جات

(الف) صفائی بلدہ

ڈاکٹر سید حامد علی	کمشنر صفائی
نواب اشرف نواز جنگ بہادر	ہیلتھ افسر بلدہ
نواب عنایت جنگ بہادر	مددگار کمشنر صفائی
سید محمد	اسیسٹر و کلکٹر صفائی
اے سہراب جی کانگا	انجنیر
محمد عبد الرحیم خاں	سب انجنیر
محمد مسیح الدین	وکیل
بالکرشن راجواڑے	میکانیکل انجنیر
سید رحیم الدین	کنسروینسی افسر

(ب) لوکل فنڈ

حکیم مقصود علیخاں	ناظر دواخانہ جات یونانی

(ج) کورٹ آف وارڈس

سید بدر الدین حسین	ناظم
محمد خواجہ فخر الدین خاں	مددگار ناظم

عُہدہ داران مقیم اضلاع

اورنگ آباد صوبہ

ضلع اورنگ آباد

نواب ضیا نواز جنگ بہادر	صوبہ دار
سراج الدین احمد	مددگار صوبہ دار
وقار الدین احمد خاں	اول تعلقہ دار
عبد السمیع	مددگار تعلقہ دار اورنگ آباد
علی الدین احمد	〃 جالنہ
عبد القادر حسینی	تحصیلدار اورنگ آباد
سید معین الدین	〃 پٹن
ست گرنا رائن	〃 امبڑ
حسن الدین محمد صدیقی	〃 جالنہ
نعیم الدین حسن	〃 کنڑ
محمد ولی حسن	〃 بھوکردن
سید ابو الحسن	〃 ویجا پور
قاضی معین الدین	〃 گنگا پور
سید بدر الحسن	〃 خلد آباد (صرف خاص مبارک)

سید محی الدین احمد قادری	تحصیلدار سلوڑ (صرف خاص مبارک)	محمد اسد اللہ	منصف اورنگ آباد
		عبدالرحیم	؍ جالنہ
جادو بنس چند	؍ مددگار لینڈ ریکارڈ آفسر	سید یوسف علی	؍ انبڑ
احسن الدین	مہتمم خزانہ	نواب احمد خاں	؍ ویجاپور
پنچلو ریڈی	مددگار ناظم چوبینہ	بلونت راؤ گھاٹے	؍ پٹن
کے ایم ثنّی	مہتمم اسکیم قوت برقی اضلاع	حافظ حبیب الرحمن	؍ گنگاپور
میر احمد خاں	؍ کروڑگیری اورنگ آباد	محمد ہاشم علیخاں	؍ بھوکردن
خورشید جی ہرمزجی	؍ ؍ جالنہ	محمد عبداللہ	مددگار مہتمم مجلس
محمد بہار الدین خاں	مددگار مہتمم کروڑگیری اورنگ آباد	مسٹر او گلوی	مہتمم کوتوالی
ایم ایچ راجفورڈ	مہتمم آبکاری	ٹی بالکشن	مددگار ؍
خواجہ غوث الدین	مددگار ناظم انجمن اتحادی	محمد حفیظ اللہ	صدر مہتمم تعلیمات
بھاسکر انند پرشاد	نائب مددگار ؍	علاء الدین احمد	مہتمم تعلیمات
مہر عالم علیخاں	ناظم صدر عدالت	سید معز الدین	پرنسپل انڈسٹریل اسکول
	صوبہ اورنگ آباد	ساجد علی	پرنسپل ٹریننگ کالج
سید نور الحسنین	زائد ؍ ؍	سید محی الدین	پرنسپل انٹرمیڈیٹ کالج
محمد فرید الدین	وکیل سرکار متعینہ اورنگ آباد	جان بکنھل	مددگار ؍
نہال احمد	ناظم دیوانی ضلع	مسز کاما	پرنسپل زنانہ ٹریننگ اسکول
مرزا صادق بیگ	زائد ؍		جالنہ
میر ثابت علی	منصف کنڑ	سید سجاد علی	ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول

سید حیدر حسین	مہتمم ٹپہ خانہ جات
ایم کے پنڈت	سول سرجن
وی ایم جوشی	اسسٹنٹ سرجن جالنہ
سی کپا سوامی	" اورنگ آباد
این ای ڈاسن	مددگار مہتمم دواخانہ حیوانات
عالم شاہ خاں	ہیلتھ افسر
مس آئی او ڈائس	لیڈی اسسٹنٹ سرجن
محمد عظمت اللہ خاں	ایگزیکیٹو انجینیر
اے ایم الیف چینائی	مددگار "
ڈی وی راؤ	"
نجابت علی	" جالنہ
عبداللہ انصاری	سب انجینیر
ایم کے لیلا	"
سید احمد	مہتمم غارہائے اجنٹہ

ضلع بیڑ

برکت رائے	اوّل تعلقہ دار
علی احمد	مددگار تعلقہ دار بیڑ
میر محمود علے خاں	مددگار تعلقہ دار مومن آباد

سید شاہ علی نہری	تحصیلدار آشٹی
محمد احمد انصاری	" بیڑ
محمد عبدالمجید	" منجلے گاؤں
سید آغا نورالدین	" مومن آباد
سید عباس حسین	" پاٹودہ
محمد نعیم الدین	مہتمم خزانہ
محمد فاروق	مہتمم کروڑگیری
مصطفے یار خاں	مددگار "
محمد رشید الحسن خاں	مہتمم آبکاری
عبدالحمید خاں	ناظم دیوانی ضلع
میر نصرت علی	زائد "
محمد مسعود علے	منصف گیورائی
محمد عبدالباقی	" مومن آباد
محمد عبدالحئی	" آشٹی
ابو طیب محمد یحیٰی	" بیڑ
مظفر امام	" منجلے گاؤں
شاہ محمد خاں	مہتمم کوتوالی
رؤف الحسن قریشی	مددگار "
محمد مصطفے خاں	مہتمم تعلیمات

بھال چندر راؤ	صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ
محمد عبدالرحمن خاں	انچارج سول سرجن
پی کے جوگ	اسسٹنٹ سرجن
سی ہنمنتھ راؤ	مددگار انجینیر

ضلع پربھنی

نواب نثار یار جنگ بہادر	اوّل تعلقہ دار
میر کاظم علیخاں	مددگار تعلقہ دار ہنگولی
خلیل احمد	" پربھنی
امام الدین احمد	تحصیلدار پربھنی مددگار مال
انیس احمد	" ہنگولی
حسن الزماں	" پاتھری
میر لیاقت علیخاں	" جنتور
نذیر الدین احمد	" کلمنوری
عنایت حسین خاں	" پربھنی
سید سبحان علی	" پالم
گرپرشاد	مہتمم خزانہ
سید محمد عثمان	" آبکاری
دی آر دھرواکر	نائب ناظم زراعت

شیخ محمد یوسف	مہتمم زراعت
غلام پنجتن	ناظم عدالت دیوانی ضلع
محمد بسم اللہ خاں	" زائد
سید محمد محمود	منصف پربھنی
سید محمد قمر الزماں	" بسمت
محمد افضل الدین فاروقی	" سیلو و پاتھری
محمد زین العابدین	" جنتور
رشید احمد	" ہنگولی
عبدالعز	" کلمنوری
حسین علی مرزا	مہتمم کوتوالی
محمد مختار علی خاں	مددگار "
سید احمد رضا واسطی	مہتمم تعلیمات
سید محی الدین	صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ
پی ساموستدرم	سول سرجن
مارتنڈ راناپورکر	اسسٹنٹ سرجن
ایم ایچ ویشپانڈے	" پورنہ
غلام غوث	" ہنگولی
اقبال علیخاں	مددگار انجینیر

محمد حبیب اللہ	سب انجینیر
اے ایس وی مدلیار	نائب مہتمم علاج حیوانات ہنگولی

ضلع ناندیڑ

غلام غوث خاں	اوّل تعلقہ دار
شجاع الدین عباس	مددگار تعلقہ دار ڈیگلور
طیب جی	
میر محمد محمود علیخاں	" ناندیڑ
احمد محی الدین	مددگار مال
سید وحید الدین	تحصیلدار ناندیڑ
سجاد حسین	" مدھول
بشیر الدین احمد	" ڈیگلور
محمد وصی الہدیٰ	" بلولی
عبدالرب	" حدگاؤں
سید عبدالوہاب	" قندھار
محمد وصی الہدیٰ	" بلولی
جلال الدین سجن لال	مہتمم خزانہ
واسدیو راؤ نکھرے	ورکنگ پلان افسر
محمد نذیر خاں	مددگار مہتمم کروڑگیری گوداوری
ایچ بی راج دیو	مہتمم فارم زرعی
سید حمید الدین خاں	مہتمم آبکاری
محمد احمد اللہ	ناظم عدالت دیوانی ضلع
فضل حق خاں	زائد "
واسدیو پرشاد	منصف ناندیڑ
محمد اسلم خاں	" بلولی
محمد سرمست خاں	" ڈیگلور
محمد امیر الدین	" حدگاؤں
سید محمد مہدی	" قندھار
مہندر کشور	" بھینسہ مدھول
محمد عارف خاں	مہتمم کوتوالی
سوڈی کرم سنگھ	مددگار "
کریم احمد خاں	مہتمم تعلیمات
سید محمد علی بلگرامی	صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ عثمانیہ
ایم جی ایس آہنگر	انچارج سول سرجن
محمد مسعود اللہ	مددگار انجینیر
جے کورجی	سب انجینیر
عبدالعزیز	" سون پٹ

گلبرگہ صوبہ

ضلع گلبرگہ شریف

سید عزیز الدین علیخاں	صوبہ دار
سید ریاض احمد	زائد مددگار صوبہ دار
علی الدین احمد	״
ایرج شاہ چینائی	اول تعلقہ دار
عبدالقادر خاں	مددگار تعلقہ دار شوراپور
میر خورشید علیخاں	״ سیڑم
سید محمود قادری	تحصیلدار گلبرگہ شریف
	مددگار مال
میر رضا علی	تحصیلدار شاہ پور
میر حسن علیخاں	״ یادگیر
عظیم الدین ترندی	״ سیڑم
دینشاہ جی نوشیروانجی	״ کوڑنگل
میر عثمان خاں	״ اندولہ
عاروق الدین حسن	״ شوراپور
میر مصطفےٰ علی	״ گلبرگہ شریف

مظہر حسین	پروبیشنر تحصیلدار شوراپور
محبوب علیخاں	״ گلبرگہ شریف
بشیر احمد طاہر	״ شوراپور
مرزا محی الدین بیگ	״ ״
نرائن راؤ	مہتمم خزانہ
محمد قمر الدین	״ ہلولی
بی کے آر آئنگر	مددگار صدر ناظم سررشتہ چوبینہ
میر دوست علیخاں	مہتمم کروڑگیری
عباس حسین	״ آبکاری
الیس کے آئنگر	مددگار ناظم انجمن ہائے اتحادی
ابو سعید مرزا	ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ شریف
محمد سعد الدین خاں	ناظم عدالت دیوانی ضلع
محمد عبدالقادر	وکیل سرکار
بشیر الدین احمد	زائد ناظم عدالت دیوانی ضلع

سید بہار الدین شطاری	منصف شوراپور
سید عبدالوہاب حسینی	” کوڑنگل
محمد سید حسن	” سیڈم
نہال احمد نقوی	” چنچولی
سید محمد علے	” یادگیر
محمد قمرالدین علیخاں	مہتمم صدر محبس
سید علمدار حسین	” کوتوالی
سید حمید الدین احمد	مددگار ”
سید حسین	صدر مہتمم تعلیمات
سید ذوالفقار علی حقانی	پرنسپل انٹرمیڈیٹ کالج
سید معین الدین	مہتمم تعلیمات
سید ذوالفقار علی حقانی	پرنسپل فوقانیہ عثمانیہ
وی رامچندرن	مددگار ”
وی کے رامانجاچاری	صدر مدرس ہائی اسکول
سید علے	صدر مدرس عثمانیہ
	ہائی اسکول یادگیر
مرزا علی نواز خاں	مہتمم ٹپہ خانہ جات
واسدیو شنکر ہولکر	سول سرجن
اے سی گیبریل	اسسٹنٹ سرجن شوراپور

عبدالباسط خاں صابری	اسسٹنٹ سرجن گلبرگہ شریف
گوبند ترمبک راؤ	” ”
یو ایس نرسنگھ راؤ	” ”
منور حسین	” سیڈم
مس ڈی بٹ	لیڈی اسسٹنٹ سرجن
	گلبرگہ شریف
ٹی سی پانڈیا	اگزیکیٹو انجینیر
عبدالحمید بلگرامی	مددگار ”
محمد غالب الدین	سپر انجینیر یادگیر
ایس ایچ رضوی	” ” گلبرگہ شریف
ایس ایس کوسانم	پر بشنر مددگار انجینیر

ضلع رائچور

میر احمد علیخاں	اوّل تعلقہ دار
سید کلیم اللہ قادری	مددگار تعلقہ دار لنگسگور
مرزا نصیر احمد بیگ	” رائچور
محمد عماد الدین	تحصیلدار مددگار مال
سید اشرف	” رائچور
سید محمد علی	” دیودرگ
امین الدین حسین	” کشٹگی

مرزا کلیم اللہ بیگ	تحصیلدار سندھنور	محمد عبد السلام خاں	منصف عالم پور
محمد بشیر الدین احمد	״ عالم پور	محمد الیاس قریشی	״ لنگسگور
محمد اظہر الحق	״ لنگسگور	میر لیاقت علیخاں	״ گنگاوتی
خلیل اللہ شریف	״ مانوی	حافظ محمد اسحاق برنی	״ سندھنور
سعادت حسین خاں	״ گنگاوتی	جگناتھ راؤ	״ دیودرگ
جے راؤ	مہتمم خزانہ	حافظ غلام محمد	״ مانوی
رگناتھ راؤ	״ کروڑگیری	سید عطا حسین	״ کشتگی
میر افیروز علیخاں	مددگار ״	میر تراب علیخاں	مہتمم کوتوالی
مرزا ابہجت علیخاں	مہتمم آبکاری	سید عبد الحی	مددگار ״
ایس کے مکرجی	ناظم معاون و پیمایش	رفیع الدین صدیقی	مہتمم تعلیمات
	طبقات الارض لنگسگور	ڈی بی کامت	صدر مدرس مدرسہ
ایس کے مکرجی	״ ״ رائچور		فوقانیہ
ایل ایس کرشنا مورتی	پٹرالوجسٹ ״ ״	ایس کے جاتر	سول سرجن
سی مہادیون	مددگار ناظم پیمایش	ڈی شام راؤ	اسسٹنٹ ״
	طبقات الارض	ہری گوپال مدلیار	״
گنڈاپا ایس کرپڑ	نائب ناظم زراعت	مس بی ڈمی سوزا	لیڈی ״ ״
محمد بھائی	ناظم عدالت دیوانی ضلع	دی ہرڈیکار	اگزیکیٹو انجنیر
راج موہن لال	زائد ״	صابری یوسف	مددگار ״
ایس ایم خورشید حسن	منصف رائچور	محمد اسد اللہ	״ انجنیر

سید علی اصغر	مددگار انجینیر
پی پاپیا	مددگار انجینیر
ایچ ایس ساٹھے	پروبیشنر ״
پی آر ریڈی	״
شادی رام کپور	سب انجینیر
محبوب شریف	لنگسگور ״
لیونارڈ من	ناظم کندیدنی چاہ و
	مہتمم پیمائش طبقات الارض
ایس کے مکرجی	نائب مہتمم پیمائش طبقات الارض
سی سی دلال	اگزیکیٹو انجینیر تنگ بھدرہ پراجکٹ
سید سرور حسین	مددگار انجینیر ״

ضلع عثمان آباد

احمد محی الدین	اوّل تعلقہ دار
رضی الدین احمد	مددگار تعلقہ دار عثمان آباد
مرزا محمد مہدی	״ لاتور
شمس الحد خاں	تحصیلدار عثمان آباد
سید محمد عمر خاں	״ لاتور
میر غالب علیخاں	״ کلم

محمد نصیر الدین خاں	تحصیلدار پرینده
ابوالقاسم سید محمد	״ تلجاپور
مُرلی دھر راؤ	مہتمم خزانہ
عبدالمعبود معانی	״ کروڑگیری
صاحبزادہ میر قاسم علیخاں	مہتمم آبکاری
سید محمد حیات الحسن	ناظم عدالت دیوانی ضلع
سید غلام حسین	״ زائد
مفتی محمد رشید الدین	منصف لاتور
مرزا امیر الدین بیگ	״ کلّم
محمد شمس الدین	״ تلدرگ
سید محی الدین علیخاں	״ عثمان آباد
جمال احمد	״ پرینده
میجر علی رضا برنیڈن	مہتمم کوتوالی
سید غلام افضل	مددگار ״
آغا محمد احسن	مہتمم تعلیمات
پرکاش راؤ	صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ عثمان آباد
دیوی چرن چٹرجی	״ ״ لاتور
ڈی پی پارک	انچارج سول سرجن

کے ایس وینکوبارادسمرانی	اسسٹنٹ سرجن
ایچ آر فارنگٹن	” انجینیر
سراج الدین شریف	” ”

ضلع بیدر

میر محامد خاں	اوّل تعلقہ دار
میر فرخندہ علے خاں	مددگار ” اودگیر
صاحبزادہ میر قادر علیخاں	تحصیلدار نیلنگا
مادھوراؤ	” احمدپور
محمد صدر الدین خاں	” اودگیر
محمد جان	” بیدر
غلام حسین قریشی	” جنواڑہ

(صرف خاص مبارک)

خواجہ عبدالسلام	مہتمم خزانہ
محمد ابوالحسن	مہتمم آبکاری
میر عباس حسین خاں	ناظم عدالت دیوانی ضلع
سراج الدین احمد	منصف اودگیر
رضا محمد خاں	” احمدپور
نواب رفیع جنگ بہادر	” نیلنگا
حافظ محمد اسمٰعیل بربنی	” بیدر

میجر عظمت اللہ شاہ	مہتمم کوتوالی
وارث محمد	مددگار ”
مہدی حسین زبیری	مہتمم تعلیمات
رضی الدین خاں	صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ
اے آر شیوشنکرم	انچارج سول سرجن
سی رنگاچاری	اسسٹنٹ سرجن
محمد احمد	منصرم ” ”
ایس ایم ایچ نقوی	ایگزیکیٹو انجینیر
مرتضےٰ بیگ	سب انجینیر

ورنگل صوبہ

ضلع ورنگل

نواب داراب جنگ بہادر	صوبہ دار
سید فائق حسین	مددگار صوبہ دار
محمد عبدالباسط خاں	اوّل تعلقہ دار
معین الدین حسن	مددگار تعلقہ دار ورنگل
فخر الدین مسعود	زائد مددگار تعلقہ دار

محمد سعید الدین حسین	مددگار تعلقہ دار محبوب آباد	مرزا اطاہر علیخاں	مہتمم کروڑگیری مدھرا
احمد سعید صدیقی	" کھمم	محمد جمال الدین	مددگار " "
خواجہ بدیع الدین	تحصیلدار مددگار مال	مرزا سکندر علیخاں	مہتمم آبکاری
محمد عبد الرحیم شریف	اسپشل تحصیلدار بندوبست بقایا	محمد عبد الحمید	مددگار ناظم مجالس اتحادی
رام لال	تحصیلدار محبوب آباد	احمد علی	نائب مددگار "
بہار الدین علیخاں	" پاکھال	غازی الدین احمد	ناظم صدر عدالت صوبہ
محمد غوث الدین	" مدھرا		ورنگل
محمد حفیظ خاں	" کھمم	محمد عبد اللہ قریشی	وکیل سرکار
ناگلاپلی ورگیا	" پالونچہ	محمد صدیق	ناظم عدالت دیوانی ضلع
میر علی حسین خاں	" ملوگ	محمد سیف الدین خاں	منصف کھمم
محمد ناصر خاں	" یلندو	حمید الدین محمود	" ورنگل
گوبند راؤ	" افسر خاص برائے جکسٹ	مرزا حسن علی	" محبوب آباد
مرزا سلیمان بیگ	مہتمم خزانہ	محمد ابوالحسن	" یلندو
محمد علی بیگ	مددگار لینڈ ریکارڈ افسر	مرزا حسین علی	" پالونچہ
محمد عبد الرحیم	مددگار ناظم چوبینہ	توقیر مرزا	" مدھرا
ایل آر سوموے	" چوبینہ کھمم	امجد علی	" پاکھال
وامن راؤ	ورکنگ پلان افسر	محمد عبد الوہاب	مہتمم صدر محبس
	چوبینہ حلقہ شرقی	سردار نرنجن سنگھ	" کوتوالی
نیر کریم اللہ خاں	مہتمم کروڑگیری ورنگل	محمد خیر الدین	مددگار "

احمد حسین خاں	صدر مہتمم تعلیمات
محمد عبد الرشید صدیقی	مہتمم "
محمد عبد العزیز خاں	پرنسپل انٹرمیڈیٹ کالج ورنگل
کے بال سبرامنیم آیر	صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ مٹھواڑہ
مسز بی سیباسٹین	صدر معلمہ نارمل مدرسہ نسواں
اے وینکٹ رامیا	صدر مدرس نارمل اسکول
سید محمد حسین	صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ کھمم
سید حبیب اللہ	مہتمم ٹپہ خانہ جات
بردس ایف لیوین	سول سرجن
راجیندر پانڈورنگ ناکھ	اسسٹنٹ سرجن
محمد احسن صدیقی	"
مرزا اکبر بیگ خان بہادر	سپرنٹنڈنگ انجنیر
میر احمد علیخان	اگزیکیٹو "
محمد فرحت اللہ	اسسٹنٹ انجنیر محبوب آباد
کے سری راملو پنتلو	سب انجنیر ورنگل

ایس وی سی فالن	سب انجنیر کھمم
کے ناراین سوامی آیر	" ورنگل
شمشیر علی	مددگار انجنیر ڈیراویلائر پراجکٹ
وی ایس کورگ	"
ایم راجیندر مدلیار	مددگار مہتمم علاج حیوانات کھمم

ضلع کریم نگر

نواب مالک یار جنگ بہادر	اول تعلقہ دار
سید محی الدین احمد رضوی	مددگار تعلقہ دار کریم نگر
حافظ سید احمد	" حضور آباد
سید شہاب الدین	" جگتیال
محمد سمیع اللہ	" عثمان نگر
سید نظام الدین	" کریم نگر
میر رضا علیخاں	" پرکال
پرمانند داس لال	" جگتیال
محمد عبد الحمید	" مہادیوپور
مرزا باقر علی بیگ	مہتمم خزانہ
عطاء الرحمن	مددگار لینڈ ریکارڈ افسر

میر ثناء اللہ	مددگار سررشتہ چوبینہ
احمد عبدالعزیز	مہتمم آبکاری
مرزا محمد بہادر	ناظم عدالت دیوانی ضلع
غازی الدین احمد	منصف پرکال
سید ریاض احمد	" حضور آباد
محمد معصوم علی وارثی	" جگتیال
رنگ راؤ	" عثمان نگر
عبدالرحیم خاں	" سرسلہ
سرینواس راؤ	" مہادیوپور
احسن الدین	" کریم نگر
مرزا غلام حسین علی	مہتمم کوتوالی
پی پی سداشیوم	مددگار "
محمد شمس الدین احمد	مہتمم تعلیمات
دی آر مالنویکر	صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ
عبدالستار سبحانی	صدر مدرس کریم نگر
محمد فاروق	سول سرجن
الیس کے جٹکر	اسسٹنٹ سرجن
لوکندر بہادر	اگزیکیٹو انجینیر

ایم راجندریہ	سب انجینیر کریم نگر
عبدالرحمن	" حضور آباد

ضلع عادل آباد

نواب منظور جنگ بہادر	اوّل تعلقہ دار
سید جمیل حسین	مددگار تعلقہ دار آصف آباد
رشید الدین خاں	" چنور
سید خلیل اللہ حسینی	" نرمل
سید احمد علے	تحصیلدار مددگار مال عادل آباد
عزیز احمد	تحصیلدار نرمل
سید ابوتراب رضوی	" سرپور
محمد فضل الرحمن	" آصف آباد
محمد اظہر الحق	" کنوت
محمد بسم اللہ خاں	" راجورہ
بردیلی اننت رامیہ	" عادل آباد
خلیل الدین	" اُٹنور
جگجیون چند	" چنور
گوبند راؤ کھایم کھانی	" بوتھہ

محمد عبید اللہ کاظمی	تحصیلدار لکشٹی پیٹھ
سید اسد اللہ حسینی	مہتمم خزانہ
میر نوازش علے	مددگار ناظم چوبینہ نرمل
ہرمزجی رستم جی	؍؍ لکشٹی پیٹھ
نادر اسمعیل مرزا	مہتمم کروڑگیری راجورہ
محمد دولت یار خاں	؍؍ آبکاری
رائے محمد رفیع خاں	مددگار ناظم انجمن ہائے اتحادی
افضل حسین فاروقی	منصف راجورہ
محمد الیاس خاں خوشگی	؍؍ سرپور
سید برہان الدین	؍؍ اُتنور بوتھ
محمد مشیر الزماں	؍؍ کنوٹ
عبد علی قیومی	؍؍ چنتور
رگھوناتھ پرشاد	؍؍ لکشٹی پیٹھ
میر واجد حسین خاں	؍؍ نرمل
محمد عبد الخالق	؍؍ عادل آباد
شیخ سرتاج عالم	مہتمم کوتوالی
کے ترمل راؤ	؍؍ تعلیمات
وید ناتھ آیر	مددگار پرنسپل ٹریننگ کالج متعینہ نرمل

کیخسرو سہراب جی جالنہ والا	انچارج سول سرجن
مس ایلیس شار	لیڈی سرجن
سی نرسملو	اسسٹنٹ سرجن آصف آباد
سی سرینواس راؤ	اگزیکیٹو انجینیر آصف آباد
سیتارام راؤ	؍؍ نرمل
اے شیوراج	مددگار انجینیر ؍؍
چنّا سوامی پلّے	سب انجینیر آصف آباد
ٹی وی نرسملو نیڈو	؍؍ نرمل

ضلع نظام آباد

مرزا محمد بیگ	اوّل تعلقہ دار
محمد سلطان غوری	مددگار تعلقہ دار کاماریڈی
غلام حیدر	زائد مددگار تعلقہ دار بورلم
قاضی محمد زین العابدین	مددگار تعلقہ دار
سید محمد علی	تحصیلدار مددگار مال نظام آباد
آغا محمود علی	تحصیلدار نظام آباد

سید وصی اللہ حسینی	تحصیلدار کاماریڈی
احمد خان منصور محمد	″ یلاریڈی
آغا شیخ علی رضا	″ بودھن
واسدیو راؤ	پروبیشنر تحصیلدار
	آرمور
محمد عطاء الرحمٰن	لینڈ ریکارڈ افسر
وامن راؤ	ورکنگ پلان افسر
میر یسین علی	مہتمم خزانہ
محمد علی شریف	″ آبکاری
مرزا عباس بیگ	ناظم عدالت دیوانی
محمد سعد الدین	منصف نظام آباد
ہدایت احمد	″ کاماریڈی
محمد حسین	″ یلاریڈی
ڈے اے باناجی	″ آرمور
حافظ غلام محمد حسین	″ بودھن
ہیوبرٹ گاف	مہتمم کوتوالی
رستم جی شاپورجی نگروالا	مددگار ″
محمد احمد اللہ	مہتمم تعلیمات
شریف الحسن برنی	صدر مدرس مدرسۂ فوقانیہ

راجہ رام کھنڈوباگارڈے	انچارج سول سرجن
این ایس گنیش	اسسٹنٹ سرجن
رامچندر راؤ	اگزیکیٹو انجینیر
حمایت علیخاں	مددگار ″
عبدالرحمٰن خاں	″ آرمور

گلشن آباد میدک صوبہ

ضلع میدک

نواب فخر جنگ بہادر	صوبہ دار
سید مصطفٰے علیخاں	مددگار صوبہ دار
سید ابوالحسن رضوی	اوّل تعلقہ دار
سید محمد زین العابدین خاں	مددگار تعلقہ دار
	باغات
زال رستم جی	اسپشل مددگار ″
حبیب محمد	″ میدک
غلام دستگیر	زائد مددگار تعلقدار میدک
محمد حامد علی	تحصیلدار کایگور

محمد کریم الدین خاں	تحصیلدار میدک
بھوانی پرشاد	" سدی پیٹھ
سید علی محمد آغا میر	" اندول
سید عبد الباری	" باغات
سید رحیم الدین حسین	مہتمم خزانہ
سید محمد فرید الدین	مددگار ناظم چوبینہ
محمد اسحٰق	مہتمم انٹامالوجیکل سررشتہ زراعت
محمد کرم اللہ	نائب مددگار ناظم انجمن ہائے اتحادی میدک
وینکٹ لکشمن ریڈی	ناظم صدر عدالت صوبہ میدک
عبد المقیت خاں	ناظم عدالت دیوانی ضلع
سید محمد نقی	وکیل سرکار
میر شمس الدین علیخاں	منصف اندول
محمد عبد الحفیظ خاں	" میدک
محمود احمد مینائی	" کلبگور
محمد عبد الوحید	" سدی پیٹھ

ابو محمد عبد الرحمٰن	مہتمم کوتوالی
سردار فضل احمد خاں	مددگار "
سمبھو پرشاد	مہتمم تعلیمات
مرزا محمود علی بیگ	صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ
صدیق الزماں	مہتمم ٹپہ خانہ جات
اے نام سیوم	انچارج سول سرجن میدک
محمد ابو تراب	سپرنٹنڈنگ انجینیر
سی رادھا کشن	اگزیکیٹو انجینیر
محمد جعفر علی	اسسٹنٹ "
محمد اطہر	" سنگاریڈی
عزیز اللہ شریف	سب انجینیر
ایس نیت راج آیر	" حلقہ انہار ۱
دلدار حسین	اگزیکیٹو انجینیر " ۲
جے سی ہر دیگر	اسسٹنٹ " "
اے ویرا راگھون	" "
ایم رحمت اللہ	" "
وی جی واسدیو مدلیا	سب انجینیر

ایس جے تاراپور والا	اگزیکیٹو انجینیر نظام ساگر پراجکٹ
بالاپرشاد	مددگار انجینیر ؍؍
عبدالحیٔ	؍؍ ؍؍ ؍؍
محمد حسین مہاجر	سب انجینیر ؍؍
آروی پورانک	اسسٹنٹ سرجن

ضلع محبوب نگر

محمد رحمت اللہ شریف	اوّل تعلقدار
محمد حسن علی	مددگار تعلقدار ناگر کرنول
محمد شمس الدین	؍؍ جڑچرلہ
محمد ظہیر الدین احمد خاں	تحصیلدار مددگار مال محبوب نگر
سید سجاد حسین	پروبیشنر تحصیلدار محبوب نگر
محمد اکرام علی	تحصیلدار پرگی
سید زین العابدین رضوی	؍؍ مکتھل
ایس بی وینکٹ رامیا	پروبیشنر تحصیلدار امرآباد

ضمیر الدین احمد	تحصیلدار کلواکرتی
میر مظہر علیخاں	مہتمم خزانہ
گوبند راو	مددگار لینڈ ریکارڈ افسر
ایف سی ایڈورڈس	اسسٹنٹ کنسرویٹر جنگلات
محمد نعمت اللہ خاں	مہتمم آبکاری
مرزا حسین احمد بیگ	ناظم عدالت دیوانی ضلع
صاحبزادہ محمد علیخاں	منصف محبوب نگر
عزیز احمد خاں	؍؍ پرگی
سید نور المنیب اللہ	؍؍ امرآباد
محمد مومن الدین	؍؍ کلواکرتی
حفیظ احمد	؍؍ نارائن پیٹھ
سید فدا حسین	؍؍ ناگر کرنول
احمد علیخاں	مہتمم کوتوالی
نارائن ریڈی	مددگار ؍؍
رامچندر پرادھن	مہتمم نوآبادی جرائم پیشہ لنگل
محمد جواد	مہتمم تعلیمات

سید عظیم	صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ محبوب نگر
ایم متراپالا	سول سرجن
سید محمود الحسن	اسسٹنٹ سرجن محبوب نگر
پی رام کرشنا	″ ناگرکرنول
محمد اکبر خاں	″ نارائن پیٹھ
ای رام داس	″ لنگل
خیر الدین احمد	اگزیکیٹو انجینیر
ایم آر اڈولفس	مددگار ″
ہمایوں علی بیگ	″ ناگرکرنول

ضلع نلگنڈہ

مرزا غلام محمود بیگ	اوّل تعلقہ دار
نواب احمد یار جنگ بہادر	مددگار ″ نلگنڈہ
احمد محی الدین	″ بھونگیر
محمد عبدالستار	″ مریال گوڑہ
امیر احمد	تحصیلدار مددگار مال
سید سراج حسین	″ نلگنڈہ
سید احمد	″ حضور نگر
محمد علی مرتضےٰ خاں	″ بھونگیر
سریدھر راؤ	تحصیلدار سریاپیٹھ
میر رضا علی	″ مریال گوڑہ
راج پرشاد	″ دیورکنڈہ
سید غلام دستگیر	″ جنگاؤں
	(متعینہ کار خاص)
سید معین الدین	مہتمم خزانہ
سید ایجاد علی	مددگار ناظم جنگلات
محمد عبدالمجید خاں	مہتمم آبکاری
سید علی رضا	ناظم عدالت دیوانی ضلع
محمد عبدالحمید خاں	منصف نلگنڈہ
سنجیون راؤ	″ مریال گوڑہ
محمد فصیح الدین خاں	″ جنگاؤں
احمد شفیع	″ سریاپیٹھ
سید عبدالرؤف	″ دیورکنڈہ
سید نور اللہ	″ بھونگیر
تجمل حسین	″ حضور نگر
جمال الدین	مہتمم کوتوالی
احمد رفیق	مددگار ″
احمد عبدالعزیز	صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ

ایل بی پھاٹک	انچارج سول سرجن
گوپال وٹھل الورکر	اسسٹنٹ سرجن
جی ایس ایاراؤ	سب انجینیر
محمد ذکی الدین	مددگار انجینیر نلگنڈہ
لائق علی	اسسٹنٹ انجینیر کرشنا پراجکٹ
ای وی وینکٹ ریڈی	اسسٹنٹ سرجن
سید محمد تقی	اگزیکیٹو انجینیر
عبدالقادر	مددگار انجینیر بھونگیر
ایس ایم یونس	ڈویژنل انجینیر کرشنا پراجکٹ
خواجہ عظیم الدین	اسسٹنٹ انجینیر "

عہدہ داران ریلوے

(ہز اگزالٹڈ ہائنس نظامس اسٹیٹ ریلوے)

(صدر دفتر۔ اولڈ لانسرز لائنس سکندر آباد)

(۱) عملہ انتظامی

پی ایچ مافن، او بی ای	ایجنٹ
اے باکسال	سکریٹری ایجنٹ
پی وی راگھوباراؤ	رجسٹرار
ایم ڈی سوزا	افسر شمار و اعداد

(۲) عملہ محاسبی

ایل ڈی فرینگر	صدر محاسب و آڈیٹر
آر۔ ایچ نیلر	نائب آڈیٹر
ایف ڈبلیو برٹن	سینیر مددگار آڈیٹر (رخصت پر)
ایس جی پوتھن	مددگار آڈیٹر
پی آر پونڈے	"
ابو طاہر محمد یوسف الدین	پروبیشنری مددگار آڈیٹر

(۳) عملہ کمرشیل ڈیپارٹمنٹ

ڈی بی ٹریور، او بی ای	چیف کمرشیل منیجر سکندرآباد
اے اے ہاڈگریو	ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ (شاہراہ)
جی ایچ خاں	مددگار کمرشیل منیجر "کلیمس" سکندرآباد
ایس ایل رنگے	مددگار کمرشیل منیجر "ریٹس" سکندرآباد
اے کے مشتاق	" " "

(۴) عملہ نقل و حمل

ایچ ای ولیمس	چیف ٹرانسپورٹیشن سپرنٹنڈنٹ سکندرآباد (رخصت پر)
اے ڈبلو واٹس	ٹرانسپورٹیشن سپرنٹنڈنٹ موومنٹ سکندرآباد
بروس ڈنلپ	" پرسنل "
ایس اے آر بلگرامی	"
آر حیدری	مددگار " "
اے ایچ برنٹ	" موومنٹ "
ڈی ایچ ہال	مددگار ٹرانسپورٹیشن سپرنٹنڈنٹ پرسنل سکندرآباد (رخصت پر)
پی ریمزے براؤن	" " "

(۵) عملہ انجینیری (کھلی پٹری)

آئی پی ڈیوس	چیف انجینیر اوپن لائن سکندرآباد
جے ان نندا	ڈسٹرکٹ انجینیر، حلقہ شرقی سکندرآباد
سی ایچ اے نیومین	ڈسٹرکٹ انجینیر (رخصت پر)
این آر کپور	" حلقہ غربی سکندرآباد
ای ولکنس	مددگار " " "
این سرینواس آیر	پرسنل مددگار چیف انجینیر
سی شیشاگیری راؤ	" " (ٹیکنیکل)
ایس یسین علیخاں	اسسٹنٹ انجینیر حلقہ غربی سکندرآباد
جی اے لوئس بادین	" " کارخاص

ایس ایم عالم	اسسٹنٹ انجینیر حلقہ شرقی کارخاص ٹیکنکل
ایچ جی بینگھٹ	منصرم ڈسٹرکٹ انجینیر حلقہ شمالی
ایس بدری ناتھ	اسسٹنٹ انجینیر "
جی این میک کارتھی	ڈسٹرکٹ انجینیر حلقہ شمالی، جالنہ
ٹی ای اومور	منصرم " سکندرآباد
پی اُلڈال	ڈسٹرکٹ انجینیر حلقہ شمالی، سکندرآباد

(۶) عملہ انجینیری (تعمیر) دفتر پیمائش

آر وی گر یگوری	چیف انجینیر تعمیر اودگیر
بی سی شافٹر	ایگزیکیٹو انجینیر پیمائش "
اے بالکرشن مدلیار	اسسٹنٹ انجینیر گیر وقار آباد بیدر لائن اودگیر

(۷) عملہ لوکو ڈیپارٹمنٹ

جی آر جی ہڈلسٹن	مہتمم لوکو وکیرج ورکس منیجر
ایف ای ہٹ	مہتمم ڈسٹرکٹ لوکو
اداپیچ ہور	" کیرج ودیگن
ای ٹی اسکریونیر	مددگار مہتمم "
ڈبلو جی نکولس	" " لوکو
جے ڈبلو ڈی گمر	" لوکو کیرج
جی ہاج	" "
جے ایف ایس میکڈانلڈ	" "

(۸) عملہ اسٹور ڈیپارٹمنٹ

ایف ہلنیز	مہتمم اسٹورز
جے ڈی ڈین	مددگار اسٹورز

(۹) عملہ طبی

ڈاکٹر ایس فلپ ٹیلر	چیف میڈیکل افسر
ڈاکٹر بی وی پلاریڈی	میڈیکل افسر

عہدہ داران فوج

افواج باضابطہ سرکار عالی

(١) کمانڈر

میجر جنرل نواب عثمان یارالدولہ بہادر ملٹری سکریٹری اعلےٰ حضرت

(٢) ڈویژنل اسٹاف

لفٹننٹ کرنیل جی ڈی	چیف آف دی اسٹاف
لا پی بیرسیفورڈ	
بٹالین لفٹننٹ کرنیل	کوارٹر ماسٹر جنرل
سی آر سی لین	
کپتان جی معین الدین	نائب کوارٹر ماسٹر
کپتان علاءالدین خان	مددگار چیف آف دی اسٹاف
لفٹننٹ احمد اشرف	منصرم ”
لفٹننٹ احمد محی الدین	مددگار ڈویژنل کوارٹر ماسٹر
لفٹننٹ محمد گوہر علی	اسٹیشن اسٹاف افسر
لفٹننٹ ایم اعظم حسین	مددگار ”
میجر نواب فیض جنگ بہادر	پرنسپل میڈیکل افسر
میجر نذیر الاسلام خاں	مسکیٹری آفسر
کپتان شمشیر مرزا	معالج حیوانات
کپتان نواب غازی جنگ بہادر	زائد ”

(٣) ”اے“ باتری توپخانہ گوشہ محل

میجر مرزا جیلانی بیگ	کمانڈنٹ
لفٹننٹ سید مسلم علی بلگرامی	اڈجوٹنٹ
لفٹننٹ سید ذکی ”	اے ڈی سی صدر اعظم بہادر، باب حکومت
سکنڈ لفٹننٹ ملک عبدالحمید	”
مرزا مہدی علی	”

(٤) ”بی“ باتری توپخانہ گولکنڈہ

میجر نظیر الاسلام خاں	منصرم کمانڈنٹ
کپتان سید ابوالقاسم	کمانڈنٹ وام (اے ڈی سی صدر اعظم بہادر باب حکومت

لفٹننٹ مرزا قادر بیگ	کوارٹر ماسٹر
" میر توفیق علے	
" سید محمد حسین	
سکنڈ " شفیق احمد	

(۵) فرسٹ لانسرز آصف نگر (امپیریل سروس)

لفٹننٹ کرنیل مرزا قادر بیگ	کمانڈنگ
سردار بہادر	
میجر ایم ایم بشیر	دوم کمانڈنگ
کپتان سی ایس سوبیہ	اسکواڈرن کمانڈر
لفٹننٹ جی ای کاکس	اسکواڈرن کمانڈر
" حبیب احمد	ایڈجوٹننٹ انسٹرکٹر
" محمد احمد اشرف	کوارٹر ماسٹر
" خواجہ محمد سعید	اردلی افسر صدر المہام فوج
" سلیمان معز الدین	
" محمد حمید اللہ	اسکواڈرن افسر
" مرزا نظام علی بیگ	"
" ایچ بیلی	"
سکنڈ لفٹننٹ شاہ نواز جنگ بہادر	
سب " عارف الدین	

(۶) سکنڈ لانسرز گولکنڈہ (امپیریل سروس)

لفٹننٹ کرنیل سیٹ یا علی مرزا	کمانڈنگ
میجر سید احمد الایدروس	دوم "
لفٹننٹ محمد حسن خاں	"
" آغا علی قادر حسن	اسکواڈرن کمانڈر
" جی چارریٹ	ایڈجوٹننٹ
" تاج احمد خاں	کوارٹر ماسٹر ڈویژنل
	سگنلنگ افسر
" محمد نظیر خاں	اسکواڈرن افسر
" قیصر مرزا بیگ	"
" بشیر الدین احمد	"
" حبیب زین العابدین	"
" عباس مرزا	"
" میر امام الدین	"
سکنڈ لفٹننٹ ناصر مرزا بیگ	

(۷) تھرڈ لانسرز قلعہ گولکنڈہ

میجر عبد الجبار خاں	کمانڈنگ
محمود حسن خاں	دوم "
لفٹننٹ محمد عمر دراز خاں	اسکواڈرن کمانڈر

لفٹنٹ میر محمد علے	اسکواڈرن کمانڈر
" قدیر بیگ	کوارٹر ماسٹر
" مرزا بسم اللہ بیگ	اسکواڈرن کمانڈر
سکنڈ لفٹنٹ سید زین العابدین	" افسر
" آرتھر چارسیٹ	اے ڈی سی کمانڈر
" محی الدین خاں	اسکواڈرن افسر
" مرزا یوسف علی بیگ	"
" جعفر علیخاں	"
" ذوالفقار علیخاں	"
" سید اسداللہ	

(۸) ٹریننگ اسکواڈرن ملاپلی

کپتان شیخ محمد بشیر	کمانڈنگ
کپتان وی بیلی	افسر کمانڈنگ اے ٹی سیکشن
لفٹنٹ امیر احمد	ایڈجوٹنٹ وکوارٹر ماسٹر
" توفیق علے	منصرم " "

(۹) سیدی باڈی گارڈ اعلیٰ حضرت،
صیف آباد

میجر سی این گرین	کمانڈنگ
کپتان ای لافرنیاس	دوم "

لفٹنٹ اے آر فیلین	ایڈجوٹنٹ وکوارٹر ماسٹر

(۱۰) فرسٹ انفینٹری گوشہ محل

لفٹنٹ کرنیل محی الدین خاں	کمانڈنگ
کپتان مرزا محمود بیگ	دوم "
لفٹنٹ محمد عنایت اللہ	ایڈجوٹنٹ
" سید صادق حسین	کوارٹر ماسٹر
سکنڈ لفٹنٹ عبدالعزیز رضوی	
" کمال الدین	
" پرتھی پت سنگھ	
" سیف الدین خاں	
" طاہر علی	
" محمد محی الدین	
" غلام دستگیر	
" عبدالصمد	

(۱۰) سکنڈ انفینٹری، چندر راے گٹہ

میجر سید ولایت حسین	کمانڈنگ
کپتان نارائن ریڈی	دوم "
لفٹنٹ حبیب احمد	ایڈجوٹنٹ
" سید محمد الا یدروس	کوارٹر ماسٹر

سکنڈ لفٹننٹ ایڈورڈ رکیٹس	

(۱۱) تھرڈ انفینٹری، سیف آباد

میجر عبدالصمد او بی ای	افسر کمانڈنگ
کپتان سید علی	دوم ″
لفٹننٹ سید افتخار احمد	ایڈجوٹنٹ
″ محمد علی احمد	کوارٹر ماسٹر
سکنڈ لفٹننٹ عثمان علیخاں	
″ ابراہیم بیگ	
″ اندرجیت سنگھ	
″ خواجہ معین الدین	
″ میر ممتاز علی	
″ عوض بن ناصر	

(۱۲) ٹریننگ کمپنی سیف آباد

میجر یوسف الدین	کمانڈنگ (رخصت پر)
لفٹننٹ حبیب حسن الدین	منصرم کمانڈنگ

(۱۳) گولکنڈہ انفینٹری، قلعہ گولکنڈہ

میر سید غوث	کمانڈنگ
کپتان حبیب علے	دوم کمانڈنگ
لفٹننٹ آغا محمد جعفر	ایڈجوٹنٹ
لفٹننٹ برج کشور سنگھ	کوارٹر ماسٹر

(۱۴) جمعیتہ نظم محبوب

میجر حبیب عبدالقادر	کمانڈنگ
کپتان سید بن سلیم بہادر	دوم ″
″ احمد بن جانثار یار جنگ بہادر	ایڈجوٹنٹ
سکنڈ لفٹننٹ محمد بن صالح	کوارٹر ماسٹر
″ حبیب صالح	
″ حبیب حامد	

(۱۵) باڈی گارڈ شاہزادہ والاشان، ملک پیٹ

میجر حبیب محسن	کمانڈنگ
کپتان میر سبحان علے	دوم کمانڈنگ
لفٹننٹ حبیب علے	ایڈجوٹنٹ
″ احمد علے	کوارٹر ماسٹر
سب لفٹننٹ عبدالجبار خاں	

(۱۶) اے ٹی ڈی سیکشن

کپتان وی بیلی	افسر کمانڈنگ

(۱۷) عملہ طبی فوج

میجر فیض جنگ بہادر	پرنسپل میڈیکل افسر (رخصت)

کپتان جے کے دستور	میڈیکل افسر ایس ایچ گوشہ محل
،، کے این واگرے	منصرم پرنسپل میڈیکل افسر
،، محمد اشرف الحق	میڈیکل افسر ،، ایس ایچ سیف آباد
کپتان جی ڈی کلارک	
لفٹننٹ پی ایس راج	،، فرسٹ لانسرز
،، تحسین حسین خاں	،، چندرائے گٹہ

لفٹننٹ گے	میڈیکل افسر ایس ایچ گولکنڈہ
لفٹننٹ ایم ورگیز	اسسٹنٹ سرجن ایس ایچ گوشہ محل
سب لفٹننٹ پی ایس تاراپور	منصرم میڈیکل افسر سکنڈ لانسرز
،، ڈی آر گجرالے	اسٹاف اسپتال
،، اے لے میفن	ایس ایچ گولکنڈہ
کے سی راٹھور	ایس ایچ چندرائے گٹہ

حیدرآباد ریزیڈنسی

برطانیہ کے شاہنشاہانہ اقتدار کی نمائندگی کرنے اور والیان ملک و برٹش گورنمنٹ کے مابین اہم مسائل میں سلسلہ قائم رکھنے کے لئے دوسری بڑی دیسی ریاستوں کی طرح حیدرآباد میں بھی ایک انگریز ریزیڈنٹ رہتا ہے پہلے اس ریزیڈنٹ کی حیثیت ایک سفیر کی تھی چنانچہ مسٹر ہالینڈ جو سب سے پہلے ۱۷۷۹ء میں اس خدمت پر مامور ہوے وہ سفیر ہی کہلاتے تھے اور انکے بعد انکے چند جانشین بھی اِسی لقب سے ملقب کئے جاتے رہے حتیٰ کہ سرکار نظام کی طرف سے ان انگریز سفراء کو خطابات بھی عطا ہوتے رہے۔ سب سے پہلا خطاب اس سلسلہ میں تیسرے انگریز سفیر کپتان جان کیناوے کو ملا جو "دلاور جنگ بہادر" کا تھا۔ اِن کے بعد کپتان اکیلیز کرک پیٹرک کو جو ۱۷۹۷ء سے ۱۸۰۵ء تک حیدرآباد میں انگریزی سفیر رہے نواب سکندرجاہ بہادر نے "نواب حشمت جنگ بہادر" کا خطاب عطا فرمایا۔ لیکن بعد کو نواب ناصرالدولہ بہادر اور ان کے جانشین نواب افضل الدولہ بہادر کے زمانہ میں انگریز سفیر کی حیثیت رفتہ رفتہ ریزیڈنٹ کی ہوگئی اور سرکار نظام کے انگریزی حکومت کے تعلقات بجاے مساویانہ ہونے کے شاہنشاہ اور باجگذار کے ہوگئے۔ جس وقت نواب نظام علی خان بہادر نظام دوم کے وقت میں ٹیپو سلطان کو انگریزی اور حیدرآبادی فوجوں نے ملکر شکست دی ہے اُسوقت ان دونوں حکومتوں میں بالکل مساویانہ

حیثیت کا معاہدہ ہوا تھا اور میسور میں جو حکومت قائم کی گئی اُس پر انگریزی حکومت اور سرکار نظام کے مساویانہ شاہانہ اقتدار کو قبول کیا گیا تھا لیکن اب پچھلے تمام معاہدے کالعدم ہو گئے ہیں اور مملکت حیدرآباد کی سیاسی حیثیت ہندوستان میں دوسری بڑی دیسی ریاستوں کی طرح ہو گئی ہے فرق صرف وسعت مملکت اور حکمران وقت کے ذاتی اثر و اقتدار کا ہے۔ اور اسی امتیاز کی بنا پر مملکت حیدرآباد کے وزیر اعظم کو انگریزی حکومت کی طرف سے "ہز اکسلنسی" لکھا جاتا ہے جو صرف آزاد ممالک کے وزرا کیلئے مخصوص ہے۔ اسی طرح اس مملکت کے وزیر اعظم کو وہ خطابات اور اعزازات حاصل ہوتے ہیں جو بڑی دیسی ریاستوں کے حکمرانوں کو ملتے ہیں۔ عملی حیثیت سے برطانیہ اور حیدرآباد کے تعلقات کا انحصار زیادہ تر انگریز ریزیڈنٹ کی شخصیت پر ہے اور یہ امر موجب مسرت ہے کہ موجودہ ریزیڈنٹ آنریبل مسٹر کینز کی اعلیٰ فراست اور معاملہ فہمی سے یہ تعلقات بہت خوشگوار ہو رہے ہیں، اور سابقہ دور کی اکثر سیاسی رنجشوں کا بہت بڑی حد تک ازالہ ہو گیا ہے۔ خدا کرے یہی حالت ہمیشہ قائم رہے۔

عُہدہ داران ریزیڈنسی

آنریبل لفٹنٹ کرنیل ٹی ایچ کینز، سی ایس ای، سی آئی ای سی جی میکی	ریزیڈنٹ بہادر زائد جج عدالت ریزیڈنسی

سی ال کور فیلڈ

میجر ایچ جی رپوٹ کارنیک

ای سی آٹو

رسالدار کونسل سنگھ بہادر

میجر ایچ جی رپوٹ کارنیک

پی جے اینڈرسن

کرنیل جی ڈی فرنیکلن

ای جی ڈبلوا روین

آر ڈی لاسی اُوزان

جی بی ڈی پولین

ڈبلیو میکلو کلن

اے کے امنگاڈ

جی جے قریشی

دی ڈی چیلپا پلے

ایل ٹی ناولس

ڈبلیوسی ویکھم

کپتان ای اے میک اے فرنیکلن

سکریٹری آنریبل ریزیڈنٹ بہادر و
وشش جج

سکریٹری ریزیڈنٹ بہادر

مددگار سکریٹری ریزیڈنٹ بہادر و
مہتمم خزانہ ومہور

آنریری اے ڈی سی ریزیڈنٹ بہادر

مہتمم ریزیڈنسی بازار

دوم مجسٹریٹ علاقہ ریزیڈنسی حیدرآباد

ریزیڈنسی سرجن

اسسٹنٹ سرجن ریزیڈنسی اسپتال

مہتمم کوتوالی سکندرآباد

مہتمم حیدرآباد ریلوے پولیس

اگزیکیٹو انجنیر تعمیرات

سب ڈویزنل افسر تعمیرات

ڈسٹرکٹ واڈیشنل سشن جج

ڈسٹرکٹ منصف

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ریلوے پولیس

" ضلع "

مددگار میشر فوجی

برگیڈیر ایچ ای برین	ایریا کمانڈر
برگیڈیر اے ایف ہارٹلی	کمانڈنگ فورتھ کیولری بریگیڈ سکندرآباد
برگیڈیر ایچ ای برین	کمانڈنگ ٹویلفتھ انفنٹری بریگیڈ سکندرآباد
ہیوبرٹ آرتھر سیمس	صدر ناظم ٹپہ
ایچ ایم ریچرڈسن	صدر عامل ٹپہ

فہرست قیمتوار

تاجر و اہل حرفہ

جنرل مرچنٹس

بلدہ حیدرآباد

پرمانند ٹھاکرداس، افضل گنج

ایم ہدایت اللہ، سالار جنگ بلڈنگ

فضل حسین اعظم علی، 〃 〃

سید ابراہیم سید حسین، 〃 〃

محمد اعظم معین الدین، 〃 〃

ایس آر حسینی، 〃 〃

حاجی محمد 〃 〃

حاجی قربان حسین عبداللطیف، عثمانیہ بازار

احمد حسین ولد محمد ابراہیم، سالار جنگ بلڈنگ

حاجی بدرالدین، سدی عنبر بازار

بی جی۔ جیلگی، پتلی باؤلی

ایم ڈی دتا تریہ اینڈ کمپنی ریزیڈنسی بازار

جی کوٹی ویرنا اینڈ سنس اسٹیشن روڈ نام پلی

ملا فدا علی شیخ فخرالدین اینڈ کمپنی سدعنبر بازار

کوڈارپو لکشمن نرسیا، عثمان گنج

محمد احمد اینڈ سنس، گلزار حوض

حاجی محمد یوسف علی، عثمان گنج

ذاکر اینڈ کو، چھتہ میاں بازار

سید احمد علی تاجر، بازار عیسیٰ میاں

سی۔ انند، 〃 〃

جی۔ ارہت برادرس، 〃

یونیورسل اسٹورس، عابد بلڈنگ

کاٹیج انڈسٹریزسیل ڈپو، توپ کا سانچہ

انٹرنیشنل جنرل اسٹورس، عابد روڈ

اے۔ اے۔ حسین اینڈ کو، فینسی مارکٹ، 〃

عبدالکریم جوہری، عابد روڈ
محمد یونس، "
چھوٹا لال اینڈ سنس، "
میر حسین اینڈ سنس، مصطفےٰ بازار، چادرگھاٹ روڈ
ہزاری لال، عابد روڈ

سکندرآباد

پی۔ ایچ۔ اوگرے کمپنی، جیمس اسٹریٹ
جے۔ اے کریم، "
انڈین انڈسٹریل، "
ایس۔ ایم۔ کریم، "
مولٰنا اینڈ سنس، "
ایس اے۔ عمر، واحد اینڈ جنرل مرچنٹ، "
جنرل کمرشیل ایجنسی، چل کل گوڑہ
رام کرشن اسٹورس، سکندرآباد
خان بہادر علاء الدین اینڈ سنس
اسپنسر اینڈ کمپنی کارتوس سگریٹ جنرل مرچنٹ
الیگزنڈرا روڈ
وائی اس پر پودی اینڈ سنس،
آکسفورڈ اسٹریٹ

جان پائیل اینڈ کمپنی، پارک اسٹریٹ
ڈی۔ ایل مہتا، پارک اسٹریٹ
اے مستنا اینڈ سنس، "
جے ان اڈویرشا اینڈ کمپنی "
یامن شالورو جی سورتی "
حاجی موسیٰ جنرل مرچنٹ، جنرل بازار
ایس، ایم کریم " "
کے وی چیٹی، " "
رام سوامی " "
ایس فضل الدین اینڈ برادرس، "
پی سریش اینڈ کو، "
این ایم رامیا، "
محمد خواجہ میاں اینڈ سنس، "
لالہ نرائن پرشاد، "
محمد عثمان اینڈ سنس، اسٹیشن روڈ
الیف ایکس ڈی سوزا اینڈ سنس،
مارکٹ اسٹریٹ
این۔ بالیا اینڈ سنس، مارکٹ بازار
ساپاکانتی ہنومان، ایجنٹ مصنوعات ملکی، "

حاجی محمد یوسف علی، مارکٹ بازار

مہیدک

جلال الدین، سنگاریڈی

اسمعیل خاں، "

گلبرگہ شریف

محمد مخدوم صاحب، سوداگر

اسمٰعیل، "

محمد حسین، "

جمال الدین ملان، "

حاجی محمد عمر، "

نور محمد سیٹھ، "

حاجی حیدر، "

سید احمد، "

عبد الغنی، "

محمد اسمٰعیل گولکنڈی، "

حاجی عبدالرزاق منیار "

محبوب نگر

حاجی محمد عُمر

عثمان خانصاحب

موٹارام لچھمی نارائن

عطار محمد حسین

رامناتھ کشن داس

غلام غوث خان

ظہور اینڈ کمپنی

بیدر شریف

محمد یٰسین سوداگر

محمد ملتانی سوداگر

نلگنڈہ

غلام حسین، محلہ چوراہ

شیخ حسین محلہ باہر پیٹھ

جعفر خاں محلہ چوراہ

صدیق خاں، سرائے میر عالم

پربھنی

عبدالکریم چاند صاحب جنرل مرچنٹ

بیڑ

نورالدین، جونا بازار

چند ولال، "

اناجی رام کشن

شیخ چاند کٹلری مرچنٹ

طیب بھائی نور الدین جنرل مرچنٹ

ورنگل

الاڑی کیداری، چورستہ مسجد عثمانیہ

ویپنے پلی رنگیا ساہو ،، ،،

دی جنرل اسٹور ،، ،،

یادم کشٹیا ساہو، رامناتھ پیٹھ

کوڑی کنڈلہ سری ٹیلم ساہو، ،،

عباس علی، ،،

پی کے پٹیل اینڈ سنس ،،

راؤ وینکیا ساہو ،،

کتے پلی کٹا ملیا ساہو ،،

گرمل کوڈنڈ رامیا ساہو ،،

گرمل نرسنگم گاری رنیا، ،،

محمد غوث، چورستہ مسجد عثمانیہ

محمد ابراہیم، ،، ،،

محمد افضل ،، ،،

نیتی ونکیا ،، ،،

گنڈہ متی لنگم ،، ،،

دیو نوری وشیو نادھم ساہو، رامناتھ پیٹھ

راچندریا ساہو، ،،

کنڈورو وینکٹ راجم ساہو، اسٹیشن روڈ

ردارام نادھم ساہو، ،،

نوکا راجیا گاری ناگیا ساہو ،،

ھیجیۓ نوریا کمپنی ،،

ہنمل ہری کشن ساہو، ،،

سری کشن چینی لال، ،،

نور علی عبد اللہ سیٹھ، ،،

خوجہ علی محمد قاسم سیٹھ، ،،

طوطارام چندرم ساہو، انتصار گنج

دیوان بہادر سیٹھ رام گوپال لچھمی نارائن

پچوسری ہری ساہو، چورستہ مسجد عثمانیہ

نوٹانرسیا ساہو، بشیر گنج

ہرا چند پونم ساہو، ،،

دیوا ہتمیا ساہو، بشیر گنج

تار محمد جانو سیٹھ، ،،

ہاشم ابراہیم سیٹھ ،،

حاجی یوسف علی محمد ،،

برھما دیوا چندریا انندم ساہو، بشیر گنج
ونگنڈہ پلپیا ساہو، ״
اڑپلی وینکیا غلام یزدانی ״
کٹکم نرسیا ساہو، ״
الوکہ گوبندو ساہو، ״
یلائے نرسیا ساہو، ״
گگڑتپ بچیا ساہو، ״
پولہ وینکٹ پاپیا ساہو، ״
سمدرلہ نرسیا ساہو، ״
وجنے پلی وینکٹ رامیا گاری ونرسیا ساہو، ״
محمد اسمٰعیل کینی، بشیر گنج
جومرلال سورج کرن ساہو، بشیر گنج
مڑوری راجیا ساہو، ״
گنوّدی کنٹم ساہو، ״
اڑگوڑی سیوا لنگم ساہو، ״
پنگنڈو شیونادھم ساہو، ״
بھیم راج رام دیال، ״
بی جی نرائن، ״
بی جیٹھ مل مارواڑی، ״

ارکلہ نرسیامنی لنگم، بشیر گنج
سری رنگم بالیا، ״
ویملہ رام کشٹم، ״
بلم وینکٹ کشٹیا، ״
اوپل سواچند میریا ״
انمکوری سوما لنگم ״
رادھا کشن مدن گوپال ״
بی بالکشن مارواڑی، ״
مارارپ نارائن ساہو ״
سدی سٹی نرسمہم ساہو، ״
سری نواس مہادیو، ہنمکنڈہ
نحقو لال، ״
رام سنگ، ״
بالیا، ״
کادیٹی بابو، ״
درہ گیا ״
ونکیا، ״
چنا سوامی، ״
ورنگل جنرل اسٹور، ورنگل

کارخانہ جات پارچہ بافی

بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد

کارخانہ ریشمی کھادی وریشمی کپڑے،
متصل عزیز کمپنی ترپ بازار حیدرآباد
دیوان بہادر رام گوپال ملز، سکندرآباد
کلاتھ مینوفیکچرنگ کمپنی
عثمان شاہی ملز، توفیق ویلا
حیدرآباد سپننگ اینڈ ویونگ ملس لمٹیڈ وول گوڑہ

اورنگ آباد

اورنگ آباد ملز محدود
دوراسوامی آیر، 〃

میدک

پٹو گیر نارائن، سنگاریڈی
پٹو گیر پانڈورنگم، اوپر بازار، سنگاریڈی
کارخانہ پارچہ بافی سرکار عالی، 〃
میسورام رنگیہ، سدی پیٹ

گلبرگہ شریف

محبوب شاہی گلبرگہ ملز محدود
ملیہ فرنگی فیکٹری، شاہ پور
رامنہ مرگی فیکٹری، 〃
بھومنہ گوگی فیکٹری، 〃
ٹمپا منوتر، 〃 〃
سرن اپا فرنگی 〃 〃
لاڈن صاحب فیکٹری، عادل پور شاہ پور
سیدا پا دھوتری گوگی، شاہ پور
سیدا پا ترتابن، گوگی، 〃
عمادالدین حاجی، 〃

ناندیڑ

عثمان شاہی ملز محدود

رائچور

ناگر ملا، گنگاوتی
ملا پو دوراپا 〃
سدل گٹی چین اپا 〃
گڈومل اپا 〃
حاجی شاہ علی میاں عالم پور

معین الدین، عالم پور

عبدالرحمن، عالم پور

حاجی محمد ابراہیم، عالم پور

پارچہ فروش

بلدہ حیدرآباد

لون کرن ٹھنڈے رام، نیا پل افضل گیٹ

موجی رام بسنتی لال، سالار جنگ بلڈنگ

رام نرائن لال ہیرالال، ″

اندرجیت رام جس، مٹی کا شیر، چارکمان

معین الدین، پتھرگٹی

آر۔آر۔ گوپال، ″

کرم بھائی ابراہیم بھائی، مل اونرس، پتھرگٹی

آر۔آر جیون لال، وپرتی بلڈنگ، پتھرگٹی

سید حسین روشن علی، پتھرگٹی

محمد یونس اینڈ سنس، عابد شاپ

رام بخش چند، لارڈ بازار

ملا محسن علی ″

تنگا سوامی، بازار عیسی میاں

تنگا سوامی پوچم، ″

محمد قاسم خواجہ معین الدین، بازار عیسی میاں

آڈمس سن برج، عابد بلڈنگس

سودیشی اسٹورس، ″

بنگلور وولن کاٹن اینڈ سلک ملز ″

سکندرآباد

ناگپور مل ایجنسی، جیمس اسٹریٹ

یوسف عبدالکریم، ″

رام گوپال لچھمی نرائن ″

سیٹھ جمنا دھر پوتدار، ایجنٹ ٹاٹامل ″

مرلی دھر گوپی کشن، ″

پٹالے بابوجی بالارام، ایجنٹ ملیگاؤں ملس

تمباکو بازار

آر۔ کونڈیا، ″

کیلاس ایریا، ″

بلائے جگدیس ایریا، ″

سکرن رام گوپال دیوان بہادر، تمباکو بازار
پدوٹوردیرنا، ایجنٹ سکندرآباد کاٹن ملس
گنگا بشن موہن لال، ″
آرسی نرائن، پارچہ ریشمی پوچم پلی وغیرہ ″
امن بوچھمپا، ″
سید صاحب، جنرل بازار
ٹی راجو مدلیار اینڈ سنس، مارکٹ اسٹریٹ
پالکن سینیا، جنرل بازار
ردائی راجنا گشٹیا، ″
ٹی وینکٹشور، اسٹیشن روڈ
انڈین انڈسٹریلس نمبر ۳۱ جیمس اسٹریٹ

اورنگ آباد

دیویداس، چوک
محبوب خاں، ″
تصدق حسین، ″
شیشمل بجتاورمل، بلدہ
محمد وزیر محمد حبیب، کارخانہ ہمرو مشروع و
جامہ وار، محلہ نواب پورہ
محمد عبدالقادر ولد بڑے صاحب ″

محمد عبدالمجید خاں، محلہ نواب پورہ
محمد عبداللطیف خاں، ″

میدک

گاوے پانڈو، سنگاریڈی
میاٹرم رادھیا، ″
راجیا، ″
یلچال ناگیا، ″
کوراگائل یکپا، ″
راملو، ″
گرپادم، ″
گنڈلہ پلی سیونا، ″
حسینی میاں، ″
محمد لیسین، ″
محبوب علی، ″
سراج الدین، ″

نظام آباد

محمد امین، بڑا بازار
گنڈل گنگارام، ″
کورٹ پلی وینکوبا نائک ″

یلگنٹی رنگیا، بڑا بازار
سید علی سید عبدالواحد، بڑا بازار
سید معین الدین کٹوراجنا، ٫٫
دتاتری وینکٹیش نائک، ٫٫
سید قادر ٫٫
ولی محمد حاجی موسی میاں، محبوب گنج

گلبرگہ شریف

شیشا ساہو، پارچہ فروش

محبوب نگر

وزیر علی سوداگر
چنوکر میا،
ٹیگنال ناگنا،
ناگلی گار لی بلیا،
عبدالرحمن ایوب
کنکے شنکریا
کنکے سنگیا،
پودی بلیا،
کردنہ حسین،
کردنہ فنال محمد،
صاحب حسین،
ملٹے چنیا،
باسکار چناونکوبا،
فنال محمد کلاں،

بیدر شریف

سید اشفاق حسین مقبول حسین،
محمد عزیز خاں،
مکرم خاں،
خواجہ صاحب،
شیخ احمد،
سردار علی،
اٹھوبا بچہ کوٹی،
لچھمیا بچہ،
عبدالحق،
سنگیا گادگی،
بالارام گلفروش
اسمٰعیل سیٹھ میمن

بیئر

عبدالواحد،

جمال الدین،
شہاب الدین،
عبدالعزیز
علاء الدین، محبوب گنج
بالے صاحب جانمنیاں،
ملنکار جنگ علی، محبوب گنج
رنگنا تھ ایکنا تھ ''
بھیماجی گنگارام ''
گنگارام اتریا، ''
جاں میاں بالے میاں، مومن پورہ
سید کریم،
دگڑو سنگھ،
گوبند راؤ،
کونڈی باجین،
جمال الدین،
چاند صاحب،
بنے صاحب،
سردار احمد،

--:--

ورنگل

اکارپ چنیا ساہو، نیا بازار
علی محمد ہاشم سیٹھ ''
اکارپ نرسنگھم ساہو، ''
گرمل پاپیا گاری گورنڈا میا سوری ''
سویکرن رام گوپال، چوراستہ عثمانیہ مسجد
جیٹ سنگم نرسنگھم ساہو کھتری ''
گنڈہ ستی سنگم ساہو ''
الاڑی ناگیا گاری کیداری ساہو ''
چلپوری لنگیا لنگم ساہو، محلہ رامنا پیٹھ
گرمل نرسنگم گاری جگناد ھم سوری ''
گرمل نرہری سوری ''
عبدالرحمٰن ''
محمد شرف الدین ''
الاڑی کیداری، چوراستہ مسجد عثمانیہ
گورنٹلہ وشوانا تھم ساہو، ہنمکنڈہ
گورنٹلہ وینکیا ساہو ''
آئینا پاپنا ''
محمد اکبر، ''
اسد اللہ، ''

موٹر و سامان موٹر

بلدہ حیدر آباد

عبد الغفور موٹر ورکس، چمن گولیگوڑہ
کرشنا موٹر ٹیکسی، رسالہ عبد اللہ قدیم
امیر الدین، موٹر ٹیکسی، سیف آباد
فدا علی، سدی عنبر بازار
نوروز جی موٹر سروس، چمن گولیگوڑہ
احمدیہ موٹر ورکشاپ، 〃
یونین موٹر سروس، 〃
لالتا دیوی اینڈ کمپنی، 〃
ہنومان برادرس، 〃
رضا موٹر ٹیکسی، اسٹیشن روڈ نام پلی
جعفر موٹر ٹیکسی، چار مینار
خورشید موٹر ٹیکسی کمپنی، شنکر باغ
سعادت موٹر ٹیکسی کمپنی، چار مینار
شریف موٹر ٹیکسی کمپنی، لاڑ بازار
قومی موٹر ٹیکسی کمپنی، اسٹیشن روڈ نام پلی
اے۔ اے چمپین پٹرول سپور، ترپ گیری

عثمانیہ ولکنائزنگ کمپنی، گولیگوڑہ
فائر اسٹورس برادرس، پتلی باولی
گولکنڈہ گیراج، ریزیڈنسی بازار
ایشیاٹک پٹرول کمپنی، نام پلی
سی ایم آر لا اینڈ سنس، ریزیڈنسی بازار
رگھوناتھ موٹر ٹیکسی، 〃
اسلامیہ موٹر ٹیکسی کمپنی، شنکر باغ کنٹہ روڈ
سہراب برادرس، گلباغ، ترپ بازار
توفیق برادرس، 〃
حیدر آباد آٹو موبائلس، عابد روڈ
نیشنل ولکنائزنگ ورکس، 〃
دکن آٹو موبائل انجنیرس، توپ کا سانچہ
ریڈی آٹو موبائلس، عابد روڈ
حیدر آباد موٹر آئل کمپنی، 〃
سید امیر علی، 〃

سکندر آباد

ٹی۔ اے۔ نٹسن اینڈ کمپنی، کربلا میدان

لنڈن موٹر ورکس، کربلا میدان
آسٹن سروس اسٹیشن، "
ایمپائر موٹر ورکس، جیمس اسٹریٹ
مدراس سائیکل و موٹر مارٹ، "
سیلس فورڈ سروس، "
انجینرنگ اسٹورس اینڈ کمپنی، "
مستری ایجنسی کمپنی، "
موٹر ورکس، "
پی آر ابھاکر اینڈ کمپنی، "
ڈاج برادرس موٹر کارس، "
ڈاج برادرس اپر و ور سروس، "
آٹو گیراج، "
آٹو سپلائی کمپنی لمیٹیڈ، "
وزیر سلطان اینڈ کمپنی، "
بمبئی سائیکل اینڈ موٹر ایجنسی، "
چیلنج ولکنائزنگ، "
ایس۔آر۔ اینڈ سن، سانڈرس روڈ
پی بالارام شرف الدین، جیمس اسٹریٹ
ہرمزجی اینڈ کو، پریڈ

باتاجی اینڈ سنس، جیمس اسٹریٹ
آرایم اولیادی، پرانی کارین الگزینڈر روڈ
جونس پی اینڈ اے اینڈ سنس، فینٹ کار،
اکسفورڈ اسٹریٹ
فریدی ٹیکسی کمپنی "

میدک

جلال اینڈ برادرس، سنگا ریڈی
تاج اینڈ کمپنی "

نظام آباد

اسحق اینڈ کمپنی، مارکٹ
جی نرسملو نائیڈو، محبوب گنج

محبوب نگر

سنورامنا، پٹرول ایجنٹ
سرینواس راؤ، پٹرول ایجنٹ

بیدر شریف

عبدالرحمن خاں، پٹرول ایجنٹ

بیڑ

سردار خاں موٹر سروس،
ظفر پٹرول ہاؤس،

ورنگل

یوسف نتھو سیٹھ، تاجر موٹر

اکارب چینا سیٹھ تاجر پٹرول ״

برھما شیل کمپنی ڈپو، اسٹیشن روڈ

اسٹینڈرڈ آئیل کمپنی ڈپو، لشیر گنج

لچھمی کانت راؤ، ہنمکنڈہ

کے کشن راؤ

اے سی سیکرن

اے کے نارائن سوامی ״

حیدرآباد موٹر اینڈ آئیل کمپنی ״

بائیسکل

بلدہ حیدرآباد

حفاظت حسین احسان حسین، رسالہ عبداللہ قلاکم

کرشنا سائیکل اسٹورس، چمن گولیگوڑہ

بھارت سائیکل ورکس، گولیگوڑہ

گولڈن کمپنی ״

ایچ محمد اینڈ کمپنی، ریذیڈنسی بازار

دی سٹی سائیکل مارٹ، چھتہ میاں بازار

دی سنٹرل سائیکل مارٹ ״

پی۔ ڈمیان اینڈ سنس، عابد روڈ

سکندرآباد

دکن سائیکل ورکس، کربلا میدان

ویلنگٹن سائیکل کمپنی، جیمس اسٹریٹ

رین لمیٹیڈ، میچلن ٹائر و ٹیوب ״

مدراس سائیکل اینڈ موٹر مارٹ جیمس اسٹریٹ

اسحق سائیکل مارٹ ״

کرشنا سائیکل اسٹورس ״

بنگال سائیکل ایجنسی، پارک اسٹریٹ

اورنگ آباد

ایم اے رشید سائیکل مرچنٹ صدر بازار جالنہ

نلگنڈہ

جعفر خاں، محلہ چوراہ

محسن بن صالح ״

عبدالمجید خاں ״

غلام محی الدین، محلہ قاضی

انباجی لچھمی نارائن، محلہ گڑھی

غلّہ وکیرانہ

بلدہ حیدرآباد

انجمن امداد باہمی جمہوریہ، رسالہ عبداللہ قدیم
کوڈاراپو لکھشمی نرسیا، عثمان گنج غلّہ بازار
سنیارام رام گوپال، "
گویند گوپال، "
مریال رام لنگم، "
ویجال لچھمیا، "
ہراری مل جگناتھ، "
اسلامیہ جنرل اسٹورس، سدی عنبر بازار
کھیم چند کشن لال، مہاراج گنج غلّہ منڈی
دیوی چند اُتم چند، "
کشن لال رامچندر، "
ایرانند رام سکھ، "
نانک رام اننت رام، "
تمی مُلیا، "
رام گوپال دامور، محبوب گنج
جیٹھ مل گنگا بسل، "

داؤد عبداللہ، بیگم بازار
رامناتھ رام لال، "
رام دھن کشن لال، "
حمید اینڈ کمپنی، حیدرآباد اسٹورس گلبانی ترپ بازار
سکھدیو میگراج، عابد بلڈنگس

سکندرآباد

وائی۔ ایس۔ پرپودی اینڈ سنس، پارک اسٹریٹ
چندارا جنا، حسام گنج
ٹی بالکشن جی، "

اورنگ آباد

ڈنڈیگل جود شریا، حسام گنج
سیٹھ بھائی ہرجی نان جی بیوپاری کیرانہ،
مونڈہ جالنہ

نظام آباد

جے نارائن جیت مل، محبوب گنج
جے نارائن گنگا بشن، "
رائے بہادر ہنسی لال ابیر چند، "

وٹھل ریڈی رنگاریڈی، محبوب گنج
نپلی نرسلو، 〃
ولی محمد حاجی موسی میاں، 〃
پارسی سیونا کنا بھومنا، 〃
کوٹارا جنا، 〃
گوردھن لال گوکل داس، 〃
حسن تار محمد، 〃
سیونارائن لادورام، 〃
بٹورامیا لچھیا، 〃
وامن داس کیمپنی، 〃
لچھمن چند موتی چند، 〃
اوپل گنٹیا بسویا، 〃
بال کشن ہری کشن، 〃
بنکٹ لال بھدری نارائن، 〃
باسٹی دیوتا، بڑا بازار
پاسٹی راجنا، 〃
بھدری نارائن بنسی دھر، 〃

بیدر شریف

اٹھل داس مارواڑی
ابوپارا گیا،
ایرسٹی چندہ،
ارجن اپاپولہ،
بھدر پا بچہ،
ایر بھدرپا پٹیل،
جے نرائن مارواڑی،
بجرنگ سنگھ راجپوت،
شرنپا کھینی،
گڑپا توگاؤں،
ناگن بند رنگو با نائیک،
ٹوٹپا تاندور،
گنڈپا گادگی،
ناگیا گادگی،
ایرسٹی کھپل،

بیٹر

مہتاب خاں سوداگر کیرانہ
دین محمد، 〃
عیوض، 〃
راما، 〃

بھگوان، سوداگر کیرانہ
مانک چند تارا چند، 〃

ورنگل

جے نرائن شام سندر ساہو، ہنمکنڈہ
گھانسی رام جگناتھ ساہو، 〃
دیوی لال پھلاری نارائن ساہو، 〃
جگناتھ جی شام سندر ساہو، 〃
گیندا لال جگناتھ ساہو، 〃
سیتارام چندر ساہو، 〃
رامچندر مارواڑی، 〃
گھانسی لال، 〃
نتھومل موتی لال، 〃
موہن لال گتہ دار، 〃

ماداریب سائنا ساہو، اہنمکنڈہ
ہنمیا، 〃
برھما دیول پاپیا، 〃
گنڈا سرویا، 〃
گنڈرامیا، 〃
راجہ لنگم، 〃
سریہ سدیا، 〃
پاپنا، 〃
اپتی راجلو، 〃
گورنٹلہ راجیا، 〃
بلورامیا، 〃
سیتیا، 〃

ہوٹل وریسٹران

بلدہ حیدرآباد

سندرشن برہمن ہوٹل، افضل گنج
کراچی ریسٹران، 〃
ٹی سنڈیکیٹ، جونیاپل، افضل گیٹ
حبیب ریسٹران، 〃

میسور برہمن ہوٹل، گولیگوڑہ
گجرات ہندو لاج، ریزیڈنسی بازار
کلکتہ ریسٹران، چمن نیاپل
گرینڈ انپورما لاج، ریزیڈنسی بازار
عزیز اینڈ کو، ترپ بازار

ممتاز اینڈ برادرس، کنفکشنرز، دارالشفا
مقبول رسٹران روبرو آبدار خانہ عبدالغفور
فتح سرائے، نام پلی
سعیدیہ ہوٹل، نام پلی
شاخ عزیز کمپنی عابد روڈ
جان اینڈ کمپنی، ناشتہ وشراب، عابد روڈ
ویکاجی ہوٹل ورسٹران، کوٹھی نواب محسن الملک

سکندر آباد

پرسی ہوٹل، الگزینڈر اروڈ
یونیورسل پریا ہوٹل مقابل سول ہسپتال
مانٹگومری ہوٹل، پارک اسٹریٹ
کاشی انند بھون رسٹران، اسٹیشن روڈ
نیومین اینڈ کمپنی کنفکشنرس،
امپریل رسٹران، اسٹیشن روڈ
کالکا لنچ ہاؤس، ″
شاہ پور مسلم ہوٹل، مارکٹ بازار
اسپنسر کمپنی
جے اے کریم، ناشتہ وشراب جیمس اسٹریٹ
جیمس ہوٹل جیمس اسٹریٹ

میدک

امیر ہوٹل، سنگاریڈی
ہندو ہوٹل، ″

نظام آباد

شیخ علی عرف علو، محلہ مارکیٹ
محمد عبدالرحمان، ″
گلاب سنگھ، محلہ اسٹیشن
دستور جی اینڈ کو محلہ مارکیٹ

محبوب نگر

بدرین سعید ہوٹل،
عثمانیہ ہوٹل،
ہندو ہوٹل،
ریڈی ہوٹل،

ورنگل

سوا شنکر ویلاس، بیٹ بازار
شنموگہ ویلاس، نیا بازار
بلاری چینا قریب مسجد عثمانیہ
اسلامیہ ہوٹل، نیا بازار
گنپی بائی کنیا ہوٹل، ″

کرشنا ویلاس ہوٹل، اسٹیشن روڈ

عبداللہ بن یوسف، چوراستہ ہنمکنڈہ

وزیر خاں، 〃 〃

احمد حسین، 〃 〃

شنکریا ہوٹل چوراستہ ہنمکنڈہ

سبرامنیم، 〃 〃

سبیا، 〃 〃

وشواناتھم 〃 〃

سیتیا، چوراستہ ہنمکنڈہ

بیڑی و سگرٹ و تمباکو

بلدہ حیدرآباد

شاہ جنٹلمین بیڑی، سدی عنبر بازار

سید یعقوب علی، سگرٹ، چمن گولیگوڑہ

سگرٹ فیکٹری نارائن گوڑہ

غبارہ مارک بیڑی، چھتہ میاں بازار

پی کے مدلیار، سگار مرچنٹ 〃

گولکنڈہ سگرٹ فیکٹری، حیدرآباد

کارخانہ عثمانیہ بیڑی 〃

دکن اسموکنگ امپوریم، عابد بلڈنگس

سکندرآباد

کپوسوامی مدلیار، جیمس اسٹریٹ

جی۔ کے۔ مدلیار اینڈ کمپنی، 〃

امپیریل ٹوبیکو کمپنی لیٹیڈ، آکسفورڈ اسٹریٹ

اورنگ آباد

سید یٰسین اینڈ کو جوہر تمباکو برائے پان،

جالنہ

نظام آباد

غلام احمد تارا بیڑی فروش، اوپر ٹیکری

کشن لال ہرچرن لال، بیڑی فروش محلہ اسلامیہ

کشن لال ہری جیون، 〃 بڑا بازار

گلبرگہ شریف

شیخ حسن احمدی، کارخانہ بیڑی، یادگیر

پیر بادشاہ، 〃 〃

عبدالکریم شیخ داؤد 〃 〃

بنی پان والا، یادگیر
عبدالرسول نئی کل
کلو رحسن، "
سید حسین کارخانہ بیڑی، نونت گڈہ، یادگیر
عبداللہ کارخانہ بیڑی، یادگیر
عبدالغفور، "

نلگنڈہ

غلام جیلانی، محلہ چوراہ
سید سلیمان، محلہ بی عاشور خانہ
بادشاہ صاحب، محلہ چوراہ

ورنگل

گنپا لنگپا ساہو بیڑی فروش، محلہ رامنا پیٹھ
کمراویلی ویراملو ساہو، " "
گورنٹلہ اچھپا لنگم ساہو، " "

نیاز حسین خاں، چوراستہ مسجد عثمانیہ
پلو ربوچی راملو ساہو، بشیر گنج
عبدالرحمن، ریلوے گیٹ
عبدالقادر، نیا بازار
بابو ریڈی اینڈ کو، ہنمکنڈہ
وشوا ناتھ راؤ، "
محمد اکبر، "
لچھمن سنگھ، "
عبدالحمید، "
رام سودیا، "
ویرا وینکٹی، "
شیخ احمد، "
سید امجد، "

سوڈا واٹر فیکٹریاں

بلدہ حیدرآباد

ڈالٹن اینڈ سنس، گلباغ ترپ بازار
علاء الدین سوڈا واٹر فیکٹری
شفیق الحسن خاں گلباغ ترپ بازار
اے۔ عابد اینڈ کو،
ایریٹیڈ واٹر فیکٹری، "

سکندرآباد

اے۔ بیستا اینڈ سنس،

اسپنسر اینڈ کو محدود،

الہ دین اینڈ سنس محدود

شیرینی و حلوا

بلدہ حیدرآباد

اکرام علی عبادت علی، پتھر گٹی

ست نراین سوراجمل، ״

قادر بھائی، ینو بلڈنگ ״

بالاجی بنکٹ لال، سدی عنبر بازار

ست نارائن نرسنگھ بان، حسینی علم

سکندرآباد

آتمارام کنفکشنرس، جیمس اسٹریٹ

دیوی دین بجرنگ لال، مارکٹ بازار

جان پائیل اینڈ کو، کنفکشنرز

بیٹر

جمن لال حلوائی

سوناجی، حلوائی

ساہوکارہ

بلدہ حیدرآبا

لالہ نیت رام رام نارائن بنکر وجوہری

گلزار باغ

اندھرا بنک لمیٹیڈ، ریزیڈنسی بازار

جی رگھوناتھ مل بنکر، عابد روڈ

امپیریل بنک لمیٹیڈ کاچی گوڑہ

رائے بہادر بنسی لال امیرچند، ساہوکار

ریزیڈنسی بازار

سنٹرل بنک آف انڈیا ریزیڈنسی بازار

گھاسی رام تاراچند، چارکمان جوہری بازار

رامابج داس، بیگم بازار

گرہتھری لال اینڈ سنس، عابد روڈ

رائے صاحب رام لال ہری گوپال داس سیٹھ
ریزیڈنسی بازار

سیتارام رام نرائن، بڑا بازار

کواپریٹیو ڈومینین اسٹیشن روڈ نامپلی

نارائن لال بنسی لال سیٹھ، ریزیڈنسی بازار

عثمانیہ صرّاف خانہ، فتح میدان

رام دیال گھانسی رام سیٹھ، محبوب گنج

سکندرآباد

سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹیڈ، جیمس اسٹریٹ

امپیریل بنک آف انڈیا، شاخ سکندرآباد

دی انڈین فیڈرل بنک، اسٹیشن روڈ

مسرز اکاریا چنی لال،

کمرشیل اینڈ بینکنگ کمپنی سکندرآباد

بنسی لال ابیر چند رائے بہادر

بورگو وشواناتھم، صراف بازار

دیارام سورج مل سیٹھ، گنج بازار

رام گوپال دیوان بہادر

رائے صاحب رام لال ہری گوپال داس سیٹھ
آکسفورڈ اسٹریٹ

سالک رام بینکر، مارکٹ

اورنگ آباد

پونم چند بختاور مل ساہو،

سریرام موتی لال، 〃

پیپری والا ساہو،

موتی لال ساہو، محلہ نواب پورہ

رائے چھوٹے لال ساہو، 〃

نرائن داس ساہو، 〃

موہن لال کنیالال، محلہ صرافہ

میدک

صدر بنک انجمن امداد باہمی، سنگاریڈی

شیخ عمر و عرب، 〃

پٹوگیر نارائن، 〃

پٹوگیر پانڈو، 〃

میاڑم رادھیا، 〃

عبداللہ بن سیف، 〃

گلبرگہ شریف

ہیرالال رام پرشاد ساہو،

لچھیا حاجی، 〃

گنگیا اڑکی ساہو، "
پرسرام حاجی، "
چوک مل ہیرالال، "
گرنگلپا شاہ آبادی، "
مخدوم عطار، "
پھول چند صراف، "
مانک چند، "

محبوب نگر

صدر بنک انجمن اتحادی

بیدر شریف

صدر بنک انجمن اتحادی

نلگنڈہ

کنہیالال، محلہ گڈھی
بالکشن، محلہ بازار ہاٹ
رتن لال، محلہ بازار کمان
بھوپتی راجیا محلہ بازار ہاٹ
برا ملہ لنگیا محلہ گڈھی
منچو کنٹہ، محلہ بازار کمان
کرناٹی روکیا، محلہ چوراہ

بیٹر

ناروبا مارواڑی، "

ورنگل

اکارپ چنیا ساہو، محلہ انتصار گنج
اکارب نرسنگم ساہو، بشیر گنج
ان ان سیتا رامیا، نیا بازار
گاڑی امیر بادشاہ، "
محمد عبدالغنی، اسٹیشن روڈ
پہلادی ملیا ساہو، "
ٹی بی چکالال ساہو، گرما جی سیٹھ
دیوان بہادر سیٹھ رام گوپال لچھمی نارائن،

زیور و جواہرات

بلدہ حیدرآباد

کالورام، ٹکسال گلزار حوض
موتی رام، ٹکسال گلزار حوض
بنداامل ہیرالال، "

سورج بھان اینڈ کمپنی، گلزار حوض
سمدرار اگولو، سدی عنبر بازار
ایرا بدریا، ״
بشناتھ، ״
گھانسی رام تارا چند، عابد روڈ
طوطارام رام جس، ״

سکندرآباد

جوہری موہن لال انبد جی، جنرل بازار
آدم جی پیرا بھائی، جنرل بازار
بورگو ناگیا راجنا، ״
گوپال داس رامناتھ، ״
دیول پلی پلیا، ״
انم رتنیا، ״
لونگاگنڈیا ״
جیمس ریبی اینڈ کو، ۹۴ آکسفورڈ اسٹریٹ

محبوب نگر

جہانگیر سوداگر سونا و چاندی

گڈی سانیا، سوداگر سونا و چاندی
مالکنیا صراف، ״ ״
پنڈے پاپنا ״ ״
روچپلہ کنکیا، ״ ״
ہری رام ست نارائن، ״ ״
فیل سدنا، ״ ״

نلگنڈہ

سبرانیم، محلہ جامع مسجد
راجیا، محلہ ہندوپورہ
برھمیا محلہ بی بی عاشور خانہ
راملو محلہ بھوئی واڑہ
سید ریوڑ، محلہ ہندوپورہ

بیڑ

بھگوان نائک
مادھورا گھوا پاجی
رگھوناتھ آپاجی

زری و کارچوبی

بلدہ حیدرآباد

پونم چند رام گوپال، لارڈ بازار

کارخانہ محمدیہ "

محمد عبدالغفور "

سید امین، جنرل مرچنٹ، لارڈ بازار

محمد خواجہ زردوز، افضل گنج

کارخانہ کارچوبی سید غوث، موتی گلی

خزانہ عامرہ روڈ

میوہ جات

بلدہ حیدرآباد

کے محمد غوث، افضل گنج

ایل ایم فروٹ مرچنٹ، افضل گنج

محمد جلال میاں، "

سید امیر علے فروٹ مرچنٹ، افضل گنج

مسرز ایم ال پشاوری، "

اے ایچ صدیق، میوہ فروش، چارکمان

محمد عبدالواحد، فروٹ مرچنٹ، چارکمان

اسٹار فروٹ مارٹ، ترپ بازار

کھیل کا سامان

بلدہ حیدرآباد

حامد اینڈ کو اسپورٹس ہاؤس، عابد روڈ

پونگا برادرس، عابد بلڈنگس

کے ڈی عبدالغفور اینڈ سنس، کنگ کوٹھی روڈ

سکندرآباد

ساجد لو اینڈ کمپنی، اسپورٹ آوٹ فٹرس، جیمس اسٹریٹ

کے۔ ڈی۔ عبدالغفور اینڈ سنس، "

تفریحات

بلدہ حیدرآباد

رائل ٹاکیز، ریزیڈنسی

قسمت سینما، پتلی باؤلی

ویسٹ اند سینما، معظم جاہی روڈ

کرشنا آپرا ہوس، گلزار حوض

میجسٹک سینما، دیوان ڈیوڑھی

عروج پکچر پیلس، چادر گھاٹ

دیویک وردھنی تھیٹر گولی گوڑہ

اکسلسیر ٹاکیز، ترپ بازار

اکسلسیر تھیٹر "

پریم تھیٹر، ریزیڈنسی بازار

گوریزن سینما ترمل گیری

گاف سینما "

سکندرآباد

ریوولی ٹاکیز،

امپیریل سینما،

برٹش سینما ،

الدنیائی سینما ،

امپائر ڈانس ہال، ریجیمنٹشن

آکسفورڈ ڈانس ہال،

گراموفون وساز موسیقی

بلدہ حیدرآباد

سید احمد حسین اینڈ سنس، نیاپل،
افضل گیٹ

دکن فوٹو اینڈ جنرل ایجنسی، ریزیڈنسی بازار

بین اینڈ کو، گاف پارک اسٹریٹ ترمل گیری

کالیداس پروہت، ریزیڈنسی بازار

سکندرآباد

کے ایم مینتھیوز، پیانو فروش، عـ۹۹ ٹاور اسٹریٹ

ریڈ اینڈ کو، پیانو فروش عـ۱۱ آکسفورڈ،

نامبوری ناگیندر راؤ، جنرل بازار

دواخانہ جات انگریزی

بلدہ حیدر آباد

بشیر میڈیکل ہال، افضل گنج
کنگ اینڈ کمپنی، "
سید عبد الرزاق اینڈ کمپنی، مچھلی کمان
بیگ اینڈ برادرس، گلباغ، ترپ بازار
جے۔ جے۔ ڈیشین، ایورویدک و کشتہ جات
گلباغ، ترپ بازار
عثمانیہ میڈیکل ہال، بازار عیسیٰ میاں
فرینڈ اینڈ کو، کیمسٹس، عابد بلڈنگس
آینگر اینڈ سنس، کنگ کوٹھی روڈ
وجے اینڈ کو، عابد روڈ
جیمس اینڈ کو، کٹل منڈی
لزلی گے اینڈ کو، "
میتالا اینڈ کو، "
وائی ایس۔ دین اینڈ کیمٹ، حویلی
قدیم، گلی حجامان

سکندر آباد

ریڈ کار ‌پیلس آفس، جیمس اسٹریٹ
ٹی راجو مدلیار اینڈ سنس، مارکٹ اسٹریٹ
وی۔ جی چپل جی، جیمس اسٹریٹ
برائٹ کمپنی، الگزینڈرا روڈ
رام کرشن اسٹورس،
پاپولر ڈیسنسری، اسٹیشن روڈ،
پرنس اینڈ کمپنی،
جنرل کمرشیل ایجنسی، چلکل گوڑہ

ناندیڑ

ستار میڈیکل ہال

نظام آباد

محمد یعقوب میسوری، محلہ مارکٹ
ایم ایس نائڈو وایشونی کمار لندن، محلہ آسلا میہ

ورنگل

دواخانہ مشن، ہنمکنڈہ

دواخانہ جات ہندوستانی

بلدہ حیدرآباد

معدن الصحت، چمن گو لیگوڑہ
عبدالرحمن عطار، افضل گنج
شفاخانہ سعادت منزل، شاہ علی بنڈہ
منولال عرف میتا عطار، افضل گنج
معدن مفردات، " "
قمر علی و ابراہیم اینڈ کمپنی، چھتہ میاں بازار
جواہر خانہ حکمت، " "
مہدی میڈیکل ہال کمپنی، مالگزاری روڈ
کارخانہ طلسم حیات، ملک پیٹھ
دواخانہ محمدیہ، سلطان شاہی
ایورویدک میڈیکل ہال چوک میدان خاں
چار مینار
دارالعلاج حسینی، شبلی گنج
شفاخانہ عثمانیہ شافی منزل، معظم جاہی روڈ
بہاری لال و برج لال عطار، پرانی حویلی
بھگوان اینڈ کمپنی، گلزار حوض
سردار اینڈ برادرس، پرانی حویلی
شفاخانہ حسن منزل، سلطان شاہی
دی انڈسٹریل اینڈ کیمیکل ورکس، دارالشفا
دواخانہ حکیم محمد حبیب اللہ رضوی، بازار عیسٰی میاں
دواخانہ سلطانیہ، سلطان پورہ
اکسیری دواخانہ شاہی، بازار عیسٰی میاں
کارخانہ زندہ طلسمات، " "
دواخانہ ابراہیمیہ روبرو گھڑیال چوک
دارالمجربات نکہ مسجد

گلبرگہ شریف

حاجی محمد یوسف عطار
حاجی حضرات، "

بیڈر

چاند صاحب عطار
مخدوم صاحب عطار

عینک ساز و گھڑی ساز

بلدہ حیدر آباد

سلامت اینڈ کمپنی، چمن گولیگوڑہ

نذیر احمد اینڈ سنس، پتھر گٹی

سلامت اینڈ کمپنی، چمن گولیگوڑہ

ڈاکٹر ایچ۔ ایم سلطان، ریزیڈنسی بازار

محمد منیر ممتحن چشم ٹیلیفون ۵۹۹

ایس فیروز اینڈ سنس ایجنٹ ویسٹ

اینڈ واچ کمپنی، عابد بلڈنگس

رحمٰن واچ کمپنی، عابد بلڈنگس

عنایت علی یوسف علی عینک فروش،

چار مینار

سکندر آباد

ایمپائر آپٹیکل کمپنی، جیمس اسٹریٹ

رائل آپٹکل ہاؤس، جیمس اسٹریٹ

راول آپٹکل ہاؤس، ″

ہارڈی اینڈ کو، ″

اسٹینڈرڈ آپٹکل کمپنی، ۹۵ آکسفورڈ اسٹریٹ

ایڈل جی سہراب اینڈ سنس ″

پسٹن جی نوروجی، ″

کراچی واچ ہاؤس، اسٹیشن روڈ

گلبرگہ شریف

عباس علی گھڑی ساز

سرفراز علے ″

ناندیڑ

محمد عبدالوکیل قادری، ممتحن چشم

دندان ساز

بلدہ حیدر آباد

ڈاکٹر آلہی بخش، سالار جنگ بلڈنگ

محمد مشیر احمد، سالار جنگ بلڈنگ

محمد جعفر علے، چھتہ میاں بازار

محمد منیر امریکن ڈینٹسٹ

سکندرآباد

ڈاکٹر جے جی پریرا، پارک اسٹریٹ

ٹی۔ڈی راحول ایم پی، اسٹیشن روڈ

ایس ایس اسٹفنس ڈنٹل سرجن، آکسفورڈ اسٹریٹ

بوٹ مرچنٹ

بلدہ حیدرآباد

محمد اعظم معین الدین، سالار جنگ بلڈنگ

فضل حسین اعظم علی، ″

دکن بوٹ ہاؤس، ″

ایوب بوٹ ہاؤس، پتھر گٹی

شیخ محمد، ″

جاپان شوز اسٹور، ″

محمد سراج الدین اینڈ سنس مچھلی کمان

رئیس دکن بوٹ فیکٹری، چھتہ میاں بازار

فیاض دکن بوٹ فیکٹری، ″

یونس اینڈ شوز مینوفیکچرنگ کمپنی،

سکندرآباد

رائل فٹ ویر کمپنی، جیمس اسٹریٹ

موڈی اینڈ کمپنی، جیمس اسٹریٹ

محمد اعظم معین الدین، ″

جے۔ بالنا۔ پارک اسٹریٹ

ایجنسی چمپن بوٹ، جنرل بازار

ایم۔ ایم شریف برادرس، ″

ایم وائی محمد حسن، ″

اورنگ آباد

ایم اے رشید، بوٹ اینڈ شوز مرچنٹ، صدر بازار، جالنہ

نلگنڈہ

غلام حسین، محلہ چوراہ

جعفر خاں، ″

جان محمد، ″

بیڑ۔ شیخ چاند، محلہ چوراہ

خیاطی

بلدہ حیدرآباد

ایم عبداللہ اینڈ سنس، دکن ٹیلرنگ کمپنی
عابد بلڈنگ

اے ۔ایس۔ ملیا اینڈ براورس، ؍؍
لکھشمن داس ماکم داس، ؍؍
نظامیہ ٹیلرنگ فرم، افضل گنج
کارخانہ عزیزیہ رفوساز، موتی گلی خزانہ
عامرہ روڈ

سکندرآباد

ولیسٹ اینڈ ٹیلرس، جیمس اسٹریٹ

جیمس کاکس، ٹیلرس اینڈ آوٹ فٹرس،
جیمس اسٹریٹ
رین بٹ اینڈ کمپنی، الگزینڈرا روڈ
شنکر راو، ؍؍
جان برٹن کمپنی، ؍؍
جے۔ جی پنٹو، پارک اسٹریٹ

بیڑ

حسن میاں خیاط
تشنج لال، خیاط

دھولائی ورنگائی پارچہ

بلدہ حیدرآباد

دکن کلیننگ اینڈ ڈائنگ ورکس، ریزیڈنسی بازار
کارخانہ عزیزیہ، موتی گلی، خزانہ عامرہ روڈ
واڈیا اینڈ سنس، گلباغ ترپ بازار

جے۔ ڈی۔ مستری اینڈ کمپنی،

سکندرآباد

امپیریل ڈائنگ اینڈ واشنگ کمپنی، جیمس اسٹریٹ

کتب واسٹیشنری

بلدہ حیدرآباد

سید عبدالرزاق، گلزار حوض

بال کرشنا جی، چار کمان

سید عبدالقادر، چارمینار

سید عبدالرحمٰن حلمی، نام پلی ۲۲۳

ایس۔اے صدیقی، ایجنٹ کانوے

اسٹو ارٹ فاونٹین پن، ترپ بازار

گلزار باغ

محمد وزیرالدین عاقل، منظورپورہ

امراؤ اینڈ کمپنی روشنائی بلو بلیک و سرخ،

ترپ بازار

اسٹیشنری ہاؤس، چھتہ میاں بازار

کتب خانہ تجاری، ״

محبوبیہ کارخانہ جلدسازی، گول بنگلہ

ایجوکیشنل لائبریری، نظام شاہی روڈ

عباس بصری تاجر کتب، چارمینار

سید جلال یداللّٰہی تاجر کتب، چھتہ بازار

ادارۂ علمیہ پبلشرز و بک سیلرز، عابد بلڈنگس

دکن بک اینڈ اسٹیشنری مارٹ، ״

فدا علی محمد علی، پتھر گٹی

مکتبہ ابراہیمیہ، عابد روڈ

حیدرآباد بک ڈپو، پبلشرز و بک سیلرز، ״

غلام دستگیر، تاجر کتب

سکندرآباد

سکندرآباد اسٹیشنری مارٹ، پارک اسٹریٹ

چیکوٹی ویرنا اینڈ سنس

مائے رانمو، جنرل بازار، جیمس اسٹریٹ

اورنگ آباد

حکیم محمد ابراہیم خلیل، صدر بازار، جالنہ

سیٹھ بھائی ہرجی نان جی، کیرانہ بیوپاری،

مونڈہ، جالنہ

نظام آباد

دارالاشاعت، کاشانہ

اختر احمد خان نبیرۂ حضرت منصف بعدۂ یاریدی

نلگنڈہ

بھوانی اینڈ کو، محلہ چوراہ

مٹایلی ویریا، بازار کمان

صدیق خاں، سرائے میر عالم

بیڑ

نظام الدین، تاجر کتب

نیمی لال، "

چار مینار انک فیکٹری

ٹائپ و تحریر

بلدہ حیدرآباد

بنگال ٹائپ رائٹنگ انسٹیٹیوٹ، پتلی باولی

ریمنگٹن ٹائپ رائٹنگ کمپنی، گلباغ ترپ بازار

کاظمی ٹائپ رائٹرس، "

نظامیہ ٹائپ رائٹنگ انسٹی ٹیوٹ، عابد روڈ

حیدرآباد ٹائپ رائٹنگ اینڈ شارٹ ہینڈ انسٹی ٹیوٹ، روبرو گول بنگلہ

سکندرآباد

دکن ٹائپ رائٹنگ انسٹی ٹیوٹ جیمس اسٹریٹ

دی کمرشیل انسٹی ٹیوٹ، اسٹیشن روڈ

کاغذی

سکندرآباد

جے۔ نارائن اینڈ کمپنی، پارک اسٹریٹ

بی وی آر باپ ریڈی، "

فدا علی محمد علی، پتھر گٹی

بال کرشناجی، چار کمان

مائے راملو، جنرل بازار

عطر و روغن

اصغر علی محمد علی، مچھلی کمان

پورن داس رچھور داس، چار مینار

گل بہار کمپنی، افضل گنج

محمد حفیظ الدین ولد نیاز الدین، سدی عنبر بازار

دکن ہیر آئیل کمپنی پرانی حویلی

چنی لال دوارکا داس، مچھلی کمان

ایس۔ ایم یعقوب، کنٹہ روڈ

محمد شفیع اللہ محمد سمیع اللہ عقب مسجد افضل گنج

جی روہت برادرس، بازار عیسیٰ میاں

سید غلام دستگیر تاجر عطر بازار محبوب چوک

موتی گلی

سکندر آباد

اے۔ وی رالنگم اینڈ کمپنی، جنرل بازار

اسپنسرس کمپنی، عطر و روغن انگریزی

اورنگ آباد

دلرس ہیر آئیل دواخانہ ع۔ بی، چوک

مشین فروش و مرمت مشین

بلدہ حیدر آباد

سنیاسی اینڈ کمپنی، سیونگ مشین، ریزیڈنسی بازار

سنگر سیونگ مشین کمپنی، "

دکن سیونگ اینڈ سائیکل کمپنی، "

رفیق برادرس، گلباغ ترپ بازار

رام کرشن اینڈ سنس، سیونگ مشین و ٹائپ رائٹرس

عابد روڈ

منٹ ورکشاپ سرکار عالی، مرمت مشین ہر قسم

سکندر آباد

نینٹی اینڈ کمپنی، جیمس اسٹریٹ

والکرٹ برادرس، زراعتی مشینیں

جیمس اسٹریٹ

سنگر سیونگ مشین کمپنی، "

پفف سیونگ مشین کمپنی، "

سامان آہنی

بلدہ حیدرآباد

عبداللطیف، افضل گنج

جلال میاں، ایجنٹ ٹاٹا کمپنی افضل گنج

گلاٹ وینکٹیشم، افضل گنج

ٹیکارام، ״

ویلور لنگیا، ״

ڈی اماج اینڈ سنس، ״

محمد نوراللہ یدی شیورلج، ״

وائی۔ای۔ نرسملو، ریزیڈنسی بازار

انڈین انڈسٹریل فیکٹری،

آئرن گوڈس مینو فیکٹری

سکندرآباد

نارائن داس گنیش داس، جیمس اسٹریٹ

چتراواسدیو اینڈ کمپنی، جنرل بازار

الیس۔ رام سوامی، ״

ڈی۔ پنٹیا، ״

چیکوٹی ویرنا اینڈ سنس، جیمس اسٹریٹ

نظام آباد

جلال الدین میاں عبدالقادر، بڑا بازار

سید علے سید حسین، ״

کنڈا ویرنا نرسملو، ״

ٹی راجہ رام، ״

ولی محمد حاجی موسی میاں، محبوب گنج

اہل حرفہ

بلدہ حیدرآباد

دارالصنعت، الیومینم پلیٹ وحروف ساز،

چمن گولیگوڑہ

بھائید برادرس، ٹوپیاں بنانیوالے

چمن گولیگوڑہ

مونوگرامس ہاؤس، چھتہ میاں بازار

بیدر شریف

بیت الحرفت، بٹن و دیگر اشیاء، بیدر

گلزار دکن، "

تاج دکن، بٹن و دیگر اشیاء، بیدر

مدرسہ صنعت و حرفت سرکار عالی

ظروف پیتل و مرادآبادی وغیرہ

بلدہ حیدرآباد

ناتھاجی پنم چند، فیلخانہ بیگم بازار

راماجی بلاجی، "

سکندرآباد

سری راما، الیومینم و براس مرچنٹ، جنرل بازار

ڈی۔ راگول، پیتل و تانبے کا سامان، "

مصوری (فوٹوگرافی)

بلدہ حیدرآباد

بیاس اینڈ کمپنی، پتلی باؤلی

ممتاز اسٹوڈیو، عابد روڈ

سکندرآباد

راجہ دین دیال اینڈ سنس، الگزینڈرا روڈ

نظام آباد

اے۔ وی سانبیا، زیر گڈھی رانی صاحبہ

محمد نواز، محلہ کھوئی گلی

ان سی مولی، ہنمکنڈہ

بیدر شریف

گوبند سنگھ مستری نو کلقنڈہ

غلام مصطفےٰ جمعدار

ورنگل

ڈی شنکر یا رام گوپال، دوڑی

آر۔ راجچندر، محلہ رامنا پیٹھ

لچھمی کانت راؤ، دھنی واڑ باغ

بی ایس ورما اینڈ سنس، "

اسلحہ و بارود وغیرہ

بلدہ حیدرآباد

محمد وزیر اینڈ سنس، لارڈ بازار

حاجی عبدالحسین غلام محمد

غلام رسول سوداگر، محلہ چوک

محمد احمد حسین ولد محمد عمر، سدی عنبر بازار

گن پاوڈر مینوفیکچرنگ کمپنی،

انڈین گن پاوڈر کمپنی

سکندرآباد

ایم۔ اے۔ باسط، مرمت ریوالور و بندوق

جیمس اسٹریٹ

وائس برادرس، پارک اسٹریٹ

اسپنسرس کمپنی،

بیٹر

پاپا میاں، گیتی ساز،

بجلی کا سامان

بلدہ حیدرآباد

برٹش الکٹریکل انجینرنگ اینڈ میکانیکل کمپنی،

ریزیڈنسی بازار

یوریکا الکٹرک مارٹ، ״

اے عبدالقادر، اسمعیل بلڈنگ افضل گنج

محمد عثمان اینڈ برادرس، گلباغ، ترپ بازار

سکندرآباد

صاحب خاں اینڈ کمپنی مرمت ڈائنمو و میگنیٹو،

کربلا میدان

کرشنا الیکٹریکل اسٹورس، جیمس اسٹریٹ

انٹرنیشنل ٹریڈنگ کمپنی، ״

چیکوٹی ویرنا اینڈ سنس، ״

سامان عمارتی

بلدہ حیدرآباد

راؤ اینڈ سنس، سمنٹ سب ایجنٹ،
چمن گولیگوڑہ

لال جی میگ جی، کارخانہ لکڑی اسٹیشن روڈ

رحمت اللہ واما بھائی، ״

چھترا داس دیو ״

اے کے محمد علی اینڈ سنس اسمٰعیل بلڈنگ افضل گنج

کریم بھائی دھرمسی، ٹمبر ایجنٹ، اسٹیشن روڈ نامپلی

سکندرآباد

لال جی میگ جی اینڈ سنس اسٹیل بیمس
اینڈ ٹمبر، کربلا میدان

سکندرآباد ٹریڈنگ کمپنی ״

گنڈا آگیا اینڈ سنس، ٹمبر اجنٹس، جیمس اسٹریٹ

مدرس ٹمبر اینڈ کمپنی، ״

چیکوٹی ویرنا اینڈ سنس
جیمس اسٹریٹ

سنگ و خشت

بلدہ حیدرآباد

پی نرسمپا، تاجر سنگ سیلو، رسالہ عبداللہ قدیم

حاجی محمد معین الدین و محمد ابراہیم ״

عبداللہ، تاجر سنگ سیلو، رسالہ عبداللہ قدیم

سکندرآباد

چیکوٹی ویرنا اینڈ سنس، جیمس اسٹریٹ

سینٹری انجنیرس

بلدہ حیدرآباد

ناتھولال جی، گلباغ ترپ بازار

آر۔ آر۔ اینڈ سنس، عابد روڈ

برمن برادرس، ״

مارکر طیب جی، عابد بلڈنگں
دھنراج اینڈ کو، عابد روڈ

مالنجی ایڈلجی اینڈ سنس، مسیح منزل اسٹیشن روڈ نام پلی
سکندر آباد

والکرٹ برادرس، ۱۵ سی جیمس اسٹریٹ

فرنیچر

بلدہ حیدرآباد

ایم ۔ سید یعقوب علی اینڈ سنس، چمن افضل گنج
انٹرنیشنل جنرل اسٹورس، روبرو گرامر اسکول
منروا فرنیچر ورکس، عابد بلڈنگ
نتھولال جی، اکسلسیر سنیما
حیدرآباد ٹریڈنگ یونین، عابد روڈ
شیخ داؤد، افضل گنج
فرنیچر مینو فیکچرنگ کمپنی،

سکندرآباد

ایچ ۔ جے ۔ گنوالا، تجوریاں و فرنیچر، جیمس اسٹریٹ
تکسی لال اینڈ برادرس، ″
خواجہ میاں اینڈ سنس، ″
ایس ۔ ایم محمد علی، ″
نتھولال جی، ۱۳۹/۱، ″

سوداگران چرم

بلدہ حیدرآباد

شیخ محی الدین، چھتہ میاں بازار

سکندرآباد

حاجی ذکریا ابراہیم، جیمس اسٹریٹ

نلگنڈہ

عباس علی، محلہ ہاٹھ
شیخ حسن، محلہ باہر پیٹھ
عبدالستار، محلہ چوراہ
شہاب الدین، محلہ باہر پیٹھ

ہراج خانے (نیلام گھر)

بلدہ حیدرآباد

دکن آکشن ہال، پتلی باؤلی

جے موسی اینڈ سنس، دیوان ڈیوڑھی

رام کشن اینڈ سنس، گلباغ ترپ بازار

محمد عبد العزیز خاں، محبوب چوک

سکندرآباد

محمد رحیم خاں آکشنرس، جیمس اسٹریٹ

وزیر سلطان اینڈ کمپنی، 〃

ایس لے محمد بخش اینڈ کمپنی، پارک اسٹریٹ

ایس شمس الدین اینڈ سنس، بلیٹین بلڈنگ

دستار و کلاہ

بلدہ حیدرآباد

حاجی محمد، ٹرکش کیپ مرچنٹ سالار جنگ بلڈنگ

احمد حسین ولد ابراہیم کیپ مرچنٹ 〃

محمد یعقوب 〃 پتھر گٹی

حاجی احمد، انگریزی ٹوپیاں، ترپ بازار

اے آر محمد حنیف، ٹوپی کے پھندنے و بٹن،

فتح دروازہ

محمد احمد خاں، کلاہ فروش

سکندرآباد

سلطان اینڈ کمپنی کیپ مرچنٹ پارک اسٹریٹ

بیڑ

عبدالرزاق، پگڑی فروش

راجہ جی، 〃

متفرق

بلدہ حیدرآباد

سید عبدالقادر، امبریلا مرچنٹ، پتھر گٹی

سخاوت حسین نذر علی، گلاس مرچنٹ، ״

سید معین الدین، تاجر دری وشطرنجی، ״

محمد صدیق خاں ولد حاجی احمد خاں تاجر

شطرنجی وظروف مرادآبادی، مچھلی کمان

کارخانہ محمدیہ، سامان کرایہ برائے تقاریب،

سدی عنبر بازار

دارجیلنگ ٹی ایجنسی، ملک پیٹھ، رنگاروں چار

محمد اسمعیل چنو میاں، کلر مرچنٹ، بیگم بازار

نائیڈو اینڈ کمپنی، فریم مرچنٹ، ریزیڈنسی بازار

جی ایم عبدالحسین، گلاس مولڈنگ، ״

صمد کمپنی، تاجر ظروف چینی، چھتہ میاں بازار

ینگ کمپنی، بٹن واشیائے آرائش، عابد روڈ

رائل پرشین کارپٹس ہاؤس، قالین وغیرہ

حاجی محمد لیسین، لیمپ ہاؤس، متصل مچھلی کمان

حفاظت حسین احسان حسین آسٹو وہیڑو میکس ڈیلر ویریپیر

عثمان گنج

سکندرآباد

چتربھج موہن جی اینڈ سنس، گاڈریج سٹوپ

جیمس اسٹریٹ

آرگنٹی راگھاولو، اسٹیورنگ وغیرہ،

تمباکو بازار

ملیٹری ورکس، الگزینڈرا روڈ

احمد مختار، فریم مرچنٹ، جنرل بازار

مالے رام لنگم، ٹرنک مرچنٹ، ״

ڈکٹ اینڈ کو، قبر ولوح ساز، سینٹ میریز روڈ

کے راجیا ایل ایم نارائن، الیکس وسامان

سوڈا فیکٹری، جنرل بازار

سینس برادرز اینڈ کمپنی وارنش مرچنٹ ״

پالکن ستیا، ہاتھی دانت وغیرہ کی چوڑیاں

عبدالرزاق، ٹرنک مرچنٹ، اسٹیشن روڈ

جے اے گالی گاس، ایجنٹ رالی برادرس،

پرینڈر گاسٹ روڈ

بیٹر

ولی میاں چوڑی فروش

زین الدین "

قادر میاں "

وزیر میاں "

وزیر میاں چوڑی فروش

ورنگل

پیرا ملیا دوکاندار کاغذ مہور

وائی "

گرنیاں و کارخانہ جات

بلدہ حیدر آباد

کارخانہ صابون سازی سرکار عالی مشیر آباد

دکن بٹن فیکٹری، حسینی علم

کاٹن کارپٹ مینوفیکچرنگ کمپنی، قالین بافی

مفلر مینوفیکچرنگ کمپنی، ساخت مفلر

ٹیسل مینوفیکچرنگ کمپنی،

بسکٹ مینوفیکچرنگ کمپنی

رائس ملز۔ حیدر آباد

وزیر سلطان اینڈ سنس، کارخانہ سگرٹ سازی

منگلور ٹائیل مینوفیکچرنگ کمپنی،

حیدر آباد لیدر ٹیننگ فیکٹری،

حیدر آباد دال ملز

منٹ ورکشاپ سرکار عالی ساخت مشین و جملہ کارہائے چوب و آہن وغیرہ

انفن ٹون مینوفیکچرنگ کمپنی، کارخانہ بی بسکٹ

روز بسکٹ ورکس ساگر نند

ریلائنس سمنٹ فلورنگ ٹائل ورکس،

دومل گوڑہ متصل حسین ساگر

گولکنڈہ سوپ فیکٹری

سکندر آباد

کراچی الیکٹرو پلیٹنگ کمپنی، کارخانہ ملمع سازی، کربلا میدان

کیسٹر آئیل مل، اسٹیشن روڈ

گولکنڈہ بسکٹ فیکٹری، مارکٹ بازار

گورنمنٹ ملیٹری ڈیری فارم (سرکار انگریزی)

اورنگ آباد

گوبندجی ویرم جی گننگ فیکٹری
چلیمورس چیپنائی ”
ٹھاکر داس پرمانند داس ”
شیشمل جیوراج ”
کوٹھاری گننگ اینڈ اسپننگ فیکٹری
گوردھن ہیر دھر داٹر پیپنگ فیکٹری، جالنہ
پیپر مینوفیکچرنگ کمپنی، کاغذی پورہ
رنچھور داس انجی داس، گننگ اینڈ
پریسنگ فیکٹری
گوبندجی ویرن گننگ اینڈ ”
چلینائی گننگ فیکٹری
موتی لال چنی لال، گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری
لچھمن داس دوارکا داس گننگ فیکٹری
بنکٹ رام سیتا رام گننگ فیکٹری، امبڑ
کشن داس رنچھوڑ داس، گننگ فیکٹری رانی
اونچے گاؤں
گننگ فیکٹری، بھوکردن
” تلنی بزرگ

گننگ فیکٹری، حسن آباد
رانجی پٹیل گننگ فیکٹری، سونی گاؤں،
بھوکردن
بی کشن لال گننگ فیکٹری گنگا پور
چگنی رام سروپ چند گننگ فیکٹری، لاسور
موتی لال چنی لال گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری
ڈوگر ورام سریرام گننگ فیکٹری، جالنہ
مہر وانجی پیسٹن جی ”
گوبندجی ویرن ”
رام نرائن ڈوگر ورام گننگ اینڈ پریسنگ
فیکٹری جالنہ
گوپی کشن چگھمی رام ” ” ”
برزون جی فریدون جی ” ” ”
گوپی کشن چگھمی رام گننگ فیکٹری ”
اے جی کساڈیا گننگ اینڈ پریسنگ ” ”
گنیش گننگ اینڈ ” فیکٹری ”
رادھا کشن کنھیا لال ” ” ”
راجہ گیان گیر جی گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری
بدنا پور، جالنہ

کنس کبھاس گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری،
بدناپور جالنہ
گنگا بشین رامچندر گننگ فیکٹری، کوڈی جالنہ
اے امین اینڈ کو گننگ فیکٹری، کنٹر
دامودھر راؤ گننگ فیکٹری چنچولی، کنٹر
ٹھاکر داس پرمانند داس، ″ ″
امراؤ سنگھ گننگ فیکٹری، ناگر کنٹر
راجہ رام نردبا گننگ فیکٹری، گونڈا گاؤں کنٹر
دیوی داس گننگ فیکٹری، پرساپٹن، کنٹر
رامچندر مودھائن نندیر دادی، ″ ″
گنگا دھر راؤ گننگ فیکٹری، ″ ″
مانک لال لکشمی داس گننگ اینڈ پریسنگ
فیکٹری، روٹا گاؤں کنٹر
تیج مل نندلال گننگ فیکٹری، سیلوڑ کنٹر
باپوراو گننگ فیکٹری، ایجنٹہ کنٹر
پورن مل ڈوگری چند گننگ فیکٹری،
اودین گاؤں ایجنٹہ
موہنی چیتھا گننگ فیکٹری، فرداپور ایجنٹہ
طوطارام آواجی گننگ فیکٹری، گودیب گاؤں ایجنٹہ

گننگ اینڈ فلاور ملز، انبڑ
گننگ اینڈ فلاور ملز، قمر پیپل گاؤں، انبڑ
گننگ اینڈ فلاور ملز، رانی اوپچے گاؤں، انبڑ
گننگ اینڈ فلاور ملز جام کنٹر
گننگ اینڈ فلاور ملز، گونڈرے انبڑ
گننگ اینڈ فلاور ملز، رنجنی، انبڑ
عبدالرزاق سوپ فیکٹری، رحمن گنج، جالنہ

میدک

رائس اینڈ فلاور ملز، سنگاریڈی
کریم بھائی داراسی، رائس ملز، نواب پیٹ
نصیر محمد رائس ملز، سیدی پیٹ
دکن گلاس ورکس، فتح نگر، باغات
ہزاری مل گوردھن گننگ ملز، وقار آباد

نظام آباد

کارخانہ مرزا رحمت اللہ بیگ محلہ بازار جمعرات
نرساگوڑ وتیکا گوڑ، رائس اینڈ گننگ ملز، محبوب گنج
لچھمی نارائن سری کشن ″ ″ ″
گوردھن لال گوکل داس ″ ″
بھیکاجی دادا بھائی، ″ ″ ″

راجپندر بھجن لال رائس اینڈ گننگ ملز، محبوب گنج
رائے بہادر بنسی لال ابیر چند 〃
مڑوڑ گشٹیا 〃
بنکٹ لال بھدری نارائن 〃
ٹی راجہ رام فلاور مل، محلہ سکھان
گوپال راؤ فلاور مل، نزد بازار جمعرات
مانک راؤ فلاور مل، محبوب گنج
مرزا بخشی بیگ فلاور مل، بڑا بازار
انڈسٹریل اسکول سرکار عالی
کوناپلی نرسلو اینڈ کنھیا لال رائس ملز،
رائس ملز، نگر یڈی پیٹ
رائس ملز، یلاریڈی
وامن نائک، کاماریڈی،
راجہ بھگوانداس اینڈ سنس، للنگور
راجپندر بجن لال گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری
گوردھن داس گوئل داس گننگ فیکٹری
دتھل ریڈی رائس مل، بنسواڑا
راجہ بھگوانداس رائس ملز، ینگور
سلوری ویرانا، رائس ملز، ڈوموکنڈہ، بودھن

رائے بہادر رام گوپال گننگ اینڈ رائس ملز،
سید وحید الدین رائس ملز، بودھن
سدا سکھ جانکی داس گننگ اینڈ رائس ملز
بھیکا جی دادا بھائی 〃 〃
بنکٹ لال بدری لال اینڈ کو، 〃
دی آر نائک 〃 〃
راجہ گلاب داس، گننگ اینڈ رائس ملز، کاماریڈی

گلبرگہ شریف

پیر محمد عبدالغفور ٹیسل مینوفیکچرر، یادگیر
عبدالکریم ٹیسل مینوفیکچرر 〃
عبدالرزاق ساغری 〃 〃
محمد خواجہ مہتر 〃 〃
محمد یوسف ابن رحیم الدین فلاور ملز، یادگیر
کے دی آہنگر آئیل مل، یادگیر
شاہ آباد سمنٹ کمپنی محدود، شاہ آباد
لکشمی جوجی گننگ فیکٹری،
سیتارام جیتا مل گننگ فیکٹری، سیڑم
دی پریسنگ فیکٹری، سیڑم
دی گننگ فیکٹری، 〃
رائے بہادر رام گوپال گننگ و پریسنگ فیکٹری، سیڑم

عبدالوہاب رائس ملز، یادگیر

لمین اپا سرن اپا گننگ فیکٹری، سیڑم

دادے راؤ دیسمکھ گننگ فیکٹری، منگل گیر، سیڑم

بالچند ولد بھوماجی ماروتی گننگ فیکٹری، یادگیر

چون جی فقیرا پا گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری ″

امورا پا آپی گننگ اینڈ پریسنگ ″ ″

دیوجی گننگ فیکٹری، ″

عبدالقادر گننگ فیکٹری، سیداپور، یادگیر

لال اپا اپلی ″ ″

حاجی علی ولد حاجی قاسم گننگ فیکٹری، گرمٹکل

دیارام سورج مل گننگ فیکٹری، ضلع بیٹھ

چنچولی

گرلنگ اپا گربسپا ″ ″

سرگ اپا ویریہ گننگ فیکٹری، ″

شاہپور جی جینابائی گننگ فیکٹری، نوانگی

وینکٹ راما ریڈی گننگ فیکٹری، شاہ پور

محمد یوسف گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری، تاندور

درگاورام کرن گننگ اینڈ فلاور ملز، شوراپور

فقیر اپا گندر اپا گننگ اینڈ فلاور ملز، تماپور، شوراپور

فلاور اینڈ دال ملز، سیڑم

فلاور اینڈ رائس ملز، میلاڑ، سیڑم

پیر محمد عبدالغفور گننگ اینڈ فلاور ملز، یادگیر

بنسی لال ولد سیتارام، سیڈس کرشنگ اینڈ فلاور ملز،

یادگیر

حاجی محمد حسین اینڈ کو سیڈس کرشنگ فلاور اینڈ گننگ ملز،

یادگیر

پیر محمد ولد احمد صاحب ″ ″ ″

دیواجی ولد بوماجی مارواڑی ″ ″ ″

شنکر اپا ولد ہن اپا تیلی ″ ″ ″

وینکٹیشور بندر اپا فلاور اینڈ رائس ملز، ″

شیخ حسین احمدی فلاور اینڈ رائس ملز، بلیچ گر، ″

بھیم ریڈی ولد رام ریڈی فلاور اینڈ رائس ملز، حبندیرگی

لچھمن سیلونا و کیشو جی گننگ اینڈ سیدس کرشنگ فیکٹری

سیداپور

محمد عبدالقادر پیر محمد گننگ اینڈ رائس ملز، ″

رسود بسپا چین بسپا گننگ اینڈ رائس ملز، گرمٹکل

نرسمیہ چوپنی فیکٹری نمبر ۱، یادگیر

گو یانا ولد رامنا فیکٹری نمبر ۲ ″

محبوب نگر

کارخانہ شراب راجہ صاحب ونپرتی

راجہ صاحب ونپرتی رائس ملز کالاکتا

راجہ گلاب داس رائس ملز دیورکدرہ

بیدر شریف

نہاروراپا کینی گننگ فیکٹری اودگیر

محبوب شاہی گننگ ملز کلیانی

نلگنڈہ

رائس ملز آلیر

کنجل راما رائس ملز جنگاؤں

پیٹری راجیا رائس ملز "

پیڈاپلی راجیا " "

نلگنڈہ آئل ملز

سرایا نارائن آئل ملز بھونگر

دھلا پپیا " "

کنیا " "

سدلا ملیا " "

وینکٹ نرسیا " "

گنگی شیٹی نرائن " "

اُپلاسوامی آئل ملز بھونگیر

علی محمد آئیل ملز "

حبیب غنی " "

ارکل لچیّہ " "

کنہ نرسیا " "

بیکل بنکانا " "

گنگی سنی نیکانا " "

چبور وینکٹ نرسیا " "

ہیرالال " "

پدور پپیا " "

منچل نارائن " "

شیخ محمد احمد " "

نوتا " "

اُپلاسوری " "

ابراہیم اسمٰعیل " "

سیٹی راجیا " "

سیٹی ینکیا " "

کوحیم سویا " "

کیشیولو " "

کرتھل چناراجیا آئیل ملز، بھونگیر

الاری ملیہ 〃 〃

تنم ینکیا 〃 〃

موسی ابوبکر 〃 〃

کرتھل سیتھیہ 〃 〃

پھیاایر یہ 〃 〃

کالارام 〃 〃

گری کشٹیا 〃 〃

کیسٹرآئیل ملز، آلیر

پربھنی

دامن نائیک ڈسٹلری کمپنی، کارخانہ شراب

ڈی نرائن راؤ گننگ فیکٹری،

بیزوبجی فریدو بجی پریسنگ فیکٹری

مسزرس بی ڈی پٹیل اینڈ کو گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری

ان جے کموڈیا گننگ اینڈ پریسنگ 〃

موتی لال چنی لال 〃 〃

وشنوجی کیشوجی گننگ اینڈ 〃 〃

عبدالجبار خاں اینڈ وامن نائک نائک راؤ گننگ فیکٹری، ہنگلی

سونی کمار جگی ڈوگر دلال گننگ فیکٹری، پرتور

تاراچند جے چند گننگ اینڈ پریسنگ 〃 〃

قاسم صاحب گننگ فیکٹری 〃

کشن لال بدری لال گننگ فیکٹری 〃

بدر عالم گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری، بسمت

سداسکھ جانکی داس گننگ 〃 پورنا 〃

راجہ گیان گیرجی گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری 〃

شیخ میاں گننگ فیکٹری، 〃 〃

نلو ہارام جیون 〃 〃 〃

سری رام دوار کا داس گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری ہینگولی

سید یحیٰی عالم پریسنگ فیکٹری

جگناتھ ہمنتھ گننگ فیکٹری 〃

گنیش لال ہیر بھاپت 〃 〃

اودے رام پریم سنگھ گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری ہینگولی

دھونراج کشن لال گننگ فیکٹری 〃

آنریبل ایم بی دادا بھائی 〃 〃

مسٹر درفوری 〃 〃

مسٹر مینول آئیڈن گننگ فیکٹری ہینگولی
سری رام دوارکا داس ״ ، لجے گاؤں ہینگولی
کوپولال بخشی رام گننگ فیکٹری، جنتور
سریرام فتح چند گننگ فیکٹری، بوری، ״
سورج کرن بخشی رام گننگ فیکٹری، بلور جنتور
موتی لال چنی لال گننگ فیکٹری، بلور، ״
راجہ گلاب داس گننگ ״ منھا، ״
بالپودو گننگ فیکٹری، بوری، ״
رتن شاہ پرک گننگ فیکٹری، مانوت، پاتھری
موتی لال چنی لال گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری ״
ان جے گمودیا ״ ״ سیلو پاتھری
پدمسی مولجی گننگ فیکٹری، سیلو پاتھری
آموررام رام نارائن گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری ״
وٹھل داس گلاب داس ״ ״ ״
موتی لال چنی لال گننگ فیکٹری، سیلو، پاتھری
موتی لال رام کمار ״ ״ ״
وکھٹومل مرداری مل ״ ״ ״
لالجی رام جی پریسنگ فیکٹری ״ ״
سداسکھ جانکی داس گننگ فیکٹری، ״ ״

رتن شاہ پرک گننگ فیکٹری، سیلو پاتھری
مانک جی سہراب جی گننگ فیکٹری مستونا، ״
کندن مل ״ ״ ״ ״
بیزوبجی فریدونجی گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری ״
آسورام رام نرائن گننگ فیکٹری، پیپلی گانوں
لچھمی اباجی راؤ گننگ فیکٹری، گنگا کھیڑ
سری کشن گننگ فیکٹری ״ ״

ناندیڑ

ان جے گمودیا گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری
رمضان علی بجن بھائی ״ ״
چندر بھان گیرجی ״ ״
نوروزجی وادیا ״ ״
محمد یونس ״ ״
بزروبجی بہرام جی ״ ״
اکبر مینوفیکچرنگ کمپنی ״ ״
احمد بھائی رمضان بھائی گننگ ״
معین گننگ فیکٹری
وامن نائک گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری
نارائن مارو تھی گننگ فیکٹری، کلمبور

نروتجی بہرام جی گننگ فیکٹری، مرکھیڑ
بشیشر داس داگا " "
معظم سیٹھ گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری معظم سیٹھ
داراب شاہ اینڈ مار وکھتی " مرکھیڑ
قندھار
سدا سکھ جانکی داس گننگ فیکٹری لوہا،
قندھار
آنریبل ایم بی دادا بھائی پریسنگ فیکٹری
کرکھیلی، مدھول
بزونجی بہرام جی گننگ فیکٹری " "
ہنمنتھ راؤ راجہ رام " " "
ناگناتھ سیٹھی " " "
رائے بہادر مانک چند اینڈ کو گننگ اینڈ
پریسنگ فیکٹری، عمری مدھول
بیر بھانگیر جی گننگ فیکٹری، " "
مارواڑ گننگ فیکٹری، " "
مسرز ٹاٹا اینڈ سنس گننگ اینڈ پریسنگ
فیکٹری عمری، مدھول
پسٹن جی مہر وانجی " " "

آصف نواز ونتھ بہادر گننگ اینڈ پرسنگ
فیکٹری مدھول
مسرز داراب جی پرادرس " " بھینسا،
آنریبل ایم بی دادا بھائی " " " "
کھانڈے راؤ سیواجی گننگ فیکٹری، ہلسی، "
مانکچند لال چند " گینی، "
بدری چند پوٹدار " لیمبا، "
وشنو گننگ فیکٹری، چونڈری، "
بدری چند پوٹدار گننگ فیکٹری، ڈگلور، "
کشن لال مرلی دھر " ددھوتا، حد گاؤں
مانک لال لال چند " نیوگھا، بلولی
" " " نئی گاؤں
پونا لال " " کونڈل واڑی
فلاور لینڈ رائس ملز، مدھول

بیٹر

داوامیاں فلاور ملز،
بھگونتھ لچھمن گننگ فیکٹر
ہیرالال گلاب چند گننگ فیکٹر، ترسونا
بندولال چند ولال "

گردھاری لال رادھا کشن گننگ فیکٹری منچلے گاؤں
اینگ راج شیو لال 〃 درونی
بنکٹ لال بنسی لال 〃 موہن آباد
نرسنگھ راؤ 〃 دھاور، 〃
سداسکھ جانکی داس 〃 پرلی
کنھیا لال فتح چند 〃 〃
راجی گوراپا گننگ اینڈ فلاور ملز، منچلے گاؤں

رائچور

کارخانہ قوت برقی راجہ صاحب گدوال
مسرس والکارت برادرس گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری
چوانی ذخیراپا 〃 〃 〃
پشاتھ یلیا گننگ فیکٹری
آنریبل مسٹر کے وینکٹ راؤ پریسنگ فیکٹری
دامودر داس راٹھی گننگ اینڈ
پریسنگ فیکٹری
بھوگی گنڈاپا ونکیہ گننگ فیکٹری
مسٹر ڈائمس اینڈ کو پریسنگ فیکٹری
آبکاری رام راؤ گننگ فیکٹری
مسٹر لیپا گننگ فیکٹری، مانتری

دی گننگ فیکٹری، مانوی
کے پیرا پا وسنگ اپا گننگ فیکٹری، بلگانور،
سندھنور
ہنم اپا دہمپیا اینڈ کو. گننگ فیکٹری،
گاوگل
جلگم نرسمہ 〃 عالم پور
رنگا ریڈی 〃 موناپڑ، 〃
دی گننگ فیکٹری، کشتگی
〃 〃 سنتکلور، لنگسگور
ہون لال دیرپونگوڑا گننگ فیکٹری، سندھنور
سنگ اپا دیر بدر اپا 〃 کوپ بل
سرنگوڑا شنکر اپا 〃 سندھنور
ینگ اپا یراسی 〃 بھرپور، کوپ بل
مسرز اند پا اینڈ کو 〃 〃
دیرابدر اپا گننگ اینڈ رائس ملز، کوپ بل

ورنگل

سریرنگم ملیا رائس ملز، محبوب آباد
وینکٹیشورو سرل 〃 〃
یلاکنڈم وینکٹ رام 〃

شنکر نرائن واٹر پمپنگ فیکٹری، تکلا پارٹ
قاسم ناتھو، کارخانہ استخواں،
محبوبیہ کارخانہ دیا سلائی، محبوب آباد
رائے بہادر رام گوپال گننگ اینڈ پرنگ
فیکٹری
نسیم ناتھو گننگ اینڈ پریسنگ ″
پی وینکٹ راما ریڈی گننگ فیکٹری، مادھر
اکرا پو ونکانا گننگ اینڈ رائس ″ ، ″
کونڈا کونکایا ″ ″ ″
رائے بہادر رام گوپال ″ ″
سرل رامیا ″ ″
اکرا پوچنیایا ″ ″
گومل والی بوجی راملو ″
کامے سیٹی لنگنا ″ ″
کونٹر یڑی رام ریڈی گننگ اینڈ رائس ملز
بھیکاجی دادا بھائی ″ ″
گرمل نیکیا ″ ″
سیدیم سیٹ نرسلو ″ ″
کونڈا آئیلیا ″ ″

موتی رامچندریا گننگ اینڈ رائس ملز،
پی وینکٹ راما ریڈی ″
سرودھت جگیا کشن لال ″ کھمم
کلوال گوپال کشن راؤ اینڈ کو ″ ″
بھیکاجی دادا بھائی ″ ″
وینکٹ رایشن راؤ وائے نرسیا، ″
سریرنگم ملیا ″ محبوب آباد
پلا کندم ستیا نارائن ″ ″
گوینداس اینڈ کو ″ یلندو
پی وینکٹ راما ریڈی ″ یرا پلم مادھرا
سنگرینی کولائریز کمپنی، معاون زغال، سنگرینی

عادل آباد

نرمل ڈسٹلری، کارخانہ شراب، نرمل
پولا وینکٹ رام گننگ فیکٹری
جیوراج پوٹدار گننگ فیکٹری، بیدھوڑ،
راجورہ
نرسو گوڑ گننگ فیکٹری، دلاور پور نرمل
دی گننگ فیکٹری، پاتور، کنوٹ
شنکر گوپال گننگ اینڈ رائس فیکٹری، تیموری،
نرمل

بہروپ چند گننگ اینڈ رائس فیکٹری، المبہ نرمل

کندر وینکٹ راجم " رجمی کنٹہ حضور آباد

کریم نگر

ہری کشن گننگ فیکٹری

ہیرا چند پونم چند گننگ فیکٹری، پیڈا پلی

عثمان آباد

کر بسپا راج اپا گننگ فیکٹری، لاتور

دیارام سورج مل گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری لاتور

مرزا جی گوکل داس " "

ڈونگرسی گنگ جی " "

راجہ نرسنگ گیر جی دھنراج گیر " "

بھنگو نتھ تلجا رام گننگ فیکٹری لاتور

مانک چند کپور چند گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری، لاتور

دیو یچہ برادرس گننگ فیکٹری، لاتور

موتی لال چنی لال گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری، لاتور

سری کشن بنکٹ لال گننگ "

شاپورجی چیناپائی " "

سیتارام مٹکر " "

دل سکھ بھائی کھفیا لال گننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری لاتور

گرلنگ اپا نگیٹ اپا، گننگ فیکٹری "

جیجی بھائی اردشیر " "

مسرز فتح محمد اینڈ کو " لاتور

حکمائے یونانی

بلدہ حیدر آباد

نواب حکمت جنگ بہادر، طبیب خاص اعلیٰ حضرت

حکیم معین الدین خاں مہتمم جواہر خانہ حکمت چھتہ میاں بازار

مولوی حکیم مرزا بشیر احمد

مولوی حکیم محمد یٰسین، چھتہ میاں بازار
حکیم محمد حسن بازار عیلے میاں
حکیم منوہر لال لکھنوی چوک میدان خا
" میر سعادت علی منصبدار، شاہ علی بنڈہ،
چوک اسپان
" ڈاکٹر حسن علیخاں، سلطان شاہی
" معین الدین علوی خاں چھتہ میاں بازار
" غلام مرتضےٰ مہتمم مجلس اشاعت الاسلام
سرکار عالی
حکیم حامد حسین رضوی صدر مہتمم شفاخانہ
یونانی
" محمود صمدانی، نائب مہتمم شفاخانہ جات
" سید سرفراز حسین، سلطان شاہی
" ابوالبرکات فتح الدین احمد مہتمم
حکیم محمد عبدالقادر مہتمم
" محمد منیر الدین خاں علوی مہتمم
" محمد فخر الدین خاں "
" مرزا قاسم علی بیگ "
" مرزا واحد علی بیگ "

" محمد ابراہیم صدر مدرس مدرسہ طبیہ
" محمد مقصود علی خاں، ناظر شفاخانہ جات
یونانی اضلاع
محمود خاں، نام پلی
مہابیر پرشاد، چوڑی بازار
" انیس احمد خیرآبادی، سلطانپورہ
" شفیع حسین عقب حویلی قدیم
" سید اصغر حسینی، سلطان شاہی
" شہاب الدین حسین علوی خاں،
افضل گنج

بیڑ

حکیم غلام حسین خاں
" محمد یوسف نیر

ورنگل

حکیم محمود علی وکیل، ہنمکنڈہ

ڈاکٹران

بلدہ حیدر آباد

ڈاکٹر جے ان کر یوسکر، گلباغ ترپ بازار

" سید عبدالرحیم، بازار علیٰی میاں

" تحسین حسین خاں، عابد روڈ

" نبی بخش ریٹائرڈ میڈیکل افسر روبرو صدر دفتر ٹیلیفون

" محمد امیر حسین اسٹیشن روڈ نام پلی

" نواب اشرف نواز جنگ بہادر، ملک پیٹھ

" بی شیوراج، گلی چراغ علی

" محمد حسین، لال دروازہ

میجر ایم جی نائیڈو، اسٹیشن روڈ نام پلی

کپتان ڈاکٹر کے ان واگرے، کوچہ چراغ علے

ڈاکٹر جی ڈی کلارک، خیریت آباد

" ایس لے ڈیوڈ سول سرجن عثمانیہ شفا

" آراین کورلا والا

" دی آر گورکھشکر

ڈاکٹر خورشید حسین عثمانیہ شفاخانہ

" سید عبدالرحیم "

" ایس بی سورتی سول سرجن چادر گھاٹ شفاخانہ

" سید عبدالجبار "

مس کے ایس کا نگا لیڈی سول سرجن وکٹوریہ زنانہ شفاخانہ

مس ڈی کاسٹا "

ڈاکٹر محمد نصیر الدین اسسٹنٹ سرجن پولیس شفاخانہ

" ٹی ناد منی راؤ اسسٹنٹ سرجن جلو خانہ مبارک

" ڈی وی ہرڈیکار " شفاخانہ کماتی پورہ

" پی باپوراؤ کانڈے " کارولی

" وی سیتارام سوامی نائیڈو " شفاخانہ عثمانیہ

" دیراراؤ " میونسپلٹی

" مرزا احسن بیگ

" محمد عبدالرحمٰن " شفاخانہ یاقوت پورہ

ڈاکٹر ٹالیس کے جنگار اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ
عثمانیہ
" ایم دی راجنا "
" راجندر پانڈورنگ ناتھوا سسٹنٹ سرجن "
شفاخانہ عثمانیہ
" سید عبدالمالک اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ
شفاخانہ امراض وبائی مشیرآباد
" سید ضیاءالدین احمد " "
" ریاست علیخاں دارالضرب
" بی جوزف اسرائیل منصرم اسسٹنٹ سرجن
شفاخانہ مضافات
" ڈی شیورائو اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ
عثمانیہ
مسز پیٹرز لیڈی اسسٹنٹ سرجن
شفاخانہ دودھ باؤلی
مسز اووائس لیڈی اسسٹنٹ سرجن
شفاخانہ عثمانیہ
مس بانو بائی شاہ وکشا تارا پور لیڈی
اسسٹنٹ سرجن وکٹوریہ زنانہ شفاخانہ

مسز رتن لیڈی اسسٹنٹ سرجن بلدہ پولیس
شفاخانہ
خیرالنسار بیگم اسسٹنٹ سرجن وکٹوریہ زنانہ
شفاخانہ
مس ایچ بٹ اسسٹنٹ سرجن وکٹوریہ
زنانہ شفاخانہ

سکندرآباد

" جے ایس ٹمپنی
" یکھسرو جیون جی

اورنگ آباد

ڈاکٹر قریشی صاحب، شاہگنج
" کالے صاحب، کرانہ چاوڑی
" سمنٹ صاحب، گلمنڈی حوض
" گنپت راؤ صاحب، صرافہ

ورنگل

ڈاکٹر پی آر تارائن سوامی، رامنا پیٹھ
" ایم سارنگ پانی، "
" ان سی آئنگار، ہنمکنڈہ
" جوشوا، "

〃 رنگاراؤ 〃

〃 ملی کارجن 〃

〃 سی ترسھوان راؤ 〃

〃 ایس رام لنگم 〃

〃 این سی آئینکار 〃

اخبارات ومطابع

بلدہ حیدرآباد

رہبر دکن روزانہ اُردو اخبار

صحیفہ دکن 〃 〃

صبح دکن 〃 〃

نشور 〃 〃

مشیر دکن 〃 〃

نظام گزٹ ہفتہ وار اُردو اخبار

بھاگیہ نگر پتریکا، تلنگی 〃 〃

گولکنڈہ 〃 〃 〃

نظام وجے، مرہٹی ہفتہ وار اخبار

سفینۂ نسوان ماہوار رسالہ، چادر گھاٹ

ہمجولی، ماہوار رسالہ، فتح میدان

نظائر قانونی، کوکہ پریس، کوکہ بازار

مجلہ مکتبہ، ماہوار اُردو رسالہ، مکتبۂ ابراہیمیہ عابد روڈ

شمس المطابع، اُردو پریس، رسالہ عبدالقیوم

مسعود دکن پریس کالی کمان

شمسی مطبع، سیدی عنبر بازار

چندر کانت پریس، انگریزی مطبع گولیگوڑہ

اعظم اسٹیم پریس، چار مینار

بھاگیا نگر لمیٹڈ کمپنی، ریزیڈنسی بازار

مطبع عہد آفرین، گلباغ ترپ بازار

چشتیہ پریس، چھتہ میاں بازار

شمس الاسلام پریس 〃

رحیم پریس 〃

عماد پریس 〃

محبوب شاہی پریس 〃

معین دکن پریس 〃

حمایت دکن پریس 〃

مطبع چشتی القادری، کمان سالار جنگ بہادر

آصفیہ پریس، گول بنگلہ

نظام سٹور جوبلی پریس، بازار علیی میاں

سکندرآباد

حیدرآباد بلیٹن انگریزی روزانہ اخبار

کرشنا اینڈ سنس، اکسلسیر پریس، پارک لائن اسٹریٹ

جیسیل اینڈ کو، ایجنٹ اخبارات، ۱۳۶،

پارک اسٹریٹ

جے جی پنٹو، ایجنٹ اخبارات، ״

ناندیڑ

"الاعظم" ہفتہ وار اُردو اخبار

ناندیڑ گزٹ پریس

کلب و انجمن

بلدہ حیدرآباد

نظام کلب، سیف آباد

فرینڈس یونین، چادرگھاٹ

گولکنڈہ جمخانہ،

فتح میدان جمخانہ

آفیسرز میس، فتح میدان

انجمن اتحاد المسلمین

ینگ منس کرسچین الیوسی ایشن

یسانگ لاج گوشہ محل

دار الیتمی، سرورنگر

انجمن امداد جذامیان

انجمن امداد احباب حاجتمند

انجمن افاغنہ دکن، پرانی حویلی

انجمن سربراہی امکنہ برائے رفاہ عام،

بازار علیی میاں

مجلس تقدم العلوم، بلدہ حیدرآباد

سکندرآباد

ریلوے ریکریئیشن کلب

بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن شاخ

سکندرآباد ٹریڈس ایسوسی ایشن

سینٹ جانس ایمبولنس اینڈ ریڈ کراس سوسائٹی

ینگ منس کرسچین الیوسی ایشن

ینگ ومنس کرسچن اسیوسی ایشن متصل
اسکاچ چرچ
برٹش میڈیکل اسیوسی ایشن، شاخ حیدرآباد
سکندرآباد کلب
سکندرآباد ریکری ایشن کلب

حیدرآباد ایمپنگ اسیوسی ایشن
دارالضعفاء سکندرآباد
انجمن امداد احباب حاجتمند اسٹیشن روڈ
دارالعمل قوانین
یتیم خانہ پروٹسٹنٹ مشن

اورنگ آباد

اورنگ آباد آفیسرز کلب
انجمن ترقی اُردو

میدک

نظام جوبلی کلب، سنگاریڈی
پی ڈبلیو ڈی کلب، سنگاریڈی
حمایت یونین کلب، ″
اسکول کلب، ″

نظام آباد

انجمن اصلاح مسلمانان، اسلامیہ
پرتاب رودر اگندھیالم، زیر گڈھی
رانی صاحبہ
نظام ہیت چنتک، قریب جامع مسجد
کلب عہدہ داران سرکار عالی

محبوب نگر

انجمن ترقی تعلیم
انجمن اسلامیہ

بیدر شریف

کلب عہدہ داران سرکار عالی
انجمن اسلامیہ

دار المطالعہ

بلدہ حیدرآباد

اُردو لائبریری، چمن گولیگوڑہ
کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی

عثمانیہ یونیورسٹی لائبریری

کتب خانہ فوجی، فتح میدان

حیدرآباد ایجوکیشنل لائبریری، رسالہ قدیم عبداللہ

دفتر قرآنی تحریک،

میدک

دکن انند لائبریری، سنگا ریڈی

دارالمطالعہ عثمانیہ،

محبوب نگر

نارائن راؤ لائبریری

کتب خانہ انجمن ترقی تعلیم

کتب خانہ انجمن اسلامیہ

بیدر شریف

ہائی اسکول لائبریری

بیٹر

دارالکتب عرب برادران

ورنگل

کتب خانہ اسلامیہ مٹھواڑہ محلہ شیر پورہ

ہری شیدالو بھاشا آندرہ پنیلیم تلنگی کتب خانہ
مٹھواڑہ

اسمعیلہ کتب خانہ

فہرست مدارس

کالج

نظام کالج، بلدہ حیدرآباد
عثمانیہ یونیورسٹی، ″
سٹی انٹرمیڈیٹ کالج، حیدرآباد
انٹرمیڈیٹ کالج، اورنگ آباد
انٹرمیڈیٹ کالج، ورنگل

مدارس فوقانیہ

بلدہ حیدرآباد

آل سینٹس اسکول، چادرگھاٹ
سینٹ جارجز بوائز اسکول، ″
ای کے اسٹانلی گرلز ہائی اسکول، ″
سینٹ جارجز گرلز سیمنری ″ ″
متھوڈسٹ بوائز ہائی اسکول حیدرآباد
مدرسہ اعزہ ″
دارالعلوم ہائی اسکول، ″
مدرسہ مفید الانام، اعتبار چوک
دیوک ودھنی پاٹھ شالہ، گولی گوڑہ

سکندرآباد

محبوب کالج، سکندرآباد
اسلامیہ ہائی اسکول، ″
ویسلین مشن بوائز ہائی اسکول، سکندرآباد
یوروپین ہائی اسکول، ″
سینٹ اینس کوینٹ ″

اورنگ آباد

اورنگ آباد ہائی اسکول
عثمانیہ ہائی اسکول اورنگ آباد
عثمانیہ ہائی اسکول جالنہ ضلع ″

بیٹر

عثمانیہ ہائی اسکول

پربھنی

عثمانیہ ہائی اسکول

ناندیٹر

عثمانیہ ہائی اسکول

گلبرگہ

عثمانیہ ہائی اسکول

گلبرگہ ہائی اسکول

عثمانیہ ہائی اسکول، عثمان آباد،

(صرف خاص)

بیدر

بیدر ہائی اسکول

میدک

عثمانیہ ہائی اسکول

ورنگل

ورنگل ہائی اسکول

مدارس وسطانیہ

بلدہ حیدرآباد

ریزیڈنسی بازار بوائز مڈل اسکول،

چادرگھاٹ

شالی بنڈہ بوائز مڈل اسکول

دارالشفاء ″

گوشہ محل ″

شاہ گنج ″

اعظم جاہی روڈ ″

نارمل اسکول پریکٹسنگ سیکشن

مدرسہ نسواں، حسینی محلہ

صرف خاص بوائز مڈل اسکول گولکنڈہ

دھرم ونت اے وی مڈل اسکول

مدرسہ آصفیہ ملک پیٹھ

مدرسہ انوارالعلوم نام پلی

اشرف المدارس

اکسلیسر اسکول، عثمان گنج

عثمانیہ گلا شالہ

مدرسہ وسطانیہ ہند، چارمحل

کالیستھ پاٹھ شالا

مدرسہ انجمن حسامیہ شبینہ

مدرسہ مُفید عام، مغل پورہ

مدرسۂ رفاہ عام، ہری باؤلی

" غوثیہ، حسینی علم

" تعلیم العلوم

دلیویک وردھنی کنیا شالا

دینٹ آف دی موسٹ ہولی روزری،

چادرگھاٹ

سکندرآباد

سینٹ میریز اسکول

ایس پی جی بوائز اسکول

ڈبلیو ایم گرلز بورڈنگ اینڈ نارمل اسکول

کنیا پاٹھ شالہ

ایس پی جی گرلز اسکول

اے بی ایم اسکول

سینٹ جوزفس آرفینیج (گرلز)

آر ایس چینائی پارسی اے وی اسکول

سینٹ فرانسس نیٹو گرلز اسکول

ورادراج مودرس کنیا پاٹھ شالا

بلارم

کنٹونمنٹ اے وی اسکول

اورنگ آباد

گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول، پٹن

" ویراپور

" گنگاپور

" کنٹر

سی ایم ایس اسکول اورنگ آباد چھاؤنی

شردا مندر کنیا شالا

کنٹونمنٹ مشن اسکول اورنگ آباد

اے وی بی گرلز بورڈنگ اسکول جالنہ

سی ایم ایس گرلز اسکول اورنگ آباد

بیڑ

گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول مومن آباد

" پرلی

" منجلے گاؤں

پربھنی

گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول ہنگولی

〃 بسمت

〃 مانوت

ناندیڑ

〃 ڈیگلور

〃 قندھار

〃 مدھول

〃 بھینسہ

گلبرگہ

〃 کوڑنگل

〃 یادگیر

〃 گرمتکل

〃 شاہ پور

صرف خاص بوائز مڈل اسکول، شوراپور

نوتن ودیالہ، گلبرگہ

مدرسۂ نسوان (شانتی سدن) گلبرگہ

عثمان آباد

گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول، لاتور

گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول، اوسہ

〃 تلجاپور

〃 مورم

بیدر

〃 بیدر

〃 کوہیر

〃 نلنگہ

〃 اودگیر

〃 احمدپور

〃 ، چٹ گوپہ

رائچور

گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول، رائچور

〃 گنگاوتی

〃 لنگسگور

میدک

گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول، سنگاریڈی

〃 سدی پیٹھ

جے ال گرافورڈ بوائز اسکول، وقارآباد

میری اے نائٹس گرلز اسکول، وقارآباد

نظام آباد

گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول نظام آباد

محبوب نگر

" محبوب نگر

" نارائن پیٹھ

" مکتھل

" مغل گوڑہ

سرسوتی بھون، محبوب نگر

اے بی ایم اسکول، شمس آباد

نلگنڈہ

گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول نلگنڈہ

" بھونگیر

" دیورکنڈہ

" سریاپیٹھ

" مریال گوڑہ

" مڈور

ورنگل

" مٹھواڑہ

گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول، کھمم

" یلندو

مدرسہ نسوان، ہنمکنڈہ

" مٹھواڑہ

کریم نگر

گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول کریم نگر

" جگتیال

" کورٹلہ

" حضورآباد

" منتھنی

" پرکل

عادل آباد

گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول،

" عادل آباد

" نرمل

" چنور

مدارس خاص

بلدہ حیدرآباد

نارمل اسکول برائے مدرسین

سول انجینرنگ اسکول

مدرسہ قانون

مدرسہ تجارت

گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ

اُردو نارمل اسکول برائے معلمات

عثمانیہ انڈسٹریل اسکول، چیلہ پورہ

مدرسہ اسلامیہ نظامیہ، شبلی گنج

دھرم پرچاری منوہر سنسکرت اسکول، جام باغ

وکٹوریہ میموریل آرفینج، سرورنگر

اورنگ آباد

مرہٹی ٹریننگ اسکول برائے مدرسین

انڈسٹریل اسکول

مدرسہ قانون

مرہٹی نارمل اسکول برائے معلمات

مدرسہ اسلامیہ

ویدک اسکول

سنسکرت اسکول

ناندیڑ

ویدک اسکول

گلبرگہ

مدرسہ قانون

کنڑی نارمل اسکول برائے معلمات

سنسکرت اسکول، شوراپور

بیدر

انڈسٹریل اسکول سرکار عالی

نظام آباد

انڈسٹریل اسکول

محبوب نگر

نارائن پیٹھ

ورنگل - تیلیگو ٹریننگ اسکول برائے مدرسین

" نارمل اسکول برائے معلمات، ہنمکنڈہ

مدارس تحتانیہ

مندرجہ بالا مدارس کے علاوہ مملکت حیدرآباد میں مختلف قسم کے ۳۹۳۲ ابتدائی (تحتانیہ) مدارس ہیں۔ جو ملک کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور خاصکر قابل لحاظ بات یہ ہے کہ ان میں سے تقریباً ساڑھے سات سو مدارس لڑکیوں کے لئے ہیں، جو اس مملکت کی تعلیمی ترقی اور حکمران کی روشن خیالی کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ مدارس نسواں میں زیادہ تر تعداد حیدرآباد، میدک، ورنگل اور اورنگ آباد میں ہے۔ لیکن دیگر مقامات پر بھی ان مدارس کی معقول تعداد پائی جاتی ہے۔ ہر قسم کے تحتانیہ مدارس کی صوبہ وار تقسیم یہ ہے:۔

بلدہ حیدرآباد میں ۲۰۱ مدارس

صوبہ اورنگ آباد میں ۹۲۱ "

صوبہ گلبرگہ شریف میں ۷۶۷ "

صوبہ میدک میں ۹۹۳ "

صوبہ ورنگل میں ۱۰۵۰ "

ہر قسم کے اعلےٰ و ادنیٰ مدارس کی جملہ تعداد مملکت حیدرآباد میں حسب ذیل ہے:۔

کالج ۵ - مدارس فوقانیہ ۳۱ - مدارس وسطانیہ ۱۰۵ - مدارس خاص ۲۶ - مدارس تحتانیہ ۳۹۳۲

میزانکل ۴۰۹۸

جسکا پرتہ حیدرآباد کی ۱۴۴۳۶۱۴۸ آبادی پر ہر ساڑھے تین ہزار آبادی پر ایک تعلیمگاہ کے حساب سے پڑتا ہے، اور باشندوں کی عام قدامت پسندی کو دیکھتے ہوئے یہ بھی بہت ہے ۔

ٹپّہ (ڈاکخانہ)

مملکت حیدر آباد میں اندرون ملک سرکار نظام کا انتظام ڈاک ہے اور سرکار نظام ہی کے ٹکٹ چلتے ہیں۔ اور اس کا نظام قریب قریب اُسی نہج پر ہے جیسا ہندوستان کے برطانوی قلمرو میں رائج ہے۔ البتہ محصول میں فرق ہے جس کی تشریح آگے کیگئی ہے۔ ایک تجربہ کار اور قابل عہدہ دار کے ماتحت جو ناظم ٹپّہ کہلاتے ہیں، ٹپّہ خانوں (ڈاکخانوں) کا سلسلہ سارے مُلک میں پھیلا ہوا ہے اور قریب قریب ہر بڑے دیہات میں ایک اور بڑے قصبات میں ایک سے زائد ٹپّہ خانے قائم ہیں جو خطوط و پارسل ورجسٹری و بیمہ و منی آرڈر وغیرہ کا کام کرتے ہیں، اور دیگر عملہ ہاے حکومت کی طرح یہ عملہ بھی پبلک کی سہولت و آرام کی کوششوں میں منہمک رہتا ہے۔ اکثر بڑے مقامات پر سرکار نظام کے ڈاکخانوں کے پہلو بہ پہلو انگریزی ڈاکخانے بھی ہیں جنمیں ہندوستان کے مروج ضوابط ڈاک پر عملدرآمد ہوتا ہے مملکت سرکار عالی کے اندر کسی ایک جگہ سے دوسری جگہ خط بھیجنا ہو تو وہ سرکار نظام کے ٹپّہ کے ٹکٹ پر بھیجنا چاہئے۔ لیکن جس خط یا پارسل وغیرہ پر انگریزی ٹکٹ ہو وہ انگریزی ہی ڈاکخانہ میں چھوڑا جائے اسلئے کہ انگریزی ٹکٹ کا خط سرکار نظام کے ٹپّہ خانہ میں ڈالا جائے گا تو وہ بیرنگ ہو جائے گا تفصیلی قواعد و ضوابط ٹپّہ کے لئے پوسٹل گائڈ سرکار عالی دیکھنا چاہئے تاہم چند موٹی موٹی باتیں جنکی عام لوگوں کو اور خصوصاً حیدرآباد سے باہر کے لوگوں کو ضرورت ہے ذیل میں درج کیجاتی ہیں۔

۱۔ حیدر آباد سے باہر جو خط پارسل وغیرہ بھیجا جائے اُس پر انگریزی ٹکٹ ڈاک چسپاں کرنا چاہیئے۔ صرف سرکاری خطوط سرکار عالی کے ٹکٹ پر انگریزی ڈاک کے ذریعے سے روانہ کئے جاتے ہیں۔ جن مقامات پر انگریزی ڈاکخانہ نہیں ہے وہاں انگریزی ڈاک کے ٹکٹ مقامی ٹپہ خانہ سرکار نظام سے مل سکتے ہیں۔

۲۔ رجسٹری، بیمہ، ویلیو پی ایبل، منی آرڈر وغیرہ برطانوی علاقہ ہند کے طریقہ پر سرکار نظام کے ٹپہ خانوں میں ہوتے ہیں جنکے محصول کی تشریح آگے کی گئی ہے۔ سیونگ بنک کا کام بھی سرکار نظام کے ٹپہ خانوں میں ہوتا ہے اور جمع شدہ رقم پر ساڑھے تین فیصدی سالانہ سود دیا جاتا ہے، تاہم جو لوگ سود نہ لینا چاہیں وہ مجبور نہیں ہیں۔ سیونگ بنک کا کام ہر ٹپہ خانہ میں نہیں ہوتا۔ جن ٹپہ خانوں میں یہ کام ہوتا ہے اُنکی فہرست پوسٹل گائڈ سرکار عالی میں دیدی گئی ہے۔

۳۔ کوئی خط یا ڈاک کی چیز جو مملکت سرکار نظام سے انگریزی علاقہ کے کسی حصہ میں روانہ کرنا مقصود ہو وہ انگریزی ٹکٹ پر سرکار نظام کے ٹپہ خانہ میں لے لی جائیگی اور قریب ترین انگریزی ٹپہ خانہ کو مکتوب الیہ تک پہونچانے کے لئے سپرد کردیجائے گی۔

۴۔ جن پوسٹ کارڈ یا خطوط پر انگریزی ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور وہ غلطی سے سرکار نظام کے ٹپہ خانے میں ڈالے جائیں وہ بیرنگ شمار کئے جائیں گے اور مکتوب الیہ سے بیرنگ کی شرح سے محصول وصول کیا جائے گا۔ اسی طرح جو خطوط انگریزی ڈاکخانہ جات واقعہ اندرون مملکت حیدر آباد میں انگریزی محصول پر ڈالے جائیں اور وہ تقسیم کی غرض سے سرکار نظام کے ٹپہ خانے میں آئیں تو اُن پر

بیرنگ کا محصول لیا جائے گا۔

۵۔ قطعات رجسٹری جو علاقہ انگریزی واقع اندرون مملکت حیدرآباد میں داخل ہوکر ٹپہ خانہ سرکار نظام سے تقسیم ہونگے اُنپر انگریزی اور سرکار نظام دونوں کا محصول و فیس ادا کرنا ہوگا۔ لیکن انگریزی علاقہ سے جو قطعات رجسٹری علاقہ سرکار نظام میں آئیں گے وہ بلا مزید محصول لئے تقسیم کئے جائیں گے۔

۶۔ علاقہ سرکار نظام سے جو پارسل علاقہ انگریزی میں روانہ کیا جائے گا اُس پر بھی انگریزی اور سرکار نظام دونوں کا محصول لیا جائے گا۔ لیکن انگریزی علاقہ سے آئے ہوئے پارسل سرکار نظام کے ٹپہ خانہ سے بلا مزید محصول لئے تقسیم کئے جائیں گے۔

۷۔ سرکار نظام کے ٹپہ خانوں میں بیرون مملکت تقسیم ہونے والے قطعات وی پی و بیمہ و منی آرڈر نہ لئے جائیں گے۔

۸۔ ٹپہ خانہ جات سرکار نظام میں حسب ذیل قیمت کے ٹکٹ و پوسٹکارڈ لفافہ جات وغیرہ رائج ہیں اور ہر ٹپہ خانہ سرکار مذکور میں مل سکتے ہیں۔

پوسٹ کارڈ	۴ پائی
جوابی پوسٹ کارڈ	۸ پائی
ٹکٹ دار لفافہ	۸ پائی
ٹکٹ	۴ پائی
ٹکٹ پٹہ و رسیدی	۸ پائی
"	ایک آنہ

ٹکٹ	...	...	...	دو آنہ
〃	...	...	...	چار آنہ
〃	...	...	...	آٹھ آنہ
〃	...	...	...	بارہ آنہ
〃	...	...	...	ایک روپیہ
لفافہ رجسٹری ۲ر ٹکٹ والا خرد				۲ر۸ پائی
〃	〃	کلاں		۳ر۲ پائی
〃 ۲ر۶ پائی ٹکٹ والا خرد				۳ر۴ پائی
〃	〃	کلاں		۳ر۸ پائی

نقل گشتی

متعلق تبدیل نمونہ جات ٹکٹ ٹپہ سرکار عالی جناب مولوی محمد احمد ناظم سررشتہ شعبہ سرکار عالی برائے اطلاع جمیع عہدہ دار صاحبان و اہلکاران سررشتہ ٹپہ ذریعہ مراسلہ محکمہ سرکار نشان ($\frac{۲۱۰}{۲۱۲}$) مورخہ ۷ر دے سنہ ۴۰ف محولہ فرمان مبارک مورخہ ۱۴ر جمادی الثانی سنہ ۴۹ھ حسب الحکم عالیجناب سر صدر اعظم بہادر باجلاس کونسل حسب ذیل جدید ٹکٹ ہائے ٹپہ سرکار عالی کے تیاری اور ذریعہ مراسلہ محکمہ سرکار نشان ($\frac{۸۴}{۸۵}$) مورخہ ۱۷ر آذر سنہ ۴۱ف انکی اجرائی ۷ر دے سنہ ۴۱ف مطابق غرہ رجب المرجب سنہ ۵۰ھ یوم پنجشنبہ سالگرہ ہمایونی سے منظور فرمائی گئی ہے لہذا تاریخ مذکورہ بالا سے ہر ایک ٹپہ خانہ میں بقیمت مقررہ سررشتہ جاری ہونگے قبل از قبل ذخیرہ خزاین سے طلب و مہیا رکھے جائیں ۔

(۱) ٹکٹ (۴ پائی) طغرائی رنگ سیاہ۔ (۲) ٹکٹ (۸ پائی) طغرائی رنگ سبز

(۳) ٹکٹ (۱ر) نقشہ چارمینار رنگ سرمئی (۴) ٹکٹ (۲ر) نقشہ مجلس عالیہ عدالت رنگ اودہ

(۵) ٹکٹ (۴ر) نقشہ عثمان ساگر رنگ نیلا (۶) ٹکٹ (۸ر) نقشہ کیلاس غار املیورہ رنگ نارنجی

(۷) ٹکٹ (۱۲ر) نقشہ مدرسہ گاوان بیدر رنگ ارغوانی (۸) ٹکٹ (ایک روپیہ) نقشہ مینار قلعہ دولت آباد رنگ زرد

ف۔ اس امر کا خیال رہے کہ اجرائی ٹکٹ ہائے مذکورہ بالا کیوجہ موجودہ قدیم ٹکٹ منسوخ نہیں ہونگے تا ختم اسٹاک و اعلان سرکار جاری اور ادائی محصول میں قبول کئے جائیں گے۔ اور جہانتک ممکن ہوا ن کے بہت جلد ختم کرنے کی پابندی کی جائے فقط۔

دستخط ناظم سررشتہ ٹپہ سرکار عالی

شرح محصول و فیس ٹپہ سرکار عالی

شرح محصول ٹپہ:۔ (سکۂ عثمانیہ میں)
(۱) جب کہ محصول پیشگی ادا کیا جائے

پوسٹ کارڈ		خطوط			کمر بند پیکٹ نمونہ معمولی	پارسل بہنگیات				
						زائد از (۴۴۰) تولہ نہ ہو			زائد از (۴۴۰) تولہ رجسٹر کرانا لازم ہے	
ایک ورقی	جوابی	نیم تولہ سے زائد نہ ہو	ایک تولہ سے زائد مگر ڈہائی تولہ سے زیادہ نہو	ہر ڈھائی تولہ یا اوسکی کسرات پر	ہر پانچ تولہ یا اوسکی کسرات پر	بیس تولہ یا اوسکی کسرات پر	بیس تولہ سے زائد چالیس تولہ تک	ہر زاید چالیس تولہ یا اوسکے کسرات پر	(۴۴۰) تولہ سے زائد (۴۸۰) تولہ تک	ہر زائد چالیس تولہ یا اوسکے کسرات پر (۸۰۰) تولہ تک
۴پائی	۸پائی	۸پائی	ار	ار	۸ ۴پائی	۲ر	۳ر	۳ر	سے	۴ر

(۲) جب کہ محصول پیشگی ادا نہ ہوا ہو یا غیر کافی طور پر ادا ہوا ہو تقسیم کے وقت وصول کیا جائیگا)۔

کسی بیرنگ خط یا کمر بند پر .... پیشگی شرح محصول کا المضاعف

فیس رجسٹری

ہر ایک خط پوسٹ کارڈ یا کمر بند معمولی یا کمر بند نمونہ یا بہنگی کے لئے جسکی رجسٹری مطلوب ہے ۲ر

فیس پرچہ رسید طلب	فیس بیمہ
ہر قطعہ رجسٹری شدہ کے لئے ۱ر	ہر سو روپیہ کی بیمہ شدہ مالیت کے لئے ۲ر

کمیشن منی آرڈر

عہ تک ...... ۲ر عہ سے زاید لعہ تک انتہائی مقدار تک ۴ر

لعہ سے زاید ہو تو ہر پورے لعہ کیلئے ۴ر

اور تتمہ کے لئے اگر عہ تک ہو تو ۲ر

اور اگر لعہ تک ہو تو.......... ۴ر

(نوٹ) مفصل شرح کمیشن فقرہ (۱۵۲) پوسٹل گائڈ سے معلوم ہو سکے گی۔

فیس وی پی

یہ فیس اس قسم پر شمار کیجاتی ہے جو مرسل کو ادا شدنی ہے اور اوسکی شرح وہی ہے جو منی آرڈر کمیشن کی ہے*

(۱) شرح محصول وفیس ڈاک قلمرو ہند (ان لینڈ ریٹس)

(سکۂ انگریزی میں)

(نوٹ) :۔ رجسٹری وبہنگی قطعات کے لئے فیس محصول ڈاک سرکار عالی بھی ادا کرنا ہوگا

پوسٹ کارڈ		خطوط		کمربند کتب ونمونہ جات	رجسٹر شدہ اخبارات (پیشگی ادائی محصول لازمی ہے).			بہنگیات (پیشگی ادائی محصول لازم ہے)				
								وزن (۴۴۰) تولہ سے زاید نہ ہو			(۴۴۰) تولہ سے زاید (رجسٹری لازمی ہے)	
یکہ ورقی	جوابی	وزن ۱½ تولہ سے زائد نہ ہو	ہر زائد ۱½ تولہ یا اس کی کسر کیلئے	ہر پانچ تولہ یا اس کی کسر کیلئے	وزن (۸) تولہ سے زائد نہ ہو	وزن (۸) تولہ سے زائد مگر (۲۰) تولہ سے زائد نہ ہو	ہر زائد (۲۰) تولہ یا اس کی کسر کیلئے	وزن (۲۰) تولہ سے زاید نہو	۲۰ تولہ سے زاید مگر ۴۰ تولہ سے زاید نہو	ہر زاید ۴۰ تولہ یا اسکی کسرت کیلئے	۴۴۰ تولہ سے زاید مگر ۴۸۰ تولہ سے زاید نہو	ہر زاید ۴۴۰ تولہ اسکی کسرت کیلئے ۸۰۰ تولہ تک
تین پیسہ	ڈیڑھ آنہ	ار۳ پائی	ار۳ پائی	نیم آنہ	¼ آنہ	نیم آنہ	نیم آنہ	۲/	۳/	۳/	۱/	۴/

(۲) محصول اگر پیشگی ادا نہ ہوا یا غیر کافی ادا ہوا ہو تو تقسیم کے وقت وصول کیا جائیگا

خط یا کمر بند پر .... } پیشگی شرح محصول کا المضاعف کمی

خط یا کمر بند کے غیر کافی محصول ادا ہونے پر } کا المضاعف

(۳) فیس رجسٹری :۔ پوسٹ کارڈ خط معمولی کمربند نمونہ یا بہنگی کے لئے ۳/

(۴) فیس بیمہ :۔ ہر سو روپیہ کی بیمہ شدہ مالیت کیلئے ۲/

(۵) فیس پرچہ رسید طلب :۔ ہر قطعہ رجسٹری شدہ کیلئے ۱/

(۶) کمیشن منی آرڈر :۔ ۱۰ تک ۲/

۱۰ سے زاید مگر ۲۵ سے زاید نہ ہو ۴/

۲۵ سے زاید ہر پورے ۲۵ کے لئے ۴/

اور تتمہ کے لئے اگر ۱۰ تک ہو تو ۲/

فہرست ٹپہ خانہ جات انگریزی در علاقہ سرکار عالی

بلدہ حیدرآباد و مضافات۔ حیدرآباد صدر ٹپہ (امپیریل پوسٹ آفس) حیدرآباد سٹی، عدالت العالیہ، آغاپلی، الوال، عنبرپیٹ، بیگم بازار، بلارم، بوری عثمان آباد یوئین پلی، چنچل گوڑہ، چندرائے گٹہ، چنتاپلی، درگاہ حسین شاہ ولی، دارالشفاء، گولکنڈہ، حمایت ساگر، ہمایوں نگر، حسینی علم، حیات نگر، ابراہیم پٹن، کاچی گوڑہ، کاروان، خیریت آباد، کوہ مولاعلی، پالم کول، ریزیڈنسی بازار، صحیفہ، سکندرآباد، شاہ علی بنڈہ، سرور نگر، تلکاپلی، یاقوت پورہ، گتاپلی، نیم بالا۔

اورنگ آباد۔ اورنگ آباد، اجنٹہ، انبڑ، بدواپور، بھوکردن، دولت آباد، گنگاپور، جالنہ، قادرآباد، خلدآباد، لاسور، پھلمری، پیپری، پٹن، قدرآباد، سیلوتہ، تلواڑہ، ویجاپور (روٹی گاؤں)۔

بیڑ۔ بیڑ، اشٹی، چکلامبہ، دھرور، گیورائی، لونی، منجلے گاؤں، مومن آباد، نیکنور، پرلی ویجناتھ، پریلی، پٹوڈہ، ددونی۔

پربھنی۔ پربھنی، اوندھ، بلور، گنگاکھیڑ، ہنگولی، جنتور، جولا، کلمنوری، کینرگاؤں، مانوت، ترسی، پالم، پرتور، پاتھری، پورنہ، اسیلو، ستونہ، سون پیٹ، ویلور۔

ناندیڑ۔ ناندیڑ، امیلگا، اردھاپور، باسر، بسمت نگر، بھوکیڑ، پچپونڈا، بلولی، بنساہ، ڈیگلور، دھرم آباد، ایکل ہارا، حدگاؤں، اصلاح پور، قادرکھیڑ، کامرت، کراکھیڑ، کرکھیلی، کنٹور، کولاس، کینی، کوبیر، لوہے گاؤں، مدھول، مندنور، نئی گاؤں، تمسہ، عمری، عثمان نگر، ودھونہ۔

گلبرگہ شریف۔ گلبرگہ، گلبرگہ اسٹیشن، بھمنی پورہ، چندورگی، چنگوپہ، چنچولی، چتاپور،

دمرگدہ، دند وتی، ویرن پلی، دولت آباد، دوبل گنڈی، گنجوتی، گیوگی، گرمتکل، ہری کھیڑ، مومن آباد، جنگی، کلغی، کلیانی، کملاپور، کرگنٹہ، کیمباوی، کوسگی، کوٹ پلی، کوڑنگل، مدور، مہاگاؤں، میلواڑہ، ملکھیڑ، مریان، نئی لوگی، نبی کل، لوندگی، نیم برگہ، پدی مل، نرنگم پیٹ، روضہ بزرگ، روارام، سلوار، سیڑم، شاہ آباد، شوراپور، شنگور، صلح پیٹ، تاندور، تنگلی، وادگیرہ، واڑی، یادگیر، یدرامی۔

عثمان آباد۔ عثمان آباد، السند، اوسہ، بھوم، دھوکی، کُلم، لاتور، لوہارا، مان کیسر، نلدرگ، پرینڈہ، تکجاپور، واسی، یرملیا۔

بیدر۔ بیدر، احمد پور، الکھیلی، اورادبڑا، ہلّی، اوراد شاہجہانی، بیلکونی، بھالکی، چکور، چلارگی، چراغ پلی، ڈگوال، ڈونگوپرہ، ہلگیرہ، ہلی کھیڑ، جنواڑہ، جوکل، کیج، کسرسرائے، کھڑکا، کشنور، گوہیر، منہلی، موروگ، نرائن کھیڑ، نیاکل، نیلنگا، رنجھول، سکول، اودگیر، ڈلاندی۔

رائچور۔ رائچور، عالم پور، امرچنتہ، ارکیرہ، بگل واڑ، بالگنور، دیودرگ، گدوال، گھاٹ، گیرگنٹہ، ہنم ساگر، ہلی حیدر، ہنوشی، ہٹی، چل پلّی، کنگ گیری، کرائچور، کٹارگی، کومل، کوکنور، کولاپور، کرشنا، کندن پلی، کپتل، کردی، کشنگی، کوپ بل، لنگسگور، ملاکل، مانوی، متمری، میاندیل، مدگل، ملل، مسکی، نیا بازار، نولی، رام درگ، سندھنور، سرور، توارگیرہ، ونڈلی، یرمرس، یلبورگا، یرگیرہ۔

میدک۔ میدک، احمد پور، اللہ درگ، الور، اندول، بیگم پیٹ، بی بی پیٹ، چنگل مل، چناکردو، چیتور، دونتی، دوبون، ڈنڈیگل، ہتنورہ، اسمٰعیل خاں پیٹ، جوگی پیٹ، کانڈی، لنگم پلی، محبوب نگر، مکاراجہ پیٹ، منوہر آباد، میٹرچل،

میر دودی، موسن پیٹ، مونگا پیٹ، نرائن پیٹ، نرسا پور، نظام پیٹ، پنا پیٹ، پرن چرو ڑا، شنکرم پیٹ، شنکر پلی، سدی پیٹ، سنگا ریڈی، سیوم پیٹ، سیونگر، سیور درم، ٹیک مل، تما پور، وقار آباد، یلدورتی، ینگا ٹیلا۔

نظام آباد۔ نظام آباد، نظام آباد آر ایس، بالکنڈہ، بھکنور، بی بی پیٹ، بنولہ، دُرتی، بیگم پیٹ، ابراہیم پٹن، کنٹرل واڑی، لنگم پیٹ، نرگنڈہ، پتلام، راما ریڈی، رودرور، سرنا پلی، دیلپور، یلا ریڈی، یرگاٹلے۔

محبوب نگر۔ محبوب نگر، اچم پیٹ، امرآباد، امرچنتہ، امنگل، بالانگر، بجنا پلی، دیور کدرہ، فرخ نگر، گھنپورہ، گوپال پیٹ، جڑچرلہ، کلواکرتی، کان دُرگ، کوور، کودگل، کوٹھہ کوٹہ، کویل کنڈہ، کلکل تلی، لیسرم، مکتھل، متانور، مرکل، مغل گڈہ، محمد آباد، موسی پیٹ، ناگر کرنول، ننچریا، نرائن پور، لول پیٹ، اتکور، نیگل، یرگی، پیتھالی، رگھوپتی پیٹ، شاہ آباد، شاہ پور، شمس آباد، تماجی پیٹ، توڑی کنڈہ، عثمان گنج، ونپرتی، پیرلا، یلجی۔

نلگنڈہ۔ نلگنڈہ، آلپور، اکناپلی، آلیر، امن بول، ارائے دیوا پلی، تمکور، بھونگیر، بی بی نگر، بجونا پیٹ، چڈہ، چاندور، چندم پیٹ، چنتا پلی، چراغ، دیور کنڈہ، اتپور، گھٹ کیسر، گمنڈل، گندرائن پلی، حضور نگر، جمفر یڈی گوڑہ، جنگاؤن، جولور، کنگل، کنٹر، کنپرتی، کھلائی شاہپور، کودر، کلپاگ، کریا پلی، لدلور، مدور، ملکا پور، مری گوڑہ، میڑلاچرو، میٹا کروڑ، مریال گوڑہ، موٹکور، ناگنور، نرکٹ پلی، نیکریکل، نیگل، نیکھار، پدامنگل، پیمبرتی، پیرور، پوچم پلی، رگھنا تھ پلی، رمنا پیٹھ، سلج پور، سوریا پیٹھ، تاڑکول، تنگر پلی، تپرتی، ترمل گیری، تومل گوڑہ، تنگا ترتی، ودا پلی، یدرا باد، یلا ریڈی گوڑہ۔

ورنگل۔ ورنگل، اناپ رڈی پلی، انگورتی، اتمکور، بورگم پد، چنتا کنی، دیول ہزارستون، ڈورنگل، گرپا، گھنپور اسٹیشن، ہنمکنڈہ، حسن پرتی، الیشورا وپیٹ، ایتورناگروم، کلور، قاضی پیٹ، کھمم میٹ، مدھرا، محبوب آباد، ہنگل، ہٹھواڑہ، ملوگ، مونگا پیٹ، نرسم پیٹ، نیکنڈہ، نینل، نیال کنڈہ پلی، نیلی کدور، پرتی تالہ، پرلیار، پنڈیال، رنگا ساہی پیٹ، شیات نگر، سوب لیٹر، ترور، وردھنا پیٹ، دم سور، ولسنور، یلندا پاڑ، یرہ ولم، ظفرگڈہ۔

کریم نگر۔ کریم نگر، امبل، آصف نگر، جبیل پور، دوارم پوری، یلنگدل، المبھیرا ؤپیٹ، گری پلی، گنڈی، حضور آباد، جمی کنٹہ، جگتیال، کمن پور، کنپرتی، کشن دیس پیٹ، گودمیال، کورتیا، کوٹا پلی، کتا پلی، لدنا پور، لنگا پور، لونیتی پیٹ، ہمادیو پور، ملنگور، مانکندور، مان تھنج، مت پلی، موگلا پلی، نرلا پور، اوپل، پرکل، پتھرگٹی، پدا پلی، پولس، پوٹکا پلی، رام راگ، سرسلہ، سریرام پور، سلطانپور، ویمل واڑہ، دیہی ونکا، ودکا پور، ویل ساگر۔

عادل آباد۔ عادل آباد، اولا، بیلا، چھے گاؤں، چکلی، چنور، جور، کیسر، کاتوٹ، کھنا پور، ماہور، نرسا پور، نرمل، ینسا پور، راجورہ، مانک گڈہ، سندہ کھڑ، سرپور تاندور، سون، تمسی، انور، ودور، وٹی۔

مغلئی ٹپہ خانہ جات

سرکار عالی کے ٹپہ خانہ جات جو عُرف عام میں مغلئی ٹپہ کہلاتے ہیں، اور اپنے زرد رنگ کی وجہ سے انگریزی ڈاکخانوں سے ممتاز کئے جاسکتے ہیں، قریب قریب ہر دیہات میں موجود ہیں۔ ان کی مفصل فہرست پوسٹل گائڈ سرکار عالی میں ملے گی جو تقریباً سو صفحات پر حاوی ہے۔ صنادیق خطوط اندازی (لیٹر بکس) سرکار عالی

کے زرد رنگ کے ہیں اور سرکار انگریزی کے سُرخ رنگ کے ۔ کسی صندوق میں خط ڈالنے سے پیشتر اس رنگ کے امتیاز کو دیکھ لینا چاہیے تاکہ ایک کے ٹکٹ کا خط دوسرے کے ٹپہ میں جاکر بیرنگ نہ ہو جائے +

ہوائی جہاز کی ڈاک

ہوائی جہاز کے ذریعہ سے جو خطوط ممالک غیر بھیجے جائیں اُنپر انگریزی ڈاکخانہ کے قواعد ٹپہ خانہ کا نفاذ ہوگا، جسکی تفصیل پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف کا ٹڈ سرکار عظمت مدار میں ملسکتی ہے، لیکن یہاں پر ہم چند ضروری باتیں جو حیدرآباد سے اس قسم کی ڈاک بھیجنے والوں کے لئے مفید مطلب ہیں درج کرتے ہیں ۔

ہندوستان سے انگلستان اور بعض دیگر ممالک کو ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ڈاک لیجانے کا انتظام ہے اور اس کے لئے ہر ہفتہ کراچی سے ڈاک کا ہوائی جہاز روانہ ہوتا ہے اور آتا ہے ۔ خود ہندوستان کے اندر دہلی، جودھپور، کراچی اور گوداور کے مابین ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ڈاک پہونچانے کا انتظام ہے لیکن اس سے اہل حیدرآباد کو کوئی نفع نہیں ہے، اس لئے حیدرآباد سے ممالک غیر کو ہوائی جہاز سے جانے والی ڈاک کے لئے کراچی ہی کے راستہ میں سہولت ہے ۔ جو خطوط وغیرہ اس مقصد کے لئے روانہ کئے جائیں وہ کراچی ایسے وقت پہونچ جانے چاہئیں کہ چہار شنبہ کی صبح کو جو ڈاک کے تھیلے بند کئے جاتے ہیں اُنہیں شامل ہو سکیں ۔ صحیح وقت ڈاک میں خط وغیرہ ڈالنے کا قریبی انگریزی ڈاکخانہ سے دریافت کیا جاسکتا ہے جو خطوط وغیرہ اس ذریعہ سے روانہ کئے جائیں ان کے اوپر ہوائی جہاز کا نیلا ٹکٹ

ہونا ضروری ہے جو بلا قیمت ہر انگریزی ڈاکخانہ سے ملجائیگا۔ اور اس کے علاوہ ہوائی جہاز کے محصول کا پورا ٹکٹ ہونا چاہئے جو معمولی ڈاک کے اور اگر رجسٹرڈ چیز ہے تو رجسٹری کے محصول کے علاوہ ہے۔ ہوائی جہاز کی ڈاک کا محصول فی عدد جو سوا تولہ سے زائد نہ ہو حسب ذیل ہے۔

کراچی سے	جاسک تک	۲؍
”	لنگا یا بوشہر تک	۳؍
”	عراق یا مصر تک	۴؍
”	یورپ کے کسی حصّہ تک	۶؍

ہوائی جہاز کے ذریعہ سے جو چیز بھیجی جائے اُسپر ہوائی جہاز کے نیلے ٹکٹ کے اوپر یا نیچے راستہ کی تشریح ضروری ہے جسکی شکل یہ ہوگی۔

مقامات	راستہ کا نشان
یونان، البانیہ، جگوسلافیہ، چیکو سلافیکیا، ہنگری، آسٹریا، بلغاریہ، رومانیہ و یوروپین ترکی	کراچی۔یونان
اطالیہ، سسلی سوئٹزرلینڈ، لکسمبرگ، ہالینڈ، جرمنی، پولستان، دینزنگ، ناروے سویڈن، ڈنمارک، روس و استھونیہ	کراچی۔ایطالیہ
فرانس، بلجیم، فنلینڈ، اسپین، پورتگال ممالک متحدہ امریکہ، کینڈا	کراچی۔فرانس

مقامات		راستہ کا نشان
برطانیہ عظمیٰ، شمالی آئرستان، آئرش فری اسٹیٹ لٹونیہ، لیتھوانیہ	}	کراچی - انگلستان

ہوائی جہاز کی ڈاک مختلف مقامات تک پہونچنے کی مدت حسب ذیل ہے:-

کراچی سے جاسک تک		۷ گھنٹہ
" لنکا یا بوشہر تک		ایک دن
" عراق تک	۲	"
" فلسطین تک	۲½	"
" مصر تک	۳	"
" یونان تک	۳½	"
" ایطالیہ تک	۴	"
" فرانس و انگلستان تک	۶	"

منی آرڈر پارسل

ہوائی جہاز کے ذریعہ سے منی آرڈر اور پارسل بھی جا سکتے ہیں۔ منی آرڈر پر علاوہ مقررہ فیس منی آرڈر پر خواہ کتنی ہی رقم کا ہو ۲/ ہوائی جہاز کا محصول پڑیگا۔ اور پارسل کا محصول ایک پونڈ وزنی کیلئے جو انگلستان یا آئرستان جانے والا ہو پانچروپیہ اور اس سے زائد وزن کے لئے پہلے ایک پونڈ پر پانچروپیہ اور زائد کے ہر پونڈ یا اسکی کسر کیلئے چار روپیہ محصول ہے۔

تعارف عمائد

(بترتیب حروف تہجّی)

آمنہ پوپ، مس - پرنسپل زنانہ کالج نام پلی غیر معمولی ذہانت و قابلیت کی انگریز مسلمان خاتون ہیں جنھوں نے حیدرآباد کی زنانہ سوسائٹی میں بہت کافی اثر و رسوخ پیدا کرلیا ہے - آپ ولایت کی تعلیم و تعلّم کی متعدد ڈگریاں حاصل کئے ہوئے ہیں اور ہندوستان میں معلمی کا وسیع اور قابل فخر تجربہ رکھتی ہیں - ایک مدّت تک لکھنو کے اسلامیہ گرلز اسکول کی آپ پرنسپل رہ چکی ہیں، اور درحقیقت آپ ہی کے دور میں اس مدرسہ نے غیر معمولی ترقی حاصل کی تھی سنہ ۱۳۳۶ف سے آپ حیدرآباد کی خواتین کی نئی پود کو اپنی اعلےٰ قابلیت و ذہانت سے نفع پہونچا رہی ہیں، اور زنانہ کالج نام پلی جسکی آپ پرنسپل ہیں، حیدرآباد کے تمام زنانہ کالجوں میں نمایاں ترین حیثیت رکھتا ہے اور متعلمات کی تعداد جتنی اِس کالج میں ہے اتنی غالباً ہندوستان کے بڑے سے بڑے زنانہ کالج میں بھی نہ ہوگی - پیدایش آپ کی سنہ ۱۳۰۵ف میں مُلک کنیڈا میں ہوئی - اور ولایت ہی میں آپ نے تعلیم کے تمام مدارج طے کئے - مذہب اسلام آپ نے مختلف مذاہب کے مطالعہ کے بعد قبول کیا اور اُسپر اسوقت تک قایم ہیں سنہ ۱۳۳۸ف سے پرنسپل زنانہ کالج نام پلی کے عہدہ پر نہایت خوش اسلوبی سے کام کر رہی ہیں -

ابوالحسن خاں، مرزا - آپ اس وقت حیدرآباد کے شعبہ سیاسیات کے معتمد ہیں -

اور اس اہم عہدہ کے فرائض کو جس خوش اسلوبی اور قابلیت سے آپ انجام دے رہے ہیں وہ ہر طرح مستحق تحسین ہے۔ آپ نہایت ہی روشن خیال، قابل اور خلیق انسان ہیں اور سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں کافی ہر دلعزیزی اور شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اپنے بادشاہ اعلیٰ حضرت شہریار دکن کے ساتھ وفاداری او جاں نثاری آپ کا عقیدہ مذہبی ہے۔ اور تمام سرکاری اور غیر سرکاری سرگرمیوں میں آپ اس جذبہ کو پیش پیش رکھتے ہیں۔ محکمہ سیاسیات کی معتمدی کا کام ہمہ تن مصروفیت اور غیر معمولی شغف و تن دہی کی صلاحیت چاہتا ہے، لیکن اپنے فرائض کے اس انہماک کے باوجود آپ سوسائٹی میں نہایت خندہ پیشانی سے نقل و حرکت کرتے ہیں، اور اپنے احباب اور اعزہ کے ساتھ امکانی حسن سلوک سے دریغ نہیں کرتے۔ پیدائش آپکی ۱۳۰۰ف میں بمقام حیدر آباد ہوئی اور ۱۳۱۶ف سے آپ سرکار عالی کی ملازمت میں ہیں۔ موجودہ عہدہ کا چارج آپ نے ۱۳۴۰ف میں لیا، اور کچھ دنوں منضرمانہ خدمات انجام دینے کے بعد اس کے دوسرے ہی سال مستقل معتمد ہو گئے۔

ابوالخیر مودودی، حنفی ۔ دہلی کے ایک قدیم خاندان علم و طریقت کے آپ رکن ہیں اور آپ کے جد اعلیٰ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی سلاسل چشتیہ کے سر حلقہ ہیں۔ ۱۹۰۲ء میں آپ اورنگ آباد میں پیدا ہوئے جہاں آپ کے والد ماجد مولوی احمد حسین مرحوم زمانہ دراز سے وکالت کرتے تھے۔ آپکی تعلیم زیادہ تر اورنگ آباد ہی میں ہوئی جہاں مختلف علوم کے اساتذہ کی خدمات حاصل کر کے آپ کو درس نظامیہ کی تکمیل کرائی گئی اور مزید حصول علم کے لئے آپ ایک مدت تک دہلی میں رہے۔ نومبر ۱۹۲۵ء سے آپ کی خدمات دارالترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی کے لئے حاصل کیگئیں

جہاں اُسوقت سے آپ عربی کتب کے ترجمہ کا کام نہایت قابلیت سے انجام دے رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کی متعدد تالیفات دارالترجمہ کی طرف سے شایع ہو چکی ہین جنمیں سے چند کے نام یہ ہیں :-

(۱) بلاذری کی فتوح البلدان، (۲) شہرستانی کی ملل ونحل، (۳) قدامہ بن جعفر کی کتاب الخروج وصنعۃ الکتابت، (۴) قاضی القضاۃ امام ابویوسف کی کتاب الخراج، (۵) ابوہلال کی تحفۃ الامرا فی تاریخ الوزرا، (۶) تاریخ یعقوبی عہدبنی عباس، (۷) تاریخ الکامل، عہدبنی عباس (زیرترجمہ وطبع)۔ آپ نہایت خوش اخلاق، علم دوست اور ہونہار نوجوان ہیں۔ اور متحدہ قومیت ہند کا اس حدتک عقیدہ رکھتے ہیں کہ اپنی صاحبزادیوں کے نام آپ نے عربی اور ہندی کے مخلوط رکھے ہیں ؎

ابوسعید مرزا، مولوی ۔ آپ اسوقت ناظم اوّل فوجداری بلدہ کے منصب پر فائز ہیں اور سررشتہ عدالت کے کام کا نہایت ہی وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ ولادت آپ کی سنہ ۱۳۰۱ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد ہوئی، اور ملکی مدارس میں حصول تعلیم کے بعد آپ نے ولایت جاکر برسٹری کی سند حاصل کی۔ وطن واپس آکر آپ سرکارعالی کی سلک ملازمت میں بطور منصف درجہ اوّل داخل ہوئے اور لاتور ضلع عثمان آباد میں آپ تعینات ہوئے۔ یہ ۱۳۲۴ف کا واقعہ ہے، اور اُسوقت سے آپ درجہ بدرجہ ترقی کرکے ناظم عدالت دیوانی اور پھر ناظم عدالت فوجداری کے مناصب پر تعینات ہوئے اور مختلف اضلاع میں رہکر دیوانی اور فوجداری کی عدالتوں کا وسیع تجربہ حاصل کیا۔ ۱۳۳۸ف میں آپ ترقی کرتے کرتے نظامت عدالت فوجداری بلدہ کے منصب پر پہونچ گئے جہاں اسوقت تک آپ نہایت ہی قابلیت اور خوش اصلوبی سے خدمات

انجام دے رہے ہیں۔ آپ کا شمار حیدر آباد کے قابل اور معتمد حکام عدالت میں ہے اور بلدہ حیدر آباد کی جہتی زندگی میں آپکو حسب حیثیت نہایت ہی نمایاں جگہ حاصل ہے ؛

احسن الزماں، مولوی محمد۔ آپ حیدر آباد کے ایک ممتاز خاندان کے رکن ہیں جس نے ہمیشہ سرکار آصفیہ کی نمایاں خدمات انجام دی ہیں اسوقت بھی آپ کے اکثر اعزہ سرکار عالی کی ملازمت میں ممتاز مناصب پر فائز ہیں۔ ولادت آپکی ۱۲۹۷ھ ف میں بمقام بلدہ حیدر آباد ہوئی اور ہندوستان میں آپ نے فن انجینیری کی اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ولایت جاکر کوپرس ہل کالج سے سول انجینیرنگ کی سند حاصل کی۔ وطن واپس آکر آپ نے خانگی طور پر انجینیری کا کام شروع کیا اور ایک مدت تک لکھنؤ میں ایم اے زماں اینڈ کو کے نام سے عمارت و سامان عمارت کا وسیع پیمانہ پر کاروبار کرتے رہے۔ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں آپ ۱۳۳۱ھ ف میں بطور ڈیولپمنٹ کمشنر امتحاناً تین سال کیلئے مقرر ہوئے اور یہ خدمت اس خوش اسلوبی سے انجام دی کہ اس میعاد کے خاتمہ پر آپ سررشتہ ڈرینج کے سپرنٹنڈنگ انجینیر ہو گئے۔ اور ۱۳۴۱ھ ف میں نواب کرامت جنگ مرحوم کے انتقال پر آپ کو چیف انجینیری کے منصب اعلیٰ پر ترقی ملی۔ آپ فن عمارت و آرائش کی خاص مہارت رکھتے ہیں۔ اور حیدر آباد کی ملازمت کے دوران میں نمایاں خدمات اس فن میں انجام دے چکے ہیں۔ سررشتہ صفائی فضلہ گی اسکیم اور بلدہ حیدر آباد کی صفائی اور ترقی و آرائش کی متعدد اسکیمیں آپ ہی کی قابلیت و کاردانی کی رہین منت ہیں ؛

احمد عارف، مولوی۔ آپ حیدر آباد کے ایک کامیاب روزانہ اخبار "صبح دکن" کے ایڈیٹر ہیں اور اپنی آزادہ روی اور آزاد منشی کی وجہ سے شہر کی سوسائٹی میں

کافی ہر دلعزیز ہیں۔ آپ کا اخبار ملک کی آزاد تحریکوں کی حمایت کے ساتھ ہی ساتھ اعلیٰحضرت شہریار دکن کے ساتھ جذبات وفاکشی واطاعت شعاری کی بھی تلقین کرتا ہے۔ لٹریچر اور فنون لطیفہ سے آپ کو خاص دلچسپی ہے اور سخن سنجی اور شعر فہمی میں آپ عمائد حیدرآباد میں اپنی جداگانہ شخصیت رکھتے ہیں۔ احباب کے ساتھ بے تکلفانہ صحبت اور ملنے والوں سے حسن خلق آپ کے شعار میں داخل ہے اور اپنی آزاد خیالی اور اپنے اخبار کے اثر سے آپ کو حیدرآباد کی سوسائٹی میں امتیازی حیثیت حاصل ہے +

احمد محی الدین، مولوی میر۔ ایڈیٹر روزنامہ "رہبر دکن" ۱۳۱۰ھ میں بمقام جگتیال ضلع کریم نگر پیدا ہوئے جہاں آپ کے والد ماجد مولوی میر ضیاء الدین صاحب اُس زمانہ میں تحصیلدار تھے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ مفید الانام اور مدرسہ آصفیہ میں ہوئی اور میٹرک اور ایف اے علیگڈھ سے پاس کیا۔ بی اے کی تعلیم آپ نے نظام کالج میں پائی اور وہیں سے شریک امتحان ہوئے جسکا نتیجہ ناساعد رہا۔ زمانہ تعلیم سے فراغت پاکر آپ نے ملازمت سرکاری میں داخل ہونے کا قصد کیا اور کچھ دنوں مہتمم آبکاری کی حیثیت سے ضلع محبوب نگر میں کامیاب خدمات انجام دیں، لیکن چونکہ یہ محکمہ آپ کی طبیعت کیلئے موزوں نہ تھا اس لئے ملازمت کا خیال ترک کر کے میدان صحافت میں قدم رکھا اور ۱۳۳۰ف میں اخبار "رہبر دکن" کی بنیاد ڈالی، جو اسوقت مملکت حیدرآباد کے تمام اُردو جرائد میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نہایت ہی خلیق اور ملنسار اور علمی ذوق رکھنے والے انسان ہیں اور حیدرآباد کی سوسائٹی میں اپنی شخصیت اور اپنے اخبار کے

اثر سے کافی رسوخ پیدا کر لیا ہے *

احمد مرزا، ڈاکٹر۔ آپ ۱۲۷۹ف (۱۸۶۹ء) میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اور نواب سر سالار جنگ اعظم کی زیر نگرانی انھیں کی ڈیوڑھی میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور پھر سینٹ جارجز گرامر اسکول میں داخل ہوئے جہاں نواب عمادالملک مرحوم کے عہد وزارت میں آپ کو سرکاری وظیفہ دیکر بغرض حصول تعلیم ولایت بھیجا گیا۔ ولایت میں آپ نے سائنس اور طب کی اعلیٰ ڈگریاں حاصل کیں اور واپس آکر سرکار عالی کے محکمہ حفظان صحت بلدہ میں ملازمت اختیار کی جس سے ترقی کرتے کرتے اب سیول سرجن درجہ خاص اور مددگار معتمد فوج شاخ طبابت کے عہدہ پر پہونچے اور ۱۳۳۵ف میں وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ اب آپ نہایت سادگی کی زندگی بسر کر رہے اور فطرت کی روئیدگیوں سے آپ کو خاص ذوق ہے، چنانچہ آپ اپنا زیادہ وقت باغبانی میں صرف کرتے ہیں اور اکثر ماکولات اپنی ذاتی محنت سے پیدا کرتے ہیں۔

احمد نواز جنگ بہادر، نواب۔ حیدرآباد کے رؤسائے قدیم کے خاندان سے آپکا تعلق ہے جہاں آپ ۱۲۶۶ف میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی، اور پھر مدرسہ عالیہ میں داخل ہو کر انگریزی علوم دستگاہ حاصل کر کے سول سروس کے امتحان میں شریک ہوئے۔ اسمیں کامیابی حاصل کرنے کے بعد ۱۲۹۳ء میں آپ بحیثیت سویلین کے سرکار عالی کی ملازمت میں داخل ہوئے اور سوم و دوم تعلقہ دار کی حیثیت مختلف اضلاع مملکت میں اپنی قابلیت معاملہ فہمی اور مستعدی کے جوہر نمایاں کرتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ کو اوّل تعلقہ داری کے عہدہ

پر ترقی ملی اور چھ ماہ کے اندر ہی آپ مستقل اوّل تعلقہ دار ہوکر ضلع عادل آباد میں مقرر ہوئے اور اس ضلع کو آباد کرانے میں آپ نے نہایت ہی قابل قدر خدمات انجام دیں۔ تعلقہ داری سے آپ کو پھر صوبہ داری کا منصب عطا ہوا اور اس حیثیت سے صوبہ ورنگل اور بعد کو صوبہ اورنگ آباد آپ کے سپرد رہا۔ نواب عماد الملک سرسید علی امام کے عہد صدارت عظمیٰ میں آپ کو معتمدی ترقیات عامہ کے عہدہ جلیلہ پر بلدہ طلب کیا گیا جہاں آپ طویل اور وفادارانہ حسن خدمات کے بعد وظیفہ یاب ہوئے۔

اختر یار جنگ بہادر مینائی، نواب ـ ۱۲۸۶ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور اپنے والد ماجد حضرت امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ کے سایہ عاطفت میں بمقام رامپور تعلیم و تربیت حاصل کی اور آپ ہی کی فیض صحبت سے علمی ذوق و شوق اور شعرگوئی کا ملکہ حاصل کیا۔ شعرگوئی کا شوق آپکو بچپن ہی سے تھا اور ایسے نامور باپ کے سایہ عاطفت میں پرورش پاکر یہ نہوتا تو تعجب تھا۔ اس فطری ذوق اور کسبی سعادت نے ملکر آپ کے کلام کو بہت جلد مشہور کر دیا اور آپ اپنے عہد کے شعرا کی صف اوّل میں شمار کئے جانے لگے چنانچہ ۱۹۰۱ء میں جب آپ اپنے والد ماجد کے ہمراہ حیدرآباد تشریف لائے تو یہاں کے صاحبان ذوق نے آپ کو آنکھوں پر بٹھایا۔ اور یہاں کے علم دوست اور قدردان فن امیر راجہ راجگان مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنۃ کی ڈیوڑھی سے آپ وابستہ ہو گئے۔ ۱۳۱۹ف میں آپ بحیثیت مددگار معتمد عدالت و کوتوالی کے سرکار عالی کی ملازمت میں داخل ہوئے اور ترقی کرتے کرتے نظامت و معتمدی امور مذہبی کے عہدہ جلیلہ تک پہونچے جسپر آپ اسوقت

فائز ہیں۔ سررشتہ کی مصروفیتوں نے آپ کے ذوق شعرگوئی پر پردہ ڈال رکھا ہے لیکن آج بھی جب آپ خیال و خامہ کو جنبش دیتے ہیں تو اہل سخن سے داد استادی حاصل کرتے ہیں پیشگاہ خسروی سے نواب اختر یار جنگ بہادر کا خطاب عطا ہونے سے پیشتر آپ مولوی لطیف احمد اختر کے نام سے دنیائے شعر و سخن میں کافی نام و نمود حاصل کر چکے تھے۔

ارسطو یار جنگ بہادر، نواب ڈاکٹر۔ ڈاکٹر عبد الحسین نواب ارسطو یار جنگ بہادر ۱۲۷۹ھ میں بمقام بلدہ حسینی علم بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے۔ آپ کے جد اعلےٰ اٹھارہویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں بسلسلہ تجارت ریاست اودیپور سے حیدرآباد آئے اور یہیں کاروبار کرنے لگے جسکا سلسلہ ڈاکٹر عبد الحسین کے والد ماجد محمد اسمٰعیل صاحب تک جاری رہا جو شہر کے بڑے تاجروں میں شمار ہوتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے انگریزی تعلیم ریزیڈنسی اسکول حیدرآباد میں اور عربی فارسی کی مشاہیر اہل فن سے حاصل کی اور میڈیکل اسکول حیدرآباد سے ۱۲۹۴ف میں بدرجہ اعلیٰ کامیابی حاصل کرکے دوسرے سال سنگاریڈی میں اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے جہاں سے بیدر وہنگنڈہ وغیرہ میں تعینات ہوتے رہے اور ہر جگہ اپنی قابلیت، علاج کی مہارت اور نیک نفسی کا سکہ جمایا۔ ۱۳۰۰ف میں آپ ترقی پاکر شفاخانہ افضل گنج بلدہ حیدرآباد کے ہاؤس سرجن مقرر ہوئے اور اس سلسلہ میں ایسی نمایاں خدمات انجام دیں کہ چند ہی سال بعد آپ کو نظامت طبابت و حفظ صحت کا عہدہ جلیلہ عطا ہوا۔ شفاخانہ افضل گنج میں آپ کے کمال فن کا اور خاصکر فن جراحی کی مہارت کا اس قدر شہرہ ہوا کہ آپ کا

نام ہندوستان کے باہر بھی ماہرین فن میں عزت کے ساتھ لیا جانے لگا اور اعلیٰ حضرت غفران مکان نے آپکی قابلیت و ذہانت کے اعتراف میں آپ کو محلات شاہی کے اعزازی سرجن کی خدمات تفویض کیں اور ارسطو یار جنگ کا خطاب عطا فرمایا۔ محلات شاہی کی ہاؤس سرجنی کا کام آپ خدمات ملازمت سے وظیفہ یاب ہونے کے بعد بھی انجام دیتے رہے۔۔ آپکی خانگی زندگی نہایت سادہ شریفانہ اور محبت و مروت سے مملو ہے اور آپ کے حسن سلوک اور فیاضی کا یہ عالم ہے کہ متعدد طلبہ آپ کے خرچ سے تعلیم پا رہے ہیں، بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ آپ کا مکان غریب طالبعلموں اور حاجتمند مریضوں کی مستقل اقامت گاہ ہے۔ آپ نے مکان ہی میں لڑکوں کے لئے مدرسہ داؤدیہ اور لڑکیوں کے لئے مدرسہ قیومیہ قائم کیا ہے جنکا سارا خرچ آپ برداشت کرتے ہیں اور ایک کتب خانہ اور دارالمطالعہ بھی آپ نے اپنے خرچ سے قائم کر رکھا ہے۔ اسکے علاوہ متعدد خیراتی اور قومی اداروں میں آپ کی امداد شامل ہے۔ دوران ملازمت ہی میں آپ نے حج بیت اللہ اور زیارت عتبات عالیہ کا شرف حاصل کیا اور ممالک اسلامیہ کی سیر کے علاوہ فرانس، انگلستان اور اسکاٹ لینڈ بھی تشریف لیگئے۔ غرضکہ قابلیت، ذہانت، مہارت فن، شغف مذہبی اور وسیع النظری میں آپ کی شخصیت وحید روزگار ہے اور آپکی اخلاقی خوبیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کی اولاد بھی صاحب نصیب اور معزز عہدوں پر فائز ہے۔

آرمسٹرانگ، جے ای، او بی ای، سی آئی ای۔ آپ برطانوی ہند کے نہایت ہی قابل حکام پولیس میں شمار ہوتے تھے اور اپنی نمایاں خدمات کے صلہ میں

سرکار انگریزی سے او بی ای اور سی آئی ای کے اعلیٰ خطابات حاصل کر چکے تھے،
اس طرح ۱۳۳۶ف میں جب آپ کی خدمات سرکار عظمتدار کے علاقہ سے سرکار عالی
کی حکومت میں مستعار لیگئیں تو مسٹر آرمسٹرانگ وسیع تجربہ اور اعلےٰ قابلیت کی صفات
ساتھ لیکر آئے اور ان سے آپ سرکار عالی کی وفادارانہ خدمات انجام دے رہے
ہیں۔ آپ کا تقرر حیدرآباد میں ایسے وقت میں عمل میں آیا جبکہ وہاں کی رعایا مسٹر
ہینکن آنجہانی سابق صدر ناظم کوتوالی کے اعلیٰ انتظام کو یاد کرکے اسی قابلیت و
فرزانی کے انگریز حاکم کی متلاشی تھی، اور اسمیں شک نہیں کہ مسٹر آرمسٹرانگ نے اہل
حیدرآباد کی ان توقعات کو بہت بڑی حد تک پورا کر دیا۔ اس تھوڑی سی مدت میں
جو آپ کو کوتوالی اضلاع کی تنظیم و اصلاح کیلئے حاصل ہوئی آپ نے اس محکمہ کی
شہرت و استعداد میں بہت کچھ اضافہ کر دیا۔ لیکن جو اخلاقی صفت آپکو دوسرے
انگریز حکام سے ممتاز کرتی ہے وہ آپکی غیر معمولی رحم دلی اور انصاف پسندی ہے۔
اپنے ماتحت عمال کے دُکھ درد میں جس دریا دلی کے ساتھ آپ ہمدردی کرتے ہیں
اُس سے تھوڑے ہی عرصہ میں آپ حاکم و محکوم میں نہایت ہی ہر دلعزیز ہو گئے ہیں
اور حیدرآباد کی سوسائٹی میں اپنے حسن خلق سے نمایاں جگہ حاصل کر لی ہے۔

اسد اللہ صدیقی، جسٹس - نواب صدیق یار جنگ بہادر مسٹر اسد اللہ صدیقی
حیدرآباد کے ایک معزز خاندان کے رکن ہیں اور اسوقت رکنیت عدالت عالیہ
(پیونی جج ہائی کورٹ) کے منصب جلیلہ پر فائز ہیں جہاں آپ منصفی سے
درجہ بدرجہ ترقی کرکے ۲۶ سال کی مسلسل خدمات اور وسیع تجربہ حاصل کرنے
کے بعد پہونچے ہیں۔ ولادت آپ کی ۱۲۹۱ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد ہوئی

اور یہیں آپ زمانہ تعلیم ختم کر کے ۱۳۱۶ف میں سرکار عالی کی ملازمت میں بحیثیت منصف درجہ سوم تعلقہ نارائن پیٹھ داخل ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے ۱۳۲۲ف میں ناظم عدالت دیوانی ضلع عثمان آباد مقرر ہوئے۔ پھر مختلف اضلاع میں دیوانی اور فوجداری کی عدالتوں میں نظامت کی خدمات انجام دیکر ۱۳۲۵ف میں ناظم دوم عدالت فوجداری بلدہ ہوئے اور اسی سال کے اندر نظامت اول کے منصب پر فائز ہوئے۔ ۱۳۳۵ف میں آپ عدالت دیوانی بلدہ کے ناظم ہوئے اور اسکے چار سال بعد ناظم صدر عدالت صوبہ میدک ہو گئے۔ ۱۳۴۱ف آپ کو عدالت عالیہ کی رکنیت کا منصب تفویض ہوا جبپر آپ اسوقت نہایت قابلیت اور خوش اصلوبی کے ساتھ کارفرما ہیں۔ اور اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے بنچ اور بار دونوں میں ہردلعزیز ہیں۔ ۱۳۴۲ف میں آپکو بصلہ حسن خدمات سرکار عالی سے نواب صدیق یار جنگ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

اشرف الحق، میجر ڈاکٹر۔ آپ سرکار عالی کے شفاخانہ فوجی میں سرجن کے عہدہ پر فائز ہیں اور اعزاز خاندانی کے علاوہ ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ ہیں۔ خاندان آپ کا دہلی کے اُس شہرہ آفاق سلسلہ سے ملتا ہے جسمیں علامہ عبدالحق جیسی نادر روزگار ہستیاں پیدا ہوئی ہیں۔ میجر اشرف الحق نے ولایت میں طبابت و جراحی کی مختلف شاخوں میں بہترین تربیت حاصل کرنے کے بعد غدود کے اپریشن سے نوجوانی بحال کرنے کے طریقہ کو خاصکر سیکھا اور حیدرآباد میں اس قسم کے متعدد کامیاب اپریشن انجام دے چکے ہیں۔ حال ہی میں ایک اپریشن اپنے ہز اکسلنسی سر مہاراجہ یمین السلطنۃ بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی کی موجودگی میں انجام دیا اور آپکی تیز دستی اور قابلیت کا ہز اکسلنسی موصوف نے

اعتراف کیا۔ اس خاص شعبہ جرّاحی کے علاوہ آپ عموماً جراحی اور علاج میں اعلےٰ مہارت رکھتے ہیں اور اکثر مایوس مریضوں کو از سرِ نو زندگی دیچکے ہیں۔ اس قابلیت و فوقیت کے باوجود آپ نہایت ہی منکسر مزاج اور ملنسار واقع ہوئے ہیں اور حیدرآباد میں آپ کا حلقہ احباب بہت ہی وسیع ہے +

اشرف نواز جنگ بہادر، نواب۔ آپ محکمہ صفائی بلدہ حیدرآباد کے ہیلتھ افسر ہیں اور حیدرآباد کے ایک ممتاز خاندان کے فرد ہیں۔ ولادت آپکی ۱۲۹۲ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد ہوئی اور ہندوستان و بیرون ہندوستان کے ممتاز مدارس میں آپنے تعلیم حاصل کرکے ایم۔بی اور سی ایچ بی اور ایل ایم کی ڈگریاں حاصل کیں اور گرم ممالک کے امراض کی تشخیص و علاج اور حفظان صحت کے اصول کی خاص طور پر سند لی۔ تعلیم سے فراغت پاکر ۱۳۲۰ف میں آپ سرکار عالی کی ملازمت میں بحیثیت ہیلتھ افسر صفائی بلدہ داخل ہوئے۔ جیپر سال ہی بھر کی خدمات کے بعد آپ کو استقلال حاصل ہوگیا اور اُسوقت سے آپ ان اہم اور نازک خدمات کو نہایت ہی قابلیت و مستعدی سے انجام دے رہے ہیں۔ امرائے حیدرآباد میں شامل ہونے کی وجہ سے آپ کو یہاں کی سوسائٹی میں خاص امتیاز حاصل ہے اور اسی بنا پر سرکار عالی سے آپ کو اشرف نواز جنگ بہادر کا خطاب ملا ہوا ہے۔ حسن خلق اور ملنساری جو اُمرائے حیدرآباد کا طغرائے امتیاز ہے آپ میں بھی بدرجہ اتم موجود ہے +

اصغر یار جنگ بہادر، نواب جسٹس نواب صاحب موصوف اپنے عہد کے اُن یگانہ افراد میں ہیں جو اعلےٰ قابلیت، خاندانی وجاہت اور بلند مرتبہ حیثیت کے

باوجود نہایت ہی منکسر المزاج، خوش خلق اور ملنسار ہیں۔ ہندوستان و انگلستان میں اعلیٰ تعلیمی اور قانونی ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد آپ پہلے الہ آباد میں اور حیدرآباد میں بیرسٹری کرتے رہے لیکن اس پیشہ کی غیر معمولی مصروفیتوں کے باوجود جبکہ آپ کی پریکٹس پورے عروج پر تھی، آپ کا ذوق علم اور ذوق سخن جاری رہا اور اعلیٰ انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے باوجود آپ روحانیت کے معتقد رہے۔ چنانچہ آج آپ رکن عدالت العالیہ بھی ہیں اور شاعر بھی ہیں اور صوفی بھی اور اسکے ساتھ ہی ساتھ قومی مذہبی اور ملکی تحریکات میں آپ کا نمایاں حصہ رہتا ہے۔ یہ تمام اعلیٰ صفات ایک ہستی میں بہت کم یکجا پائی جاتی ہیں، لیکن نواب صاحب کو اتنا وسیع دماغ اور اخلاق خاندانی ترکہ کے طور پر حاصل ہوا ہے۔ اسکے لئے صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ جس خاندان کے آپ رکن ہیں اُسی میں دہلی کے شہرۂ آفاق ڈاکٹر اور قومی لیڈر ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور یگانہ روزگار طبیب حکیم نابینا صاحب اور صوبہ اورنگ آباد کے گورنر نواب رضا نواز جنگ بہادر بھی شامل ہیں جس خون میں اتنے نمایاں افراد پیدا کرنے کی صلاحیت ہو اُس سے واسطہ ہی امتیاز و سرفرازی کا تمغہ ہے۔ نواب صاحب موصوف ۱۲۹۷ھ میں اپنے وطن یوسف پور ضلع غازیپور میں پیدا ہوئے، مکتبی تعلیم ملا محمد عمر ولایتی اور مولانا محمد فاروق چڑیا کوٹی سے حاصل کی اور وکٹوریہ ہائی اسکول غازیپور سے انٹرنس کا امتحان پاس کرکے میور سنٹرل کالج الہ آباد میں داخل ہوئے جہاں سے ایف کا درجہ پاس کرکے آپ علیگڈھ کالج تشریف لیگئے اور بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۰۱ء میں آپ یونیورسٹی اسکول آف لا، الہ آباد میں قانونی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے داخل ہوئے

لیکن پہلے ہی سال کا امتحان پاس کرکے آپ انگلستان چلے گئے اور وہاں سے کیمبرج و آکسفورڈ میں رہکر امتیاز کے ساتھ بیرسٹری کا تمغہ حاصل کیا۔ زمانہ طالبعلمی میں اپنی خوش تقریری اور ذہانت سے آپ ہمیشہ اپنے رفیقوں میں ممتاز رہے اور بڑے بڑے مشاہیر عصر سے خراج تحسین وصول کیا۔ حیدرآباد میں آپکی بیرسٹری کا زمانہ ہنگامہ گلبرگہ کے واقعہ سے یادگار رہیگا جسمیں آپ نے ایک سو ستاسی مسلمان ملزموں کو عدالت سے پیروی کرکے بری کرایا۔ ۱۳۳۶ف سے آپ عدالت عالیہ کے رکن ہیں۔ نواب کا خطاب آپ کو رکنیت عدالت عالیہ کے زمانہ میں ملا جبکہ آپ مسٹر محمد اصغر سے نواب اصغر یار جنگ بہادر ہو گئے +

اعجاز حسین گلبرگوی۔ مولوی سید اعجاز حسین صاحب بلدہ حیدرآباد کے سربرآوردہ وکلاء میں شمار کئے جاتے ہیں اور باوجود وکالت کی مصروفیتوں کے علوم وفنون سے دلچسپی رکھتے ہیں چنانچہ آپ کا کتب خانہ آپ کے ذوق مطالعہ اور وسعت علم کا بیّن ثبوت ہے۔ کتب بینی کے علاوہ آپ کو تصنیف و تالیف بھی شوق ہے اور آپکی بعض کتابیں خاصی مقبول ہوئیں اور خصوصاً نواب مرزا یار جنگ بہادر کی کتاب "ہندوادعہد اورنگزیب" پر آپکا بسوط اور پر از معلومات تبصرہ نقادان فن سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے

مولوی صاحب ۱۲۸۸ھ میں بمقام لکھنؤ محلہ توپ دروازہ پیدا ہوئے اور اپنے والد حکیم میر نواب صاحب کی زیر نگرانی لکھنؤ کے علمائے باکمال سے تحصیل علم کیا۔ حکیم میر نواب صاحب خاص محل صاحبہ کے معالج خاص تھے اور اسی تعلق سے آپ حضرت شاہ عالم واجد علیشاہ کے ہمراہ مٹیا برج کلکتہ تشریف لے گئے تھے۔ نواب سالار جنگ اعظم سیاحت کلکتہ سے واپس آتے ہوئے حکیم صاحب موصوف

کو اپنے ہمراہ لائے اور یہیں آپ نے اقامت اختیار کرلی۔ مولوی اعجاز حسین صاحب نے علام عربی و فارسی کے علاوہ گارڈن ریچ اسکول کلکتہ میں انگریزی کی تعلیم بھی حاصل کی اور خاصکر فنون سپہگری بھی سیکھے۔ ۱۳۲۵ف میں آپ نے امتحان وکالت درجہ اوّل پاس کیا اور گلبرگہ شریف میں ایک مدّت تک کامیابی کے ساتھ وکالت کرتے رہے۔ ۱۳۳۶ف میں آپ بلدہ حیدرآباد تشریف لائے اور عدالت عالیہ میں وکالت کرنے لگے، جسمیں چند ہی دنوں کے بعد آپ نے کافی شہرت حاصل کرلی۔

اکبر علی، مولوی محمد۔ آپ بلدہ حیدرآباد کے ایک سربرآوردہ روزانہ اخبار "صحیفہ" کے ایڈیٹر ہیں، اور محض اپنی ذاتی کوشش اور محنت سے اس اخبار کو ماہوار رسالہ سے شروع کرکے روزانہ اخبار کے درجہ تک پہونچایا۔ آپ ۱۳۰۶ھ میں بمقام اورنگ آباد دکن پیدا ہوئے اور پیدایش کے چند ہی روز بعد اپنے والدین کے ہمراہ بلدہ حیدرآباد آگئے اور یہیں تعلیم و تربیت کے تمام مراحل طے کئے۔ حصول علم کا آپ کو بچپن ہی سے شوق تھا اور اسکا سلسلہ آپ نے باوجود تمام مشکلات کے جاری رکھا چنانچہ بلدہ کے کاملین فن کی خدمت گذاری کرکے آپنے علوم عربی و فارسی میں یدطولی حاصل کیا اور اپنے علمی ذوق سے اُسی زمانہ میں کافی شہرت حاصل کرلی۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ قومی کاموں سے بھی آپکو شروع ہی سے دلچسپی رہی اور اُسی زمانہ میں آپنے ایک انجمن ثمرۃ الادب کے نام سے قایم کرکے اُسے کافی ترقی دی۔ تحصیل علم سے فراغت پاکر آپ نے سرکار عالی کے صیغہ حساب کا امتحان پاس کیا اور سررشتہ صدر محاسبی میں ملازم ہو گئے۔ دوران ملازمت ہی میں آپ نے رسالہ "صحیفہ" کا اجرا کیا اور اپنی ذاتی کوشش و کاوش اور قابلیت سے اس کو برابر ترقی دیتے

رہے۔ اور باوجود مالی اور دیگر مشکلات کے نہایت ہی جرأت و استقلال کے ساتھ اسمیں لگے رہے حتیٰ کہ جنگ بلقان کے زمانہ میں آپ نے اس جریدہ کو روزانہ اخبار کی شکل میں نکالا اور مجاہدین بلقان کے لئے چندہ کی تحریک زور شور سے شروع کردی۔ اب اخبار کا کاروبار اتنا بڑھ گیا تھا کہ سرکاری ملازمت کے ساتھ ان کی انجام دہی مشکل تھی چنانچہ آپ نے ملازمت ترک کرکے اپنا سارا وقت اخبار کے نذر کردیا۔ آج یہ اخبار حیدرآباد میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے اور سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ مولوی صاحب طبعاً کم گو اور خلوت پسند اور شب و روز علمی کام میں محو رہنے کے عادی ہیں محنت کا آپ کو اتنا ذوق ہے کہ اکثر راتیں آنکھوں ہی میں گذار دیتے ہیں۔

اکبر یار جنگ بہادر، نواب۔ آپ سرکار عالیہ کے سررشتہ جات عدالت، و کوتوالی و تعلیمات و امور عامہ کی معتمدی کے عہدہ جلیلہ پر فائض ہیں اور باوجود اس ثروت کے حسن اخلاق اور حسن سلوک میں شہرہ آفاق اور اہل علم و فن کی قدردانی میں ممتاز ہیں۔ آپ آفریدیوں کے مشہور قبیلہ ملاخیل کی شاخ زرعون خیل سے تعلق رکھتے ہیں اور فرخ سیر بادشاہ کے عہد میں آپ کے اجداد درۂ خیبر سے وارد ہندوستان ہوئے اور قصبہ قائم گنج ضلع فرخ آباد میں سکونت اختیار کی۔ نواب صاحب کی پیدائش ۱۲۹۳ھ میں بمقام قصبہ گوجرخاں ضلع راولپنڈی ہوئی جہاں آپ کے والد ماجد انسپکٹر پولیس تھے۔ تعلیم و تربیت آپکی اپنے شفیق باپ کی زیر نگرانی ہوئی اور چونکہ قدرت نے آپکو ذہن رسا اور طلب علم کا ذوق ودیعت کیا تھا اس لئے آپ بہت جلد علوم فارسی و عربی میں مشاق ہو گئے۔

۱۳۰۲ھ ف میں آپ اورنگ آباد تشریف لائے اور وہاں بقدر ضرورت انگریزی کی تعلیم حاصل کرکے قانون کا مطالعہ شروع کیا اور ۱۳۰۴ھ ف میں درجہ سوم کی وکالت کا امتحان پاس کیا۔ اور اورنگ آباد ہی میں وکالت شروع کردی ۱۳۰۶ھ ف میں آپ بلدہ حیدرآباد تشریف لائے اور کچھ دنوں بعد درجہ دوم وسوم کی سند وکالت حاصل کرکے عدالت عالیہ میں پریکٹس شروع کی، جہاں بہت جلد اپنی ذہانت و قابلیت سے آپ نے نمایاں حیثیت حاصل کرلی۔ اپنے پیشہ کی مصروفیتوں کے ساتھ ساتھ آپ علمی جہتی اور مذہبی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے رہے اور ایک قانونی رسالہ بھی جاری کیا۔ کچھ دنوں آپ بلدیہ حیدرآباد کے صدر بھی رہے۔ ۱۳۲۶ھ ف میں آپ کو سرکار عالی نے عدالت عالیہ کا رکن مقرر کیا اور اس سلسلہ میں متعدد اہم کمیشنوں کی خدمات بھی آپ نے انجام دیں۔ ۱۳۳۲ھ ف میں آپ کا تبادلہ معتمدی عدالت و کوتوالی و تعلیمات و امور عامہ کے عہدہ پر کیا گیا، جس پر آپ اسوقت تک فائز ہیں اور اپنے فرائض کی قابلیت کے ساتھ انجام دہی اور معاملہ فہمی و حسن تدبیر میں شہرت تامہ رکھتے ہیں اور اسی کے ساتھ اپنے حسن اخلاق اور حسن سلوک کی بنا پر غیر معمولی ہر دلعزیزی حاصل کرچکے ہیں۔ نواب کا خطاب آپ کو ۱۳۴۱ھ میں عطا ہوا۔ جبکہ آپ مولوی غلام اکبر خاں سے نواب اکبر یار جنگ بہادر ہوگئے۔

امیر حسن، سیّد۔ مولوی امیر حسن مملکت ہذا کے ممتاز اہل علم اور اہل قلم مانے جاتے ہیں۔ آپ کی تعارف میں غالباً یہ لکھنا کافی ہوگا کہ آپ نواب محسن الملک بہادر مرحوم کے حقیقی بھائی ہیں جنکی قابلیت و تدبیر کا شہرہ سارے ہندوستان میں ہے۔ سیّد امیر حسن صاحب ۱۲۶۹ھ میں بمقام اٹاوہ پیدا ہوئے اور ابتدائی

درسی تعلیم قصبہ پھپھوند میں حاصل کی۔ شروع میں آپ ضلع فتحپور کے محکمہ بندوبست میں ملازم ہوئے لیکن بعد کو آپ کے بھائی نواب محسن الملک مرحوم نے حیدرآباد آکر آپکو بھی یہاں بلالیا اور دفتر محکمہ مال میں سررشتہ داری کی جگہ دی۔ جس سے کچھ دنوں بعد آپکا تبادلہ اسی عہدہ پر محکمہ بندوبست میں کیا گیا اور پھر آپ مددگار مہتمم بناکر ضلع اورنگ آباد بھیجے گئے۔ آخر ۱۲۹۹ھ میں آپ مددگار معتمد مجلس مالگذاری مقرر ہوئے اور اس مجلس کے برخاست ہونے پر آپ مددگار معتمد مال ہو گئے۔ ۱۳۱۰ھ میں آپ کو اوّل تعلقہ داری کے عہدہ پر ترقی ملی اور اس سلسلہ میں آپ نے اضلاع پربھنی، محبوب نگر اور ناندیڑ میں نہایت مستعدی اور قابلیت سے اپنے ذمہ دارانہ فرائض انجام دئے۔ اسی اثنار میں آپ کو دو مرتبہ گلبرگہ شریف اور ورنگل کی صوبہ داری بھی منصرمانہ طور پر ملی اور ۱۳۳۳ھ میں آپ نے کم و بیش سینتیس سال کی ملازمت کے بعد وظیفہ حسن خدمت حاصل فرمایا اور اب اپنا زیادہ تر وقت عبادت و ریاضت اور تصنیف و تالیف پر صرف کرتے ہیں علم مناظرہ پر ایک کتاب آجکل زیر تصنیف ہے جسکا پہلا حصہ آیات محکمات کے نام سے شایع بھی ہو چکا ہے ÷

امیر سلطان، میجر۔ آپ کوتوالی بلدہ حیدرآباد کے نائب کوتوال (ڈپٹی کمشنر آف پولیس) ہیں اور مسلح پولیس کے انچارج ہیں۔ عہدہ داران سرکاری میں آپ کی ذات ایک خاص نمایاں حیثیت رکھتی ہے اور باوجودیکہ آپ کے عہدہ کے فرائض بہت ہی اہم اور نازک ہیں تاہم آپ احباب سے نہایت خندہ پیشانی، حسن خلق اور مروّت و شرافت کا سلوک کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ سرکار عالی کو آپ کی وفاشعاری اور فرض شناسی پر اتنا اعتماد ہے کہ آپ کے علاوہ معدودے چند ہی حکام اس حد تک

ظل سبحانی کے معتمد علیہ ہونگے۔ آپ آغا محمد علی خانصاحب معتمد مالگذاری کے صاحبزادے ہیں اور ۱۲۹۹ء ف میں بلدہ حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔ تعلیم آپ نے مدرسہ عالیہ میں حاصل کی اور اپنی ذہانت اور تحصیل علم کے شوق کی وجہ سے ہمیشہ اپنے اساتذہ میں ہر دلعزیز رہے۔ حصول تعلیم کے ساتھ ہی ساتھ آپکو مردانہ کھیلوں اور ورزشوں سے بھی رغبت رہی اور کرکٹ، فٹ بال، ہاکی، ٹینس وغیرہ سے ذوق فرماتے رہے۔ کچھ زمانہ تک آپ فٹ بال کے کپتان بھی رہے۔ طالب علمی ہی کے زمانہ میں آپ سرکار عالی کے یہاں بزمانہ ولیعہدی باریاب ہوئے اور حضرت غفران مکان کے عہد میں جب بچوں کی پلٹن تیار ہوئی تو آپ ایک مدت تک سرکاری لفٹنٹ کی حیثیت سے پیشی میں باریاب رہے اور انعامات حاصل کئے۔ ۱۳۱۷ء ف میں آپ باضابطہ سرکار عالی کی فوج میں بعہدہ لفٹنٹی داخل ہوئے اور سات سال کے بعد نواب عماد جنگ بہادر کی کوتوالی کے زمانہ میں آپ کی خدمات سررشتہ پولیس میں منتقل ہوئیں، چنانچہ اُسوقت سے آپ برابر نہایت ہی مستعدی اور قابلیت سے اس شعبہ میں کام کر رہے ہیں اور اپنی حسن تدبیر اور صلاحیت کی وجہ سے اپنے آقا کی نگاہوں میں کافی رسوخ پیدا کر لیا ہے۔ اسی سلسلہ میں آپ کو کپتان اور پھر میجر کے عہدہ پر ترقی ملی۔ رود موسی کی طغیانی اور مرض طاعون کے شیوع کے وقت اور شاہزادہ ویلز اور لارڈ ریڈنگ کے ورود کے مواقع پر اور نیز بعض اہم ذمہ دارانہ خدمات کی انجام دہی میں آپ سے جو نمایاں خصوصیات ظاہر ہوئیں انکا مختلف عنوانات سے اعتراف کیا گیا اور لارڈ ریڈنگ نے اپنی طرف سے اور پرنس آف ویلز کی طرف سے آپ کو بعض قیمتی تحائف بھی عطا فرمائے +

امین جنگ بہادر، نواب سر، آپ سرکار عالی کے وزیر پیشی ہیں اور اپنی اعلیٰ علمی قابلیت اور ذوق علمی کے لئے ساری مملکت میں شہرہ آفاق ہیں۔ آپکی وسیع لائبریری جو منتخب ترین کتب قدیم وجدید کا ایک گرانقدر ذخیرہ ہے، آپ کے مذاق سلیم کا بہترین ثبوت ہے۔ خاص دلچسپی آپ کو مذہب اور تعلیم سے ہے اور آپکا رسالہ نوٹس آن اسلام انگریزی میں غیر معمولی مقبولیت حاصل کرچکا ہے۔ نواب صاحب احاطہ مدارس کے ایک ممتاز خاندان سے ہیں اور آپ کے والد حاجی محمد قاسم خطیب مدراس کے ایک مشہور تاجر تھے۔ جنکا وطن اصلی تعلقہ وانمباڑی ضلع شمالی ارکاٹ تھا۔ نواب صاحب کی ولادت ۱۸۶۳ء میں بمقام مدراس ہوئی اور وہیں آپنے تعلیم وتربیت کے تمام مراحل طے کئے۔ ۱۸۸۵ء میں آپ نے بی اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور مدراس یونیورسٹی کے تمام امیدواروں میں دوسرے نمبر پر رہے۔ ۱۸۸۸ء میں آپ نے بی ایل کی ڈگری حاصل کی اور مدراس کے شہرۂ آفاق بیرسٹر مسٹر یارڈ لی نارٹن کی نگرانی میں وکالت کے ابتدائی مراحل طے کئے۔ اس اثناء میں آپکے علمی مشاغل بھی جاری رہے اور چار سال تک آپ یونیورسٹی میں اُردو فارسی اور عربی کے ممتحن رہے۔ ۱۸۹۰ء میں آپ نے ایم اے کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا اور اسی سال مدراس ہائی کورٹ میں وکالت شروع کی۔ اس کے ایک سال بعد آپ کو ضلع ارکاٹ میں ڈپٹی کلکٹر و ڈپٹی مجسٹریٹ کے عہدہ پر مقرر کیا گیا لیکن تھوڑی مدت بعد آپ نے ملازمت سے کنارہ کشی اختیار کی۔ ۱۸۹۳ء میں آپ حیدرآباد تشریف لائے اور نواب سرور الملک بہادر کے ماتحت مددگار معتمد پیشی کی خدمت پر مقرر ہوئے اور اس عہدہ کا کام آپنے

اس قابلیت و فرزانگی سے انجام دیا کہ اعلیٰ حضرت غفران مکان نے ۱۸۹۹ء میں آپکو نواب سردار الملک کی جگہ پر مقرر فرمایا اور ۱۹۰۵ء میں آپ اعلیٰ حضرت غفران مکان کے چیف سکریٹری بھی ہوگئے۔ حضور پُر نور جب سریر آرائے سلطنت ہوئے تو نواب صاحب کو دونوں مناصب پر قائم رکھا۔ اور ۱۹۱۳ء میں آپ صدر المہامی پیشی کے ممتاز منصب پر فائز ہوئے جسپر اسوقت تک آپ قایم ہیں۔ ۱۹۱۸ء میں آپ کو پیشگاہ خسروی سے نواب کا خطاب عطا ہوا اور آپ مولوی احمد حسین سے نواب امین جنگ ہو گئے۔ سرکار انگریزی سے ۱۹۱۱ء میں آپ کو سی ایس آئی اور ۱۹۲۲ء میں کے سی ایس آئی کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نہایت ہی خوش خلق، علم دوست اور شریف النفس امیر ہیں۔ اور اپنے آقا کے ساتھ وفاداری اور جان نثاری میں شہرۂ آفاق ہیں۔

اندر کرن بہادر، راجہ۔ آپ راجہ راجان رائے مُرلی دھر بہادر کے صاحبزادے ہیں اور موصوف ہی کی طرح روشن دماغ، صاحب تدبیر اور علم و فضل کے قدر شناس ہیں۔ آپ ۱۲۷۵ف میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ کی حسب دستور خاندانی مکتب میں ہوئی جسکے بعد آپ نے انگریزی کے تمام مراحل بی اے، تک نہایت نمایاں کامیابی سے طے کئے۔ امرائے حیدر آباد کے صاحبزادوں میں سب سے پہلے آپ ہی ہیں جنھوں نے اس اعلیٰ درجہ تک تعلیم جاری رکھکر کامیابی حاصل کی۔ تعلیم سے فارغ ہوکر آپ نے حسب معمول سرکاری ملازمت کی طرف توجہ کی اور ۱۳۰۵ف میں ایک معزز عہدہ پر مقرر ہوئے۔ ۱۳۱۳ف میں آپ کا منصرمانہ تقرر سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس کے عہدہ پر ہوا،

اور اس کے دو سال بعد آپ ضلع بیڑ کی اوّل تعلقداری پر مامور ہوئے، اور پھر اسی عہدہ پر گلبرگہ شریف گئے جہاں مختلف اوقات میں متعدد بار صوبہ داری کے منصرمانہ فرائض آپنے انجام دیے۔ ۱۳۲۴ف آپ ناظم کروڑگیری کے عہدہ پر ترقی یاب ہوئے، لیکن اسکے چند ہی دن بعد آپ کو مستقل صوبہ داری کا منصب عطا کرکے گلبرگہ شریف میں تعینات کیا گیا اور ۱۳۳۲ف میں آپ صوبہ میدک کی صوبہ داری پر بھیجے گئے۔ اسی سال پھر آپ کو نظامت کروڑگیری کے منصب کا چارج ملا۔ جہاں سے آپنے وظیفہ حسن خدمات حاصل کیا آپکی سرکاری زندگی کا زیادہ حصہ گلبرگہ شریف میں گذرا جہاں کے باشندے آجتک آپ کے اخلاق وتدبر کے مداح ہیں۔ سرکار عالی سے بصلہ حسن خدمات آپ کو ۱۳۱۱ھ میں راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا تھا۔

بدرالدین حسین، سید۔ آپ حیدرآباد سول سروس کے ایک ممتاز رکن ہیں اور مختلف سررشتہ جات سرکار عالی میں نمایاں خدمات کا تجربہ حاصل کرکے حال ہی میں علاقہ کورٹ آف وارڈس کے ناظم مقرر ہوئے ہیں۔ پیدائش آپ کی ۱۲۹۹ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد ہوئی اور بی اے تک تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ نے حیدرآباد کی سول سروس کا امتحان پاس کیا اور ۱۳۲۶ف میں سرکار عالی کی ملازمت میں داخل ہوئے اور ایک سال تک بطور پروبشنر علاقہ سرکار انگریزی میں کام کرنے کے بعد ۱۳۲۷ف میں آپ سوم تعلقہ دار درجہ دوم کی حیثیت سے ضلع ورنگل میں تعینات ہوئے، جس سے درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے آپ ۱۳۲۵ء میں بطور خاص قحط کے کام پر متعین ہوئے اور اس میں اتنی قابلیت سے کام کیا کہ اسکے اگلے ہی سال آپ کو مددگار ناظم اعداد وشمار

کے عہدہ پر ترقی ملگئی۔ پھر مختلف تعلقوں میں منصف اور مددگار تعلقہ دار کی خدمات انجام دینے کے بعد ۱۳۲۸ھ ف میں آپ مددگار ناظم عطیات کے منصب پر فائز ہوئے اور ۱۳۴۱ھ ف میں مولوی غلام غوث خاں صاحب کے اول تعلقہ داری پر واپس جانے پر آپ علاقہ کورٹ آف وارڈس کی نظامت کے لئے منتخب کئے گئے جپر اس وقت آپ نہایت ہی قابلیت اور خوش اصلوبی کے ساتھ کار فرما ہیں۔

بشیر جنگ بہادر، نواب نواب بشیر جنگ بہادر مرزا بشیر بیگ نواب نذیر جنگ بہادر سابق معتمد فوج سرکار عالی کے بڑے صاحبزادے اور نواب محسن الملک مہدی علیخاں کے نواسے ہیں اور ابتدائی عمر کا حصہ آخر الذکر بزرگ کے سایہ عاطفت میں بسر کیا ہے۔ آپ کا خاندان کئی پشت سے سرکار عالی کی ملازمت میں ممتاز اور نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے اور اعلیٰ حضرت سے آپ کو شرف قرابت بھی حاصل ہے چنانچہ آپ کی ایک ہمشیر حضور پُر نور کے حبالہ نکاح میں ہیں اور آپ کے دو صاحبزادے جو آجکل ولایت میں زیر تعلیم ہیں شاہزادیاں ظل اللہ کے ساتھ منسوب ہیں۔

نواب صاحب ۱۲۹۹ھ ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے اور مدرسہ عالیہ اور علیگڈھ کالج میں تعلیم پائی۔ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں آپ ۱۳۲۱ھ ف میں داخل ہوئے اور علاقہ صرف خاص میں تعینات کئے گئے جس سے ترقی کرکے بہت جلد آپ ناظم نظم جمعیۃ کے منصب پر فائز ہو گئے اور دس سال تک اس منصب کے فرائض قابلیت اور حسن انتظام کے ساتھ انجام دئے۔ ۱۳۳۶ھ ف میں آپکو ترقی کا ایک اور زینہ حاصل ہوا اور آپ سررشتہ رجسٹریشن واسٹامپ کے انسپکٹر جنرل مقرر کئے گئے جسپر آپ اسوقت تک قایم ہیں، اور اپنے اہم فرائض نہایت

قابلیت اور مستعدی سے انجام دے رہے ہیں۔ نواب صاحب اسوقت مدت ملازمت میں تمام محکمہ جات کے موجودہ نظمار میں سب سے زیادہ سینیر ہیں حُسن اخلاق اور حسن سلوک میں جو امرائے حیدرآباد کی عام خصوصیت ہے آپ ہمچشموں میں ممتاز ہیں +

بشیشور ناتھ، راے۔ آپ لکھنؤ کے ایک ممتاز خاندان کے فرد ہیں اور مدّتوں سے آپکے اعزہ سرکار عالی کی ملازمت میں ممتاز عہدوں پر وفادارانہ خدمات انجام دے رہے ہیں مسٹر بشیشور ناتھ ۱۸۹۴ء میں بلدہ حیدرآباد ہی میں پیدا ہوئے اور بی اے اور ایل ایل بی کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے بعد عدالت العالیہ میں پریکٹس شروع کی۔ اور اپنی قابلیت اور ذہانت سے بہت جلد بلدہ کے نامور وکلاء میں شمار ہونے لگے۔ چنانچہ ۱۳۳۹ف میں جب عدالت العالیہ میں ایک رکن کی جگہ پر کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو نظر انتخاب مسٹر بشیشور ناتھ ہی پر پڑی اور اسوقت سے آپ نہایت ہی قابلیت اور انصاف پروری کے ساتھ اس اہم منصب کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ طبعاً آپ نہایت ہی خوش خلق اور ملنسار ہیں اور حیدرآباد کی سوسائٹی میں بہت ہی ہر دلعزیز ہیں۔ عدالت العالیہ میں بھی بنچ اور بار دونوں میں آپکی عزت کیجاتی ہے اور آپ کے حسن سلوک سے اہل مقدمہ بھی خوش رہتے ہیں۔ آپ کے ایک بھائی ڈاکٹر واگرے سرکار عالی کی فوج میں سرجنی کی خدمت پر مامور ہیں اور شہر کے قابل ترین ڈاکٹروں میں شمار کئے جاتے ہیں +

بلدیو سنگھ، سردار۔ آپ کا شمار حیدرآباد کے مشاہیر اہل قلم میں ہے اور

ترجمہ کی مہارت آپکی ادبی خصوصیت ہے۔گذشتہ چار سال سے آپ دارالترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی میں مترجم اقتصادیات کی خدمات نہایت ہی قابلیت کے ساتھ انجام دے رہے ہیں اور متعدد تراجم اس فن کے متعلق آپ کے شائع ہوکر مقبول ہوچکے ہیں۔سردار صاحب کی پیدائش سنہ ۱۳۰۱ف میں ہوئی اور بی اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوگئے۔سنہ ۱۳۳۳ف میں آپ کو مترجم کا گزیٹیڈ عہدہ حاصل ہوا اور سنہ ۱۳۳۸ف میں کمیشن مقدمہ مال ٹیکری کے سلسلہ میں مترجم کی خدمات آپ کو سپرد ہوئیں جنکو آپ نے نمایاں قابلیت کے ساتھ انجام دیا اور اسی سال سرکار عالی نے آپ کی قابلیت کو دیکھتے ہوئے بتوجہ خاص دارالترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی میں اقتصادیات کی مترجمی پر مامور فرمادیا، چنانچہ اُسی وقت سے آپ خاموشی اور تن دہی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں ⁂

بنٹن، جی ڈبلیو۔آپ سرکار انگریزی کے نہایت ہی قابل حکام پولیس میں شمار ہوتے ہیں اور سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہونے سے پیشتر انگریزی علاقہ میں نمایاں خدمات انجام دیچکے تھے، خاصکر خفیہ پولیس کے کام کا آپکو نہایت ہی وسیع تجربہ ہے۔سنہ ۱۳۳۶ف میں آپ کی خدمات سرکار انگریزی سے مستعار لیگئیں اور پانچ سال کے لئے آپ کا تقرر بحیثیت نائب صدر ناظم کوتوالی اضلاع (ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل ڈسٹرکٹ پولیس) انچارج شعبہ خفیہ پولیس بذریعہ فرمان مبارک عمل میں آیا۔اُسوقت سے آپ اس محکمہ کے نازک کام کو نہایت ہی قابلیت سے انجام دے رہے ہیں۔ اور مسٹر آرمسٹرانگ کے زمانہ رخصت

ہیں آپ منصرمانہ طور پر صدر ناظم کوتوالی اضلاع کی خدمات بھی انجام دے چکے ہیں۔آپ نہایت ہی ہنس مُکھ اور ملنسار واقع ہوئے ہیں اور سرکاری اور غیر سرکاری دونوں حلقوں میں نہایت ہی ہردلعزیز ہیں۔اپنے فرائض کی اہم ترین گتھیوں کو ہنس کر سلجھادینا آپکی طبعی خصوصیت ہے +

بھاسکرن شاستری، پنڈت ٹی پی۔آپ رصد خانہ نظامیہ کے ناظم ہیں اور علم ہیئت کے مشہور ماہرین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ پیدایش آپ کی ۱۲۹۶ف میں اپنے وطن تنجور جنوبی ہند میں واقع ہوئی، اور وہیں مدراس یونیورسٹی میں آپنے تعلیم کے تمام مدارج طے کرکے ایم اے کی سند نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل کی۔ اور اپنی قابلیت اور مہارت فن کی بنا پر ایم آر اے ایس کا امتیاز بھی بہت جلد حاصل کرلیا۔ ۱۳۳۱ف میں آپ بطور ناظم رصدخانہ نظامیہ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور اُسوقت سے اس عہدہ کے اہم فرائض کو نہایت ہی قابلیت سے انجام دے رہیں۔مملکت حیدرآباد میں جنتری کی ترتیب اور قمری مہینوں کا حساب کتاب اسی رصدخانہ کے مشاہدات پر مبنی ہے اس لحاظ سے اُسکے ناظم کا عہدہ بہت بڑی ذمہ داری کا ہے۔اور اسمیں شک نہیں کہ پنڈت بھاسکرن شاستری اپنی استعداد اور قابلیت کے لحاظ سے اسکے لئے ہر طرح موزوں ہیں +

بھروچہ، ایس ایم۔آپ حیدرآباد کے ایک ممتاز پارسی خاندان کے رکن ہیں، اور ناظم آبکاری (کمشنر آف اکسائز) کے اہم منصب پر فائز ہیں ۱۳۳۹ف سے آپ نے اس عہدہ کا جائزہ لیا، اور اُسوقت سے اس شعبہ میں

بہت سی مفید اصلاحیں کرچکے ہیں، اور اسکی آمدنی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ استعمال مسکرات میں تخفیف ہورہی ہے جو سرکار آصفیہ کی مستقل پالیسی رہی ہے۔ سررشتہ آبکاری سرکار عالی کی اہمیت اسی سے ظاہر ہے کہ اس کا موازنہ سالانہ دو کروڑ روپیہ کے لگ بھگ پہونچتا ہے۔ لیکن اسکے باوجود بھی ۱۳۲۳ء ف سے جب سے کہ کمشنر آبکاری کا الگ عہدہ قایم کیا گیا ہے اُس وقت سے مختلف تدابیر استعمال مسکرات پر قیود عائد کرنے کی عمل میں لائی جارہی ہیں، اور اسوقت اُسمیں اس حد تک کامیابی ہوئی ہے کہ مُضر صحت اور غیر صاف مسکرات بازار میں نہیں آنے پاتیں۔ امتناع مسکرات کی پالیسی کا اجرار ملک کے حالات پر منحصر ہے جسکی صورت اسوقت تک پیدا نہیں ہوئی ہے +

پکتھال، محمد مارماڈیوک۔ آپ انگلستان کے اُن مایۂ ناز نومسلموں میں ہیں جو اسلام لانے سے پہلے ہی دنیائے ادب میں کافی شہرت و نمود حاصل کرچکے تھے اور اُس مُلک کے بلند پایہ مصنفین میں آپ کا شمار ہونے لگا تھا۔ چنانچہ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے اس کے اصل اصول کو جس عالمانہ نظر سے دیکھا اُسکا اندازہ اُس ترجمہ قران پاک سے ہوتا ہے جو حال ہی میں آپ نے شایع کیا ہے اور جو یورپ میں اسلام کے خلاف تعصبات کو دور کرنے میں بہت مفید ثابت ہورہا ہے۔ ہندوستان آکر آپ نے بحیثیت اڈیٹر جریدہ "بمبئی کرانیکل" بہت بڑی شہرت حاصل کی اور آپ ہی کے زمانہ میں اس اخبار کی طرف سے لوزان کانفرنس میں ترکوں اور اتحادیوں کے مابین گفتگوئے مصالحت کے موقعہ پر ایک نامہ نگار خصوصی متعین کیا گیا تھا جس نے اُس

کانفرنس کے بہت سے وہ راز افشاء کئے جو ریوٹر ایجنسی کے ذریعہ سے ہندوستان تک نہیں پہونچ سکتے تھے۔ تاہم صحافت کی پُر شور زندگی مسٹر پکتھال کے ادبی مذاق کیلئے موزوں نہ تھی، اسلئے آپ کو پرسکون زندگی تلاش ہوئی اور سرکار عالی کی توجہ خاص سے آپ حیدرآباد کے محکمہ تعلیم میں بطور پرنسپل چادر گھاٹ ہائی اسکول متقرر ہو گئے۔ حیدرآباد پہونچکر آپ کی اعلیٰ ادبی قابلیت اور انشاپردازی کی مہارت اور نمایاں ہونے لگی اور سرکار عالی کی طرف سے بھی اسکا مختلف موقعوں پر مناسب اسلوب سے اعتراف ہوتا رہا اور اکثر اہم ذمہ داری کے کام آپ کو سپرد ہوتے رہے۔ چنانچہ حال ہی میں پہلی گول میز کانفرنس کے موقعہ پر حیدرآباد کے ڈیلیگیشن کی معتمدی کے فرائض آپ ہی کو سپرد کئے گئے۔ اور جسوقت شاہزادگان والاشان کا عقد سابق خلیفتہ المسلمین کے خاندان میں ہوا ہے اُسوقت ترکی زبان کے ماہر کی حیثیت سے ہر معاملہ میں مسٹر پکتھال ہی پیش پیش رہے اور شہزادوں کی واپسی پر آپ بطور خاص ان کی رفاقت پر تعینات کئے گئے۔ ان فرائض کے علاوہ سررشتہ معلومات عامہ کے قیام پر اُسکی نظامت کیلئے نظر انتخاب مسٹر پکتھال ہی پڑی اور ایک مدت تک آپ اس کے فرائض کو نہایت ہی قابلیت سے انجام دیتے رہے۔ اب اس منصب پر پروفیسر قادر حسین خاں کے متعین ہو جانے پر آپ کو صاحبزادگان کی رفاقت کا کام بھی سپرد ہوا ہے اور یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے مسٹر ہیوگاٹ کی سبکدوشی پر آپ صاحبزادہ نواب صلابت جاہ بہادر کے کنٹرولر کے فرائض انجام دیں گے۔ ان سب کے ساتھ آپ انگریزی ادبی رسالہ "اسلامک کلچر" کی ادارت کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں۔

غرضکہ حیدرآباد میں مسٹر پکتھال نہایت ہی مصروفیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور بلدہ کی ہر سوسائٹی میں عزت و وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں؛

تلاوت جنگ بہادر، نواب۔ آپ حیدرآباد کے خاندان شاہی سے تعلق رکھتے ہیں اور نواب سہام جنگ بہادر مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ ولادت آپکی بلدہ حیدرآباد میں ہوئی اور وہیں اعزائے شاہی کی درسگاہ مدرسہ اعزہ میں تعلیم پائی۔ اس مدرسہ کے تمام مدارج طے کرنے کے بعد آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور سرکاری ملازمت میں بصیغہ عدالت و کوتوالی امور عامہ سرکار عالی داخل ہو گئے۔ چند ہی روز بعد آپکی قابلیت اور حسن تدبیر کا اظہار ہونے لگا اور آپ کو صدر مہتمم تعلیمات بلدہ کا عہدہ تفویض ہوا جسکے ذریعہ سے آپ نے اپنے اہل ملک کی تعلیم و تربیت کیلئے نمایاں کوششیں کیں اور سرکار عالی کو جب آپ کی اعلےٰ ذہانت و قابلیت کا علم ہوا تو آپ کو بذریعہ فرمان خاص ۱۳۲۴ف میں معین المہام تعمیرات کے منصب جلیلہ پر سرفرازی عطا کیگئی اور تقریباً دو سال تک آپ نے اس محکمہ میں غیر معمولی ذہانت و فرزانگی سے کام کیا۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں آپ کو سرکار عالی سے خطاب عطا ہوا اور آپ صاحبزادہ میر تلاوت علیخاں سے نواب تلاوت جنگ بہادر ہو گئے۔ ۱۳۲۶ف میں آپ اس عہدہ سے وظیفہ حسن خدمات حاصل کر کے سبکدوش ہو گئے۔ لیکن اس عہدہ سے الگ ہوتے ہی آپ کو علاقہ صرفخاص مبارک میں نظامت مخارج کا عہدہ تفویض کیا گیا۔ اور چند ہی دن بعد معتمدی صرفخاص اور پھر صدر المہامی صرف خاص کی اہم خدمات آپ کو سپرد کیگئیں سرکار عالی کے فرمان مبارک پر جب باب عالی کا قیام ہوا تو

آپ کو صدر المہامی تعمیرات و رکنیت باب حکومت کے لئے منتخب کیا گیا اور کچھ دنوں بعد صدر المہامی مال پر آپ کا تبادلہ ہوا۔ اب آپ سرکاری فرائض سے سبکدوش ہو کر سیاسیات داخلی میں اپنی قدیم دلچسپی کے بموجب اہل ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔

تلمذ حسین، قاضی۔ آپ قاضی تصدق حسین صاحب گورکھپوری کے صاحبزادے ہیں اور ۱۸۸۴ء میں اپنے وطن گورکھپور میں پیدا ہوئے اور وہیں عربی فارسی کی مکتبی تعلیم اور انگریزی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی اور پھر علیگڈھ جاکر انگریزی کے آخری درجہ ایم اے تک تکمیل کی۔ طالبعلمی ہی کے زمانہ سے آپ خوش تقریر اور علمی شغف رکھنے والے نوجوان تھے اور اس سلسلہ میں کچھ دنوں تک آپ یونین کے سکریٹری بھی رہے اور متعدد وفود میں شرکت کی۔ سیاسیات سے دلچسپی آپ کو شروع ہی سے تھی لیکن یہ دلچسپی صرف علمی حد تک رہی اور عملی سیاسی کارکن کی حیثیت سے آپ کبھی میدان میں نہیں آئے۔ اس شعبہ میں آپ کا مطالعہ بہت وسیع ہے اور اس کے وقائق پر آپ کو پورا عبور ہے۔ تعلیم سے فراغت حاصل کر کے آپ جبلپور میں گورنمنٹ کالج کے پروفیسر اور بعد کو اسلامیہ اسکول کے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے تدریس کا کام کرتے رہے اور پھر ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ہیڈ ماسٹر ہو گئے۔ اس کے بعد آپ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ کے مرکزی دفتر میں بطور اسسٹنٹ سکریٹری کام کرنے لگے اور بالآخر ۱۳۲۶ف میں دارالترجمہ کی مترجمی کے عہدہ پر آپ کا تقرر ہوا جس پر آپ اسوقت تک قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں اور تاریخ و آئین و سیاسیات کی متعدد کتابیں انگریزی سے اُردو میں ترجمہ

کر چکے ہیں۔ ترجمہ کے کام کے علاوہ آپ نے مثنوی معنوی کی طرز جدید پر ترتیب کا کام نہایت قابلیت سے انجام دیا۔ آپ خلوت پسند اور علمی کاموں میں محو رہنے کے عادی ہیں ؛

ٹاسکر، ٹی ۔ جے۔ آپ سرکار انگریزی کی سول سروس کے ایک ممتاز رکن ہیں اور سرکار عالی کی ملازمت میں داخل ہونے سے پیشتر نمایاں خدمات کے صلے میں او بی ای کے ممتاز خطاب سے سرفراز ہو چکے تھے۔ سرکار عالی نے آپکی خدمات ۱۹۲۷ء میں سرکار انگریزی سے مستعار لیں اور معتمد و صدر ناظم مال کی حیثیت سے آپ کا تقرر عمل میں آیا اور اُسوقت سے آپ نہایت ہی قابلیت کے ساتھ اپنے اہم فرائض کو انجام دے رہے ہیں۔ اس اثنار میں متعدد بار آپ نے سر رچرڈ شینو یکس ٹریچ کی عدم موجودگی میں منصرمانہ طور پر صدر المہام مال و کوتوالی کی خدمات بھی انجام دیں۔ مسٹر ٹاسکر نے اپنے زمانہ میں شعبہ مال میں بہت سی مفید اصلاحیں کیں اور ہر معاملہ میں اپنی قابلیت و کاردانی کا اظہار کرتے رہے۔ آپ خاموش کام کرنے والے حکام میں ہیں اور حصول شہرت کے خواہاں نہیں رہتے، بلکہ مفوضہ فرائض کی وفادارانہ انجام دہی کو اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں ؛

ٹریچ، لفٹنٹ کرنیل سر رچرڈ شینو یکس۔ آپ باب حکومت سرکار عالی کے رکن رکین اور صدر المہام مال و کوتوالی کے اعلےٰ منصب پر فائز ہیں اور اس حیثیت سے کوتوالی و مال کے علاوہ سررشتہ جات مجالس و زراعت و شمار و اعداد و آبکاری و کروڑگیری، و جنگلات و حرفت و تجارت و لوکل فنڈ کی نگرانی دقیادت آپ ہی کو سپرد ہے۔ اسطرح حکومت کے اہم ترین شعبوں کا نظم و نسق آپ ہی کے ہاتھوں

سرانجام پاتا ہے، اور اسی ذمہ دارانہ حیثیت کی بنا پر آپ گول میز کانفرنس میں مملکت حیدرآباد کی نیابت کے لئے نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر کے ہمراہ بھیجے گئے تھے، اور ان اہم اور نازک فرائض کو آپ نے نہایت ہی خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ حیدرآباد کے نظم مملکت میں سر رچرڈ نے اپنی قابلیت و کاردانی سے وہ رسوخ واثر پیدا کر لیا ہے کہ نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر کے بعد حکومت میں آپ ہی سب سے زیادہ با اثر سمجھے جاتے ہیں۔ حیدرآباد میں وقتاً فوقتاً جن قابل انگریز حکام کی خدمات مستعار لی گئیں اُنمیں سر رچرڈ کو بہت ہی نمایاں حیثیت حاصل ہے، اور عملی حیثیت سے بھی آپ نے اپنے متعلقہ سررشتوں میں جو اصلاحیں کی ہیں وہ حاکم و محکوم میں یکساں قدر کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہیں۔ اعلیٰ قابلیت واستعداد نظم ونسق کے ساتھ ہی ساتھ حسن خلق اور حسن سلوک بھی آپ کی سرشت میں داخل ہے، اور حیدرآباد کی سوسائٹی میں آپ نے اپنے لئے ایک نمایاں جگہ پیدا کر لی ہے، جو آپ کے بعد مدت تک خالی محسوس ہوگی +

ٹرنر، ولیم، میجر۔ آپ انگلستان کے ایک فاضل ادیب اور انشاپرداز ہیں اور گذشتہ تین سال سے نظام کالج میں حیدرآباد میں نمایاں تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ حال ہی میں پرنسپل کی جگہ پر آپکی مستقلی کا فرمان مبارک شرف صدور لایا ہے۔ آپ ایڈنبرا یونیورسٹی کے سابق شہرۂ آفاق پرنسپل سر ڈبلیو ٹرنر کے عزیز قریب ہیں اور ایڈنبرا ہی میں آپ نے تعلیم کے ابتدائی اور اعلےٰ مدارج طے کئے۔ اختتام تعلیم کے بعد ہی جنگ عظیم کا آغاز ہوا تو ملک وقوم کے لئے آپنے اپنی خدمات پیشکش کر دیں اور مختلف محاذات جنگ پر قابل قدر خدمات انجام

دیتے رہے حتیٰ کہ اسی اثنار میں آپ میجر کے عہدہ تک پہونچے اور اعزازی طور پر یہ عہدہ آج بھی آپکو حاصل ہے۔ لڑائی ختم ہونے پر آپ نے جسٹر کالج لورپول یونیورسٹی میں پروفیسری کی خدمت قبول کرلی اور پھر بڑودہ کالج اور سینٹ میریس کالج لنڈن یونیورسٹی میں ایک مدت تک خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۳۳۸ء سے آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے، اور اس کے اگلے سال نظام کالج کی پرنسپلی پر آپ کا منصرمانہ تقرر ہوگیا جبپر اب آپ مستقل ہوگئے ہیں۔ مسٹر ٹرنر انگریزی میں متعدد مستند ادبی کتابوں کے مصنّف ہیں اور خاصکر شیکسپیر و ملٹن کے کئی ایڈیشنوں کی ترتیب و تدوین کا کام آپ نے نہایت ہی قابلیت سے انجام دیا ہے۔ ادبی ذوق کے ساتھ آپ مردانہ کھیلوں میں بھی مہارت رکھتے ہیں اور خاصکر رگبی، باکسنگ اور دوڑ میں متعدد انعامات اور تمغے حاصل کر چکے ہیں۔

جیون یار جنگ بہادر، نواب جسٹس۔ آپ نواب سرور الملک بہادر کے صاحبزادے ہیں اور ۱۲۸۹ء بمقام بلدہ حیدر آباد پیدا ہوئے۔ اور گرامر اسکول بلدہ اور اسکاٹش ہائی اسکول بمبئی میں تعلیم حاصل کر کے سنہ ۱۹۰۰ء میں آپ ولایت تشریف لے گئے اور پانچ سال وہاں کیمبرج یونیورسٹی میں رہکر بی اے کی ڈگری اور بیرسٹری کی سند حاصل کی۔ وطن واپس آکر آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں بطور ناظم عدالت دیوانی (ڈسٹرکٹ جج) داخل ہوگئے اور اضلاع ناندیڑ و اورنگ آباد و ورنگل میں مستعدی اور قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۳۲۲ف میں آپ کو نظامت اوّل عدالت فوجداری بلدہ کے عہدہ پر ترقی ملی، لیکن اسکے ایک ہی ماہ بعد آپ صدر عدالت صوبہ میدک کے ناظم ہوگئے۔ ۱۳۲۷ف میں

آپ کو عدالت عالیہ کی رکنیت کا ممتاز منصب تفویض ہوا جہر آپ اسوقت تک قایم ہیں اور تحریر سطور ہذا کے وقت نواب مرزا یار جنگ بہادر میر مجلس کی رخصت کے موقعہ پر منصرمانہ انتظام میں میر مجلسی (چیف جسٹس) کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ خان اور بہادر کا خطاب آپ کو صغر سنی ہی میں پیشگاہ خسروی سے عطا ہوا تھا اور ۱۳۴۱ء میں نواب کے خطاب سے سرفراز ہو کر مرزا حمید رجبون بیگ سے نواب جیون یار جنگ بہادر ہو گئے۔ اس اعزاز اور وجاہت کے باوجود نواب صاحب نہایت ہی ہمدرد خلیق اور ملنسار ہیں اور رفاہ عامہ کے کاموں سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ ضلع ورنگل میں اپنے قیام کے زمانہ میں آپنے اسلامیہ اسکول مٹھوارہ کی بنیاد ڈالی اور اسے سرکاری امداد اور سرپرستی کا مستحق بنایا۔ اسوقت بھی آپ اس مدرسہ کے اعزازی معتمد کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ رود موسی کی طغیانی اور مرض انفلوانزا کے شیوع زمانہ میں آپنے سرکاری اور ذاتی حیثیت سے نہایت ہی نمایاں خدمات انجام دیں جسکے اعتراف میں پیشگاہ خسروی سے سند عطا ہوئی +

حامد علی، ڈاکٹر سید۔ آپ میر محمود علی صاحب کے صاحبزادے ہیں جو بلدہ حیدرآباد کے ایک نامور وکیل تھے۔ پیدایش آپکی ۱۸۸۶ء میں اپنے وطن واقع بریلی (روہیلکھنڈ) میں ہوئی اور سات سال کی عمر میں آپ حیدرآباد آئے اور گلوریا اسکول اور گرامر اسکول میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اور انگریزی مڈل میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد آپ علیگڈھ تشریف لیگئے اور وہاں انٹرنس پاس کرکے انٹرمیڈیٹ میں دو سال گذارے لیکن امتحان سے قبل ہی آپ کو میڈیکل کالج لاہور کے امتحان داخلہ میں شرکت کا موقعہ ملگیا اور وہاں آپ نے چار سال رہ کر ایل ایم ایس کے درجہ اول

کا امتحان نہایت نمایاں کامیابی سے پاس کیا جسکے صلہ میں سرکار عالی سے وظیفہ حاصل کیا۔ آخری درجہ کا امتحان دینے سے پہلے آپ کے والدین نے آپ کو ولایت روانہ کردیا جہاں آپ نے بہت جلد گلاسکو یونیورسٹی سے ایل آرسی پی ایس کی ڈگری حاصل کی اور اس کے ایک سال بعد کیمبرج سے ڈی پی ایچ کی ڈگری لی۔ فن قابلہ میں خاص مہارت حاصل کرنے کیلئے آپ نے ایم ایل آرسی پی کا بھی امتحان پاس کیا اور پھر آنکھ کے امراض میں ملکہ حاصل کرنے کے لئے چار ماہ تک رائل آپتھلمک ہاسپٹل میں کام کیا۔ ان اعلیٰ سندات اور نمایاں کامیابیوں کی بدولت آپ کو انگلستان ہی میں ملازمت مل گئی اور چار سال تک آپ مختلف شفاخانوں میں میڈیکل افسر کی خدمات انجام دیتے رہے۔ لیکن وطن کی کشش آپکو پھر حیدرآباد کھینچ لائی اور یہاں آپ مرض طاعون کے شعبہ خاص میں سینیر افسر مقرر ہو کر لاسور تشریف لیگئے اور پھر افسر حفظان صحت چادر گھاٹ کے عہدہ پر بلدہ میں تعیناتی ہوئی جس سے ترقی کرتے کرتے آپ ڈپٹی کمشنر اور پلیگ کمشنر ہوئے اور آخر میں بلدیہ حیدرآباد کی کمشنری تک پہونچے جس پر آپ اسوقت کام کررہے ہیں۔ حسن تدبیر اور فرائض منصبی میں انہماک کی بدولت آپکی خدمات کا مختلف عنوانات سے اکثر اعتراف کیا گیا اور تحائف عطا ہوئے۔ طغیانی رود موسی اور شیوع وبائے طاعون کے مواقع پر آپ نے غیر معمولی ایثار کے ساتھ کام کیا۔ شاہزادہ ویلز کے ورود کے موقعہ پر صفائی بلدہ کے حسن انتظام پر سرکار عالی سے آپکو ایک طلائی گھڑی عطا کی گئی اور لارڈ ریڈنگ نے اپنے ورود پر شہر کی صفائی کے انتظامات سے خوش ہوکر آپ کو طلائی بٹن کا تحفہ دیا۔

حامد یار جنگ بہادر، نواب۔ آپ سرگروہ امرائے حیدرآباد کے ایک نمایاں

فرد ہیں اور سرکار آصفیہ کی خدمت میں نامور ہستیاں اس خاندان سے حاصل ہوئی ہیں۔ نواب حامد یار جنگ بہادر ۱۲۹۴ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے اور تعلیمی مدارج طے کرنے کے بعد حسب دستور خاندانی سرکار عالی کی ملازمت میں داخل ہو گئے۔ اور بحیثیت تعلقہ دار دوم ضلع نظام آباد میں آپ کا تقرر ہوا جس سے درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے آپ اوّل تعلقہ دار کے منصب تک پہونچے اور اسی اثنار میں ایک سال کے لئے آپ بغرض تعلیم و تربیت بایمار سرکار عالی سرکار انگریزی کے علاقہ میں بھی گئے۔ ۱۳۲۶ف میں آپ سررشتہ جنگلات میں بحیثیت سوپرنیومریری افسر تعینات ہوئے اور اسکے بعد دو سال تک آپ کو زیادہ تر اسی سررشتہ کی خدمات سے سابقہ رہا جس میں آپ نے خاص مناسبت طبع کا اظہار کیا اور اپنی قابلیت اور حسن انتظام سے حکام اعلےٰ کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی۔ چنانچہ ۱۳۲۸ف میں آپ ناظم جنگلات کے منصب پر منصرمانہ فائز کئے گئے اور ۱۳۳۰ف میں حسب فرمان مبارک اس منصب پر مستقل ہو گئے۔ اور اُسوقت سے آپ نہایت قابلیت سے اس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

حبیب یار جنگ بہادر، میجر نواب۔ آپ حبیب عبداللہ صاحب کے صاحبزادے ہیں اور فوجی حسن خدمات کا وظیفہ پا رہے ہیں۔ پیدائش آپ کی ۱۲۷۶ف میں بمقام محلہ شاہ گنج واقع بلدہ حیدرآباد ہوئی اور اُس زمانہ کے دستور کے بموجب آپ نے مکتبی تعلیم اور فنون سپہگری کی تربیت حاصل کرکے ۱۲۹۹ف میں سرکار عالی کی فوجی ملازمت میں داخل ہوئے اور پرنسس باڈی گارڈ کے کمانڈنگ افسر مقرر ہوئے۔ یہ زمانہ اعلےٰ حضرت بندگان عالی کی تعلیم و تربیت کا تھا

اور نواب حبیب یار جنگ بہادر نے جو اسوقت صرف میجر حبیب ابو بکر تھے فنون سپہگری میں شاہزادہ ولیعہد کو تربیت دی اور اسطرح شرف تقرب اور افتخار خدمت حاصل کیا۔ حضور پُرنور نے تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہو کر میجر صاحب کے اعزازمین اور اضافہ فرمایا اور ۱۳۲۱ھ ف میں آپ جمعیت نظم محبوب کے کمانڈنگ افسر مقرر ہوئے جسکے فرائض آپ ایک مدت تک نہایت حُسن وخوبی سے انجام دیتے رہے اور اسی سلسلہ میں پیشگاہ خسروی سے نواب حبیب یار جنگ بہادر کا خطاب بھی حاصل کیا۔ پچپن سال کی عُمر کو پہونچکر نواب صاحب نے فوجی ملازمت سے وظیفہ حُسن خدمت حاصل کیا، لیکن اپنی اعلےٰ اخلاقی صفات اور شریفانہ عادات کے بدولت بارگاہ خسروی اور معیت حضرت شاہزادہ ولیعہد بہادر مین اب بھی آپ کو تقرب حاصل ہے۔ دوران ملازمت میں آپ کو دو مرتبہ حج بیت اللہ اور زیارت روضہ مقدسہ کا شرف حاصل ہوا، اور اسطرح دنیا کے ساتھ دین بھی آپنے سنوار لیا ہے۔

حمید الظفر، مولوی محمد۔ آپ کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی کے مہتمم ہیں، اور نظم کتب خانہ میں خاص تربیت و مہارت حاصل کر چکے ہیں۔ ۱۳۱۷ھ ف آپ بمقام اورنگ آباد دکن پیدا ہوئے اور وہیں ابتدائی مکتبی تعلیم کے بعد عثمانیہ انٹرمیڈیٹ کالج میں انگریزی کے مدارج طے کئے ۱۹۲۷ء میں انٹرمیڈیٹ کا امتحان نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا بلکہ اختیاری مضمون میں تمام یونیورسٹی میں اوّل آئے جس سے آپ کو سرکاری اسکالرشپ عطا ہوا۔ ۱۹۲۹ء میں آپ نے عثمانیہ یونیورسٹی سے بی اے پاس کیا اور سررشتہ تعلیم نے سرکاری خرچ پر آپ کو اعلےٰ تعلیم کے لیے امریکہ بھیجنا چاہا لیکن بعض خانگی اسباب کی وجہ سے آپ اس عطیہ سے نفع اُٹھا سکے

تو آپ کو سرکار عالی کی طرف سے نظم کتب خانہ کا فن سیکھنے کے لئے وظیفہ دیکر کلکتہ کی امپیریل لائبریری بھیجا گیا۔ جو ہندوستان کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ منظم لائبریری ہے۔ اس ادارہ میں تمام مدارج تربیت طے کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے نظم کتب خانہ کی سند لینے کیلئے لاہور گئے اور وہاں سے ۱۹۳۱ء میں ڈپلوما حاصل کیا۔ آپ مملکت سرکار آصفیہ میں پہلے نوجوان ہیں جنھوں نے نظم کتب خانہ کے فن کی باضابطہ تربیت حاصل کرکے سند حاصل کی۔ تعلیم و تربیت کا زمانہ ختم کرتے ہی آپ کو کتب خانہ آصفیہ میں مہتمم کی منصرمانہ جائداد پر تعینات کیا گیا جہاں آپ نومبر ۱۹۳۱ء سے نہایت ہی قابلیت اور امتیاز کے ساتھ کام کر رہے ہیں+

حمید احمد انصاری۔ آپ مولوی محمد علی صاحب انصاری مرحوم جونپوری کے صاحبزادے ہیں اور جامعہ عثمانیہ کے مسجّل (رجسٹرار) کے عہدہ پر فائز ہیں۔ گو آپکا آبائی وطن جونپور واقع ممالک متحدہ آگرہ و اودھ ہے لیکن پیدائش آپکی ۱۸۸۴ء میں بمقام گلبرگہ شریف ہوئی اور وہیں اپنے والد ماجد کی زیر نگرانی فارسی و عربی کی مکتبی تعلیم حاصل کی۔ انگریزی تعلیم آپ نے قدیم اورنگ آباد کالج میں حاصل کی جہاں آپ ۱۹۰۲ء تک رہے۔ اس کے اگلے سال آپ کرسچین کالج الہ آباد میں داخل ہوئے اور وہیں سے بی اے کی ڈگری حاصل کرکے کچھ دنوں تک الہ آباد یونیورسٹی میں ایم اے اور قانون کی تعلیم حاصل کرتے رہے لیکن امتحان میں شرکت سے قبل ہی آپکو سلسلہ تعلیم منقطع کرنا پڑا۔ اور مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم نے مسلم لیگ کے سکریٹری کی حیثیت سے جب لکھنؤ میں قیام کیا تو مسٹر انصاری کو اپنی رفاقت کیلئے منتخب فرمایا۔ اس زمانہ میں مسٹر انصاری کو اپنے ذاتی جوہر نمایاں کرنے کا

کافی موقعہ ملا۔ اور اپنی مستعدی، قابلیت اور فرض شناسی سے مولوی صاحب موصوف کی نگاہوں میں کافی وقعت حاصل کرلی۔ اس سلسلہ میں آپ نے پبلک سروسس پر جو معرکہ آرا، یادداشت مرتب کی وہ ملک میں خاص طور پر مقبول ہوئی اور ممتاز جرائد نے اسے اپنے صفحات میں جگہ دی گر تائیدی مضامین لکھے۔ ۱۹۱۳ء میں آپ حیدرآباد آکر معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ میں ملازم ہو گئے اور مترجم، منتظم اور مددگار معتمد کے عہدوں پر نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۲۰ء میں آپ جامعہ عثمانیہ کے مسجل (رجسٹرار) مقرر ہوئے جس پر آپ اسوقت تک کام کر رہے ہیں۔ انگریزی ادبیات و تاریخ و فلسفہ و سیاسیات میں آپ کا مطالعہ بہت ہی وسیع ہے اُردو زبان میں آپ نے بکثرت مضامین اور افسانے تحریر فرمائے جو مختلف جرائد میں شایع ہوئے اور قدر کی نگاہوں سے دیکھے گئے۔ اسی کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنی مادری زبان سے بھی دلچسپی قائم رکھی اور انجمن ترقی اُردو اور رسالہ اُردو کے لئے قابل قدر قلمی خدمات ادا کرتے رہے جامعہ عثمانیہ سے منسلک ہونے کے بعد اُردو زبان پر آپکی توجہ اور بڑھ گئی اور اس زمانہ میں اپنے متعدد معرکہ آرا تصانیف اور تراجم پبلک میں پیش کئے۔ جنمیں پروفیسر پیلہم کی تاریخ روما اور پروفیسر منسن کی کتاب توازن قوت اور پروفیسر ہاٹ لینڈ کی تاریخ جمہوریہ روما اور پروفیسر گرانٹ کی تاریخ یورپ کے تراجم خاص طور پر قابل ذکر ہیں؛

حیدر نواز جنگ بہادر، نواب سر اکبر نذر علی حیدری۔ ایک مدت ہوئی کہ مملکت حیدرآباد کے ایک وزیر اعظم کا نام ہندوستان بھر میں اتنا مشہور ہوا تھا کہ مملکت ہذا کے باہر لوگ حیدرآباد کو حیدرآباد سندھ سے ممتاز کرنے کیلئے

"چندولال کا حیدرآباد" کہا کرتے تھے۔ آج نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر کو حیدرآباد سے وہی نسبت ہے جو اُس زمانہ میں راجہ چندولال بہادر کو تھی اسلئے کہ گو سرکاری حیثیت سے نواب صاحب موصوف کو راجہ چندولال بہادر کا درجہ نہیں حاصل ہے تاہم دور حاضرہ میں اس ترقی پذیر ملک کے اندر جسقدر ترقیاں رونما ہوئی ہیں اُنمیں سے شاید چند ہی ایسی ہوں جو سر اکبر حیدری کی قابلیت، تدبر، اور اپنے آقا اور ملک سے غیر معمولی عقیدت کی رہین منّت نہ ہوں۔ اور باتوں کو اگر نظر انداز بھی کیا جائے تو حیدرآباد کے مالیہ کی نظم جدید، صنعت و حرفت کی غیر معمولی ترقی، تعلیم و تعلم کا درخشاں فروغ اور سب سے بڑھکر عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام یہ چار ایسے مستحکم ستون ہیں جنپر سر اکبر حیدری کی شہرت و نمود کا چراغ ابد الآباد تک جلتا رہے گا۔ سر اکبر حیدری نے مملکت ہذا کے مختلف شعبوں میں جو کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں اُنکی تشریح کے لئے کئی ضخیم جلدوں کی ضرورت ہوگی۔ لیکن ان کارناموں کا استقصار منظور نہیں ہے بلکہ صرف آپکی ذات کا بیرونی دُنیا سے تعارف کرانا ہے، جسکے لئے نہایت ہی مختصر الفاظ میں آپکی زندگی کے بعض نمایاں اور اہم حالات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

آپ بمبئی کے ایک شہرۂ آفاق تاجر سیٹھ نذر علے کے صاحبزادے اور جسٹس بدرالدین طیب جی کی حقیقی بہن کے نواسے ہیں اور آبائی وطن آپ کا کھمبیات (کیمبے) ہے۔ ولادت آپ کی بمبئی میں ۸ر نومبر ۱۸۶۹ء کو ہوئی اور ابتدائی مذہبی و مکتبی تعلیم اپنے والد صاحب اور نانی صاحبہ کی زیرنگرانی حاصل کر کے انگریزی تعلیم شروع کی اور سینٹ زیویر کالج سے نہایت ہی نمایاں کامیابی کے ساتھ بی اے کا امتحان پاس کیا۔ اور بی ال کے امتحان کی تیاری کر رہے تھے کہ

حکومت ہند کے محکمہ فینانس کے امتحان کا موقعہ آپ کو ملگیا اور اسمیں تمام امیدواران میں اوّل پاس ہوکر آپ ۱۸۸۸ء میں ممالک متوسط کے صیغہ حساب میں ایک افسر کی حیثیت سے تعینات کئے گئے۔ اس کے ایک سال بعد آپ کا تبادلہ لاہور کے کرنسی آفس میں ہو گیا، جہاں ایک سال رہنے کے بعد آپ کلکتہ بھیجے گئے۔ تین سال کلکتہ میں رہنے کے بعد آپ کو ممالک متحدہ میں اسسٹنٹ اکاونٹنٹ جنرل کے عہدہ پر ترقی ملی، اور الہ آباد میں تعیناتی ہوئی۔ ۱۸۹۳ء میں جب آپ کا تبادلہ وہاں سے بمبئی کو ہوا تو الہ آباد کی جماعت ہنود کی طرف سے آپکو شاندار وداعی ضیافت دی گئی۔ ۱۹۰۰ء میں آپ مدراس کے ڈپٹی اکاونٹنٹ جنرل بنائے گئے۔ اور اسکے ایک سال کے بعد آپ کو تمام ہندوستان اور برہما کے سرکاری مطابع کی جانچ پرتال کا کام خاص طور پر تفویض ہوا اور اس کے متعلق جو رپورٹ آپ نے مرتب کی اُسپر گورنمنٹ ہند کی طرف سے شاندار الفاظ میں اظہار خوشنودی کیا گیا۔

یہ وہ نمایاں خدمات اور انصرام امور کا قابل فخر تجربہ تھا جو آپ حیدرآباد میں سرکار عالی کے سلسلہ ملازمت میں داخل ہونے سے قبل حاصل کر چکے تھے اور ایسے کارآزمودہ شخص کی خدمات جب سرکار عالی نے حکومت ہند سے مستعار لیں تو اپنی مملکت کی فلاح و بہبود کے لئے بہترین نظر انتخاب کا اظہار کیا۔ ۱۹۰۵ء میں سب سے پہلے سر اکبر حیدری جو اُسوقت صرف مسٹر نذر علی حیدری تھے حیدرآباد کی صدر محاسبی کی جائداد پر متعین ہوئے۔ اُسوقت محکمہ فینانس کے معین المہام سر جارج کیسن تھے جنکی نکتہ رس نگاہوں نے چند ہی دنوں میں مسٹر حیدری کی اعلےٰ صلاحیت و قابلیت کو تاڑ لیا اور ان کے مشورہ سے بہت سی درخشاں اصلاحات

اس محکمہ کے نظام میں رائج کیں اور ہر موقعہ پر مسٹر حیدری کے قابلانہ مفید مشوروں کا دریا دلی سے اعتراف کیا۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں مسٹر حیدری معتمدی عدالت وکوتوالی وامور عامہ کے عہدوں پر منتقل کئے گئے اور چونکہ محکمہ تعلیم کا اس سررشتہ سے براہ راست تعلق تھا اس لئے اسی تاریخ سے حیدرآباد کی تعلیمی ترقی کی وہ مستحکم بنیاد پڑتی ہے جس سے آج یہ مملکت اس شعبہ میں دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی ہمسری کا دعویٰ کرنے کے قابل ہوگئی ہے۔ تعلیمی نظام کو مستحکم ومضبوط بنیاد پر نصب کرنے کے علاوہ آپ نے محکمہ علاج وصحت عامہ میں بھی نمایاں اصلاحیں کیں اور آپ ہی کی تحریک پر عثمانیہ جنرل ہاسپٹل کا خاکہ تیار ہوا جو آج ہندوستان بھر میں سب سے بڑا اور سب سے بہتر سامان رکھنے والا شفاخانہ سمجھا جاتا ہے اسی زمانہ میں آپ نے محکمہ آثار قدیمہ کی بنیاد رکھی جسکا کام آج برطانوی ہند کے محکمہ آثار قدیمہ سے بھی زیادہ بہتر اور منظم ہے۔ اسی زمانہ کے آخری دور میں آپنے مسٹر ویکفیلڈ صدر ناظم صنعت وحرفت کے رخصت پر جانے کی وجہ سے ان کے فرائض بھی انجام دئے اور اس تھوڑی سی مدت میں آپ نے اس شعبہ کو بھی شاندار ترقی کی شاہراہ پر لگا دیا، اور ماہر سائنس دالوں کی خدمات مستعار لے کر مملکت ہذا کی اکثر حرفتوں کو زندہ کیا اور خاص کر کاغذ سازی، روغن سازی، پارچہ بافی کی حرفتوں کے لئے نئے نئے راستے پیدا کئے اور چھوٹی چھوٹی صناعیوں کو سرکاری امداد دیکر فروغ واستحکام بخشا۔

سنہ ۱۹۲۰ء میں آپ کچھ دن کے لئے پھر حکومت ہند کی ملازمت پر واپس گئے اور بمبئی میں درجہ اوّل کے اکاونٹنٹ جنرل بنائے گئے جو رتبہ اس سے پیشتر کسی ہندوستانی کو نہیں ملا تھا۔ لیکن چند ہی ماہ بعد آپ وہاں سے پنشن حاصل کرکے

پھر حیدرآباد واپس آگئے اور جولائی ۱۹۲۱ء میں مسٹر گلانسی کی علحدگی پر آپ صدرالمہام فینانس بنائے گئے اور اس عہدہ پر آپ اسوقت تک قائم ہیں۔ اس دور کا اہم ترین کارنامہ مملکت ہذا کے نظام مالیہ کی نظم جدید ہے، جس سے غالباً تاریخ میں پہلی مرتبہ یہاں کا میزانیہ متوازن ہونے لگا اور اس کے باوجود ملک میں فلاح و بہبود کے کاموں کیلئے وافر قوم پس انداز ہونے لگیں۔

۱۹۴۱ء میں آپ کو بارگاہ خسروی سے نواب حیدر نواز جنگ بہادر کا خطاب عطا کیا گیا اور سرکار انگریزی سے مختلف اوقات میں آپ کو "نائٹ" اور "نواب" کے خطابات عطا کئے گئے۔

یہ خاکہ صرف آپ کی سرکاری زندگی کا ہے اور شخصی حیثیت سے جو اعزاز و ہر دلعزیزی آپ نے سارے ہندوستان اور نیز ہندوستان کے باہر حاصل کی ہے اُسکی تفصیل وزا طویل ہے۔ خاصکر تعلیمی مسائل میں آپ کی رائے اسقدر وسیع سمجھی جاتی ہے کہ متعدد یونیورسٹیوں کے آپ فیلو ہیں اور ۱۹۲۵ء و ۱۹۲۶ء میں دہلی کی انٹر یونیورسٹیز کمیٹی کی صدارت کیلئے آپ ہی کا انتخاب عمل میں آیا تھا ۱۹۲۹ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی میں کانوکیشن ایڈریس دیا جو سارے ملک میں بہ نظر وقعت دیکھا گیا۔

حیدر یار جنگ بہادر، نواب۔ نواب صاحب موصوف قبل ازیں کہ نواب حیدر یار جنگ کے لقب سے متصف ہوں سید علی حیدر صاحب نظم طباطبائی کے نام سے دنیائے شعر و سخن میں کافی شہرت و نمود حاصل کر چکے تھے اور خاصکر آپ کی شرح دیوان غالب نے آپ کو سارے ہندوستان کی اُردو داں دُنیا سے روشناس کر دیا تھا۔ آپ میر مصطفٰے حسین صاحب طباطبائی لکھنوی کے صاحبزادے ہیں اور ۱۲۷۰ھ

یا ۱۲۷۳ھ میں اپنے وطن لکھنؤ محلہ حیدر گنج قدیم میں پیدا ہوئے۔ لکھنؤ میں آپ کا خاندان سادات حسنی میں خاص امتیاز رکھتا ہے اور مختار الدولہ بہادر جو نواب آصف الدولہ بہادر کے وزیر تھے آپ کے اجداد میں ہیں۔ ابتدائی مکتبی تعلیم لکھنؤ ہی میں حکمائے فن سے حاصل کی اور علوم متداولہ کی تکمیل کے سلسلہ میں فن شعر سے خاص دلچسپی کا اظہار کیا اور اسکے نکات و رموز پر عبور حاصل کیا۔ آپ کی ذہانت و قابلیت کو دیکھ کر شاہ اودھ مرحوم کے صاحبزادوں کی تعلیم کے لئے آپ کو منتخب کیا گیا اور آپ کلکتہ جاکر مدرسہ شاہی کے پروفیسر ہو گئے۔ لیکن شاہزادوں کو تعلیم دینے کے ساتھ ہی ساتھ آپ خود بھی اپنے علم میں اضافہ کرتے رہے اور خاصکر علامہ مرزا محمد علی مجتہد سے معقولات کا درس حاصل کیا۔ جسوقت خاندان اودھ اور خاندان میسور کے شاہزادوں کی تعلیم کے لئے جدید مدرسہ شاہی قائم ہوا تو اسمیں آپ کو ع. بی پروفیسر کا عہدہ دیا گیا۔ لیکن شاہ اودھ کی وفات پر یہ شیرازہ درہم برہم ہو گیا تو آپ مدرسہ اعزہ کی ایک اسامی کے لئے حیدرآباد تشریف لائے لیکن نواب عماد الملک مرحوم نے آپ کو کتب خانہ آصفیہ کی مہتممی پر مامور کر دیا، اور کچھ دنوں کے بعد آپ نظام کالج کے پروفیسر ہو گئے۔ اس درسگاہ کی خدمت پر تیس سال رہکر وظیفہ حسن خدمت حاصل کیا۔ لیکن اس کے بعد ہی دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ میں آپ کو ناظر ادبی کا عہدہ تفویض کر دیا گیا اور گو اسوقت آپ اس سے بھی سبکدوش ہو چکے ہیں تاہم ادبی اور تاریخی اہم کتابوں کی نظر ثانی کا کام اب بھی بارگاہ خسروی سے آپ ہی کو سپرد کیا جاتا ہے آپکی تصانیف نظم و نثر متعدد ہیں اور ان سے زیادہ وہ مضامین ہیں جو ادبی اور تاریخی نکات پر آپ نے لکھکر مختلف رسائل میں بھیجے اور ادب اردو کا دامن مالا مال کیا۔

خان خانان بہادر، نواب حسام الملک نظام یار الدولہ نظام یار جنگ۔ آپ
فخر الملک حسام الدولہ میر غلام حسین بہادر صفدر جنگ کے فرزند اکبر ہیں اور بلدہ
حیدر آباد ہی میں آپکی ولادت ہوئی۔ اور مشاہیر علماء سے یہیں آپ نے علوم وفنون
کی بطرز قدیم اعلیٰ تعلیم حاصل کی خطاطی اور شاعری سے آپ کو خاص دلچسپی رہی
اور خصوصاً خطاطی میں آپ اپنے عصر کے یگانہ افراد میں شمار ہوتے ہیں۔ تعلیم
سے فراغت پاکر آپ نے نواب سر سالار جنگ اعظم کی معیت میں امور نظم ونسق حکومت
کا عملی تجربہ حاصل کیا اور اپنی ذہانت وقابلیت سے سر سالار جنگ اعظم کی نگاہوں
میں اتنا رسوخ پیدا کیا کہ سفر وحضر میں اُن کے ساتھ رہنے لگے۔ ۱۲۹۹ف میں
صدر المہامی کوتوالی کا منصب خالی ہونے پر آپ کو اسکے لئے منتخب کیا گیا جسپر
آپ نے ۱۳۰۲ف تک نہایت ہی قابلیت وحسن تدبیر سے کام کیا۔ آخر الذکر سال
میں جب یہ جگہ تخفیف میں آئی تو آپ بھی سبکدوش ہو گئے لیکن اس کے پندرہ سال
بعد آپ کو معین المہامی اخراج کے منصب جلیلہ پر سرفرازی بخشی گئی مگر آپ نے
پانچ سال تک اسکے فرائض انجام دینے کے بعد ۱۳۲۲ف میں بہ سبب پیرانہ سالی
استعفیٰ دیدیا۔ آپ کا خاندان امرائے حیدر آباد میں خاص امتیاز اور وقار کی
نظروں سے دیکھا جاتا ہے اور خانی وبہادری ونظام یار جنگ کے خطابات
آپ کو پیشگاہ حضرت غفرانمکان سے عطا ہوئے تھے اور اُسی بارگاہ سے خطاب
نظام یار الدولہ حسام الملک خاں خانان و منصب چار ہزاری وسہ ہزار سوار کے اعزاز
عطا ہوئے تھے۔ حُسن اخلاق اور حُسن سلوک جو عام طور پر امرائے حیدر آباد کے جوہر
امتیازی ہیں آپ میں بدرجہ اتم موجود ہیں ؛

خورشید حسین، ڈاکٹر۔ آپ ڈاکٹر نواب ارسطو یار جنگ بہادر کے خلف اکبر ہیں اور ۱۲۹۶ف میں اپنے وطن بلدہ حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ گھر کی مکتبی و مذہبی تعلیم کے بعد آپ مدرسہ عالیہ میں داخل ہوئے اور اُس کے تمام مدارج میں بدرجۂ اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے کے بعد آپ ولایت تشریف لیگئے اور اڈنبرا یونیورسٹی سے ایم بی اور سی ایچ بی کی ڈگریاں لے کر وطن واپس آئے جہاں آپ کو ۱۳۲۴ف میں ضلع رائچور کی سول سرجنی پر مامور کیا گیا اور وہاں کے صدر شفاخانہ کو آپ نے اپنی قابلیت و ذہانت سے غیر معمولی ترقی دی۔ جسے دیکھکر آپ کو افضل گنج شفاخانہ میں طلب کر لیا گیا اور اسی سلسلہ میں آپ اپنے اہل وطن کی خدمات کرنے لگے۔ افضل گنج کا شفاخانہ جب ترقی پاکر شفاخانہ عثمانیہ کی عالیشان عمارت میں منتقل ہوا تو ڈاکٹر خورشید حسین بھی اس کے ساتھ اپنے سول سرجنی ہی کے عہدہ پر آئے۔ شفاخانہ کی سول سرجنی کے علاوہ آپ عثمانیہ میڈیکل کالج کی پروفیسری کی خدمت بھی انجام دیتے ہیں۔ علاج و تشخیص میں اور خاصکر فن جراحی میں آپ اپنے والد ماجد ہی کی طرح خاص ملکہ رکھتے ہیں اور امراض چشم کے بہت بڑے مبصر سمجھے جاتے ہیں ؛

خورشید علی، سید۔ آپ اسوقت سررشتہ دیوانی و مال کے ناظم ہیں، جسکے متعلق جاگیرات، مناصب، خطابات وغیرہ کے دفاتر بھی ہیں۔ پیدایش آپ کی ۱۳۰۴ف میں ہوئی اور سید خورشید علی آپ کا تاریخی نام ہے۔ ابتدائی تعلیم حسب معمول گھر پر حاصل کر کے آپ نے بلدہ کے مختلف انگریزی مدارس میں مختلف مدارج طے کئے اور اس سے فراغت پاکر آپ ۱۳۱۹ف میں معتمدی فنانس کی ایک جائداد پر مقرر ہو کر سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے، اور اپنی قابلیت

اور حسن کارگذاری کے سبب سے درجہ بدرجہ ترقی پاتے رہے۔ حتیٰ کہ مسٹر گلانسی کو آپکے ذاتی جوہر کا احساس ہوا اور انھوں نے سید خورشید علے کو آگے بڑھانے کے لئے مددگار معتمدی کی ایک نئی جائداد قائم کر کے اُس پر مقرر کردیا جس سے ترقی کر کے آپ بہت جلد نظامت دیوانی کے منصب پر پہونچ گئے۔ ۱۳۳۴ف میں دفاتر مال و مواہیر و مناصب وخطابات اور ۱۳۳۸ف میں دفتر ملکی بھی دفتر دیوانی میں شامل کئے گئے اور سید خورشید علیصاحب کو اس کام کی بھی نگرانی سپرد ہوئی۔ جسے آپ نہایت ہی قابلیت سے انجام دے رہے ہیں۔ یہ ساری ترقی آپ کو ایک ہی سررشتہ کے اندر رہکر حاصل ہوئی جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اس شعبہ کے دقائق و نکات پر جتنا عبور آپکو حاصل ہے اتنا دفتر میں کسی اور کو نہیں ہے۔ سید خورشید علی صاحب اپنے فرائض منصبی سے اسقدر وابستگی رکھنے کے باوجود علمی ذوق بھی رکھتے ہیں، اور رسالۂ "ترقی" حیدرآباد بہت بڑی حد تک آپ کی قلمی اور نیز مالی امداد کا رہین منت رہا ہے۔ دفتر دیوانی و مال کے متعلق بہت سے کاغذات اور دستاویزات اور فرد احکام وغیرہ زمانہ قدیم کی بھی ہیں جنکو سید خورشید علے صاحب نے مرتب کرکے ایک بیش قیمت تاریخی ذخیرہ بنادیا ہے، اور غالباً یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ ہندوستان کے کسی دفتر میں قدیم کاغذات کا اتنا وافر اور مرتب ذخیرہ نہ ہوگا۔ انمیں سے بعض کاغذات تاریخی حیثیت سے غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں مثلاً شاہان مغلیہ دہلی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے بعض احکام اور خاصکر ایک حکم جو شہنشاہ اورنگ زیب نے بدست خود پنسل سے تحریر فرمایا ہے، جو اسوقت تک محفوظ ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ اُسوقت بھی عمدہ قسم کی پنسل معدوم نہ تھی۔ اسی طرح کے اور بھی

بہت سے کاغذات ہیں اور سید خورشید علیصاحب کا خیال ہے کہ وہ ان تمام کاغذات کو مناسب جگہ کا انتظام ہو جانے پر محققین تاریخ کی نفع رسانی کے لئے منظر عام پر لے آئیں گے۔ سید خورشید علے نہایت خلیق اور ملنسار ہیں اور بلدہ حیدرآباد کی تمام سوشل تحریکات کی روح رواں ہیں +

خورشید مرزا، مولوی۔ آپ حیدرآباد کے ایک نامور خاندان کے فرد ہیں اور آپکے جداعلےٰ مرزا بہرام بیگ سردار لشکر شاہان مغلیہ تھے۔ پیدایش آپ کی ۱۲۹۷ف بمقام بلدہ حیدرآباد ہوئی اور وہیں گرامر اسکول میں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور پھر مدرسہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ یہاں سے فراغت پاکر آپ کلکتہ کے انجینیرنگ کالج میں داخل ہوئے اور نمایاں کامیابی کے ساتھ مائننگ انجینیری کی سند حاصل کی۔ وہاں سے سرکار عالی کی طرف سے وظیفہ لیکر آپ ولایت گئے اور ڈرہام یونیورسٹی سے مائننگ انجنیری اور سول انجنیری کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ۱۳۲۵ف میں ولایت سے واپسی کے بعد آپ سرکار عالی کی ملازمت میں بطور مددگار انجنیر معدنیات داخل ہوئے اور خاص بلدہ میں آپ کی تعیناتی ہوئی۔ اس منصب سے ترقی کرتے کرتے آپ ۱۳۳۱ف میں ناظم معدنیات و پیمائش طبقات الارض کے عہدہ جلیلہ پر پہونچ گئے اور اسوقت سے اس سررشتہ کا انتظام نہایت قابلیت اور خوش اصلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ اور باوجود اس اعلےٰ عہدہ پر فائز ہونے کے آپ نہایت ہی خوش خلق، منکسر مزاج اور ملنسار ہیں، اور ملک و مالک کی خدمت کا سچّا درد رکھتے ہیں +

داتار ونکٹ راؤ، بی اے ۔ آپ ضلع عثمان آباد مملکت حیدرآباد کے ایک ممتاز خاندان کے رکن ہیں اور اپنی عمر کا بہترین حصہ سرکار عالی کی وفادارانہ خدمات میں صرف کر چکے ہیں ۔ ولادت آپکی ۱۲۸۵؁ف میں بمقام عثمان آباد ہوئی اور مکتبی تعلیم سے فراغت پاکر آپ نے انگریزی میں بی اے تک اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور پھر ۱۳۰۹؁ف میں سرکار عالی کے محکمہ تعلیم میں ملازم ہو گئے اور ترقی کرتے کرتے ۱۳۱۳؁ف میں آپ نظام کالج میں لکچرار ریاضی کے منصب پر مامور ہو گئے ۔ ۱۳۱۵؁ف میں آپکی مہارت حساب کے لحاظ سے آپ کو سررشتہ فینانس میں منتقل کیا گیا اور مددگار معتمد فینانس، صدر مترجم فینانس، نائب مددگار صدر محاسب اور مددگار صدر محاسب کے عہدوں پر آپ نمایاں خدمات انجام دیتے رہے، اور ہر جگہ اپنی کاردانی اور قابلیت کا ثبوت دیا۔ ۱۳۳۵؁ف میں آپ ترقی کر کے نائب معتمد فینانس کے منصب پر پہونچ گئے جسپر اسوقت تک آپ کام کر رہے ہیں۔ آپ ملازمین سرکار عالی میں اپنی نمایاں قابلیت اور حسن کارگذاری کی بناپر شہرہ آفاق ہیں اور متعدد بار اعلیٰ کارگذاریوں کا بطور خاص انعام حاصل کر چکے ہیں چنانچہ ۱۳۲۰؁ف میں بصلہ حسن خدمت بسلسلہ پیروی مقدمہ قرضہ نواب سلطان نواز جنگ بہادر آپ کو بیس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ شاہی عطا فرمایا گیا اور پھر بسلسلہ مہمانداری شاہزادہ پرنس آف ویلز دو سو روپیہ کا عطیہ شاہی آپ نے حاصل کیا اور ۱۳۱۷؁ف میں بصلہ حسن کارگذاری تحقیقات دارالضرب ایک ہزار دو سو روپیہ کے عطیہ شاہی سے آپ کو سرفراز کیا گیا۔ جو آپ کے وفادارانہ جذبات خدمت گذاری کا بہترین

ثبوت ہے۔

داراب جنگ بہادر، نواب۔ نواب داراب جنگ بہادر داراب جی بایو جی چینائی حیدرآباد سول سروس کے قابل ترین افراد میں شمار کئے جاتے ہیں اور تحصیلداری کے عہدہ سے ترقی کرتے کرتے صوبہ داری کے منصب اعلیٰ تک پہونچے ہیں جسکی وجہ سے محکمہ مال کے تمام شعبوں کا آپ کو وسیع عملی تجربہ حاصل ہو گیا ہے۔ ولادت آپ کی سنہ ۱۲۸۷ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد ہوئی اور تعلیمی مدارج سے فراغت پاکر آپ نے سرکار عالی کی ملازمت کو اپنا مقصد زندگی بنایا۔ چنانچہ سنہ ۱۳۰۰ف میں آپ بحیثیت تحصیلدار درجہ چہارم گلبرگہ شریف میں مقرر ہو گئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے سوم تعلقہ دار اور دوم تعلقہ دار ہوئے اور سنہ ۱۳۲۶ف میں جبکہ آپ سرکار عالی کے مختلف اضلاع میں کافی تجربہ حاصل کر چکے تھے آپ کو مہتمم بند و بست حیدرآباد کے منصب پر ترقی ملی جسپر تین سال منصرمانہ کام کرنے کے بعد آپ نے استقلال حاصل کیا اور سنہ ۱۳۳۷ف تک اس منصب کی خدمات نہایت ہی قابلیت سے انجام دیتے رہے۔ آخرالذکر سال میں آپ نے ترقی کا ایک اور زینہ طے کیا اور صدر ناظم مال سمت تلنگانہ کے منصب پر آپ کا تقرر ہوا جسکے سال ہی بھر بعد آپ کو صوبہ ورنگل کی صوبہ داری کے منصب اعلےٰ پر ترقی ملگئی اور اسوقت آپ اس منصب کو نہایت ہی تدبر اور حسن انتظام سے انجام دے رہے ہیں اور اپنی قابلیت و انصاف پسندی سے ہر طبقہ میں ہردلعزیز ہیں۔

ذوالقدر جنگ بہادر، نواب۔ آپ نواب سرورالملک بہادر سابق معتمد

پیشی اعلےٰ حضرت غفران مکان کے فرزند اور نواب جیون یار جنگ بہادر رکن عدالت العالیہ کے بھائی ہیں۔ اپریل ۱۸۷۵ء میں آپ بلدہ حیدر آباد میں پیدا ہوئے اور پہلے مدرسۂ اعزہ میں اور بعد کو گرامر اسکول میں تعلیم پائی۔ آخرالذکر درسگاہ سے میٹرک کا درجہ پاس کرنے کے بعد اعلےٰ حضرت غفران مکان نے براہِ خاص آپکو بیش قرار وظیفہ دیکر حصول تعلیم کے لئے انگلستان بھیجا جہاں آپ نے کرائسٹ چرچ کالج کیمبرج سے ۱۸۹۸ء میں بی اے کی ڈگری حاصل کی اور اس کے دو سال بعد مڈل ٹمپل سے بیرسٹری کی سند لی۔ خانی و بہادری و لنواب ذوالقدر جنگ کے خطابات آپ کو دوران تعلیم ہی میں پیشگاہ خسروی سے عطا ہو گئے اور ۱۹۰۰ء میں جب آپ انگلستان سے حیدرآباد تشریف لائے تو حسب قرارداد وظیفہ سلطانی آپکو نظامت سوم عدالت فوجداری کی جائداد کا جائزہ دیا گیا جس سے درجہ بدرجہ ترقی پاتے ہوئے ۱۹۰۵ء میں آپ ناظم اوّل فوجداری بلدہ ہو گئے، اسکے دو سال بعد آپ کو رکنیت عدالت العالیہ منصب جلیلہ پر فائز کیا گیا۔ ۱۹۱۵ء تک آپ اس عہدہ پر نہایت قابلیت کے ساتھ کام کرتے رہے اور اُس کے بعد وظیفہ حُسن خدمت حاصل کر کے لکھنؤ میں قیام فرمایا جہاں اپنی خداداد قابلیت اور خاندانی وجاہت کے بدولت آپ بہت جلد ہر طبقہ میں ہر دلعزیز ہو گئے اور مختلف ادبی اور جمہتی تحریکات کی قیادت آپ کو تفویض ہونے لگی چنانچہ ۱۹۱۷ء میں اُردو کانفرنس جب لکھنؤ میں منعقد ہوئی تو آپ ہی اُسکے صدر مجلس استقبالیہ منتخب ہوئے۔ اس کے علاوہ آپ نے سیاسی اور تاریخی مسائل پر بعض اہم اور مبسوط مضامین لکھے جو خاص طور پر مقبول ہوئے۔ ۱۹۱۲ء میں آپ پھر سرکار عالیہ

کی ملازمت پر واپس آئے اور معتمدی عدالت کوتوالی و امور عالیہ پر کئی سال تک نہایت ہی قابلیت و استعداد کے ساتھ کام کرتے رہے۔ اور پھر مجلس عدالت عالیہ کی رکنیت اور معتمدی فوج کے مناصب پر یکے بعد دیگرے کام کر کے وظیفہ حسن خدمت حاصل کیا۔ رکنیت عدالت عالیہ کے سلسلہ میں آپ ہنگامہ گلبرگہ شریف کی تحقیقات کے لئے کمیشن پر تعینات کئے گئے اور اس موقعہ پر آپ کی حُسن تدبیر و معاملہ فہمی کا ہر طرف شہرہ ہو گیا۔ نواب صاحب گو اسوقت ملازمت سرکار عالی سے الگ ہیں تاہم اپنے حُسن خلق اور شرافت خاندانی کی وجہ سے حیدرآباد کی سوسائٹی میں کافی ہردلعزیز ہیں۔

رام پرتاب۔ آپ حیدرآباد کے ایک قدیم خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور ۱۲۸۰ف میں آپکی ولادت ہوئی۔ اٹھارہ سال کی عمر میں آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے ۱۳۳۵ف میں خزانہ دار خزانہ عامرہ کے ذمہ دارانہ منصب پر مقرر کئے گئے جس پر آپ اسوقت تک نہایت ہی دیانت داری اور قابلیت سے کام کر رہے ہیں اور باوجودیکہ آپ کے منصب کا کام نہایت ہی نازک ہے تاہم آپ اپنی قابلیت اور تدبر سے سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں بہت ہی دلعزیز ہیں۔

رحمت اللہ، مولوی محمد۔ آپ حیدرآباد کے ایک قدیم خاندان کے رکن ہیں اور آپ کے ایک بزرگ حضرت غفران مآب میر نظام علیخان بہادر کے ہمرکاب سفر کھڑلہ و پانگل میں شریک تھے اور چار صدی منصب اور خطاب خانی پر سرفراز تھے۔ آپ کے دادا منشی محمد علی صاحب نواب سر آسمان جاہ بہادر کے اتالیق تھے چنانچہ آپ کے والد حاجی محمد قدرت اللہ صاحب کو نواب صاحب موصوف کے شریک درس رہنے کا

اعزاز حاصل تھا، مولوی محمد رحمت اللہ صاحب ۱۲۹۷ھ ف میں اپنے وطن بلدہ حیدر آباد میں پیدا ہوئے اور مدرسہ غوثیہ میں مکتبی ابتدائی تعلیم حاصل کی ۱۳۰۹ھ ف آپ اپنے والدین کے ہمراہ ضلع ورنگل تشریف لیگئے اور وہاں ہنمکنڈہ اسکول میں انگریزی کی تعلیم حاصل کی اور مڈل کا امتحان پاس کر کے علیگڈھ تشریف لے گئے جہاں سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا اور پھر وطن آکر نظام کالج میں داخل ہوئے۔ ابھی سلسلہ تعلیم ختم نہ ہوا تھا کہ ۱۳۱۵ء میں آپ کو سرکار عالی کے سلسلہ ملازمت میں منسلک ہونا پڑا اور محکمہ کے امتحانات میں بدرجہ اعلےٰ کامیابی حاصل کرنے کے بعد سوم تعلقداری پر آپ کا تقرر ہوا۔ چند سال بعد آپ سر جارج کیسن کی ایما پر برطانوی ہند میں سررشتہ مال کا تجربہ حاصل کرنے کی غرض سے بھیجے گئے اور احاطہ مدراس کے اضلاع بلاری و کرشنا میں ایک سال تک بحیثیت اسسٹنٹ کلکٹر مختلف شعبہ جات کا کام انجام دیتے رہے۔ واپسی پر آپ تنقیح حسابات کے کام پر تعینات ہوئے اور پھر ۱۳۱۹ھ ف میں سوم تعلقہ داری کے عہدہ پر مستقل تقرر ہوا جس سے ترقی کرتے کرتے اوّل تعلقہ داری کے منصب تک پہونچے اور سررشتہ جات اعداد و شمار بہایم شماری، مردم شماری اور قحط سالی میں نمایاں خدمات انجام دیں ۱۳۲۱ف میں آپ کو کوتوالی بلدہ کے سررشتہ میں اس غرض سے طلب کیا گیا کہ موجودہ کوتوال صاحب بہادر کے وظیفہ یاب ہونے پر آپ اُنکی جگہ مقرر کئے جائیں۔ چنانچہ اُسوقت سے آپ بطور شریک کوتوال بلدہ کام کر رہے ہیں۔

رستم جنگ بہادر، نواب۔ آپ حیدر آباد کے ایک ممتاز پارسی خاندان کے رکن اور نواب سر فریدون الملک بہادر سابق صدر اعظم مملکت آصفیہ کے اکلوتے

فرزند ہیں۔ ۱۳۳۶ف سے آپ سررشتہ کروڑگیری کی صدر نظامت کے منصب پر فائز ہیں۔ اسکے قبل آپ صوبہ متوسط علاقہ سرکار انگریزی میں ڈپٹی کمشنر تھے اور وہاں نہایت ہی قابلیت سے اپنے فرائض انجام دینے میں شہرت حاصل کر چکے تھے کہ ۱۳۳۶ف میں آپ کی خدمات سرکار انگریزی سے مستعار لی گئیں اور سرکار عالی کی ملازمت میں بحیثیت صدر ناظم سررشتہ کروڑگیری آپ کا تقرر ہوا۔ چنانچہ اُسوقت سے آپ اس اہم منصب پر کام کر رہے ہیں اور اپنے دور میں ایسی نمایاں اصلاحیں اس سررشتہ کے طریق کار میں کر دی ہیں کہ اب سرکار عالی کا یہ محکمہ برطانوی ہند کے بہترین ذی استعداد محکموں کا حسن انتظام میں ہم پلہ مانا جاتا ہے۔ کروڑگیری کا محکمہ سرکار عالی کی مملکت میں بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اسی محکمہ کے طریق کار اور انتظام پر مملکت کی تجارت و حرفت کی ترقی اور نشو و نما کا دار و مدار ہے۔ نواب رستم جنگ بہادر نے اپنے پنج سالہ میعاد ملازمت میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ اس شعبہ کی اہم داری کے ہر طرح اہل ہیں +

رضا نواز جنگ بہادر، نواب۔ آپ ہندوستان کے ایک نامور خاندان کے رکن ہیں جو دہلی اور حیدرآباد میں کافی شہرت و عزت رکھتا ہے اور جسکے اکثر افراد کا شہرہ براعظم ہندوستان سے نکل کر ممالک غیر تک پہونچ چکا ہے۔ آپ کا خاندانی وقار اس ایک بات سے آشکارا ہے کہ آپ ڈاکٹر انصاری کے بھائی ہیں جنکی شہرت و قابلیت محتاج تشریح نہیں۔ آپ ہی کے خاندان کے ایک فرد نواب اصغر یار جنگ بہادر رکن عدالت العالیہ حیدرآباد ہیں جنکا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ نواب ضیا یار جنگ بہادر بحیثیت مسٹر رضا حسین کے سرکار عالیہ کی سول سروس میں ۱۳۱۷ف سے

نہایت ہی قابلیت اور عقیدت کیشی کے ساتھ کام کر رہے ہیں، اور ایک مدت تک ضلع اورنگ آباد کے تعلقہ دار اوّل رہ چکے ہیں ۱۳۴۳ف میں آپ اورنگ آباد ہی کی صوبہ داری کے منصب جلیلہ پر سرفراز کئے گئے اور اُسوقت سے اس منصب پر کام کر رہے ہیں۔ نواب صاحب کی ملازمت کا اکثر حصّہ اورنگ آباد میں گذرا جہاں کے لوگ نواب صاحب کے حُسن خلق و معاملہ فہمی و انصاف پسندی کے دل سے معترف ہیں۔ آپ ایک پابند شرع سچّے مسلمان ہیں اور بزرگان دین سے آپ کو خاص عقیدت ہے چنانچہ روضہ خلد آباد کے بعض اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری آپ کا ایک مرغوب شغلہ ہے۔ اور اسی عقیدت کی بنا پر کہا جاتا ہے کہ نواب صاحب کو اورنگ آباد سے خاص انس ہے اور یہ آپ کی ہمیشہ خواہش رہی ہے کہ اس خطّہ زمین سے جہاں اتنے بڑے بزرگان دین دفن ہیں آپ جدا نہ ہوں اور آپ کی یہ خواہش بہ وسیلہ فیوض روحانی پوری ہوتی رہتی ہے۔

رفعت یار جنگ بہادر، نواب۔ آپ نواب رفعت یار جنگ بہادر اوّل مرحوم کے صاحبزادے اور نواب نظامت جنگ بہادر کے بڑے بھائی ہیں اور ۱۲۷۸ء میں بمقام بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتدائی مدارج تعلیم حیدرآباد میں طے کر کے آپ اعلےٰ تعلیم کے حصول کے لئے علیگڈھ اور پھر انگلستان تشریف لیگئے اور واپس آکر ۱۳۰۳ف میں زائد مددگاری صوبہ گلبرگہ شریف پر تعینات ہو کر سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے۔ اس عہدہ سے آپ ترقی کر کے بہت جلد دوم تعلقدار ہوگئے اور پھر ۱۳۰۷ف

میں آپ مددگار ناظم سررشتہ کروڑگیری کے عہدہ پر ترقی یاب ہوئے۔ جسکے بعد صیغہ زراعت و تجارت میں کچھ دنوں کام کرنے کے بعد آپ جمی کنٹہ اور پھر سدی پیٹ میں دوم تعلقہ دار مقرر کیۓ گئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے منصرم اوّل تعلقہ دار اور مددگار صوبہ دار کے عہدہ تک پہونچے۔ ۱۳۱۴؁ ف میں آپ ضلع بیدر کے مستقل اوّل تعلقہ دار کے منصب پر تعینات ہوئے اور اسی حیثیت سے اضلاع نلگنڈہ، ورنگل اور نظام آباد میں نہایت قابلیت و مستعدی سے کام کیا۔ اسی زمانہ میں تین ماہ کے لئے آپ صوبہ ورنگل کے منصرم صوبہ دار بھی رہے اور ۱۳۲۸؁ ف میں آپ کو صوبہ داری اورنگ آباد کے منصب جلیلہ پر ترقی حاصل ہوئی۔ ۱۳۳۳؁ ف میں مدّت ملازمت ختم ہونے پر آپ وظیفہ حسن خدمت حاصل کر کے سبکدوش ہوئے۔

رئیس جنگ بہادر، نواب۔ آپ مشیر الدولہ صفدر جنگ نواب فخر الملک بہادر کے صاحبزادے ہیں جو امرائے حیدرآباد کے صف اوّلین میں شمار ہوتے ہیں اور کئی پشت سے مملکت آصفیہ میں مناصب جلیلہ پر فائز ہو کر حکومت کے دست بازو رہے ہیں۔ اس خاندان کا سلسلہ سر سالار جنگ اعظم سے بھی ملتا ہے اور نجابت و وجاہت اس خاندان کے افراد سے ہمیشہ وابستہ رہی ہے۔ نواب رئیس جنگ بہادر میر دیانت علیخان ۱۸۸۸؁ء و ۱۲۹۸؁ ف میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم و تربیت امرائے حیدرآباد کے دستور کے بموجب بہترین طریقہ پر حاصل کی اعلےٰ تعلیم پارک ہال لنڈہرسٹ میں پائی۔ ۱۹۰۶؁ء سے ۱۹۱۲؁ء تک آپ نے دہرہ دون کے فوجی کالج میں باضابطہ فوجی تربیت حاصل کی اور ۱۹۱۴؁ء (۱۳۲۲؁ ف) میں آپ سرکار عالی کی باضابطہ

فوج میں بطور زائد کپتان کے داخل ہوئے، اور ۱۹۱۸ء دسمبر ۱۳۲۵ف تک فوجی ملازمت میں رہے۔ اس سال کے ماہ ستمبر میں آپکو ناظم علاج حیوانات کا منصب جلیلہ تفویض ہوا جسپر آپ اسوقت تک فائز ہیں اور اپنے فرائض کو اپنی خاندانی روایات کے مطابق نہایت ہی مستعدی اور وفاداری کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ حیدرآباد میں نواب فخرالملک بہادر کا خاندان زمانۂ حال کے آداب و تہذیب کا اعلیٰ نمونہ شمار کیا جاتا ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے اس دور کی تہذیب کی رہنمائی امرائے حیدرآباد میں نواب صاحب موصوف ہی نے کی۔ ایسے ماحول میں تربیت پاکر نواب رئیس جنگ بہادر سے بھی یہی توقع کیجا سکتی تھی کہ آپ روشن خیالی اور معاشرتی ترقی کا پیش خیمہ ہونگے۔ چنانچہ آپ میں یہ تمام صفات بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اور اسی کے ساتھ امرائے حیدرآباد کا عام حسن خلق ان خوبیوں میں اور چار چاند لگاتا ہے ؛

سالارجنگ بہادر، نواب میر یوسف علیخاں۔ آپ حیدرآباد کے ایک سرکردہ خاندان امراء کے رکن ہیں جسمیں نواب شمس الامراء نواب میر عالم نواب سراج الملک، نواب منیرالملک اور سر سالارجنگ اعظم جیسے یگانہ روزگار مدبرین پیدا ہوئے۔ نواب سالارجنگ میر یوسف علیخان بہادر نواب عماد الملک میر لائق علیخان بہادر سالارجنگ ثانی کے اکلوتے فرزند اور سر سالارجنگ اعظم کے تنہا وارث و جانشین ہیں۔ شوال ۱۳۰۷ھ میں بمقام پونہ آپکی ولادت ہوئی جسکے ایک ہی ماہ بعد باپ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا، اور اسکے چند ماہ بعد آپ کے عم مکرم نواب منیرالملک بہادر کا انتقال ہوگیا۔ لیکن حیدرآباد کے دردمند اور قدرشناس فرمانروا نے اس دریتیم کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور اعلیٰ حضرت غفران مکان نے وسیع املاک و جاگیر کا معقول انتظام کرکے اس ہونہار بچہ

کی تربیت و تعلیم کا حسب مراتب اہتمام کیا۔ چنانچہ سن شعور کو پہونچنے پر ابتدائی تعلیم کیلئے اعلیٰ سے اعلیٰ انتظامات کئے گئے اور گھر کی مکتبی تعلیم سے فراغت پاکر آپ مدرسۂ عالیہ میں داخل ہو گئے جہاں سولہ سال تک طالبعلمانہ زندگی کے بسر کئے اور اپنے اساتذہ سے خراج تحسین وصول کیا۔ ۱۳۲۵ھ میں اعلےٰ حضرت غفران مکان کی پیشگاہ سے آپ کو خاندانی خطاب سالار جنگ عطا کیا گیا، اور تعلیم سے فراغت پانے کے بعد حسب ارشاد حضرت غفران مکان آپ کی جاگیر کے کاغذات آپ کے سامنے پیش ہونے لگے۔ اس کے بعد جب حضور پرُ نور کا عہد حکومت شروع ہوا تو ۱۳۳۰ھ میں آپکی جاگیر سرکاری نگرانی سے واگذار کیگئی اور آپ کو کامل اختیارات تفویض کر دئے گئے۔ نوجوان رئیس نے انتظام امور کی قابلیت کا ورثہ اپنے نامور اجداد سے پایا تھا اور چند ہی سال کے انتظام میں اپنی جاگیر کی ہر طرح ترقی کی اور اسکے باشندوں کی فلاح و بہبود کے مناسب انتظامات کر دیئے۔ اسی سال بارگاہ خسروی سے آپکو وزارت عظمیٰ کا منصب معہ خلعت و جواہر کے تفویض کیا گیا۔ اور ڈھائی سال تک آپنے اس اہم منصب کے فرائض کو نہایت ہی قابلیت اور حسن تدبر سے انجام دیا۔ اور مختلف محکمہ جات میں اصلاحیں کیں اور جدید محکمہ جات قائم کئے۔ خاص کر اہل ملک کی تعلیم اور صنعت و حرفت کی ترقی اور وسائل آب پاشی کی توسیع پر آپ کی مدبرانہ نظر رہی اور ان شعبوں میں آپ کے دور میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ ۱۳۳۳ھ میں آپ استعفیٰ دیکر اس منصب سے سبکدوش ہو گئے اور اسوقت سے ہمہ تن اپنی ذاتی جاگیر کے انتظام میں مشغول ہیں جسکی آمدنی سترہ لاکھ سالانہ بتائی جاتی ہے حیدرآباد کی سوسائٹی میں آپ کو اپنے خاندانی وقار کے موافق کافی رسوخ حاصل ہے اور

یہاں کی تمام جہتی تحریکات میں آپکی دلچسپی اور مالی امداد شریک ہے۔ خاصکر تعلیمی اور حرفتی تحریکات سے آپ کو دلی ہمدردی ہے۔

سردار نواز جنگ بہادر، نواب۔ آپ نواب دلیر الملک بہادر کے صاحبزادے ہیں اور سادات حسنی کے ایک ممتاز خاندان کے رکن ہیں جو شاہان عادل شاہی کے عہد میں مدینہ منورہ سے وارد بیجاپور ہوا اور اسکے افراد اُس دور کے مناصب جلیلہ پر فائز رہے۔ نواب دلیر الملک بہادر سرکار آصفیہ کی ملازمت میں اہم مناصب پر سرفراز رہے اور دوران سفر لندن میں انتقال فرمایا۔ نواب سردار نواز جنگ بہادر سید سردار علیخان ۱۲۸۸ف میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اور اپنے شفیق باپ کی نگرانی میں تربیت حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت پاکر آپ نے تجارت کی طرف توجہ کی اور اسمیں خاص شہرت حاصل کی اور قومی تحریکات میں دام و درم سے امداد کرتے رہے۔ حتیٰ کہ نواب محسن الملک بہادر کی سرکردگی میں ۱۹۰۶ء میں مسلمانان ہند کا جو وفد شملہ گیا تھا اُسکے اخراجات کی کفالت زیادہ تر آپ ہی کی فیاضانہ امداد سے ہوئی۔ سرکار عالی کی ملازمت میں آپ بحیثیت دوم تعلقہ دار مانوی داخل ہوئے، اور ترقی کرتے کرتے درجہ بدرجہ اوّل تعلقہ داری اور صوبہ داری تک پہونچے اور پھر نظامت ٹپہ کے منصب جلیلہ پر آپ فائز ہوئے۔ اس سررشتہ میں آپ کا دور بہت سی اصلاحات اور ترقیوں کا پیش خیمہ رہا اور اس کارگذاری کے صلہ میں سرکار عالی سے آپ کو نواب سردار نواز جنگ بہادر کا خطاب حاصل ہوا۔ نواب صاحب موصوف اپنے زمانہ نظامت بھر اس بات کی کوشش کرتے رہے کہ سرکار عالی کا سررشتہ ٹپہ انگریزی سررشتہ ڈاکخانہ کے ہمرتبہ ہو جائے۔ ۱۳۲۸ف میں آپ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ آپ کا

شمار ملک کے ممتاز ادبا اور اہل قلم میں کیا جاتا ہے اور آپکی متعدد اہم تاریخی کتابیں ہندوستان کے دور حاضرہ کی تاریخ کے متعلق کافی شہرت و مقبولیت حاصل کر چکی ہیں +

شبیر حسین خاں جوش ملیح آبادی۔ آپ ملیح آباد ضلع لکھنؤ کے ایک قدیم خاندان فضل و ادب کے ایک قابل فخر رکن ہیں۔ آپ کے پردادا حسام الملک نواب فقیر محمد خاں منور جنگ بہادر المتخلص بہ گویا سلطنت اودھ کے ایک مستحکم بازو تھے اور بہت سے معرکوں میں جوہر قیادت و سپہگری کا اظہار کر چکے تھے۔ آپ مملکت افغانستان سے آکر شاہان اودھ کے عہد میں ممتاز فوجی منصب پر مامور ہوئے لیکن باوجود غیر ملکی فطرت اور فوجی خدمت کے آپ نے اُردو شاعری کے میدان میں قدم رکھا تو اُسمیں بھی مستند اساتذہ عصر میں شمار ہونے لگے۔ فن باغبانی کی طرف توجہ کی تو سفیدہ آم ایجاد کر دیا جسکے نام سے ملیح آباد کو شہرت دوام حاصل ہوگئی۔ شبیر حسین خاں کے والد بشیر احمد خاں بشیر بھی بڑے پایہ کے شاعر گذرے ہیں اور آپ کے دادا نواب محمد احمد خاں بھی صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ اسطرح شبیر حسن خاں کو علم و فن اور شاعری سے لگاؤ گویا ترکہ میں ملا لیکن آپ نے اس ترکہ کا استعمال اس طرح نہیں کیا جیسے اودھ کے عام رؤسا کرتے ہیں، بلکہ اسمیں اپنی غیر معمولی ذہانت و قابلیت سے اس حد تک ترقی کی کہ آج "شاعر انقلاب" کی حیثیت سے جوش کا نام ہندوستان کے طول و عرض میں گونج رہا ہے۔ حضرت جوش اپنے وطن ملیح آباد ہی میں پیدا ہوئے اور اپنے شفیق باپ کے سایہ عاطفت میں ناز و نعم سے پرورش پائی اور ہوش سنبھالنے پر سیتاپور، لکھنؤ اور علیگڈھ میں اکتساب علم کیا۔ لیکن چونکہ آپ کی فطرت ابتدا ہی سے ایک بلند پایہ شاعر کی تخلیق ہوئی تھی اس لئے مکتبی تعلیم

اور کالج کی ڈگریوں کو کبھی مقصد زندگی نہ بنا سکے۔ اور اپنا علمی ذوق مطالعہ کتب اور مشاہدہ فطرت سے پورا کرتے رہے، جسکا نتیجہ آج آپ کے ہر شعر سے ہویدا ہے۔ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں آپ ۱۳۳۴ف سے منسلک ہوئے اور اپنے مزاج اور طبیعت کے مطابق دار الترجمہ کی ادبی خدمت پر مامور ہوئے۔ اسوقت آپ اسی شعبہ میں ناظر ادبی کی خدمات انجام دے رہے ہیں، یعنی دارالترجمہ کی طرف سے شایع ہونے والی کتابوں پر ادبی حیثیت سے نظر ثانی و اصلاح آپ کا کام ہے۔

صمد نواز جنگ بہادر، نواب جٹس۔ نواب صاحب امرائے حیدر آباد کے اُن افراد میں ہیں جو علم و عدالت کے دونوں میدانوں کے مرد مانے جاتے ہیں اور سرکار عالی کی ملازمت میں انتظام امور تعلیمی اور عدالت کے نظم دونوں شعبوں میں اپنی قابلیت کا اظہار کر چکے ہیں۔ ولادت آپکی ۱۲۸۴ف میں بمقام بلدہ حیدر آباد ہوئی اور وہیں آپ مدارج تعلیمی کو طے کر کے ۱۳۰۷ف میں سرکار عالی کی ملازمت میں داخل ہو گئے۔ اسکے ایک سال بعد آپ رخصت لیکر بغرض حصول تعلیم انگلستان تشریف لیگئے اور وہاں سے اعلیٰ علمی سند کے ساتھ بیرسٹری کا تمغہ بھی لے کر آئے۔ واپسی پر آپ کچھ دنوں نان گزینڈ خدمات پر مامور رہکر علاقہ فخر الملک بہادر میں منتقل کئے گئے جہاں ڈیڑھ سال سے اوپر آپ نے نہایت ہی قابلیت اور حسن انتظام کی صلاحیت کا اظہار کیا۔ ۱۳۱۹ف میں آپ کی خدمات پھر سرکار عالی کے علاقہ میں منتقل ہوئیں اور بطور صدر مہتمم تعلیمات آپ کا تقرر ہوا جس پر ۱۳۱۹ء تک آپ مختلف اضلاع میں کام کرتے رہے۔ موخر الذکر سال میں آپ کی خدمات سررشتہ عدالت میں منتقل کی گیئں اور چند دن معتمدی عدالت و امور عامہ میں بحیثیت مددگار

کام کرنے کے بعد آپ کو عدالت دیوانی بلدہ میں نظامت دوم کا منصب تفویض کیا گیا۔ پھر کچھ دنوں عدالت دیوانی گلبرگہ شریف میں بحیثیت ناظم اول کام کرنے کے بعد آپ ۱۳۲۸ف میں عدالت فوجداری بلدہ کے ناظم مقرر کئے گئے اور ۱۳۳۴ف میں آپ کو ناظم صدر عدالت صوبہ اورنگ آباد کے منصب پر ترقی ملی جس پر چار سال نہایت قابلیت سے خدمات انجام دینے کے بعد ۱۳۳۸ف میں آپ رکن عدالت العالیہ کے منصب جلیلہ پر فائز ہو گئے جس پر اسوقت تک آپ کارفرما ہیں اور اپنی قابلیت اور انصاف پسندی سے ہر طبقہ میں عزت رکھتے ہیں۔

صمد یار جنگ بہادر، نواب۔ نواب صمد یار جنگ بہادر عبدالصمد خاں شمالی ہند کے ایک معزز خاندان میں ۲۲ر دسمبر ۱۸۸۳ء کو پیدا ہوئے اور علیگڈھ کالج میں تعلیم حاصل کرکے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کیا، جس کے بعد آپ کا انتخاب مولوی ظفر عمر صاحب کے ساتھ سرکار عالیہ بھوپال کی ملازمت کے لئے کیا گیا۔ اور وہاں آپ ایک مدت تک نہایت ہی وفاداری اور حسن تدبر کے ساتھ مختلف عہدوں پر اپنے فرائض انجام دینے لگے۔ سرکار عالیہ بیگم صاحبہ کو آپ کی وفاشعاری اور مستعدی پر اس حد تک اعتماد ہو گیا کہ سفر و حضر میں آپ ہمرکاب رہنے لگے اور اسی سلسلہ میں سرکار عالیہ کے ہمراہ آپ کو دو ایک بار حیدرآباد آنے کا بھی موقع ملا حتیٰ کہ ۱۳۳۱ف سے آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں بطور معتمد صیغہ حرفت و تجارت میں داخل ہو گئے اور ایک مدت تک نہایت مستعدی اور جفاکشی سے اس محکمہ کے اہم مسائل کا انصرام فرماتے رہے۔ ۱۳۳۶ف سے آپ معتمدی فوج کے منصب پر فائز ہیں اور اپنی فرض شناسی

اور انصرام کار میں یکسوئی وانہماک کی وجہ سے مالک و مملوک دونوں کا اعتماد حاصل کر چکے ہیں۔ انھیں حسن خدمات کے صلہ میں آپ کو بارگاہ خسروی سے نواب صمد یار جنگ بہادر کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔

ضیاء یار جنگ بہادر، نواب۔ آپ اورنگ آباد کے ایک مشہور خاندان طریقت سے ہیں اور آپ کے جد اعلیٰ حضرت سید قمر الدین رح کے علمی و روحانی فیوض کی قرب و جوار میں آج بھی شہرت باقی ہے۔ صوبہ اورنگ آباد و برار میں آپ کے خاندان کے صدہا شاگرد و مرید موجود ہیں۔ آپ کے والد مولوی سید نور الاتقیاء صاحب بھی بڑے پایہ کے بزرگ اور اہل علم تھے۔ نواب ضیاء یار جنگ بہادر مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب ۱۲۸۴ھ ف میں اپنے وطن اورنگ آباد میں پیدا ہوئے اور اورنگ آباد و حیدرآباد کے بلند پایہ علماء سے اکتساب علم کیا اور علوم عقلی و نقلی میں یہاں تک دستگاہ حاصل کی کہ آج مملکت حیدرآباد میں آپ کا علم و فضل مستند ہے تحصیل علم سے فراغت کے بعد آپ سرکاری ملازمت کی طرف مائل ہوئے تو بلحاظ آپ کے خاندانی وقار اور علم و فضل کے آپ کو مددگار ناظم امور مذہبی کی خدمت تفویض ہوئی۔ اور ۱۳۱۱ھ ف سے دو سال تک آپ اس منصب پر فائز رہے جس کے بعد آپ کو مجلس عدالت عالیہ میں مفتی شریعت کے منصب پر ترقی ملی اور ۱۳۲۷ھ ف میں آپ رکن عدالت العالیہ ہو گئے جس پر کئی سال تک گرانقدر خدمات انجام دینے کے بعد وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ آجکل آپ اپنے وطن اورنگ آباد میں اقامت گزیں ہیں اور سرکاری ذمہ داریوں سے الگ ہو کر اپنے خاندانی علمی مشاغل میں مصروف ہیں۔ نواب صاحب

نہایت ہی منکسر مزاج، خوش خلق اور مہمان نواز واقع ہوئے ہیں اور اس ذاتی اور خاندانی وجاہت کے باوجود ادنیٰ و اعلےٰ سے بخندہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ دیگر علمی مشاغل کے ساتھ آپ کو فن شعر سے بھی ذوق ہے اور خاص کر آپ کا فارسی کلام ملک میں نہایت ہی قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور بعض فارسی قصائد آپکے غیر معمولی شہرت و مقبولیت حاصل کر چکے ہیں +

عابد نواز جنگ بہادر، نواب۔ آپ نواب عماد الملک مرحوم کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں اور ۱۲۷۶ھ ف میں پیدا ہو کر حیدرآباد اور علیگڈھ میں تعلیم حاصل کی اور پھر تکمیل علم اور بیرسٹری کی سند لینے ولایت تشریف لیگئے اور کامیاب واپس آئے۔ تعلیم سے فراغت پا کر آپ نے ملازمت سرکار عالی کی طرف توجہ کی اور چار سال تک بحیثیت کار آموز کام کرنے کے بعد ۱۳۰۶ھ ف میں معتمد و کمشنر صفائی چادر گھاٹ کے عہدہ پر آپ کا منصرمانہ تقرر ہوا لیکن اس عہدہ پر چند ہی ماہ کام کرنے کے بعد آپ کو مددگار صوبہ دار اورنگ آباد کی جگہ مل گئی اور آٹھ سال تک آپ اسی عہدہ پر کام کرتے رہے۔ ۱۳۱۶ھ ف میں آپ کو اوّل تعلقہ داری ضلع ورنگل پر ترقی ملی۔ اور مختلف اضلاع میں آپ اسی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے حتیٰ کہ ۱۳۲۷ھ میں آپ کو صوبہ داری کے منصب جلیلہ پر فائز کیا گیا۔ اور اس حیثیت سے آپ صوبہ گلبرگہ و میدک میں وفاداری اور حسن تدبیر کے ساتھ انصرام امور کرتے رہے۔ سلسلہ ملازمت کی ترقی کا آخری زینہ کمشنر صفائی بلدہ کا اہم عہدہ تھا جس پر ایک مدّت تک قابلیت اور حسن انتظام کے ساتھ کام کر کے آپ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ لیکن سبکدوشی

کے ایام آپ نے بیکار نہیں گذارے بلکہ وکالت کا کام شروع کر دیا اور بہت جلد بلدہ حیدرآباد کے ممتاز وکلار میں آپ کا شمار ہونے لگا۔ چنانچہ اسوقت تک آپ کا یہی مشغلہ ہے۔

عبدالباری ندوی، مولوی۔ آپ کا آبائی وطن امیٹھی ضلع لکھنؤ ہے لیکن آپ کے والد ماجد حکیم عبدالخالق صاحب نے بسلسلہ طبابت گدیہ ضلع بارہ بنکی میں اقامت اختیار کی۔ مولوی عبدالباری کی ولادت اپنے نانہال کرسی ضلع بارہ بنکی میں ۱۸۹۰ء میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم آپ نے سترکھ ضلع مذکور میں حاصل کی اور دارالعلوم ندوۃ العلما لکھنؤ میں علوم عربی کی تکمیل کی۔ علامہ شبلی نعمانی مرحوم کو آپکی ذہانت کی وجہ سے آپسے خاص اُنس پیدا ہوگیا، اور اُنکی صحبت میں آپ اپنا کافی وقت صرف کرتے رہے، جس سے ذوق علم اور خدمت ادب کا خاص ولولہ آپ کے دل میں پیدا ہوگیا۔ خاص میلان آپ کا معقولات و فلسفہ کی جانب تھا چنانچہ اسی دُھن میں آپ نے ندوہ کی تعلیم سے فراغت پاکر انگریزی شروع کی اور ذاتی محنت اور احباب کی امداد سے اسمیں کافی دستگاہ حاصل کرلی۔ ۱۹۱۵ء میں مولانا سلیمان ندوی کے مستعفی ہونے پر آپ اُنکی جگہ دکن کالج، پونہ میں عربی و فارسی کا درس دینے کے لئے بطور مددگار پروفیسر مقرر ہوئے۔ اس خدمت پر آپ چار سال تک رہے اور اس اثنار میں علم و ادب کی خدمت کے آپ کو خاص مواقع ہوئے چنانچہ مبادی علم انسانی، برکلے اور اس کا فلسفہ اور مذہب و عقلیات کی دیگر معرکہ آرار تصانیف اس زمانہ کی یادگار ہیں۔ چار سال بعد آپ کا تبادلہ گجرات کالج احمدآباد میں ہوا لیکن چار ہی ماہ بعد خرابی صحت کی وجہ سے آپکو سلسلہ ملازمت منقطع کرنا پڑا اور کچھ دن آرام لینے کے خیال سے وطن واپس آئے۔ پھر اراکین دارالمصنفین کے اصرار پر آپ کو اعظم گڈھ جاکر

وہاں سیرۃ نبوی کی ادارت میں امداد دینی پڑی، چنانچہ کتاب مذکور کی جلد سوم کا وہ حصّہ
جو معجزات، و علوم جدیدہ سے متعلق ہے آپ ہی نے مرتب کیا۔ ۱۹۲۲ء میں آپ کو
دارالترجمہ میں مترجم فلسفہ کی جائداد پر طلب کیا گیا لیکن اس سے آپ نے معذرت
چاہی تو جامعہ عثمانیہ میں معلمی فلسفہ کی جگہ آپ کے لئے تجویز ہوئی جسے آپ نے قبول
کرلیا اور ستمبر ۱۹۲۲ء سے مددگار پروفیسری فلسفہ کی جگہ پر آپ کام کر رہے ہیں۔
آپ ندوۃ العلماء لکھنؤ اور دارالمصنفین اعظم گڈھ کے رکن اور جامعہ عثمانیہ کے فیلو ہیں۔

عبدالباسط خاں، محمد۔ آپ کا تعلق دہلی کے ایک مشہور خاندان سے ہے جس کے
ایک رکن شاہان مغلیہ کے دربار میں ایک مدت تک طبیب شاہی رہے ہیں۔ آپ کے
والد مولوی عبدالباقر خاں صاحب بلدہ حیدرآباد کے سربرآوردہ وکلاء میں تھے اور بلدہ
ہی میں مولوی عبدالباسط خاں ۱۲۹۷ف میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل
کی اور مدرسہ عالیہ اور نظام کالج میں ایف اے تک انگریزی کی تعلیم پائی جس کے
بعد بطور کار آموز سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور صیغہ مال کا سارا
کام ابتدا سے انتہا تک آپ نے نہایت مستعدی اور ہوشیاری کے ساتھ تھوڑے دنوں
میں سیکھ لیا۔ بندوبست کے کام میں آپ نے خاص مہارت حاصل کی۔ باضابطہ ملازمت
میں آپ سوم تعلقہ دار ضلع رائچور کی حیثیت سے داخل ہوئے اور مختلف اضلاع میں
اس حیثیت سے نہایت ہی قابلیت کے ساتھ کام کرتے رہے اور افسران بالادست
سے خراج تحسین وصول کیا۔ ۱۳۲۶ف میں آپ پائیگاہ وقارالامراء کے میر مجلس مقرر
ہوئے اور اس سلسلہ میں جو اعلیٰ خدمات انجام دیں اُنکا صلہ سو روپیہ مادام الحیات
گذارہ کی شکل میں عطا ہوا۔ ۱۳۳۱ف میں آپ کو نظامت سررشتہ انجمنہائے اتحادی

کے منصب پر ترقی ملی، اور ایک مدت تک آپ نے اس کے فرائض نہایت ہی خوش اسلوبی سے انجام دئے۔ ۱۳۳۶ف میں آپ بحیثیت اوّل تعلقہ دار ضلع ورنگل کے مقرر کئے گئے اور آپ کی قابلیت اور حسن تدبیر سے حکام اعلےٰ اس حد تک متاثر ہیں کہ منصب صوبہ داری خالی ہونے پر آپ ہی کے اسپر ترقی پانے کی توقع کیجاتی ہے۔

عبدالحق، مولوی۔ حیدرآباد کی علمی ترقیوں اور زبان اُردو کی بیش بہا خدمات کے سلسلہ میں مولوی عبدالحق صاحب کا نام عنوان مضمون کی حیثیت رکھتا ہے اور انجمن ترقی اُردو نے جو کچھ کارہائے نمایاں آجتک انجام دئے ہیں اُن کا سہرا تمام تر مولوی صاحب ہی کے سر ہے۔ اس کے علاوہ جامعہ عثمانیہ کے قیام میں بھی مولوی صاحب ہی کی تحریک وکوشش شریک ہے۔ مولوی صاحب ۱۲۸۱ف میں اپنے وطن قصبہ ہاپوڑ ضلع میرٹھ میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم کے بعد سر سید علیہ الرحمۃ کے زمانہ حیات میں علیگڈھ کالج میں داخل ہوئے اور وہیں سے بی اے پاس کیا۔ کالج میں آپکے ہم درس ڈاکٹر ضیاءالدین احمد صاحب اور مولوی ظفر علیخان اور مولوی محفوظ علی جیسی ہستیاں تھیں اور مولوی صاحب الخیلیں حضرات کے ساتھ ایک ہی سال بی اے پاس ہوئے۔ یہ وہ افراد تھے جنھوں نے دنیائے علم وادب میں غیر معمولی نام ونمود حاصل کیا اور یہ امر واقعہ کہ زمانہ طالبعلمی میں مولوی عبدالحق اپنے ان تمام ساتھیوں پر فوقیت رکھتے تھے، مولوی صاحب کی اعلےٰ شخصیت کو نمایاں کرتا ہے۔ علمی مشاغل سے مولوی صاحب کو شروع ہی سے خاص دلچسپی تھی اور تعلیم سے فراغت پاکر آپ نے اپنی زندگی کیلئے ایسا ہی میدان اختیار کیا جسمیں آپ کا یہ طبعی رجحان کارفرما ہو سکے۔ چنانچہ آپ نے حیدرآباد آکر مدرسہ آصفیہ کی ہیڈ ماسٹری قبول کرلی اور اس درسگاہ

کو اپنی قابلیت اور حسن انتظام سے غیر معمولی ترقی دی۔ اسی مدرسہ کی طرف سے ایک رسالہ "افسر" کے نام سے جاری کیا گیا تو مولوی صاحب نے اسکی ادارت کے فرائض بھی نہایت ہی قابلیت سے انجام دیئے اور اسی سلسلہ میں ہندوستان کے ادبی طبقہ میں اپنا تعارف کرایا۔ ہیڈ ماسٹری کے عہدہ سے آپکا تبادلہ معتمدی امور عامہ میں بطور مترجم کے ہوا اور یہاں بھی مولوی صاحب نے اپنے علمی اور ادبی مشاغل ترک نہیں کئے بلکہ اکثر زبردست علمی مضامین اور بسوط کتابیں اسی دور کی یادگار ہیں۔ ۱۹۱۲ء میں آپ کا تبادلہ پھر محکمہ تعلیمات میں ہوا لیکن ابکی مرتبہ انجمن ترقی اُردو کے قیام واستحکام اور جامعہ عثمانیہ کی تاسیس کی کوششوں نے آپکو اسقدر منہمک رکھا کہ تصنیف یا تالیف کا کوئی کارنامہ آپ پبلک کے سامنے پیش نہ کرسکے۔ ۱۳۳۳ف میں جب جامعہ عثمانیہ کے ماتحت اورنگ آباد میں انٹرمیڈیٹ کالج قائم ہوا تو مولوی صاحب اُس کے پہلے پرنسپل مقرر کئے گئے اور اس طرح اورنگ آباد میں قیام کا جو موقعہ حاصل ہوا اُسے آپ نے انجمن ترقی اُردو کی ترقی واستحکام کی کوششوں میں صرف کیا۔ ۱۳۳۸ف میں آپ جامعہ عثمانیہ کے پروفیسر اُردو مقرر کئے گئے اور اسی حیثیت سے آپ اسوقت کام کررہے ہیں۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے آپ حیدرآباد کی طرف سے ایک اہم تعلیمی مجلس میں نمائندگی کرنے یورپ تشریف لے گئے تھے اور وہاں سے واپس آکر آپ نے اُردو کی انسائیکلوپیڈیا کی تیاری کا کام شروع کیا ہے جس کے لئے اعلیٰ حضرت سرکار عالی نے ایک گرانقدر رقم سالانہ سے امداد فرمائی ہے۔

عبدالرحمٰن خاں، محمد۔ آپ بلدہ حیدرآباد کے ایک ممتاز اہل علم اور ماہر فن تعلیم سمجھے جاتے ہیں اور بحیثیت پرنسپل عثمانیہ یونیورسٹی کالج مملکت ہذا کی نئی پود کی اعلےٰ

تعلیم کی ذمہ داریاں بڑی حد تک آپ ہی کے دوش پر ہیں۔ پیدائش آپ کی ۱۲۹۰ف میں بمقام حیدرآباد ہوئی اور اپنے ملک میں اعلےٰ تعلیمی مدارج طے کرنے کے بعد آپ ولایت تشریف لیگئے اور لنڈن یونیورسٹی سے بی اے اور بی ایس کی ڈگریاں لیکر لوٹے۔ ۱۳۱۲ف میں آپ سرکارِ عالی کے سررشتہ تعلیم میں ملازم ہوئے اور اسکے ایک سال بعد آپ کو نظام کالج بلدہ حیدرآباد میں مددگار پروفیسری سائنس کا عہدہ تفویض ہوا جس سے ترقی کرتے کرتے ۱۳۲۳ف میں آپ پروفیسر کیمسٹری کے منصب پر پہونچے اور پھر کچھ دنوں مددگار پروفیسر سائنس کی خدمات انجام دیکر آپ کلیہ عثمانیہ میں بحیثیت مددگار طبعیات ترقی یاب ہوئے اور ۱۳۳۳ف میں اسی شعبہ کی پروفیسری کا منصب آپ کو تفویض ہوا۔ اس کے ایک سال بعد آپ ڈاکٹر عبدالستار صاحب صدیقی کے مستعفی ہونے پر عثمانیہ یونیورسٹی کالج کی پرنسپلی پر مامور ہوئے، اور اُس وقت سے اس اہم منصب کے فرائض نہایت مستعدی اور قابلیت سے انجام دے رہے ہیں اور اپنی اعلیٰ قابلیت اور انتظامی صلاحیت سے اس جامعہ کے کام کو بہت کچھ ترقی دیدی ہے۔ آپ عموماً خاموش علمی زندگی بسر کرتے ہیں لیکن طلبہ کی فلاح و بہبود کی تحریکوں اور نئی پود کی معاشرتی اور قومی اصلاح کی تدبیروں میں آپ کا نمایاں حصہ رہتا ہے۔

عبدالرزاق راشد، سید محمد۔ آپ سرکارِ عالی کے محکمہ مال میں مددگار صدر محاسب (اسسٹنٹ اکاونٹنٹ جنرل) کے منصب پر فائز ہیں لیکن آپ کی شہرت و نمود کا سبب محض ملازمت سرکاری نہیں ہے بلکہ وہ ٹھوس علمی اور ادبی خدمات اور اعلیٰ ذوق سخن ہے جس نے آپ کو حیدرآباد کی سوسائٹی میں نمایاں

جگہ دیدی ہے۔ آپ ۱۳۰۶ھ ف میں اپنے وطن حیدرآباد میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم بلدہ ہی میں حاصل کر کے مدرسۃ العلوم علیگڑھ میں داخل ہوئے اور بی ایس سی کا امتحان نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا۔ اور ناگپور میں فینانس و حساب کی خاص طور پر ٹریننگ حاصل کی۔ ۱۳۲۹ھ ف میں آپ بطور سول سروس پروبیشنر کے سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور اس کے ایک سال بعد آپ مددگار صدر محاسبی کے عہدہ پر مقرر ہو گئے جس پر اسوقت تک آپ نہایت ہی دیانت داری، خوش اصلوبی اور قابلیت سے کام کر رہے ہیں، اور محکمہ کی اکثر اصلاحات میں آپ کا دخل رہا ہے۔ آپ ایک بلند پایہ شاعر اور ادیب ہیں اور متعدد تصانیف آپکی شایع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں جنمیں کلیات اقبال کا مقدمہ اور انتخاب غالب خاص کر مشہور ہیں۔ آج کل آپ صحافت اُردو کی تاریخ مرتب کر رہے ہیں جو کئی ضخیم جلدوں میں ختم ہوگی۔ قابلیت و کاردانی کے ساتھ ہی ساتھ آپ حُسن خلق کے زیور سے بھی آراستہ ہیں اور احباب و اقربا میں خاصکر ہر دلعزیز ہیں۔

عبداللہ عمادی، مولانا صاحب اُن وحید عصر افراد میں ہیں جنکی علمی قابلیت و تحقیق کا شہرہ ہندوستان سے نکلکر عرب و ایران و ترکستان تک پہونچا ہوا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ادب عربی میں آپ کی قابلیت کا کوئی اور عالم اسوقت ہندوستان بھر میں موجود نہیں ہے۔ آپ ایک ایسے خاندان کے رکن ہیں جس نے اس مُلک میں زبردست مشاہیر پیدا کئے ہیں اور جسکی نسبت ایک بزرگ کی یہ پیشگوئی تھی کہ آل عماد کی علمی خدمت ہر زمانہ میں سرفراز رہے گی۔ آپ کے اجداد نویں صدی عیسوی میں مملکت یمن سے آکر جونپور میں مقیم ہوئے تھے اور سلاطین شرق نے انکی شرافت و

فضیلت کی قرار واقعی قدر کی۔ لیکن علمی خدمت اور اشاعت دین کی بے لاگ کوشش کے جذبات نے افراد خاندان کو ملازمت شاہی قبول کرنے کی اجازت نہ دی۔ تاہم دولت شرقی کا ستارہ اقبال جب غروب ہوا تو جدید حکومت نے اس کے ایک فرد طیب بن داؤد کو قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ اور پھر سلطنت اودھ کے ماتحت اس خاندان کے اکثر افراد مناصب جلیلہ پر فائز رہے۔ مولانا عبداللہ کے والد محمد الفضل بن حسین تھے جنکی تفسیر و حدیث و کلام میں کئی محققانہ تصانیف یادگار ہیں۔ مولانا ۱۲۹۶ھ میں اپنے وطن جونپور میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم وطن ہی میں حاصل کر کے اعلیٰ تعلیم عربی کے مدارج لکھنؤ کے مشاہیر اساتذہ سے طے کئے اور پھر ملک یمن تشریف لیجا کر صنعا، زبید اور حدیدہ میں ایک مدت تک تحصیل علم کے لئے قیام کیا۔ غرضکہ ہندوستان اور عرب میں جہاں کہیں آپ کو علم و فضل کا کوئی سرچشمہ نظر آیا آپ نے اُس سے سیراب ہونے کی کوشش کی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ مطالعہ کتب و تحقیق و تدقیق سے غیر معمولی قابلیت و فضیلت کے حامل ہوگئے۔ تعلیم سے فراغت پاکر آپ نے اخبار نویسی کی طرف رُخ کیا اور آپ کا عربی رسالہ "البیان" ہندوستان و عرب و ترکی میں غیر معمولی قدر و استناد کی نگاہوں سے دیکھا جانے لگا۔ اُردو میں آپ نے ایک مدت تک اخبار "وکیل" امرتسر کی ادارت کی اور آپ کے محققانہ مضامین سے تو شاید ہی کوئی سربرآوردہ اخبار یا رسالہ خالی رہا ہو۔ علم حدیث اور ادب پر متعدد عربی اور اُردو کتابیں تصنیف فرمانے کے علاوہ آپ نے حکومت افغانستان کے لئے تاریخ ابن خلدون کا ترجمہ زبان فارسی میں کیا۔ ۱۳۲۷ف سے آپ دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ میں ناظر مذہبی کی خدمات انجام دے رہے ہیں یعنی اس ادارہ کی جانب سے شایع ہونے والی کتابوں پر مذہبی حیثیت سے آپ

نظرثانی واصلاح فرماتے ہیں۔ اسکے علاوہ مجلس شاہی نظارت کتب کے بھی آپ ایک رکن ہیں۔ اُردو اور عربی زبان پر اس غیر معمولی قدرت کے ساتھ آپ فارسی کی بھی خاص مہارت رکھتے ہیں اور آپ کا فارسی کلام منظوم اہل ایران بھی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اس اعلیٰ علم وفضل کے باوجود مولٰنا نہایت ہی خوش مزاج اور روشن خیال بزرگ ہیں، اور آپ کی ذات دولت آصفیہ کے لئے مایہ صد فخر ہے۔

عبداللطیف، مفتی حاجی۔ مفتی صاحب افضل گڈھ ضلع بجنور کے ایک ممتاز خاندان کے فرد ہیں اور ۱۲۹۷ھ میں اپنے وطن ہی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے قصبہ سنبھل ضلع مرادآباد میں حاصل کی جہاں آپ کے والد ماجد حکیم محمد اسحٰق صاحب بسلسلہ مطب قیام پذیر تھے۔ چنانچہ درس نظامیہ کی تقریباً تمام کتابیں اپنے والد صاحب سے بھی پڑھیں اور پھر کچھ دنوں کے لئے تکمیل علم کی خاطر علیگڈھ بھی تشریف لے گئے۔ تعلیم سے فراغت پاکر آپ نے کانپور میں سلسلہ درس وتدریس جاری کیا اور تحریک ندوۃ العلما کے آغاز پر ۱۳۱۳ھ میں آپ اس سے وابستہ ہو گئے۔ ۱۳۱۷ھ میں جب دارالعلوم لکھنؤ میں قائم ہوا تو زمرہ مدرسین میں آپ بھی شامل تھے۔ لیکن چھ سال تک اس خدمت کو انجام دینے کے بعد آپ نے تجارت کی طرف توجہ کی مگر یہ کام آپ کے مزاج کے موافق نہ تھا اس لئے پھر اپنے پرانے مشغلہ کی جانب مائل ہوئے اور مولوی محمد علیصاحب سابق ناظم ندوۃ العلمار کی تحریک پر مونگیر میں قیام فرمایا۔ ۱۳۲۴ھ میں آپ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لیگئے اور اس سلسلہ میں دمشق، بیروت، قاہرہ وغیرہ کا بھی دورہ کیا اور پھر مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ میں کچھ مدت تک درس دیتے رہے۔ تین سال بعد ۱۳۲۷ھ میں آپ پھر مونگیر واپس آئے لیکن وہاں سال ہی بھر

قیام کے بعد آپ کو جامعہ عثمانیہ کے شعبہ دینیات کی معلمی پر طلب کیا گیا اور اسوقت سے آپ اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے اسی جامعہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ تفسیر و فقہ و دینیات پر آپکی متعدد تصنیفات شایع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں ؛

عبدالواسع صفا، مولوی۔ آپ جامعہ عثمانیہ میں شعبہ فقہ کے مددگار پروفیسر ہیں اور متعدد ادبی اور دینی کتابوں کے مصنف ہیں۔ فن شعر سے بھی آپ کو ذوق ہے اور حضرت امیر مینائی رح سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ وطن آپ کا گویا موضع ہردوئی ہے لیکن ولادت آپکی سنہ ۱۲۹۰ھ میں بمقام بھوپال ہوئی۔ ابتدائی درسی تعلیم گھر پر حاصل کر کے بھوپال و خیرآباد کے مشاہیر علمار سے علوم عربی کی تکمیل کی اور تعلیم سے فراغت پاکر آپ نے دنیاوی زندگی کی ابتدائی منزل بھوپال میں آنریری مجسٹریٹی کی خدمت سے شروع کی لیکن تھوڑی ہی مدت کے بعد آپ مدرسہ سلیمانیہ بھوپال میں دوم مدرس ہو گئے۔ سنہ ۱۳۱۷ف میں آپ حیدرآباد تشریف لائے اور مدرسہ دارالعلوم میں مدرسی کی خدمت پر مامور ہوئے۔ جس سے ترقی کر کے آپ بہت جلد شعبہ دینیات کے شیخ الحدیث ہو گئے۔ جامعہ عثمانیہ میں موجودہ خدمت پر آپ سنہ ۱۳۲۴ف سے کام کر رہے ہیں اور اشاعت علم کے ذوق میں جامعہ کے اوقات کے علاوہ گھر پر بھی سلسلہ تدریس جاری کر رکھا ہے۔ حیدرآباد کی کشش نے آپ کو یہاں مستقل سکونت اختیار کرنے پر مجبور کر دیا ہے اور آپ یہیں مکان بنا کر معہ خاندان کے اقامت پذیر ہو گئے ہیں ؛

عثمان نواز جنگ بہادر، نواب۔ آپ امرائے حیدرآباد کے سرکردہ خاندان کے فرد ہیں اور سنہ ۱۲۹۳ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے اور ہندوستان

میں مدارج تعلیم کو طے کر کے ولایت تشریف لے گئے جہاں اڈنبرا یونیورسٹی سے ایم بی سی ایچ بی کی اعلیٰ طبی سند نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل کی، وطن واپس آکر ۱۳۲۱ ف میں آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں بحیثیت سول سرجن درجہ چہارم دواخانہ کاروان بلدہ داخل ہوئے اور اسی حیثیت سے دواخانہ بیرون بلدہ اور دواخانہ چادر گھاٹ میں ایک مدت تک کام کرنے کے بعد ۱۳۴۳ ف میں آپ کارونر بلدہ کے اہم اور ذمہ دارانہ منصب پر فائز کئے گئے جس پر آپ اسوقت تک نہایت ہی قابلیت اور امتیاز کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ حسن خلق اور حسن سلوک جو امرائے حیدر آباد کا طغرائے امتیاز ہے نواب عثمان نواز جنگ بہادر میں بھی بدرجہ اتم موجود ہیں اور حیدر آباد کی اعلیٰ سوسائٹی میں آپ نہایت ہی ہر دلعزیز ہیں +

عثمان یار الدولہ بہادر، بریگیڈیر جنرل نواب۔ آپ نواب کرنیل سر افسر الملک بہادر سپہ سالار افواج سرکار عالی کے فرزند اکبر ہیں، اور جو اثر و رسوخ حیدر آباد کی سیاسیات میں سر افسر الملک کو حاصل تھا وہ آجتک لوگوں کو فراموش نہیں ہوا ہے۔ مختصر یہ کہ اعلیٰ حضرت غفران مکان کے دور حکومت میں سر افسر الملک اپنے آقا کے سفر و حضر میں رفیق رہتے تھے اور اسی کے ساتھ حکام انگریزی میں بھی اتنا اعزاز حاصل تھا کہ برطانوی ہند کے اعلیٰ ترین فوجی اور سول اعزازات سے آپ کو سرفراز کر دیا گیا تھا۔ ایسے نامور باپ کے فرزند اکبر ہونے کی حیثیت سے نواب عثمان یار الدولہ بہادر کی پرورش و تربیت جس عنوان سے ہوئی ہوگی وہ بآسانی قیاس کیجا سکتی ہے۔ غرضکہ نواب صاحب موصوف اپنے نامور والد کی حیات ہی میں فن حرب کے تمام شعبوں میں مہارت حاصل کر کے کمانڈر افواج باضابطہ کی خدمات انجام دینے

لگے تھے اور اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہ نے سر افسر الملک کی وفات پر ان کے رتبہ و عہدہ کو نواب عثمان یار الدولہ پر بحال رکھا، یہی نہیں بلکہ اعتماد اور ذمہ داری کے کاموں میں جو حیثیت سر افسر الملک کو حاصل تھی وہی آج اُن کے فرزند اکبر کو حاصل ہے، چنانچہ علاوہ سرکار عالی کے ملٹری سکریٹری ہونے اور سفر و حضر میں اپنے آقا کی مصاحبت کا اعزاز حاصل ہونے کے شاہزادگان والاشان کے ہمراہ سفر یورپ میں آپ ہی کو ہمراہ کیا گیا تھا اور اس اہم ذمہ داری کو نواب عثمان یار الدولہ نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اپنے خاندانی اعزاز اور ذاتی قابلیت و اخلاق کی وجہ سے حیدرآباد کی سوسائٹی میں آپ کو نہایت ہی نمایاں حیثیت حاصل ہے اور ہر طبقہ کے لوگوں میں آپ ہر دلعزیز ہیں؛

عزیز الدین علی خاں، سید۔ آپ خان بہادر سید شمس الدین علی خاں کے صاحبزادے ہیں جو سرکار انگریزی کے ماتحت صوبہ برار میں ایک مدت تک ڈپٹی کمشنر رہے ہیں۔ ولادت آپکی ۱۲۹۷ھ ف میں ہوئی اور ابتدائی تعلیم سینٹ زیویرس اسکول بمبئی میں حاصل کرکے نظام کالج حیدرآباد میں اعلےٰ مدارج کی تکمیل کی۔ تعلیم سے فراغت پاکر آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں ۱۳۱۷ھ ف میں بطور دوم تعلقہ دار داخل ہوئے اور مختلف اضلاع میں درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے اوّل تعلقہ دار کے عہدہ تک پہونچے۔ ۱۳۳۱ھ ف میں آپ کو منصرمانہ حیثیت سے صوبہ داری گلبرگہ کے منصب پر ترقی ملی۔ اور اُسوقت سے آپ اس عہدہ پر نہایت قابلیت اور حسن تدبیر کے ساتھ وفادارانہ خدمات انجام دے رہے ہیں، اور اس اعلیٰ منصب پر فائز ہونے کے باوجود اپنے حسن اخلاق اور حسن سلوک سے حاکم و محکوم دونوں کے دل میں جگہ پیدا کرلی ہے؛

عزیز یار جنگ بہادر، نواب۔ آپ حیدرآباد کے قدیم خاندان امراء میں سے ہیں جنکے افراد کئی پشت سے اپنے آقا کی وفادارانہ خدمات انجام دے رہے ہیں اور یہ سلسلہ حضرت آصفجاہ اوّل کے وقت سے جاری ہے جنکی مصاحبت کا شرف آپ کے ایک جد محمد ابراہیم خاں کو حاصل تھا جنکے دو پوتوں نے اپنے آقا کے ساتھ جاں نثاری میں اپنی جان تک نذر کردی تھی۔ آپ کے دادا نواب مشرف جنگ بھی دولت آصفیہ کی ملازمت میں ممتاز مناسب پر سرفراز رہے۔ نواب عزیز یار جنگ محمد عزیز الدین خاں ۱۲۹۲ھ میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اور تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد حضرت غفران مکان کے دور حکومت میں اپنے خاندانی اعزاز اور قابلیت کے لحاظ سے علاقہ صرف خاص کی نظامت عطیات کے منصب پر فائز کئے گئے۔ ۱۳۱۶ھ میں آپکو خانی و بہادری اور نواب عزیز یار جنگ بہادر کا خطاب تفویض کیا گیا۔ کچھ دنوں بعد آپ کو نظامت عدالت صرف خاص کے عہدہ پر ترقی ملی اور پھر اوّل تعلقہ داری ضلع اطراف بلدہ اور رکنیت مجلس قانون ساز و مجلس آرائش بلدہ پر سرفراز کئے گئے۔ انتظامی شعبہ کی مصروفیتوں کے باوجود آپکو شعرگوئی کا بھی ذوق ہے اور حضرت داغ دہلوی مرحوم سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ دو مطبوعہ دیوان آپ کے جوش فکر کی یادگار ہیں۔

عسکری حسن، سید محمد۔ آپ نواب جبار یار جنگ بہادر سابق میر مجلس عدالت العالیہ کے صاحبزادے ہیں اور حیدرآباد ہائی کورٹ بار کے ممتاز لیڈر اور مجلس مقننہ و مجلس صفائی بلدہ کے رکن ہیں۔ آپ کا خاندان شمالی ہند میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے جہاں آپ کے جداعلےٰ سید حمزہ بن حمید بخشی الملک سلطنت عثمانیہ ترکی، سلطان التمش کے زمانہ میں ہندوستان آئے اور مناصب جلیلہ پر فائز ہو کر ضلع فتحپور میں جاگیر حاصل کی۔ آپ کے والد

نواب جبار یار جنگ بہادر فارسی و عربی کے زبردست عالم تھے اور انگریزی میں بھی دستگاہ رکھتے تھے۔ حیدرآباد میں آپ کی وکالت نے اس حد تک فروغ پایا کہ سرکار عالی نے اسکی اطلاع پاکر آپکو سشن جج کے عہدہ پر مامور کردیا جس سے اپنی قابلیت و ذہانت سے بہت جلد ترقی کرکے آپ رکن عدالت العالیہ اور پھر میر مجلس ہوگئے۔ سید عسکری حسن کی ولادت ۱۸۸۶ء میں ہوئی اور ابتدائی مکتبی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد آپ نے نظام کالج اور پھر دارالعلوم علیگڈھ میں تعلیم کے اعلیٰ مدارج طے کئے۔ ۱۹۰۸ء میں آپ عازم انگلستان ہوئے اور وہاں ۱۹۱۳ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری اور ۱۹۱۴ء میں بیرسٹری کی سند حاصل کرکے وطن واپس آئے اور الہ آباد ہائی کورٹ میں پریکٹس کے لئے نام درج کرایا لیکن زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ آپ حیدرآباد چلے آئے اور اُسوقت سے یہاں کے وکالت پیشہ طبقہ میں اپنی قابلیت اور حسن خلق سے نمایاں جگہ حاصل کرلی۔ جسمیں رفتہ رفتہ اضافہ ہوتا رہا حتیٰ کہ آج آپ کا شمار مملکت آصفیہ کے کامیاب ترین وکلاء میں ہے ؛

عطا حسین، حافظ سید۔ آپ صوبہ بہار کے ایک ممتاز خاندان کے رکن ہیں اور ۱۸۷۳ء میں بمقام ضلع آرہ پیدا ہوئے جہاں اپنے باپ سید باقر علی صاحب حسنی کی زیر نگرانی ابتدائی تعلیم اور حافظ کلام پاک سے فراغت پاکر انگریزی کی تعلیم شروع کی۔ اور انٹرنس کے امتحان میں صوبہ بہار کے طلبہ میں اوّل آکر وظیفہ سرکاری حاصل کیا۔ بی اے کا امتحان آپ نے پٹنہ سے پاس کیا اور ایم اے کا امتحان کلکتہ میں دیکر یونیورسٹی میں اوّل آئے۔ انگریزی تعلیم سے فراغت پاکر آپ نے عربی و فارسی کی تکمیل کی اور اس سلسلہ میں حیدرآباد میں بھی قیام فرمایا۔ چنانچہ یہیں سے

سرکارعالی سے وظیفہ لے کر آپ رڑکی کالج میں انجینیری کی تعلیم حاصل کرنے گئے اور اسکا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کرکے سرکار انگریزی کی ملازمت میں ایک سال تک علمی تجربہ حاصل کیا اور پھر سرکار عالی کی سلک ملازمت میں بطور اسسٹنٹ انجینیر داخل ہوئے۔ اور اپنی ذہانت اور قابلیت سے بہت جلد ترقی کر کے ۱۳۳۱ف میں نظامت تعمیرات شاخ غربی کے منصب پر پہونچ گئے۔ اور اسی سے وظیفہ حسن تک خدمت حاصل کیا۔ دوران ملازمت سرکار عالی میں آپ نے جو کارہائے نمایاں انجام دئے انمیں شاہ علی گورا رام کے تالاب اور رود موسی کے دو پل ولی کنڈہ اور مسلم جنگ پل کی تعمیر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انگریزی زبان اور فن تعمیر کی مہارت کے ساتھ ساتھ حافظ صاحب کو حدیث و تصوف سے بھی خاص دلچسپی ہے، اور اپنی مادری زبان میں کلام اساتذہ کے سچے قدردان ہیں؁

عقیل جنگ بہادر، نواب۔ آپ کے خاندانی وقار اور وجاہت کے متعلق صرف اتنی سند کافی ہے کہ آپ نواب عماد الملک مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ ولادت آپکی ۱۲۸۴ف میں اپنے وطن واقع بلگرام ضلع ہردوئی میں واقع ہوئی اور ابتدائی تربیت اپنی شفیق اور روشن خیال والدہ ماجدہ کے آغوش عاطفت میں پائی۔ اور ابتدائی درس کی تکمیل کرکے مدرسہ عالیہ بلدہ حیدرآباد میں داخل ہوئے جہاں سے ۱۸۹۳ء میں میٹرک کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا اور پھر نظام کالج میں ایف اے تک تعلیم حاصل کی جسکے بعد بوجہ خرابی صحت سلسلہ تعلیم ترک کرنا پڑا اور اسی وجہ سے آپ اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح حصول تعلیم کے لئے ولایت بھی نہ جا سکے۔ ۱۳۰۶ف میں آپ بطور کارآموز سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے

اور دو ماہ کے اندر ہی ضلع اورنگ آباد میں سوم تعلقہ دار ہو گئے۔ اور مختلف اضلاع میں اسی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ سنہ ۱۳۱۴ف آپ کو بذریعہ فرمان مبارک پائیگاہ نواب سر وقار الامراء کی انسپکٹری کا عہدہ تفویض کیا گیا اور اس کے ایک سال بعد باضافہ ماہانہ آپ کو سر آسمان جاہ کی پائیگاہ میں اسی عہدہ پر منتقل کیا گیا۔ سنہ ۱۳۲۲ف میں آپنے معتمدی صرف خاص کے منصب پر ترقی پائی اور اس کے ایک سال بعد آپ معتمد فوج اور پھر زائد معتمد مال ہو گئے۔ اور اسی سال پھر ترقی کا ایک اور زینہ طے کرکے آپ نائب صدر المہام علاقہ جات پائیگاہ کے منصب جلیلہ پر پہونچ گئے۔ جہاں آپنے دو سال تک نہایت قابلیت اور حسن تدبیر سے کام کیا اور حسن خدمات کے صلہ میں عقیل جنگ بہادر کا خطاب حاصل کیا۔ سنہ ۱۳۲۸ف میں آپ گلشن آباد میدک کی صوبہ داری کے منصب پر سرفراز کئے گئے اور اس کے چند ہی ماہ بعد اپنے بڑے بھائی نواب عابد نواز جنگ بہادر سے گلبرگہ شریف کی صوبہ داری کا جائزہ لیا۔ اسکے تھوڑے ہی دن بعد آپ صیغہ صنعت و حرفت کے صدر المہام ہو گئے اور پھر ہر سہ پائیگاہ کی صدر المہامی کے فرائض بھی آپ کی خدمات کے ساتھ منسلک ہو گئے۔ سنہ ۱۳۳۶ف میں آپ سررشتہ جات تعمیرات عامہ و آبپاشی و ٹیلیفون و برقی کے صدر المہام مقرر ہوئے اور اس منصب جلیلہ پر اسوقت تک قائم ہیں۔ نواب عقیل جنگ بہادر سید عقیل بلگرامی کا خاندان کئی پشت سے سرکار عالی کی خدمات میں اہم مناصب پر فائز رہا ہے اور اسوقت بھی آپ کے ایک بھائی صدر المہام سیاسیات ہیں اور بعض دیگر اعزہ بھی ذمہ دار عہدوں پر وفادارانہ خدمات انجام دے رہے ہیں ۔

علی اصغر بلگرامی، سید۔ آپ سنہ ۱۳۰۰ف میں بمقام حیدرآباد دکن پیدا ہوئے

اور ابتدائی تعلیم حیدر آباد اور بیدر میں حاصل کی۔ ایف اے آپ نے اورنگ آباد سے پاس کیا۔ اور عربی و فارسی کی تحصیل بھی مشاہیر علماء سے کی۔ زمانۂ تعلیم ختم کرکے آپ نے عہدہ داران مال و عدالت کے امتحان میں شریک ہوکر کامیابی حاصل کی اور تین سال تک بطور کار آموز اور منصرم تحصیلدار و مددگار تعلقہ دار کے کام کرتے رہے۔ ۱۳۲۴ف میں پیشی معین المہام کوتوالی و عدالت میں بطور منتظم کے آپ کا تقرر ہوا اور چند ماہ بعد ترقی پاکر آپ صدر منتظم ہو گئے۔ اور پھر مددگار ہوم سکریٹری کی جائداد پر ترقی پائی۔ اس اثنار میں مولوی غلام یزدانی صاحب کے زمانہ رخصت میں آپ کو نظامت آثار قدیمہ کا بھی کام کرنا پڑا۔ ۱۳۲۶ف سے آپ سررشتہ مال میں مددگار معتمدی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ سید صاحب کا ادبی مذاق بہت ہی قابل قدر ہے جو باوجود آپکی سرکاری خدمات کی مصروفیتوں کے تصنیف و تالیف کی طرف مائل رکھتا ہے۔ چنانچہ بکثرت ادبی مضامین کے علاوہ جو مختلف سربرآوردہ اخبارات و رسائل میں شائع ہوکر مقبول ہوئے متعدد مستقل تصانیف بھی آپ کی یادگار ہیں۔ خصوصاً مآثر دکن اور یادگار شعرا اور فلسفۂ زووغ کو خاص مقبولیت حاصل ہوئی۔ آپ کا ذاتی کتب خانہ ادبی اور تاریخی کتابوں سے پُر ہے اور اسمیں آپ اپنا کافی وقت بھی صرف کرتے ہیں ؛

علی رضا، سید۔ آپ نواب صفدر جنگ میر محمد علی خاں کے صاحبزادے ہیں اور ۱۲۹۵ف میں بمقام بلدہ حیدر آباد دکن پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حسب معمول گھر پر حاصل کرکے آپ نظام کالج میں داخل ہوئے اور پھر علیگڈھ کالج جاکر وہاں سے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور ولایت جاکر بیرسٹری کی سند لائے اور

حیدرآباد ہی واپس آکر وکالت شروع کی۔ لیکن اس پیشہ میں آپ زیادہ نہیں رہے تھے کہ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوگئے اور کچھ دنوں محکمہ عدالت میں منصرمانہ خدمات انجام دینے کے بعد ۱۳۳۲ف میں آپ کو دارالترجمہ عثمانیہ میں سیاسی اور قانونی کتب کے ترجمہ پر مامور کیا گیا۔ اس شعبہ میں آپ نے چار سال تک کام کیا اور بعض اہم کتابوں کا ترجمہ آپ کے قلم سے نکل کر شائع ہوا جن میں سے بعض جامعہ عثمانیہ کے نصاب میں داخل ہیں۔ ۱۳۳۷ف میں آپ پھر محکمہ عدالت میں منتقل کیے گئے اور اُسوقت سے اسی محکمہ میں کام کر رہے ہیں۔ آج کل آپ ضلع ورنگل کے اڈیشنل سول جج ہیں۔ آپکی تالیفات و تراجم میں خاص کر قابل ذکر تاریخ دستور انگلستان اور شروع محمدی مصنفہ مسٹر امیر علے اور اصول قانون کے زبان اُردو میں تراجم ہیں جو مختلف مدارج جامعہ میں داخل نصاب ہیں۔

علی شبیر، حاجی سید۔ آپ حیدرآباد کے ایک کہنہ مشق شاعر اور اہل قلم ہیں، جنکا مزاحیہ کلام خصوصاً کہا جاتا ہے کہ حضرت اکبر الہ آبادی کے بعد اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ آپ مولوی سید علے نظر صاحب مرحوم کے صاحبزادے ہیں جو ریاست ناتھ دوارہ ضلع آگرہ کے معتمد تھے۔ چنانچہ آگرہ ہی میں سید علی شبیر کی ۱۳۰۰ھ میں ولادت ہوئی۔ اور وہیں کے نامور اساتذہ سے کسب علم کیا۔ اور اُردو فارسی عربی کے علاوہ ہندی اور بھاشا میں بھی دستگاہ حاصل کی پھر انگریزی میں ایف اے تک پہونچکر خرابی صحت کی وجہ سے تعلیم ترک کردی اور حیدرآباد چلے آئے جہاں آپ کے چچا حکیم سید شمشاد حسین صاحب مرحوم اُسوقت کے نامور اطبا میں شمار ہوتے تھے۔ درسی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ کا ذوق کتب بینی اور شعر گوئی بھی ترقی پاتا رہا۔ اور بہت جلد آپ کا شمار قابل شعراء میں

ہونے لگا۔ حیدرآباد آکر آپ نے ۱۸۹۸ء میں مدرسہ آصفیہ واقع ملک پیٹھ میں ملازمت کرلی۔ اُسوقت آپکی عمر صرف سولہ سال کی تھی۔ نو سال تک اس مدرسہ کی ملازمت کے بعد آپ نے استعفا دیدیا اور خفیہ پولیس میں ملازم ہوگئے لیکن خرابی صحت کے باعث اس محکمہ میں بھی زیادہ دنوں نہ رہ سکے۔ ۱۳۱۸ف میں پھر آپ نے ملازمت اختیار کی اور عدالت العالیہ میں مددگار مترجم انگریزی کی جائداد پر مامور ہوگئے۔ جس سے ترقی کرتے کرتے آپ سررشتہ دار انتظامی کے عہدہ تک پہونچے جسپر تا حال برقرار ہیں۔ شعرو شاعری کے علاوہ آپ ملک کی علمی اور معاشرتی تحریکوں اور مجلسوں میں بھی نمایاں حصہ لیتے رہتے ہیں اور آپ کے لطیف اشعار کی ہر جگہ قدر کیجاتی ہے۔

آپ کا مسلک نہایت ہی صلح کل اور غیر متعصبانہ ہے جسکی وجہ سے اکثر لوگوں کو آپکے مذہب کے متعلق غلط فہمیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ ایک راسخ العقیدہ مسلمان ہونے کے باوجود کسی خاص فرقہ کے شیدائی نہیں ہیں اور مختلف فرق اسلامی کے ساتھ مساوات کا برتاؤ رکھتے ہیں۔ اسی کے ساتھ آپ کے اشعار میں اکثر دیگر ادیان و مذاہب کا احترام بھی پایا جاتا ہے جو آپ کی فطری وسعت نظر اور رواداری پر دال ہے۔ آپکی اکثر ادبی اور تاریخی تصنیفات شائع ہوکر مقبول ہوچکی ہیں۔

علی نواز جنگ بہادر، نواب۔ حیدرآباد کی تعمیری ترقیوں کے سلسلہ میں نواب علی نواز جنگ بہادر میر احمد علی کا نام عنوان مضمون کی حیثیت رکھتا ہے، اور خاصکر نظام ساگر کی تعمیر جو فن انجینیری کا ایک روشن ترین کارنامہ ہے اور مصر کے مشہور و معروف بند السوان سے بدرجہا بڑھکر ہے، آپ ہی کی ذہانت و قابلیت کی رہین منت

ہے۔ برطانوی ہند میں ایسی تعمیرات کیلئے یورپ کے ماہرین عمارت کی خدمات بڑے بڑے معاوضہ پر حاصل کیجاتی ہیں لیکن مملکت حیدرآباد میں تعمیر وترقی کا سارا کام ہندوستانیوں سے کیا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہاں نواب علی نواز جنگ بہادر جیسی غیر معمولی قابلیت و ذہانت کی شخصیتوں کو اپنی اعلیٰ خصوصیات نمایاں کرنے کا موقعہ ملجاتا ہے۔ نواب علی نواز جنگ کے والد ماجد میر واعظ علی حیدرآباد کے ایک معزز طبقہ اوسط کے خاندان کے رکن تھے اور نواب صاحب بلدہ حیدرآباد ہی میں ۱۲۸۶ھ میں پیدا ہوئے اور سینٹ جارج گرامر اسکول میں تعلیم کے ابتدائی مدارج طے کئے۔ یہاں آپ ریاضی کے مضمون میں تمام ممالک محروسہ سرکار عالی کے طلبہ میں اول رہے اور تمغہ جات و انعامات حاصل کئے۔ اسکے بعد آپ نے مدرسہ عالیہ اور نظام کالج میں تعلیم پائی اور آخر الذکر کالج میں جب آپ بی اے کے درجہ میں تعلیم پا رہے تھے تو آپ کو سرکاری وظیفہ دیکر اعلیٰ تعلیم کیلئے ولایت بھیجا گیا جہاں آپ نے کوپرس ہل کے مشہور و معروف مدرسہ فن تعمیر میں تربیت حاصل کرکے ایف سی ایچ کی ڈگری لی اور اس کالج کے تمام طلبہ میں اوّل رہے۔ ولایت سے واپس آکر آپ ۱۳۰۵ف میں سرکار عالی کی سلک ملازمت میں بطور پروبیشنری اسسٹنٹ انجینیر آبپاشی داخل ہوئے اور محبوب نگر میں آپکا تقرر ہوا۔ اس جگہ آپ کو ایک مہینہ بھی نہ گذرا تھا کہ آپ مستقل اسسٹنٹ انجینیر کرکے گلبرگہ شریف بھیجے گئے۔ اور پھر میدک اور ورنگل میں بھی اسی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۳۱۲ء سے ۱۳۱۷ء تک آپ بلدہ میں مختلف حیثیتوں سے کام کرتے رہے اور میونسپل انجینیر و آڈیٹر کی خدمات انجام دیتے رہے اور آخر الذکر سال میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنگ انجینیر اور اسکے

تین سال بعد سپرنٹنڈنگ انجینیر کے منصب پر ترقی پائی۔ اوّل الذکر عہدہ کی حالت میں آپ نے عثمان ساگر اور بلدہ حیدرآباد کی آب رسانی کی اسکیم کے سلسلہ میں نہایت ہی قابل قدر خدمات انجام دیں۔ سنہ ۱۳۲۱ف میں آپ معتمدی تعمیرات پر مامور ہوئے اور سنہ ۱۳۲۶ف میں چیف انجینیر تعمیرات و شعبہ جات متعلقہ کے فرائض کا بھی آپ کی خدمات میں اضافہ ہوگیا۔ اور اُسوقت تک آپ اسی حیثیت سے کام کررہے ہیں شاہی محلات کے تعمیری کاموں کی نگرانی آپ ہی کے سپرد ہے۔ آپ نے اپنے عہد میں جتنے اہم کام انجام دئے اُنمیں نظام ساگر کی تعمیر کا کام خاص طور پر قابل ذکر ہے جسپر تقریباً ساڑھے تین کروڑ روپیہ صرف ہوا ہے اور جس سے تقریباً تین لاکھ ایکڑ آراضی کی آبپاشی ہوگی۔ دہلی کا نظام پیلیس بھی آپ ہی کی نگرانی میں تعمیر ہوا ہے۔ نواب علی نواز جنگ کے تمام کارناموں کی تفصیل ایک ضخیم کتاب چاہتی ہے، لیکن مختصراً غالباً اسقدر کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ مملکت حیدرآباد میں فن تعمیر و آبپاشی کے جتنے نمایاں کارنامے اسوقت نظر آرہے ہیں اور جتنی غیرمعمولی ترقیاں اِن شعبوں میں ہوئی ہیں وہ زیادہ تر نواب صاحب موصوف ہی کی کوششوں اور سرگرمیوں کا نتیجہ ہیں، اور حیدرآباد کا یہ دور جو معرکہ آرار تعمیری اسکیموں کی تکمیل کیلئے یادگار رہنے والا ہے، زیادہ تر آپ ہی کی مساعی جمیلہ کا رہین منت ہے۔ اسوقت تک ۴۸۷۹۲۰۰۰۰ روپیہ کے تخمینہ کے تعمیری کام یا تو تیار ہوچکے ہیں یا ورقریب تیاری ہیں اور ۲۴۶۵۳۸۰۰۰۰ روپیہ کے تخمینہ کے کاموں کی منظوری ہوچکی ہے۔ آخرالذکر فہرست میں دریائے کرشنا و تنگ بھدرا کے بند بھی شامل ہیں جنمیں سے اوّل الذکر پر ۱۵ کروڑ روپیہ اور آخرالذکر پر ۱۸ کروڑ روپیہ کے صرف کا تخمینہ کیا گیا ہے۔

عنایت اللہ، مولوی۔ آپ شمس العلماء خان بہادر مولوی ذکاء اللہ خان کے صاحبزادے ہیں جنکے فضل وکمال کا شہرہ سارے ملک ہندوستان میں پھیل چکا تھا۔ ۱۸۶۹ء میں آپ اپنے وطن دارالحکومت دہلی میں پیدا ہوئے اور ابتدائی درسی تعلیم سے فراغت پاکر ۱۸۸۱ء میں علیگڈھ تشریف لیگئے جہاں انٹرنس، ایف اے اور بی اے کے امتحانات امتیاز کے ساتھ پاس کئے اور ایم اے ایل ایل بی میں بھی چندے تربیت حاصل کی گوان مدارج کے امتحانات میں شریک نہ ہوسکے۔ ادبی مذاق آپکو زمانہ طالبعلمی ہی میں تھا اور اُسی زمانہ میں اکثر اہم انگریزی مضامین کے ترجمے آپکے قلم سے نکلکر ملک میں مقبول ہوئے اور بعض کتابیں بھی اُسی زمانہ کی یادگار ہیں چنانچہ مسٹر آرنلڈ کی کتاب پریچنگ آف اسلام جو آپنے سرسید مرحوم کے ایماء سے ترجمہ کی بہت کچھ مقبول ہوئی بلکہ یہی دراصل آپکی آئندہ شہرت کی بنیاد قرار پائی۔ تعلیم سے فراغت پاکر آپنے اپنی زندگی علیگڈھ کالج ہی کی خدمت سے شروع کی اور اس سلسلہ میں لائبریری کی مہتمی اور ریاضی کی پروفیسری کی خدمات کچھ دنوں تک آپ کے سپرد رہیں جسکے بعد آپ سرسید مرحوم کے ایماء سے تہذیب الاخلاق کی ارادت کے فرائض انجام دینے لگے اور سال بھر تک اسطرح مرحوم کے دست وبازو بنے رہے۔ ۱۹۰۰ء میں آپ سرکار انگریزی کی ملازمت میں داخل ہوئے اور چودہ سال ضلع جونپور میں کام کرنے کے بعد آپ کا بریلی تبادلہ ہوگیا اور وہاں سے ایک سال بعد آپکی خدمات ریاست گوالیار میں مستقل کیگئیں جہاں مددگار معتمد فینانس اور معتمد صیغہ مرافعہ کی خدمات آپ نہایت قابلیت کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ ۱۹۲۱ء میں آپ کو بواسطہ حکومت ہند گوالیار سے حیدرآباد طلب کیا گیا اور دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ کی نظامت

کے منصب پر مقرر کیا گیا جس پر آپ اسوقت تک کار فرما ہیں۔ اس تمام مدت میں آپ نے تصنیف و تالیف کا سلسلہ برابر جاری رکھا اور کئی اہم اور معرکہ آرا و تراجم آپ کے مشہور و مقبول ہیں ✣

غلام علی محمدی - آپ ۱۸۸۵ء میں اپنے وطن واقع ایلچپور صوبہ برار میں پیدا ہوئے اور ابتدائی مکتبی تعلیم کے بعد انگریزی شروع کی۔ ۱۹۰۳ء میں آپ نے بمبئی یونیورسٹی سے سائنس میں بی اے پاس کیا اور پھر امپیریل ایگریکلچرل انسٹیٹیوٹ پوسہ میں کیمیائے زراعت کی خاص تربیت حاصل کی۔ اور ۱۹۰۷ء میں آپ ممالک متوسط کی حکومت کے ماتحت ناگپور اگیریکلچرل کالج میں بطور ماہر کیمیائے زراعت مقرر ہوئے جہاں ۱۹۱۱ء تک نہایت قابلیت سے نمایاں خدمات انجام دیں۔ آخرالذکر سال میں آپ کو حکومت ہند نے وظیفہ دیکر روغن، چربی اور صابون کی کیمیاوی خصوصیات کی تربیت حاصل کرنے انگلستان بھیجا اور وہاں سے واپس آکر آپ ریاست میسور میں بطور ماہر صابون سازی مقرر کئے گئے۔ اس حیثیت سے آپ نے دو سال تک کام کیا اور اپنی غیر معمولی قابلیت و ذہانت سے اسقدر شہرت پیدا کی کہ ۱۹۱۸ء میں آپ کو حیدرآباد طلب کیا گیا اور سررشتہ حرفت و تجارت میں ذمہ دارانہ منصب تفویض کیا گیا۔ چار سال تک آپ بحیثیت مددگار معتمد کام کرتے رہے اور اُسکے بعد ۱۹۲۷ء (۱۳۳۶ف) میں آپکو ناظم سررشتہ حرفت و تجارت کے منصب جلیلہ پر فائز کیا گیا۔ اُسوقت سے آپ اس سررشتہ کی رہبری کر رہے ہیں اور اپنے زمانہ میں ہر پہلو سے اس شعبہ کو اس حد تک ترقی دیدی ہے کہ آج حیدرآباد کا شعبہ حرفت و تجارت سرزمین ہند میں ایک خاص امتیاز رکھتا ہے۔ خصوصاً حیدرآباد کی حرفتی نشو و نما کو

اس زمانہ میں جو بلندی حاصل ہوگئی ہے وہ مولوی غلام علی محمدی کی اعلےٰ قابلیت، احساس فرائض اور مالک وملک کے ساتھ مخلصانہ جذبات وفاداری کا بہترین نمونہ ہے *

غلام غوث خاں-آپ کا تعلق عمائد حیدرآباد کے ایک قدیم خاندان سے ہے جنکے بزرگ حضرت آصفجاہ اوّل کے ہمراہ حیدرآباد آئے تھے اور اپنے آقا کے ہمراہ مختلف فوجی معرکوں میں داد سپہگری دی تھی۔ آپ کے والد مولوی محمد جلال خاں صاحب نابغ اپنے خاندان میں پہلے شخص تھے جنھوں نے تلوار کے بجائے قلم کو ہاتھ میں لیا اور علوم وفنون کی تحصیل کرکے وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ اور بہت جلد اپنے رفقاء کی صف اوّل میں شامل ہوگئے۔ مولوی غلام غوث خاں ۱۲۹۷ف میں اپنے مکان واقع بازار حیدر گنج بلدہ حیدرآباد میں پیدا ہوئے، اور ابتدائی مکتبی تعلیم پرانے طرز پر حاصل کرکے آپ نے مدرسہ مفید انام اور بعد کوسٹی ہائی اسکول میں انگریزی کی تعلیم حاصل کی اور پھر وکالت اور جوڈیشل امتحان عہدہ داران میں کامیابی حاصل کرکے اپنے نامور والد کے ساتھ پریکٹس کرنے لگے۔ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں آپ ۱۳۱۸ف میں بحیثیت سررشتہ دار کونسل داخل ہوئے اور سات سال تک نہایت ہی قابلیت اور تدبر کے ساتھ اس شعبہ میں کام کرنے کے بعد آپ کا تبادلہ صیغہ مال میں ہوگیا اور ۱۳۲۹ف میں آپ ضلع ناندیڑ میں سوم تعلقہ دار (مددگار مال) مقرر کئے گئے۔ اس سلسلہ میں آپ نے قرضہ جنگ یورپ، طاعون کی انسدادی تدابیر، گرانی غلہ کی روک تھام اور سکھوں اور مسلمانوں میں مصالحت کی نہایت ہی معرکہ آرار خدمات انجام دیں اور حکام بالادست سے خراج تحسین حاصل کیا۔ ۱۳۲۷ف

میں آپ کا چنور ضلع عادل آباد اور اسکے ایک سال بعد بھینسہ میں آپکا تبادلہ ہوا اور وہیں کار قحط میں ریلیف افسر کے عہدہ پر آپ کو ترقی ملی۔ کار قحط کے اختتام پر آپ ہینگولی تعلقہ میں تعینات ہوئے اور تین ہی ماہ بعد محکمہ کورٹ آف وارڈس کی مددگاری پر آپ کو ترقی ملگئی۔ اور پھر آپ ترقی کرتے کرتے ۱۳۳۰ف میں اس سررشتہ کے ناظم ہو گئے۔ جبہر ۱۳۴۰ف تک آپ نے نہایت ہی قابلیت اور مستعدی سے کام کیا۔ آخر الذکر سال میں آپ پھر محکمہ مال میں ترقی کے ساتھ واپس کئے گئے اور اسوقت آپ ضلع ناندیڑ کے اوّل تعلقہ دار کے منصب پر فائز ہیں۔

غلام مصطفٰے قریشی۔ آپ حیدر آباد کے ایک ممتاز خاندان کے رکن ہیں اور ۱۲۹۳ف میں بمقام بلدہ حیدر آباد پیدا ہوئے اور تعلیم سے فراغت پاکر صیغہ مال د بندوبست کے امتحانات پاس کرکے ۱۳۱۱ف میں سرکار عالی کی سلک ملازمت میں بحیثیت نائب مددگار مہتمم بندوبست بلدہ داخل ہو گئے اور اس حیثیت سے مختلف مقامات پر نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۳۲۳ف میں آپ کو مددگار مہتمی پر ترقی ملی اور ۱۳۳۷ف میں جب مہتمی کی جگہ خالی ہوئی تو آپ کے وسیع تجربہ اور قابلیت کا لحاظ کرکے آپ ہی کو منتخب کیا گیا۔ اُسوقت سے آپ ہی نہایت ہی حسن انتظام اور خوش اسلوبی کے ساتھ اس سررشتہ کی قیادت کر رہے ہیں اور اپنے دور میں اسے بہت کچھ ترقی دیدی ہے۔ زمانہ حال کی دیگر ترقیوں کے ساتھ محکمہ بندوبست سرکار عالی کا بھی کام پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے اور مسٹر غلام مصطفٰے قریشی نے اپنی نمایاں خدمات سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ ان ذمہ داریوں کو سنبھالنے کی ہر طرح اہلیت رکھتے ہیں۔

غلام یزدانی۔ آپ مولوی غلام جیلانی صاحب نقشبندی کے صاحبزادے ہیں اور ۱۸۸۵ء (۱۲۹۴ف) میں اپنے وطن دارالسلطنت دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ دہلی کے گورنمنٹ اسکول اور پھر سینٹ اسٹفینز کالج میں داخل ہوئے اور آخرالذکر کالج سے پنجاب یونیورسٹی کی ایم اے کی ڈگری امتیاز کے ساتھ حاصل کی۔ علوم مشرقیہ کی تعلیم آپنے شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی محمد اسحٰق جیسے متبحرّ علماء سے حاصل کی۔ اور اس شعبہ میں اعلےٰ قابلیت و ذہانت دکھا کر متعدد تمغہ جات و انعامات حاصل کئے۔ تعلیم سے فراغت پاکر آپنے سرکار انگریزی کی ملازمت شروع کی اور پنجاب حکومت کے ماتحت تحصیلدار مقرر کئے گئے۔ گو آپ نے اس سلسلہ میں اپنے فرائض نہایت ہی قابلیت اور اصابت رائے سے انجام دئے تاہم آپکا میلان طبعی علمی کاموں کی طرف تھا اسلئے اس محکمہ کو ترک کر کے محکمہ تعلیمات میں قدم رکھا اور ۱۹۰۹ء میں عربی و فارسی کی پروفیسری کی جائداد پر مقرر ہو کر ڈھاکہ (مشرقی بنگال) چلے گئے۔ جہاں چھ سال تک نمایاں علمی خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۱۵ء (۱۳۲۳ف) میں آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں بطور ناظم سررشتہ آثار قدیمہ داخل ہوئے اور اُسوقت سے برابر اسی شعبہ میں کام کر رہے ہیں۔ آپ کے دور میں سرکار آصفیہ کے محکمہ آثار قدیمہ نے اسقدر غیر معمولی ترقی کی کہ آج یہ بلا شبہہ ممالک متمدنہ کے بہترین معیار پر پورا اُترتا ہے، اور ہندوستان میں سرکار انگریزی کا محکمہ آثار قدیمہ بھی حسن انتظام اور مآثر کی نگرانی اور درستی میں اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اجنٹہ اور ایلورہ کے غار، ورنگل وغیرہ کے منادر، خلد آباد، دولت آباد، بیدر، گولکنڈہ اور گلبرگہ شریف وغیرہ کی اسلامی یادگاریں، اور پاگل وغیرہ کے قدیم آثار اس حسن انتظام کی زندہ مثالیں

ہیں۔ بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ زمانہ قدیم کے آثار کی دیکھ بھال اور خبرگیری جس مستعدی اور اہتمام کے ساتھ حیدرآباد میں کیجاتی ہے اُتنی شاید ہی کسی اور ملک میں ہوتی ہو، اور یہ سب مولوی غلام یزدانی صاحب کی قابلیت اور حسن مساعی کا نتیجہ ہے۔

فخرالملک بہادر، نواب ۔ مشیرالدولہ صفدر جنگ نواب میر سرفراز حسین خاں فخرالملک بہادر امرائے حیدرآباد کے قدیم سرکردہ خاندان کے ایک ممتاز رکن ہیں۔ اور آپ کے اجداد کئی پشتوں سے سلطنت آصفیہ کے دست و بازو رہتے چلے آئے ہیں۔ آپ نواب فخرالملک حسام الدولہ میر غلام حسین خاں صفدر جنگ مرحوم کے صاحبزادے ہیں اور ۱۲۷۷ھ میں اپنے وطن بلدہ حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ عربی فارسی اور انگریزی کی تعلیم حسب دستور خاندانی اعلیٰ پیمانہ پر حاصل کی، اور زمانہ کا رنگ دیکھکر آپ نے امرائے حیدرآباد میں سب سے پہلے قدیم رسم و رواج کو ترک کر کے متمدن دنیا کی طرز معاشرت اختیار کی۔ شکار کا شوق آپ کو بچپن سے تھا اور اس سلسلہ میں آپ نے اعلیٰ حکام انگریزی سے رسم و راہ پیدا کرنے کا موقع حاصل کیا۔ اعلیٰ حضرت غفران مکان آپکو خاندانی اعزاز اور ذاتی ذہانت کی وجہ سے ہمیشہ عزیز رکھتے تھے اور دربار دہلی میں آپ کو ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا تھا۔ ۱۳۰۱ھ میں کونسل آف اسٹیٹ کے قیام پر آپ اُسکے رکن مقرر کئے گئے اور اسی سال خطاب صفدر جنگ مشیرالدولہ فخرالملک اور چارہزاری منصب اور تین ہزار سوار کے اعزاز سے سرفراز کئے گئے۔ اور اسکے ایک سال بعد معین المہامی عدالت و کوتوالی و امور عامہ کا منصب آپکو تفویض ہوا اور پھر ۱۳۱۰ھ میں محکمہ کورٹ آف وارڈز بھی آپ ہی کی نگرانی میں دیدیا گیا۔ حضور پُرنور نے بھی اپنے عہد میں آپ کے خاندانی اور سرکاری اعزازات و

مناصب کو قایم رکھا، اور اکثر آپکے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا بھی اعزاز عطا فرمایا سنہ ۱۳۳۶ف تک آپ معین المہامی کے منصب پر مامور رہے اور پھر بسبب پیرانہ سالی فرائض سرکاری سے سبکدوشی حاصل کی۔ اب آپ اپنی وسیع جاگیر کا انتظام کرتے ہیں اور ملک کے علمی اور جمی مسائل میں ہمیشہ دلچسپی کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔ سرکار آصفیہ سے آپکی وابستگی اور حضور پرُنور کے ساتھ جذبات وفاشعاری آپ کا مستقل عقیدہ ہے۔

فخر جنگ بہادر، نواب۔ نواب میر مکرم حسین خاں فخر جنگ بہادر نواب فخر الملک بہادر کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں اور سنہ ۱۲۹۱ف میں اپنے وطن بلدہ حیدرآباد میں پیدا ہوئے اور تعلیمی مدارج طے کرنے کے بعد اپنی خاندانی روایات کے بموجب سرکار عالی کی ملازمت کو اپنا مقصد زندگی بنایا۔ چنانچہ سرکار عالی نے بھی آپ کے خاندانی اعزاز کا لحاظ کرکے آپ کو سنہ ۱۳۲۲ف میں دوم تعلقہ دار کے منصب پر فائز کردیا۔ اس حیثیت سے نواب صاحب مختلف اضلاع میں نمایاں خدمات انجام دیتے رہے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے سنہ ۱۳۲۸ع میں اوّل تعلقہ دار ہوکر ضلع محبوب نگر میں منصرمانہ تعینات ہوئے اور اس حیثیت سے آپ نے اضلاع بیدر و عثمان آباد و نظام آباد میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ سنہ ۱۳۳۶ف میں آپ محبوب نگر کی تعلقہ داری پر مامور ہوئے اور اس کے دو سال بعد آپ کو صوبہ گلشن آباد میدک کی صوبہ داری کے منصب جلیلہ پر ترقی ملی جہاں آپ اسوقت کار فرما ہیں۔ سرکار آصفیہ کی جان نثارانہ وفاداری آپکے خمیر میں داخل ہے، اور خوش اخلاقی اور روشن خیالی آپ کو اپنے نامور والد ماجد سے ترکہ میں ملی ہے۔

فخر یار جنگ بہادر، نواب۔ نواب فخر الدین احمد خاں فخر یار جنگ بہادر غلام احمد خاں صاحب سابق وزیر مال ریاست کشمیر کے صاحبزادے ہیں اور ۱۲۹۲ھ میں اپنے وطن دھوگر ضلع جلندھر (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ اور سیالکوٹ میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے مدارج طے کرکے علیگڑھ کالج میں داخل ہوئے اور وہاں سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت پاکر آپنے زراعت کی طرف توجہ کی اور اپنے ذاتی وسائل سے کئی سال تک اس مشغلہ کو جاری رکھا۔ اس کے بعد حکومت ہند کے محکمہ سیاسیات میں ملازمت اختیار کی اور ایجنٹ دربار کابل کے ساتھ کام کرتے رہے، پھر آپ نے ریاست پٹیالہ میں بندوبست کا کام سیکھا اور وہیں مجسٹریٹی کے عہدہ پر تعینات ہو گئے۔ کچھ دنوں بعد آپ پھر سرکار انگریزی کی ملازمت پر مائل ہوئے اور سر رشتہ فینانس میں آپ کا تقرر ہوا لیکن آپ کی صحت نے مساعدت نہ کی اور آپ نے ملازمت ترک کرکے پھر اپنا پرانا شغل زراعت اختیار کرلیا۔ اس مشغلہ میں آپ کو تھوڑی ہی مدت گذری تھی کہ سرکار عالی کو آپ کی خدمات کی ضرورت ہوئی اور ۱۳۲۲ھ میں آپ بطور مددگار صدر محاسب شاخ تنقیح تعمیرات عامہ مقرر ہوکر حیدرآباد آئے۔ یہاں کی فضا آپ کو اسقدر راس آئی کہ آپ نے اپنے فرائض میں انہماک کے ساتھ جلد جلد ترقی کے مدارج طے کرنے شروع کردئے۔ چنانچہ دو ہی سال کے اندر آپ نائب صدر محاسب ہو گئے اور ۱۳۲۵ھ میں منصرم صدر محاسب کے منصب جلیلہ پر ترقی پائی۔ منصرمی کی خدمات چند ماہ انجام دینے کے بعد آپ مستقل صدر محاسب ہو گئے۔ اس کے تین سال بعد ۱۳۲۸ھ میں

آپ نے ترقی کا ایک اور بڑا زینہ طے کیا، اور معتمدی سررشتہ فینانس کے منصب اعلیٰ پر فائز ہو گئے جسپر آپ اسوقت تک کام کر رہے ہیں۔ صدر محاسبی اور نیز معتمدی کے زمانہ میں آپ نے صیغہ فینانس میں نہایت ہی قابل قدر اور مفید اصلاحیں کیں، اور سرکار عالی کے توفیر محاصل میں آپکی کوششیں بہت کچھ دخیل رہیں۔ پرامیسری نوٹ اور کرنسی نوٹ کے اجرار کا سہرا بھی آپ ہی کے سر ہے۔ اسکے علاوہ آپ نے متعدد اہم کمیشنوں میں بھی نمایاں خدمات انجام دیں اور سرکار عالی سے اعزاز و سرخروئی حاصل کی۔ اپنے عہدہ کی مصروفیتوں کے باوجود آپ کو ملک کے تعلیمی اور اخلاقی مسائل سے خاص دلچسپی ہے اور جامعہ عثمانیہ کے رفیق (فیلو) کی حیثیت سے آپ کے مفید مشورے اور وسیع انتظامی تجربہ سے جامعہ مذکور کو بہت کچھ نفع پہونچتا ہے۔ تعلیمات میں آپ کو مذہبی اسلامی تعلیم سے خاص ہمدردی ہے اور اپنے متعلقین میں بھی آپ اسکی تحصیل پر زور دیتے رہتے ہیں۔

فرحت علی، ہیجر۔ آپ ۱۲۸۶ھ ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم مدرسہ اعزہ میں حاصل کرکے گورنمنٹ ہائی اسکول میں داخل ہوئے اور میٹریکیولیشن کا امتحان مدراس یونیورسٹی سے پاس کیا۔ ۱۸۹۲ء میں آپ نظام کالج میں داخل ہوئے اور ۱۸۹۲ء میں مدراس یونیورسٹی کی بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ جسکے بعد آپ کو سرکار عالی کے وظیفہ پر پہلے مدراس میڈیکل کالج اور پھر ولایت بھیجا گیا جہاں آپ نے ایڈنبرا یونیورسٹی سے ایم۔بی اور سی ایچ بی کی اعلیٰ ڈگریاں حاصل کیں۔ ولایت سے واپسی پر آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور سب سے پہلا عہدہ ۱۹۰۳ء (۱۳۱۳ف) میں

آپ کو اسپشل پلیگ افسر کا ملا۔ اور اس سلسلہ میں آپ نے ایسی قابلیت اور مستعدی کے ساتھ کام کیا کہ ۱۳۱۵ف میں آپ کو فوجی خدمات پر منتقل کر دیا گیا اور مختلف رجمنٹوں میں آپ نے بطور میڈیکل افسر کے کام کیا۔ دوران جنگ میں خاصکر آپ کی خدمات کو قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا اور آپ اس حسن خدمت کی بدولت جلد جلد ترقی کے مدارج طے کرنے لگے یہاں تک کہ آپ میجر کے منصب تک پہونچ گئے۔ چودہ سال کی فوجی ملازمت کے بعد آپ کو پھر سول ملازمت پر منتقل کیا گیا اور آپ عثمانیہ میڈیکل کالج کے سکریٹری اور پروفیسر اناٹومی مقرر ہوئے۔ جبوقت جامعہ عثمانیہ معرض وجود میں آیا اور فن طب کا ایک شعبہ اسمیں قایم ہوا تو میجر فرحت علی صاحب کو دارالترجمہ کے شعبہ طب کا انچارج بنایا گیا تاکہ آپ طبی کتابوں کے تراجم کی نگرانی کریں۔ اور جب ایم بی بی الیس کے درجے قائم کئے گئے تو آپکو عثمانیہ میڈیکل کالج کا پہلا پرنسپل مقرر کیا گیا اور طبی کتابوں کے تراجم کی نگرانی بھی بدستور آپ کے سپرد رہی۔ چنانچہ اسی حیثیت پر آپ اسوقت کارفرما ہیں۔ اور اپنی خداداد قابلیت فرض شناسی، حسن خلق اور سلوک کی وجہ سے حیدرآباد کے سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں یکساں ہر دلعزیز ہیں:

فصاحت جنگ بہادر، نواب۔ آپ حیدرآباد آنے سے پیشتر حضرت جلیلؔ جانشین حضرت امیرؔ مینائی مرحوم کے لقب سے علمی دنیا میں کافی شہرت و نمود حاصل کرچکے تھے اور حضور پُرنور نے آپکو وابستہ دربار کرکے درحقیقت ادب اُردو اور اُردو شاعری کی حقیقی معنوں میں قدر افزائی فرمائی۔ نواب حافظ جلیل حسن صاحب جلیلؔ فصاحت جنگ بہادر حافظ عبدالکریم صاحب مانکپوری کے صاحبزادے ہیں اور اپنے وطن مانکپور ہی میں پیدا ہوئے۔ تعلیم عربی و فارسی

کی آپنے لکھنؤ میں حاصل کی اور وہیں کی صحبت میں ذوق شعر پیدا ہوا۔ بیس سال کی عُمر میں آپ حضرت امیرؔ مینائی مرحوم کے شاگرد ہوئے اور اپنے شفیق اُستاد سے اسقدر مانوس ہوئے کہ تا دم آخر اُنکی خدمت کرتے رہے اور ان کے قدموں سے جُدا ہونے کا کبھی خیال نہ کیا۔ قدرتاً ایسے وفادار شاگرد پر اُستاد نے بھی پوری توجہ کی اور عروض و قوافی اور شاعری کے نکات سے بکمال تمام آشنا کر دیا۔ رامپور میں جب امیر اللغات کی ترتیب کا کام شروع ہوا تو اُسکی ادارت کے فرائض حضرت جلیلؔ ہی کو سپرد ہوے اور اپنے اُستاد کی صحبت اور ترتیب لغت کے کام نے آپ کے ذوق فطری پر اور جلا کر دی۔ گو حضرت جلیلؔ نے اپنی تمام عمر اپنے اُستاد کی خدمت کے لئے وقف کر دی تھی لیکن اُستاد کو اپنے شاگرد کی آئندہ زندگی کا بھی خیال تھا چنانچہ جب حضرت امیرؔ مینائی حیدرآباد تشریف لائے تو اپنے صاحبزادے حضرت اخترؔ مینائی کے ساتھ اپنے شاگرد رشید کو بھی ہمراہ لائے اور حیدرآباد کی قدرشناس فضا میں چھوڑ گئے۔ اور جب حضرت اخترؔ مینائی مہاراجہ سر یمین السلطنتہ بہادر کے دربار سے وابستہ ہو گئے تو محبوب الکلام اور دبدبہ آصفی کی ترتیب کا کام حضرت جلیلؔ کو سپرد ہو گیا۔ چنانچہ کئی سال تک آپ ایسے ہی علمی کاموں میں مشغول رہے حتیٰ کہ ۱۳۲۷ھ میں حضرت غفران مکان کی بارگاہ سے آپ کو سرفرازی بخشی گئی اور اُسوقت سے آپ شاعر دربار کی حیثیت سے بارگاہ شاہی میں سرفراز ہیں اور شاہانہ عطوف و نوازش سے فائض ہیں۔ حضور پُر نور جب تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئے تو حضرت جلیلؔ کے اعزاز میں اور بھی اضافہ ہوا، اور ایک قدرشناس بادشاہ نے اس جوہر یگانہ کو نوازشہائے بیکراں سے سرفراز فرما کر نواب فصاحت جنگ بہادر کے خطاب سے ممیز کیا؟

فضل محمد خاں، خان۔ آپ ضلع ہوشیارپور پنجاب کے ایک نامور خاندان افاغنہ لودی کے ہونہار فرد ہیں اور اسوقت مملکت سرکار عالی میں ناظم تعلیمات (ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن) کے ممتاز منصب پر فائز ہیں۔ پیدائش آپ کی ۱۸۸۲ء (۱۲۹۲ف) میں اپنے وطن ہی میں ہوئی اور وہیں سرکار انگریزی کے مدارس میں ابتدائی مکتبی تعلیم حاصل کرکے آپ گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے جہاں آپکی قابلیت اور ذہانت کا بہت جلد شہرہ ہونے لگا اور ہر یونیورسٹی کے امتحان میں آپ سارے صوبہ پنجاب میں امتیازی خصوصیت حاصل کرتے رہے، حتی کہ جب ۱۹۰۲ء میں آپ بی اے کے امتحان میں ساری یونیورسٹی میں اوّل آئے توحسب معمول آپ کو ولایت جاکر اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لئے سرکاری وظیفہ ملا۔ چنانچہ آپ نے انگلستان جاکر کیمبرج یونیورسٹی میں نمایاں کامیابی کے ساتھ بی اے پاس کیا اور فن ریاضی میں اوّل رنیگلر کا امتیاز حاصل کیا جو اُسوقت تک دنیا میں کسی مسلمان کو حاصل نہیں ہوا تھا۔ اس اعلی کامیابی کے بعد واپسی پر آپ کو حکومت پنجاب ہی کے محکمہ تعلیم میں منصب ملازمت حاصل ہوگئی اور ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۴ء تک آپ اپنے صوبہ ہی میں اعلی خدمات انجام دیتے رہے یہانتک کہ سرکار عالی نے آپ کی اعلی قابلیت سے مطلع ہوکر آپ کی خدمات یہاں کے محکمہ تعلیم کیلئے مستعار لیں اور مقررہ میعاد مستعاری پوری کرنے کے بعد آپ پنجاب واپس گئے جہاں ۱۹۲۶ء تک آپ ذمہ دار تعلیمی عہدوں پر قابلیت کے ساتھ کام کرتے رہے۔ آخرالذکر سال میں نواب مسعود جنگ بہادر کے وظیفہ یاب ہونے پر سرکار عالی کو آپ کی خدمات کی پھر ضرورت ہوئی اور اس مرتبہ آپ ناظم تعلیمات کے اعلی منصب پر مقرر کئے

گئے جبپر اسوقت تک آپ کار فرما ہیں۔ اور مملکت حیدر آباد کی تعلیمی ترقی بہت بڑی حد تک آپ کی اعلیٰ انتظامی قابلیت اور ان تھک اصلاحی کوششوں کی رہین منت ہے۔ نواب مسعود جنگ بہادر کا دور نظامت جن انقلاب انگیز اصلاحات کا حامل تھا اُن کو نباہنے کے لئے خانصاحب ہی جیسے فاضل اور کاردان حاکم کی ضرورت تھی اوراسمیں شک نہیں کہ آپنے اپنے دور میں نہ صرف گذشتہ اصلاحات کو نباہا بلکہ تعلیمی ترقی کی رفتار کو بہت کچھ تیز کر دیا جسکا نتیجہ یہ ہے کہ آج اس مملکت کی تعلیمی حالت اکثر برطانوی ہند کے صوبوں سے بہتر ہے ؛

فضل اللہ، سید۔ آپ حیدر آباد کے ایک ممتاز خاندان کے فرد ہیں اور بلدہ حیدر آباد ہی میں ۱۳۰۶ف میں پیدا ہوئے۔ تعلیم سے فراغت پاکر آپ نے حیدر آباد کی سول سروس کا امتحان پاس کیا اور ایک سال تک سرکار انگریزی کے علاقہ میں بحیثیت پروبیشنر کام سیکھنے کے بعد ۱۳۲۸ف میں بحیثیت زائد سوم تعلقہ دار سررشتہ مالگذاری بلدہ میں مقرر ہو گئے، اس حیثیت سے چند ماہ بلدہ اور ضلع بیڑ میں کام کرنے کے بعد آپ کو کیمپ افسری قحط کا عہدہ ملگیا اور تعلقہ گیورائی میں آپنے اپنی قابلیت اور کارگذاری کا نمایاں اظہار کیا چنانچہ ۱۳۳۰ف تک آپ کو زیادہ تر قحط ہی کے سلسلہ میں کام کرنا پڑا۔ آخر الذکر سال میں آپ سررشتہ انجمن اتحادی میں منتقل کئے گئے اور مددگار رجسٹرار کے طور پر اورنگ آباد میں آپ کا تقرر ہوا۔ اور اس حیثیت سے آپ ایک مدت تک نہایت ہی قابلیت سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے حتیٰ کہ ۱۳۳۷ف میں آپ کو ترقی کا ایک اور درجہ عطا ہوا اور ایک ماہ کے لئے منصرمانہ طور پر آپ نظامت سررشتہ انجمن اتحادی کی خدمات

نمایاں کامیابی کے ساتھ انجام دینے کا موقعہ ملا۔ یہاں سے چند ماہ کے لئے آپ مددگار ناظم کے منصب پر واپس گئے لیکن جلد ہی پھر آپ کو نظامت کی خدمات سپرد ہوگئیں جنکو آپ اسوقت تک نہایت ہی مستعدی اور قابلیت سے انجام دے رہے ہیں ٭

قادر حسین خاں، پروفیسر۔ آپ جنوبی ہند کے ایک معزز خاندان کے رکن ہیں اور ۱۲۹۹ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ہندوستان کے اعلی مدارج تعلیم طے کرنے کے بعد آپ ولایت تشریف لے گئے اور وہاں سے اعلی تعلیمی اور قانونی ڈگریاں نمایاں کامیابی کے ساتھ لیکر واپس آئے۔ ۱۳۲۹ف میں آپ سرکار عالی کے محکمہ تعلیم میں بحیثیت پروفیسر معاشیات نظام کالج داخل ہوئے اور چند ہی ماہ کے اندر اپنی قابلیت و مستعدی سے نائب پرنسپل کے منصب تک پہونچ گئے۔ ۱۳۴۱ف میں آپ سررشتہ معلومات عامہ کی نظامت کے اہم منصب پر فائز کئے گئے، جس کے پہلے ناظم مسٹر محمد مارماڈیوک پکھتال تھے۔ اس سررشتہ کی نظامت کا جائزہ لیکر پروفیسر قادر حسین نے اپنی فطری انتظامی قابلیت اور مستعدی سے ہر شعبہ کی اصلاح و ترقی کی طرف توجہ شروع کی، اور چند ہی ماہ کے اندر سررشتہ کے کاموں میں بہت کچھ اضافہ کر دیا۔ اس سررشتہ کا کام حیدرآباد کی سرکاری سرگرمیوں سے باہر کی پبلک کو آگاہ کرنا اور اخبارات کی تنقید پر متعلقہ محکموں کو توجہ دلانا اور غلط اطلاعات کی مستند تردید کرنا ہے، اور ان تمام فرائض کو پروفیسر قادر حسین نہایت ہی مستعدی اور قابلیت کے ساتھ انجام دے رہے ہیں ٭

کاظم علی، میر۔ آپ کے والد ماجد سید پیر صاحب قادری ضلع ساگر صوبہ متوسط

کے رہنے والے تھے اور وہیں ۱۲۶۹ھ ۱۸۵۳ء میں میر کاظم علی صاحب پیدا ہوئے اور ابتدائی مکتبی تعلیم ختم کر کے آپ نے سکندرآباد اور پھر مدراس میں انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ مدراس سے ۱۸۶۹ء میں آپ نے نہایت ہی نمایاں امتیاز کے ساتھ میٹریکیوشن کا امتحان پاس کرکے نواب صاحب آرکاٹ کا عطا کردہ تمغہ حاصل کیا اور کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے سرکاری وظیفہ بھی ملا۔ لیکن کالج کی تعلیم آپ خرابی صحت کی وجہ سے جاری نہ رکھ سکے اور حیدرآباد آکر انجینیرنگ کالج میں داخل ہو گئے۔ یہاں بھی آپ نے اپنی ذہانت و قابلیت سے نمایاں کامیابی حاصل کی اور آخری امتحان کو انعام کے ساتھ پاس کیا۔ ۱۸۷۲ء میں آپ نے تعلیم سے فراغت پاکر سرکار عالی کی ملازمت اختیار کی اور مہتمم تعمیرات و صفائی کے عہدہ پر رائچور میں آپ کا سب سے پہلا تقرر ہوا۔ وہاں سے پھر آپ کا تبادلہ اورنگ آباد ہوا اور کچھ دنوں بعد آپ مزید ترقی کرکے بلدۂ حیدرآباد پہونچ گئے۔ جہاں محکمہ صفائی سے متعلق رہکر شہر کی صفائی اور رونق میں بہت کچھ اضافہ کیا۔ کچھ دنوں محکمہ مالگذاری سے متعلق رہنے کے بعد آپ کو حضرت خواجہ بندہ نواز کی درگاہ میں سماع خانہ کی تعمیر کا کام سپرد ہوا اور اسکے خاتمہ پر آپ صدر مہتمم صفائی بلدہ اور پھر معتمد تعمیرات ہو گئے اور اسی آخر الذکر منصب سے آپ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ دوران ملازمت میں میر صاحب نے اپنی مہارت فن تعمیر اور ہمدردی خلائق کی بہت سی ممتاز یادگاریں چھوڑیں اور بلدہ حیدرآباد کی جہتی سرگرمیوں میں بھی بہت ہی نمایاں اور مفید حصہ لیا۔

کاظم علے باغ، سید۔ آپ میر قاسم علیصاحب جعفری سبزداری ساکن تحصیل کاسگنج

ضلع ایٹہ صوبہ متحدہ کے صاحبزادے ہیں اور آپ کے اجداد شاہان مغلیہ کے دربار سے متوسل تھے جس سے اٹھارہ مواضع کی جاگیر بھی ملی ہوئی تھی جو آپ کے دادا کے بعد منقسم ہو گئی۔ میر قاسم علیصاحب شاعر بھی تھے اور مشہوری تخلص کرتے تھے چنانچہ اسی نسبت سے آپکا تعلق شاہان اودھ کے دربار سے ہو گیا تھا اور سلطنت اودھ کے زوال پر آپ کے خاندان کا ستارہ بھی گردش میں آگیا۔ سید کاظم علیخاں ۱۸۶۶ء میں بمقام علیگڈھ پیدا ہوئے اور وہیں ابتدائی مکتبی تعلیم حاصل کر کے اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد اپنے ماموں کے ساتھ ریاست گوالیار کے قصبہ مندسور میں چلے گئے جہاں فاضل اساتذہ سے درس عربی و فارسی کی تکمیل کی۔ انھیں فضلار کی صحبت نے آپ کے دل میں شاعری کے جذبات بھی پیدا کئے اور اس فن میں آپ نے حضرت داغ دہلوی کو اپنا اُستاد بنایا۔ تعلیم سے فراغت پاکر پہلے گوالیار میں اور پھر رامپور میں ملازمت کی اور پھر گوالیار واپس آئے جہاں کچھ عرصہ ملازم رہکر سرکار انگریزی کے محکمہ پولیس میں منتقل ہو گئے اور مین پوری میں ایک مدت تک متعین رہے۔ بعض ذاتی ضروریات سے آپ اسی اثنار میں بئر تشریف لائے اور یہیں بیمار ہو گئے۔ کچھ دنوں کی بیماری کے بعد آپ نے گتہ داری (ٹھیکہ داری) کا کام شروع کیا اور اسی سلسلہ میں تعلقہ کو بلدہ تشریف لائے جہاں گتہ داری کے علاوہ موٹر سروس کا کاروبار بھی شروع کر دیا۔ اسی سلسلہ میں آپ اسوقت یہاں مقیم ہیں اور اپنی سخن سنجی اور شعر گوئی سے اہل حیدر آباد کو مستفید فرماتے رہتے ہیں۔

کالنس، مسٹر برنارڈ ایبڈی، سی آئی ای، آئی سی ایس۔ آپ ۱۸۸۰ء میں اپنے

وطن انگلستان میں پیدا ہوئے اور میلوں اور بریز نور کالج آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی۔ سنہ۱۹۰۴ء میں آپ سرکار انگریزی کی سول سروس میں داخل ہوئے اور بنگال کے اکثر اضلاع میں نمایاں خدمات انجام دینے کے بعد سنہ۱۹۰۸ء میں آپ سر اینڈریو فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال کے پرائوٹ سکرٹیری ہو گئے۔ اسکے ایک ہی سال بعد آپ نے ترقی کا ایک اور زینہ طے کیا اور صوبہ بنگال کے شعبہ تقرر و سیاسیات کے انڈر سکرٹیری بنائے گئے۔ تین سال اس منصب پر خوش اسلوبی سے کام کرنے کے بعد سنہ۱۹۱۲ء میں آپ کا تبادلہ اسی حیثیت میں صوبہ بہار واوڑیسہ کو ہوگیا۔ اور اسکے ایک سال بعد اسی آخرالذکر صوبہ کے رجسٹرار انجمن ہائے اتحادی ہوگئے۔ سنہ۱۹۱۸ء سے سنہ۱۹۱۹ء تک آپ انڈین میونیشن بورڈ میں کنٹرولر معلومات حرفتی کے اہم منصب پر فائز رہے اور سنہ۱۹۲۰ء میں آپ صوبہ بہار واوڑیسہ کے ناظم سررشتہ حرفت ہو گئے اور اس کے تین سال بعد معتمد تعلیمات کے فرائض بھی آپ ہی کو سپرد کردئے گئے۔ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں آپ سنہ۱۹۲۷ء سے داخل ہوئے اور آپکی خدمات حکومت ہند سے بطور صدر ناظم سررشتہ حرفت و تجارت سرکار عالی حاصل کیگئیں۔ اُسوقت سے آپ اس منصب پر فائز ہیں۔ سنہ۱۹۳۲ء میں آپ کی خدمات اعلیٰ کا لحاظ کر کے سرکار عالی نے آپکی ملازمت میں پھر تین سال کی توسیع منظور فرمائی جو ان خدمات کے اعتراف کی بہترین سند ہے۔ مسٹر کالنس نے اپنے دور میں حیدرآباد کی حرفتی اور تجارتی سرگرمیوں میں ایک نئی روح پھونکدی ہے اور محکمہ تجارت و حرفت آپکی اصلاحات اور ترقیوں کے بعد ایک نہایت ہی سرگرم، کارآمد اور ملکی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے والا شعبہ بن گیا ہے +

کشٹماچاری، دیوان بہادر، راجہ۔ آپ کی پیدائش ۱۸۶۷ء میں ہوئی، اور سینٹ جوزفس کالج ترچناپلی میں آپ نے تعلیم پائی، جہاں سے سند لیکر آپ پریسیڈنسی کالج مدراس میں قانونی تعلیم حاصل کرنے داخل ہوئے اور ۱۸۹۰ء میں بی ایل کی سند حاصل کرکے مدراس میں مسٹر ارڈلی نارٹن کی نگرانی میں وکالت شروع کی۔ قانونی نکات پر عبور اور عدالتوں کا عملی تجربہ حاصل کرنے کے بعد مسٹر نارٹن ہی کے مشورہ سے حیدرآباد آئے اور یہاں چند ہی سال کی پریکٹس میں آپ سرکردہ وکلا میں شمار ہونے لگے، اور قریب قریب ہر بڑے مقدمہ میں آپ کی شرکت یا مشورہ کی خواہش ہونے لگی۔ ۱۹۰۴ء میں آپ علاقہ ریزیڈنسی کے سرکاری وکیل اور پبلک پرازیکیوٹر مقرر ہوئے اور اس کے پانچ سال بعد سرکار عالی کی سلک ملازمت میں بطور ایڈوکیٹ جنرل و مشیر قانونی داخل ہوئے اور اسی کے ساتھ مجلس وضع قوانین کے غیر معمولی معتمد کے فرائض آپ کو سپرد کئے گئے۔ ۱۹۱۳ء میں آپ مجلس وضع قوانین کے مستقل معتمد و مشیر قانونی ہوگئے اور اسی کے ساتھ جوڈیشل کمیٹی کے فرائض بھی آپ انجام دینے لگے جو اس زمانہ میں انگلستان کی جوڈیشل کمیٹی کے ہم پلہ ہوگئی تھی۔ اس سلسلہ میں مسٹر کشٹماچاری کو وضع قوانین کے سلسلہ میں اپنی قابلیت و ذہانت نمایاں کرنے کا کافی موقعہ حاصل ہوا۔ اور ان اہم فرائض کو آپنے اس خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ پیشگاہ خسروی سے ایک سے زیادہ مرتبہ آپ کی میعاد ملازمت میں توسیع کی گئی۔ ۱۹۲۴ء میں آپ نمایاں خدمات کا ریکارڈ دے کر وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے ؁

کشن پرشاد، مہاراجہ بہادر، یمین السلطنۃ، کے سی آئی ای جی سی آئی ای، راجہ راجایان

ہزاکسلنسی راجہ سر آپ امرائے حیدرآباد کے اُس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو انصرام امور سلطنت میں تاجداران آصف جاہی کا ایک مدت سے دست راست رہا ہے اور جسکی ممتاز خدمات ملک و مالک کے لئے تاریخ حیدرآباد کے اوراق زریں میں شمار ہوتی ہیں۔ یہ خاندان دراصل مملکت آصفیہ ہی کی تاریخ میں نہیں بلکہ شاہان مغلیہ کی تاریخ میں بھی نمایاں جگہ حاصل کرچکا ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب راجہ ٹوڈرمل تک پہونچتا ہے جو دربار اکبری کے نورتن میں شامل تھے اور جنکا نظام بندوبست آج بھی ہندوستان میں قابل تقلید سمجھا جارہا ہے۔ اسی طرح مہاراجہ چندولعل جنکے آپ جانشین ہیں حیدرآباد کے ممتاز ترین وزرا میں شمار کئے جاتے ہیں بلکہ ان کی شہرت کا یہ عالم تھا کہ ایک مدت تک برطانوی ہند میں حیدرآباد کو حیدرآباد سندھ سے ممتاز کرنے کے لئے عام لوگ "چندولعل کا حیدرآباد" کہتے رہے۔ آپ راجہ راجان ہری کشن بہادر کے اکلوتے فرزند اور نرائن پرشاد نریندر بہادر کی اکلوتی صاحبزادی کے لخت جگر ہیں اور ۱۳۰۹ھ میں بلدہ حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ تعلیم و تربیت آپ نے اپنے نانا کے آغوش عاطفت میں پائی اور اُن کے انتقال پر حسب فرمان خسروی اُن کے جانشین بھی آپ ہی قرار پائے۔ مدرسہ عالیہ میں داخل ہونیسے قبل ہی آپ نے خانگی طور پر فارسی، عربی، انگریزی، گورمکھی، سنسکرت، مرہٹی، تلنگی وغیرہ میں مہارت حاصل کرلی تھی، اور اکثر زبانوں میں بے تکلف گفتگو کرتے تھے۔ سنہ ۱۳۲۱ھ میں جب آپ تعلیم سے فارغ ہوئے تو حضرت غفران مکان کی بارگاہ سے آپ کو موروثی خدمت پیشکاری اور خطابات راجہ راجایان مہاراجہ بہادر سے سرفرازی بخشی گئی اور چند ہی ماہ بعد آپ وزارات فوج کے منصب جلیلہ پر

فائز کئے گئے۔ ۱۳۱۵ھ میں آپ مجلس امرار کے رکن بنائے گئے اور ۱۳۱۹ھ میں مدار المہامی کے منصب پر منصرمانہ تقرر ہوا جسپر ۱۳۲۰ھ میں آپ مستقل کردئے گئے اور دس سال کی نمایاں اور قابل قدر خدمات کے بعد ۱۳۳۰ھ میں استعفیٰ دیکر سکبدوش ہوئے۔ لیکن چند ہی سال بعد مملکت آصفیہ کو پھر آپ کی خدمات کی ضرورت ہوئی اور ۱۳۴۲ھ میں آپ کو صدر اعظم کا منصب تفویض ہوا جسپر آپ اسوقت تک قایم ہیں۔ آپ کی ذاتی خصوصیات اور اخلاقی خوبیاں اسقدر ہیں کہ اس محدود گنجایش میں شمار نہیں کیجا سکتیں۔ تاہم حسن خلق، علم و فن کی قدر دانی، مروّت، سخاوت، رواداری وغیرہ میں مہاراجہ بہادر کا دربار امرائے سلف کی یاد تازہ کرتا ہے اور درحقیقت حیدرآباد میں آپ ہی کی ذات سے امرار کی یہ قدیم روایات قایم ہیں۔ آپ خود ایک خوش گو شاعر اور دقیق النظر مصنف ہیں، اور اسلیئے اہل علم کی آپ کے دربار میں خاص قدر افزائی ہوتی ہے۔ راقم سطور ہذا نے جسوقت حاضر ہو کر اپنے چند ٹوٹے پھوٹے اشعار پیشکش کئے تو مہاراجہ بہادر نے اس فیاضی کے ساتھ داد دی کہ شعر پڑھنے والا محجوب ہو گیا۔ یوں تو آپ ہر صنف سخن میں فکر فرماتے ہیں لیکن آپ کے نعتیہ اشعار کو خاص شہرت و قبولیت حاصل ہے۔ آپ کی مذہبی رواداری کا یہ عالم ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام مذہبی امتیازات فراموش ہو جاتے ہیں۔ آپ کے محلات میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں اور آپ کے صاحبزادگان اپنی ماؤں کے مذہب پر ہیں اور اسی مناسبت سے ان کے نام رکھے جاتے ہیں اور مراسم تربیت و پرورش ادا ہوتے ہیں اور عقد و نکاح انجام پاتے ہیں۔ اسطرح آپ کی ذات ہندو مسلم اتحاد کا

ایک بہترین نمونہ ہے اور آپ کے اخلاق، عادات اور انداز گفتگو مذہبی رواداری کی اعلےٰ ترین مثال ہے۔ آپکا خاندانی اعزاز سرکار انگریزی میں بھی مسلم ہے جس سے آپ کو جی سی آئی ای کا خطاب عطا ہوا جو والیان ریاست کے لئے مخصوص ہے۔ اور بحیثیت صدر اعظم آپ حکام انگریزی کی طرف سے ہز اکسلنسی سے مخاطب کئے جاتے ہیں جو وزرائے دول آزاد کے لئے استعمال ہوتا ہے *

کور لا والا، ڈاکٹر آر این۔ آپ حیدر آباد کے نامور اور مایہ ناز ڈاکٹروں میں سے ہیں اور عثمانیہ جنرل اسپتال کی مہتمی کے اہم منصب پر سرفراز ہیں۔ پیدائش آپ کی ۱۲۹۱ سنہ ف میں بمقام ستارا ہوئی اور ہندوستان میں اعلےٰ علمی اور طبی تعلیم سے فراغت پاکر آپ ولایت تشریف لیگئے اور وہاں ایک مدت تک مختلف یونیورسٹیوں میں آپ طبی تعلیم و تربیت حاصل کرتے رہے۔ چنانچہ لنڈن یونیورسٹی سے آپ نے ایف آر سی پی اور ایل آر سی پی کی ڈگریاں حاصل کیں، اور کیمبرج یونیورسٹی سے ڈی پی ایچ کی اور اڈنبرا یونیورسٹی سے ایس آر سی ایس کی ڈگریاں نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل کیں۔ ہندوستان واپس آکر آپ ۱۳۲۰ سنہ ف میں بحیثیت اسسٹنٹ ہاؤس سرجن شفاخانہ افضل گنج سرکار عالی کی ملازمت میں داخل ہوئے اور اپنی اعلیٰ قابلیت اور مستعدی سے دو ہی سال کے اندر مستقل سول سرجن اور اسسٹنٹ ہاؤس سرجن ہو گئے۔ اور ۱۳۳۰ سنہ ف میں آپ سول سرجن اور مہتمم شفاخانہ افضل گنج کے منصب پر فائز کئے گئے۔ یہی شفاخانہ افضل گنج جب وسعت پاکر نئی عالیشان عمارت میں آیا اور عثمانیہ جنرل اسپتال کے نام سے موسوم ہوا تو مسٹر کور لا والا اپنی قابلیت و تجربہ کے لحاظ سے اس کی مہتمی

پر بحال رکھے گئے اور اس شفاخانہ کی ترقی و توسیع میں جو آجکل ہندوستان کے سب سے بڑے اور بہترین ساز و سامان رکھنے والے شفاخانوں میں شمار ہوتا ہے ڈاکٹر کورلا والا نے نمایاں حصہ لیا۔ آپ اپنے منصبی فرائض کے علاوہ شہزادگان و خاندان شاہی کا علاج بھی بطور خاص کرتے ہیں اور اپنی علاج و تشخیص کی مہارت کی وجہ سے دور دور تک مشہور ہیں ۔

کیقباد پستنجی منشی۔ آپ حیدرآباد کے ایک ممتاز پارسی خاندان کے رکن ہیں اور ۱۲۹۰ف میں اسی سرزمین پر پیدا ہوئے۔ اور بی اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ ۱۳۱۸ف میں سرکار عالی کی ملازمت میں داخل ہوئے اور اپنی قابلیت اور کارگذاری سے ترقی کرتے کرتے ۱۳۲۶ف میں آپ مہتمم کوتوالی ضلع پربھنی ہو گئے۔ ۱۳۳۷ف تک آپنے اسی حیثیت سے ضلع پربھنی اور ضلع اطراف بلدہ صرف خاص مبارک میں کام کیا، اور اپنی کارگذاری اور قابلیت سے حکام اعلیٰ کی نگاہوں میں امتیاز حاصل کر لیا اور خاص کر نواب محمد نواز جنگ بہادر صدر ناظم کوتوالی اضلاع آپ کی بہت قدر کرنے لگے۔ چنانچہ آخرالذکر سال میں آپ کو سررشتہ سیاسیات میں ترقی کے ساتھ منتقل کیا گیا اور چار سال تک آپ نے پہلے منصرمانہ طور پر اور پھر مستقلاً مددگار معتمد سیاسیات کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیں ۱۳۴۱ف میں آپ کو نائب معتمد کے منصب پر ترقی ملی اور اسی حیثیت سے اسوقت تک آپ کارگذار ہیں۔ مسٹر کیقباد علاوہ زبان انگریزی کے اُردو اور فارسی میں بھی اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں اور دونوں زبانوں میں فکر سخن کرتے ہیں۔ آپ نہایت ہی خوش خلق اور ملنسار ہیں اور حیدرآباد کی سوسائٹی میں کافی رسوخ آپ کو حاصل ہے ۔

گاملن، آر ایل۔ آپ کا شمار اُن انگریزوں میں ہے جو سرکار عالی کی وفادارانہ ملازمت میں اپنی عمر کا بہترین حصہ صرف کر چکے ہیں اور اعتماد و ذمہ داری کے منصب پر فائز ہیں۔ ولادت آپکی ۱۲۸۳ف میں اپنے وطن انگلستان میں ہوئی اور وہیں آپنے مکتبی تعلیم سے فراغت پاکر الیکٹرک انجینیری کے کام کی تربیت حاصل کی اور عملی تجربہ حاصل کیا۔ ۱۳۱۸ف میں آپ سرکار عالی کی ملازمت میں بحیثیت ناظم دارالضرب و مہتمم کاغذ ممہور (منٹ ماسٹر و سپرنٹنڈنٹ اسٹام) داخل ہوئے اور ان شعبوں کے ذمہ داری اور اعتماد کے فرائض کو اسوقت تک نہایت ہی قابلیت و استعداد کے ساتھ انجام دے رہے ہیں ۱۳۲۶ف میں محکمہ برقی کے قیام پر آپ کو اس محکمہ کی نظامت کے فرائض بھی دارالضرب اور کاغذ ممہور کے فرائض کے ساتھ تفویض ہوئے اور اسطرح بلدہ حیدرآباد کی روشنی اور دولت گویا آپ ہی کی حسن خدمات کی رہین منت ہے۔

گیرراؤ بہادر، راجہ۔ آپ امرائے حیدرآباد کے سرکردہ خاندان کے رکن ہیں اور ۱۲۷۰ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم کے مدارج طے کرنے کے بعد آپ نے پلیڈری کا امتحان درجہ اوّل میں پاس کا اور سرکار عالی کی عدالتوں میں پریکٹس شروع کردی اور اپنی استعداد و ذہانت سے چند ہی سال میں بلدہ حیدرآباد کے ممتاز وکلا میں شمار ہونے لگے یہانتک کہ ۱۳۳۶ف میں جب عدالت عالیہ کی رکنیت کے لئے ایک قابل اور متدین ماہر قانون کی تلاش ہوئی تو آپکی قانونی استعداد اور خاندانی اعزاز کو دیکھتے ہوئے نظر انتخاب آپ ہی پر پڑی اور بذریعہ فرمان خسروی آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ اُسوقت سے آپ اس اہم منصب کے فرائض نہایت ہی قابلیت سے انجام دے رہے ہیں اور بنچ اور بار دونوں میں

ہردلعزیز ہیں۔ پہلے آپ کا تقرر صرف تین سال کے لئے ہوا تھا لیکن اس اثنار میں
آپ نے اپنی کارگذاری سے مزید دو سال کی توسیع کا حق پیدا کر لیا اور پھر اس مدت
کے اختتام پر آپ کو مکرر توسیع دیگئی۔ جو آپ کی اعلیٰ قابلیت اور تدین کا بہترین ثبوت
ہے۔ سرکار عالی سے آپ کی حسن خدمات کے صلہ میں آپ کو راجہ اور بہادری کا
خطاب بھی عطا کیا گیا اور اپنے منصب کی مصروفیتوں کے باوجود آپ حیدرآباد کی
جملہ تحریکوں میں نمایاں حصہ لیتے ہیں اور ہر طبقہ میں ہردلعزیز ہیں +

لطف الدولہ بہادر، نواب۔ آپ کا شمار حیدرآباد کے امرائے پائیگاہ میں ہے
اور نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر آپ کے دادا تھے جو اپنے وقت میں دولت آصفیہ
کی وزارت عظمےٰ کے فرائض شاندار کارناموں کے ساتھ انجام دے چکے تھے اسلئے
موجودہ جانشین خاندان کو صدر المہامی کی خدمت سپرد کر کے اعلیٰ حضرت جہاں پناہ
نے ایک قدیم جاں نثار حکومت خاندان کی سابقہ خدمات کا شاہانہ اعتراف فرمایا
اور حقدار کو اُسکا حق پہونچا کر انصاف و تدبر کا بہترین ثبوت دیا۔ محمد لطف الدین خان
لطف الدولہ بہادر ۱۳۰۰ھ میں اپنے وطن بلدہ حیدرآباد میں پیدا ہوئے اور اپنے
جد نامدار کے آغوش عاطفت میں پرورش پائی۔ اور امرائے حیدرآباد کے دستور
کے مطابق فاضل اساتذہ سے علوم مشرقی و مغربی کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۳۲۲ھ
میں نواب شمس الملک بہادر کے انتقال پر آپ اپنی آبائی جاگیر پر حسب فرمان مبارک
متصرف ہوئے اور نواب سر خورشید جاہ بہادر کے علاقہ کی نگرانی بھی آپ ہی
کو سپرد کیگئی۔ ان دونوں جاگیروں کے انتظام اور اصلاح و ترقی میں آپ نے
نمایاں ذہانت قابلیت و معاملہ فہمی کا ثبوت دیا۔ اور چند ہی سال کے اندر

نظم ونسق اور حساب کتاب کو زمانہ حال کے اعلیٰ ترین اصول پر قایم کر دیا۔ ۱۳۳۰ھ تک پائیگاہ خورشید جاہ بہادر کا انتظام آپ کے سپرد رہا اور اسکے بعد آپ نے اپنی ساری توجہ خود اپنی موروثی جاگیر کی طرف مبذول کر دی۔ حضور پُر نور کے تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئے پر آپ کے اعزازات میں مزید اضافہ ہوا اور اس کے ایک سال بعد ۱۳۳۲ھ میں نواب لطافت جنگ اور پھر ۱۳۴۱ھ میں لطف الدولہ بہادر کے خطابات سے آپ کو سرفراز کیا گیا۔ ۱۳۳۹ھ میں آپ صدر المہام فوج کے منصب پر سرفراز کئے گئے اور باب حکومت کے قیام پر آپ کو اسکا رکن بھی بنایا گیا۔ کچھ دنوں بعد صدر المہامی فوج سے صیغہ جات طبابت و علاج حیوانات بھی متعلق کر دئے گئے۔ اس منصب پر چندے کام کرنے کے بعد آپ صدر المہامی تعمیرات پر منتقل کئے گئے اور ۱۳۴۰ھ میں آپ عدالت و امور مذہبی کے صدر المہام ہوئے جس پر اسوقت تک قایم ہیں۔ نواب صاحب امرائے حیدر آباد کی روایات قدیم کے مطابق حسن اخلاق اور حسن سلوک میں خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ اور علم و فن کی فیاضانہ قدر دانی کرتے ہیں۔ خود بھی شعر گوئی سے ذوق فرماتے ہیں اور لطف تخلص کرتے ہیں۔

لطیف یار جنگ بہادر، نواب۔ مولوی محمد عبد اللطیف خاں لطیف یار جنگ بہادر ایک قدیم اور مشہور افغانی خاندان کے فرد ہیں۔ آپ ۱۲۷۰ھ میں لوہاری ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے اور اپنے وطن اسلام نگر ضلع سہارنپور میں تعلیم پائی۔ چودہ سال کے سن میں آپ قصبہ رامپور منہاراں گئے اور وہاں درس نظامیہ کی تکمیل کی۔ ۱۲۹۰ھ میں آپ حیدر آباد آئے اور دار العلوم میں تکرار درس کر کے سند فضیلت حاصل کی، اور پھر وکالت درجہ اوّل اور صیغہ مال کے امتحانات پاس کئے۔ ۱۲۹۱ف میں آپ کا

تقرر سرکار عالی کے محکمہ صدر محاسبی میں ہوا جہاں نو سال تک آپ قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۳۰۷ھ میں آپ نواب وقار الامراء کی روبکاری میں پیشکار ہو گئے اور پھر تعلقہ سنگاریڈی میں تحصیلداری کے عہدہ پر آپ کو تعینات کیا گیا۔ ۱۳۱۰ھ میں آپکی خدمات پائیگاہ نواب وقار الامراء میں منتقل کر دی گئیں اور اس اثناء میں آپ نے تعلقہ داری کا امتحان پاس کر لیا تو صیغہ آبکاری کی دوم تعلقہ داری پر آپ کا تقرر ہو گیا اور اس کے سات سال بعد آپ مستقل تعلقہ دار آبکاری ہو گئے۔ ۱۳۲۳ف میں صیغہ آبکاری کی تنظیم جدید پر آپ کو منصب نظامت پر سرفراز کیا گیا اور اسی منصب پر آپ وظیفہ حسن خدمت پانے تک برقرار رہے۔ اس دور میں آپ نے محکمہ آبکاری کی ترقی و اصلاح کر کے سرکار عالی کے مالیہ میں قرار واقعی اضافہ کر دیا اور اسی کے ساتھ منشیات کے استعمال میں بھی غیر معمولی کمی ہو گئی۔ شراب کی بھٹیاں جو ہر طرف بکثرت نظر آتی تھیں توڑ دی گئیں اور جو باقی رہیں ان پر سخت سرکاری نگرانی قائم کر دی گئی بلکہ بعض بھٹیاں براہ راست سرکاری انتظام میں لے کر اُن میں انگریزی ادویہ اور عطریات کی تیاری کا کام بھی جاری کر دیا گیا۔

لقاء اللہ عثمانی، مولانا۔ آپ ممالک متحدہ کے ایک معزز خاندان کے رکن ہیں اور اپنے وطن ہی میں پیدا ہو کر حسب معمول ابتدائی مکتبی تعلیم اور عربی و فارسی کے علوم حاصل کیے اور اپنے فطری جذبات خدمت قومی کے بموجب مختلف سیاسی اور غیر سیاسی تحریکات میں کام کرتے رہے جسکے سلسلہ میں آپ کو قید و بند کی صعوبات سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ ۱۹۲۷ء میں آپ نے مرکزی خلافت کمیٹی کی طرف سے ممالک دکن کا دورہ کیا اور حیدرآباد کی کشش نے آپ کی سرگرمیوں کا مستقر اسی

طرف منتقل کر دیا۔ سب سے پہلے ۱۹۲۸ء میں مولانا شوکت علی صاحب نے حیدرآباد میں ایک مدرسہ شبینہ جاری کر کے اسکی نگرانی آپ کے سپرد کی اور پھر جب مولانا شوکت علی نے اس مدرسہ سے قطع تعلق کر لیا تو آپ بطور خود اسے چلانے لگے اور اسی قسم کے مدارس بلدہ کے دیگر محلوں میں اور نیز اکثر اضلاع میں جاری کر کے مدارس شبینہ کی تحریک کو مستقل بنیاد پر قایم کر دیا اور آج اس تحریک کے ماتحت متعدد مدارس جاری ہیں جنمیں غریب اور نادار مزدور پیشہ طبقہ کے لوگوں کو ابتدائی مذہبی اور علمی تعلیم دیجاتی ہے اور حسب استطاعت کتابیں وغیرہ بھی مفت دیجاتی ہیں۔ مولانا صاحب نہایت ہی دردمند مسلمان ہیں اور قوم کی خدمت کا پُرجوش جذبہ رکھتے ہیں +

لینل، مس جی ایم۔ آپ انگلستان کی ایک مشہور ماہر تعلیم خاتون ہیں اور ۱۳۰۵ف میں اپنے وطن ہی میں پیدا ہوئیں اور تعلیم کے اعلیٰ ترین مدارج طے کئے۔ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں آپ ۱۳۲۶ف میں بحیثیت مددگار محبوبیہ گرلز اسکول داخل ہوئیں اور اپنی قابلیت اور کارگزاری سے ترقی کرتے کرتے ۱۳۲۹ف مددگار پرنسپل مدرسہ مذکور کے منصب پر ترقی پائی۔ اس کے ایک سال قبل آپ کچھ دنوں کے لئے پرنسپلی کی خدمات منصرمانہ طور پر انجام دیچکی تھیں اور ۱۳۴۰ف میں جب پرنسپلی کی مستقل جائداد خالی ہوئی تو اس منصب اہم کے لئے آپ ہی کا انتخاب عمل میں آیا چنانچہ اُسوقت سے آپ نہایت ہی قابلیت اور خوش اصلوبی کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دے رہی ہیں اور آپ کے حسن انتظام کے بدولت اس درسگاہ کو روز افزوں ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ اس درسگاہ میں حیدرآباد

کے طبقہ امرا کی لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں اور صدر المہام باب حکومت اور مہاراجہ یمین السلطنت بہادر تک کی امیرزادیاں یہیں زیر تعلیم ہیں۔ ان کے علاوہ بڑے بڑے امرا اور جاگیرداروں کی صاحبزادیاں یہیں حصول علم کے لئے حاضر ہوتی ہیں۔ اس بنا پر اس درسگاہ کو حیدرآباد کی علمی درسگاہوں میں نمایاں اہمیت حاصل ہے اور مس لینسل اپنی قابلیت اور حسن انتظام سے اسکی قیادت کی اہلیت کا کافی ثبوت دیچکی ہیں۔

مجیب احمد تمنائی۔ آپ حکیم مشتاق احمد صاحب انصاری کے صاحبزادے ہیں اور ۱۸۶۹ء میں اپنے وطن سہارنپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد معزول والی ٹونک نواب محمد علیخاں کے طبیب خاص تھے اور اُنھیں کے ہمراہ بنارس میں رہتے تھے، مولوی مجیب احمد صاحب بھی ابتدائی اسباق کی تربیت لکھنؤ میں حاصل کر کے بنارس گئے، اور اپنے والد سے عربی اور علم طب کی کتابیں پڑھیں۔ جسکے بعد آپکے ماموں مولوی محمد ذکریا نے آپ کو حیدرآباد بلاکر گرامر اسکول میں انگریزی تعلیم کے لئے داخل کرایا جہاں آپنے میٹرک تک طے کیا اور پھر مدرسہ طبی میں ڈاکٹری تعلیم کیلئے داخل ہوئے لیکن تھوڑے ہی دن بعد آپ سرسید مرحوم کی فرمایش پر علیگڈھ گئے اور وہاں انگریزی تعلیم کی تکمیل کی۔ علیگڈھ سے واپس آکر آپ سرکار عالی کے محکمہ بندوبست میں مترجمی کی جگہ پر مامور ہو گئے۔ اور پھر محکمہ جنگلات، فینانس اور دفتر مجلس وضع آئین و قوانین کے مختلف مدارج پر ترقی کرتے ہوئے آپ صدر المہام فینانس کی ماتحتی میں پہونچ گئے جنھوں نے آپکی ذہانت و قابلیت کی قرار واقعی قدر کی۔ تمنائی صاحب کو ادبی ذوق زمانہ طالبعلمی ہی میں پیدا ہو گیا تھا اور اُسی وقت سے آپ کے مضامین ملک کے سربرآوردہ جرائد میں شایع ہونے لگے

تھے۔ ۱۸۹۴ء میں آپ نے خود ایک رسالہ "سحر البیان" کے نام سے نکالا لیکن ملک کی سرد مہری سے یہ سرسبز نہ ہو پایا۔ متعدد ادبی اور علمی مضامین کے علاوہ آپ کئی کتابوں کے بھی مصنف ہیں۔ اور خاصکر رپورٹ مردم شماری کا ترجمہ آپ کی ایک مستقل یادگار ہے۔

محمد ابراہیم، سید۔ آپ کا وطن اصلی رائے بریلی ہے، لیکن آپ کے والد ماجد سید حمید الدین صاحب رعنا ریاست ٹونک میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے۔ چنانچہ وہیں ۱۳۱۰ف میں آپ پیدا ہوئے اور اپنے والد کے آغوش عاطفت میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ لیکن ابتدائی تعلیم کا زمانہ ختم نہ ہوا تھا کہ آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا اور آپ کو سلسلہ تعلیم جاری رکھنے کے لئے بھوپال جانا پڑا جہاں ڈیڑھ سال تک مقیم رہنے کے بعد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں نام لکھایا اور پھر لاہور جاکر اورینٹل کالج سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات پاس کئے۔ ۱۹۱۵ء میں میٹریکیولیشن کا امتحان پاس کر کے اسلامیہ کالج لاہور میں انگریزی کی اعلےٰ تعلیم شروع کی اور ۱۹۲۰ء تک بی اے اور ایم اے کے امتحانات میں کامیابی حاصل کر لی۔ زمانہ طالب علمی ہی میں آپ کو مضمون نویسی اور خاصکر ترجمہ نگاری کا شوق پیدا ہو گیا تھا اور لاہور کے قیام کے دوران میں آپ "زمیندار" و "آفتاب" میں عربی، فارسی اور انگریزی کے تراجم کرتے رہے۔ اسی اثنا میں آپ نے بلاذری کی فتوح البلدان کا ترجمہ اردو زبان میں کیا۔ ۱۳۲۷ف میں آپ حیدر آباد آکر سرکار عالی کے محکمہ تعلیم میں ملازم ہوئے اور ورنگل ہائی اسکول میں آپ کا تقرر ہوا۔ اس کے ڈیڑھ سال بعد آپ میدک ہائی اسکول میں مددگار اول

صدر مدرس ہو گئے اور پھر ۱۳۳۰ف میں آپ کو دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ کے شعبہ تراجم عربی میں منتقل کیا گیا جہاں چند ہی سال کے بعد آپ سینیر گریڈ میں ترقی پا گئے۔ آپ کے تراجم میں تاریخ طبری اور احکام السلطانیہ خاص طور پر قابل لحاظ ہیں۔

محمد احمد، مولوی۔ مملکت حیدرآباد دکن کے ناظم ٹپہ خانہ جات (پوسٹ ماسٹر جنرل) مولوی محمد احمد صاحب ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے ایک نامور اور معزز خاندان کے فرد ہیں اور اس محکمہ کے کاموں کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ کا وطن اصلی ضلع میرٹھ ہے اور آپ کے اجداد سلطنت مغلیہ کی نمایاں خدمات انجام دے چکے ہیں۔ آپ ہی کے خاندان کے ایک رکن نواب مشتاق حسین خاں وقار الملک بھی تھے جن کے نام سے آج ہندوستان کا بچہ بچہ واقف ہے۔ اس خاندان کے سرگروہ نواب عظیم اللہ خاں صاحب کو آج بھی انگریزی حکومت سے نوابی کا خطاب حاصل ہے۔ مولوی محمد احمد صاحب ۱۲۹۱ف میں اپنے وطن میرٹھ میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کر کے مدرسۃ العلوم علیگڈھ میں اعلیٰ مدارج طے کئے۔ ۱۳۱۰ف میں آپ محکمہ ٹپہ سرکار عالی میں بحیثیت مہتمم (سپرنٹنڈنٹ) داخل ہوئے اور اپنی قابلیت اور حسن انتظام سے ترقی کرتے کرتے نو سال کے اندر ہی نائب ناظم (ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل) کے عہدہ پر پہونچ گئے اور ۱۳۴۰ف میں مسٹر رستم جی چینائی پوسٹماسٹر جنرل کے وظیفہ یاب ہونے پر آپ کو نظامت کا منصب جلیلہ حاصل ہو گیا۔ مولوی محمد احمد صاحب نے اپنی گذشتہ ۲۹ سالہ ملازمت کے دوران میں جو نمایاں خدمات انجام دی ہیں اُنکی تفصیل طویل ہے۔ لیکن اسقدر اظہار ضروری ہے کہ اہم اور

نازک مواقع پر محکمہ کے مستعد اور معتمد حاکم کی جب کبھی تلاش ہوئی تو نظر انتخاب مولوی محمد احمد صاحب ہی پر پڑی۔ سررشتہ ٹپہ میں جو اصلاحات آپ نے کیں اکمیں روشن ترین جدید نمونہ کے ٹکٹوں کا رواج ہے جو حسن و خوبی میں انگریزی ٹکٹوں سے بدرجہا بہتر ہیں +

محمد حسین جعفری، سید۔ آپ سید یاور علیخاں جاگیردار و منصبدار کے صاحبزادے ہیں اور آپ کے جد اعلیٰ حکیم میر جعفر علیخاں مہاراجہ چندولال کے عہد وزارت میں اُن کے طلب پر حیدرآباد آئے تھے، اور یہیں منصب و جاگیر سے سرفراز ہوکر وطن اختیار کرلیا۔ سید محمد حسین جعفری ۱۲۹۷ف میں اپنے وطن بلدہ حیدرآباد میں پیدا ہوئے اور اپنے دادا نواب باقر نواز جنگ بہادر کے سایہ عاطفت میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ ابتدائی درسی کتب عربی و فارسی ختم کرکے آپ نے مدرسہ عالیہ سے میٹریکیولیشن پاس کیا اور پھر انگلستان جاکر آکسفورڈ یونیورسٹی میں داخل ہوئے جہاں سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ انگلستان سے واپس آکر آپ سرکار عالی کے سررشتہ تعلیمات میں ملازم ہوگئے اور مددگار ناظم کی حیثیت سے آپ کا تقرر ہوا۔ ڈیڑھ سال بعد آپ صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ ہوگئے اور اس حیثیت سے ورنگل اور اورنگ آباد میں سات سال تک اپنی اعلیٰ قابلیت سے نوجوان پود کو نفع پہونچاتے رہے۔ اس کے بعد آپ مہتمم تعلیمات ضلع عثمان آباد اور پھر صدر مہتمم تعلیمات (ڈویژنل انسپکٹر آف اسکولس) صوبہ میدک ہوگئے اور ان دونوں حیثیتوں میں ساڑھے چار سال صرف کئے۔ اسی اثناء میں خان فضل محمد خاں صاحب کے پنجاب واپس جانے پر آپ کو نائب ناظم تعلیمات کے منصب پر ترقی ملی، اور نواب مسعود یار جنگ بہادر جب سیاحت جاپان کیلئے رخصت پر گئے تو اُنکی جگہ آپ نے منصرمانہ ناظم کی خدمات بھی انجام دیں۔ نواب مسعود یار جنگ بہادر

کے بعد جب خان فضل محمد خاں ناظم تعلیمات ہوئے تو آپ بدستور اپنے منصب نائب ناظم کے عہدہ پر کام کرتے رہے جس پر آپ اسوقت تک قائم ہیں۔ سید صاحب باوجود اپنے عہدہ کی مصروفیتوں کے اپنا کافی وقت کتب بینی پر صرف کرتے ہیں، اور خاصکر کتب عربی اکثر آپ کے مطالعہ میں رہتی ہیں۔ اور اس مطالعہ کا نتیجہ اکثر فاضلانہ مضامین، خطبات اور کتب کی شکل میں ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ کچھ دنوں تک آپ نے رسالۂ "المعلم" کی ایڈیٹری بھی کی جو طبقۂ معلمین میں بہت مقبول ہوا ؛

محمد ضامن کنتوری، سید۔ آپ کا وطن اصلی اودھ کے ایک مشہور قصبہ کنتور ضلع بارہ بنکی میں ہے اور آپ کے والد مولوی سید محمد کاظم حبیب ایک فاضل ادیب اور خوشگو شاعر تھے۔ سید صاحب کی والدہ ماجدہ بھی علوم عربی و فارسی میں مہارت تامہ رکھتی تھیں، اور ایسے والدین کے آغوش عاطفت میں پرورش پاکر سید صاحب کا علم و فضل اور شاعری میں یگانہ روزگار نہ ہونا تعجب خیز ہوتا لیکن سید صاحب نے گھر ہی کی تعلیم پر اکتفا نہیں کی بلکہ کنتور، لکھنؤ اور حیدرآباد کے مشاہیر علماء کے سامنے بھی زانوئے ادب تہ کیا۔ اور اس سلسلہ تعلیم کی تکمیل کا سہرا مولوی محمد اعظم صاحب چڑیا کوٹی جیسے جید اور متبحر فاضل کے سر رہا۔ علوم مشرقی کی کماحقہ تکمیل کے بعد آپ نے علوم مغربی کی طرف توجہ کی اور ممالک متحدہ اور حیدرآباد میں ایک مدت تک انگریزی کی تحصیل میں لگے رہے۔ میٹریکیولیشن کا امتحان آپنے علیگڈھ سے پاس کیا اور ایف اے میں داخل ہوئے لیکن صحت نے مساعدت نہ کی اور ترک تعلیم کر کے حیدرآباد آگئے جہاں کی مجالس ادب نے آپ کو سر آنکھوں پر بٹھایا۔ کچھ دنوں نواب محبوب یار جنگ بہادر کے ماتحت علاقہ صرفخاص سے متعلق رہنے کے بعد آپ کو نواب عماد الملک بہادر نے

محکمہ تعلیم میں بلالیا، اور اس محکمہ میں چند سال تک مختلف حیثیتوں سے کام کرنے کے بعد ۱۳۲۵ف میں آپ دارالطبع سرکارِ عالی کی منتظمی پر مامور ہوگئے اور یہیں سے وظیفہ حسن خدمت حاصل کیا۔ متعدد معرکہ آرا ادبی مضامین نظم و نثر کے علاوہ بعض مستقل تصانیف بھی سید صاحب کی یادگار ہیں اور خاص کر انگریزی نظموں کا اُردو نظم میں ترجمہ جسکا مجموعہ ارمغان فرنگ کے نام سے شایع ہوکر مقبول عام ہوچکا ہے سید صاحب کا امتیازی کارنامہ ہے جس پر آپ ملک کے مشاہیر اہل قلم سے داد حاصل کر چکے ہیں۔

مرزا یار جنگ بہادر، نواب جٹس۔ آپ میر مجلسی عدالت العالیہ حیدرآباد پر مامور ہونے سے پہلے مرزا سمیع اللہ بیگ کے نام سے پیشہ وکالت اور ملکی و قومی تحریکات کی سربراہی میں کافی شہرت و مقبولیت حاصل کر چکے تھے، اور جس وقت آپ مسٹر عبداللہ یوسف علے کے اصرار و تحریک پر حیدرآباد آئے ہیں اُسوقت صوبہ اودھ کی عدالت جوڈیشلی میں آپکی پریکٹس پورے عروج پر تھی۔ اور چونکہ آپ اس پیشہ میں آنریبل سر وزیرحسن سے سینیر تھے جو اسوقت اودھ چیف کورٹ کے چیف جج ہیں، اسلئے قرینہ یہی تھا کہ اگر آپ حیدرآباد نہ آگئے ہوتے تو آج آپ ہی اس عہدہ جلیلہ پر فائز ہوتے۔ اس طرح مرزا صاحب نے ایک اسلامی سلطنت کی خدمت قبول کرکے دراصل بہت بڑے ایثار سے کام لیا۔ اسی کے ساتھ حیدرآباد کے ارباب حل و عقد اور حضور پرنور کی قدرشناس نگاہوں کی بھی داد دینا چاہیئے کہ انھوں نے اس قابلیت و تدبر کی شخصیت کا انتخاب کرکے حیدرآباد کے نظام عدالت کی شہرت میں اضافہ کردیا اور اس انتخاب کی موزونیت کا ثبوت وہ زبردست اصلاحات اور ترقیاں

ہیں جو نواب مرزا یار جنگ بہادر کے دور میر مجلسی میں انجام پائیں۔ ان سب میں درخشاں ترین کارنامہ عدالتی اور انتظامی اختیارات کی علیحدگی ہے جس سے حیدرآباد کے حکام عدالت انتظامی حکام کی ماتحتی سے الگ ہو کر خالص اور بے لوث انصاف کرنے میں آزاد ہو گئے۔ اس اصلاح نے دراصل حیدرآباد کی حکومت کو برطانوی ہند کی حکومت سے برتر بنا دیا ہے جہاں باوجود مسلسل اصرار اور تقاضے کے اسوقت تک اس اصلاح کی طرف عملی قدم نہیں بڑھایا گیا ہے۔ لیکن حیدرآباد کے روشن خیال اور ہمدرد خلق شہریار نے بلا کسی عام ایجی ٹیشن کے پبلک کی خواہشات پوری کر دیں

نواب مرزا یار جنگ کا وطن اصلی قصبہ امیٹھی ضلع لکھنؤ ہے جہاں آپ ۱۲۸۴ف میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم گھر ہی پر حاصل کر کے اپنے برادر عم زاد ڈاکٹر اصغر بیگ کے ہمراہ بریلی چلے گئے جہاں سے ۱۸۹۰ء میں آپ نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ اُس کے بعد لکھنؤ آ کر کرشین کالج سے ایف اے اور کیننگ کالج سے بی اے کے امتحانات پاس کئے اور پھر ایل ایل بی کا امتحان دیکر کامیابی حاصل کی۔ زمانہ تعلیم کے اختتام پر آپ نے ڈیڑھ سال تک میر محمد تقی نصیر آبادی کے مددگار کی حیثیت سے رائے بریلی میں پریکٹس کی اور وہیں قانونی نکات اور ضابطہ عدالت میں مہارت پیدا کی۔ میر صاحب کے انتقال کے بعد آپ نے لکھنؤ آ کر وکالت شروع کی اور تھوڑے ہی دنوں میں اسقدر شہرت پیدا کر لی کہ عدالت جوڈیشل کمشنری میں اپیل کے مقدمات کے سوا دوسری عدالتوں میں پیروی کرنے کی فرصت ہی نہ رہی۔ ۱۹۱۵ء میں آپ عدالت مذکور کے ایڈوکیٹ ہو گئے اور اس کے ایک سال بعد مجلس قانون ساز کے نامزد شدہ ممبر ہو گئے۔ ۱۹۱۸ء (۱۳۲۷ف) میں آپ نے حیدرآباد آ کر میر مجلسی

عدالت العالیہ کا جائزہ لیا۔ اور ۱۳۴۱ف میں آپ کو سرکار عالی سے نواب مرزا یار جنگ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ عدالتی اور انتظامی اختیارات کی علیحدگی کی اصلاح کے علاوہ نواب صاحب کے دور کی یادگاریں اور بھی ہیں جنمیں عدالت عالیہ کا جدید عمارت میں منتقل ہونا اور اسکے رتبہ میں منشور خسروی کے بموجب اضافہ ہونا خاص کر قابل ذکر ہیں۔ نواب صاحب موصوف اپنی سرکاری مصروفیتوں کے علاوہ ملک کی جہتی تحریکات میں بھی حصّہ لیتے رہتے ہیں اور خاصکر تعلیمی مسائل پر آپ کے بصیرت افروز خطبات قابل قدر ہیں۔ سیاسیات اور تاریخ پر نواب صاحب کی بعض تصنیفات شایع ہو کر ملک میں کافی شہرت و مقبولیت حاصل کر چکی ہیں، خاصکر عہد اورنگ زیب میں ہندوستان کی حالت اور ہندوستان کے مستقل آئین پر جو کتابیں آپ نے لکھیں وہ اہل الرائے طبقہ میں قدر کی نگاہوں سے دیکھی گئیں۔ ۱۹۳۲ء میں سرکار عالی نے بعنایت خاص آپ کی مدّت ملازمت میں دو سال کی توسیع منظور فرمائی جو آپکی اعلیٰ خدمات کے اعتراف کی بہترین سند ہے۔

مسعود علی، مولوی محمد۔ آپ کا وطن اصلی فتحپور ضلع بارہ بنکی میں ہے لیکن پیدائش آپ کی ۱۲۷۶ف میں بمقام دہلی ہوئی جہاں آپ کے والد مولوی احمد علی صاحب سررشتہ دار کمشنری و میر منشی ریزیڈنسی تھے۔ ابتدائی درسی تعلیم گھر ہی پر حاصل کرکے آپ علیگڈھ گئے اور وہاں ایک مدّت تک طالبعلمانہ زندگی بسر کرکے بی اے کی ڈگری حاصل کی، اور وہیں اسکول کے اسٹاف میں ملازم ہو گئے۔ ۱۸۹۵ء میں آپ نواب فتح نواز جنگ بہادر کے طلب کرنے پر حیدر آباد آئے اور ہوم آفس میں مترجمی کی جگہ پر مامور ہو گئے جس سے ترقی کرتے کرتے آپ منتظمی اور مددگاری کے عہدہ

تک پہونچے اور پھر مجلس عدالت عالیہ کے معتمد ہو گئے، جس سے آپ کو نظامت دارالقضا
بلدہ اور صدر نظامت عدالت اسمات کے عہدوں پر یکے بعد دیگرے ترقی ملی۔
اس آخری عہدہ سے آپ ۲۸ سالہ مدت ملازمت ختم کرکے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش
کئے گئے۔ لیکن چونکہ ابھی آپ کے دل میں خدمت کا جذبہ باقی تھا اور قوائے جسمانی میں
قوت موجود تھی اسلئے آپکی استدعا پر دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ میں مترجمی قانون کے کام پر
آپ کو مامور کر دیا گیا۔ مولوی صاحب کو ابتدا ہی سے ادبی ذوق رہا ہے اور تالیف و
ترجمہ کے کام سے خاص مناسبت رہی ہے، چنانچہ آپکی متعدد تالیفات ادب و تاریخ و قانون
پر شایع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں اور دارالترجمہ کے ذریعہ سے آپ اپنے اس مرغوب شغلہ کو
ترقی اور جلا دے رہے ہیں اور اُردو لٹریچر میں اپنی دلچسپ تالیفات سے اضافہ کر رہے ہیں +
مصاحب علی میر۔ آپ حیدرآباد کے ایک ممتاز خاندان کے فرد ہیں اور یہیں ۱۲۸۶ف
میں پیدا ہوئے اور علمی اور قانونی قابلیت کی سندیں لے کر سرکار عالی کی عدالتوں
میں وکالت شروع کر دی۔ بائیس سال تک آپ بحیثیت پلیڈر کے اپنی قابلیت
اور ذہانت کا اظہار کرتے رہے اور اس اثنا میں اپنے ہمچشموں میں شہرت و امتیاز حاصل کرکے
بلدہ کے نامور وکلا میں شمار ہونے لگے۔ تاہم ۱۳۲۴ف میں جب سرکار عالی کو آپ کی
خدمات کی حاجت ہوئی تو آپ نے وکالت کی آزاد زندگی اور کثیر آمدنی پر لات ماردی
اور نسبتہً قلیل مشاہرہ پر اسپشل مجسٹریٹ اضلاع کی خدمت قبول کر لی۔ بحیثیت
ملازم سرکار عالی آپ کی قابلیت اور حسن انتظام کے جوہر اور نمایاں ہونے لگے اور
سرکار عالی کی طرف سے اسکا اعتراف اسطرح کیا گیا کہ آپ کو ترقی کے مدارج تیزی
کے ساتھ طے کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ ۱۳۲۹ف تک آپ ترقی کرتے کرتے ناظم اول

عدالت دیوانی بلدہ ہو گئے۔ اور ۱۳۳۵ف میں ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ کے منصب پر فائز کئے گئے اور اس کے چند ہی ماہ بعد صدر عدالت دیوانی بلدہ کے ناظم اول ہو گئے جو رکنیت عدالت عالیہ کا ایک زینہ ہے۔ چنانچہ رکنیت عدالت عالیہ کے سلسلہ میں آپکا نام پیش بھی ہو چکا ہے اور یقین ہے کہ عنقریب آپ عدالت کے اس اعلیٰ منصب تک پہونچ جائیں گے۔ آپ حسن قابلیت کے ساتھ حسن اخلاق کے زیور سے بھی آراستہ ہیں اور حیدرآباد کی سوسائٹی میں کافی وقعت و ہردلعزیزی رکھتے ہیں؁

مظہر حسین۔ آپ نواب ڈاکٹر ارسطو یار جنگ بہادر کے صاحبزادے ہیں اور ۱۳۰۳ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے اور اپنے باپ کے سایہ عاطفت میں پہلے گھر پر اور پھر نظام کالج میں تعلیم پائی اور پھر علیگڈھ بغرض تکمیل تشریف لیگئے۔ اسی اثناء میں آپ کو اپنے والد ماجد کے ہمراہ یورپ تشریف لیجانے کا موقعہ ملا۔ اور اس سلسلہ میں آپ نے ممالک اسلامی کا بھی وسیع دورہ کیا، اور معلومات حاصل کیں، یورپ جاکر آپ نے فن زراعت کی تعلیم کے لئے ایڈنبرا یونیورسٹی میں نام لکھایا اور وہاں سے ایم اے، بی ایس سی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ حیدرآباد واپس آکر آپ سرکار عالی کی ملازمت میں بطور سوم تعلقہ دار ۱۳۲۴ف میں داخل ہوئے۔ اور بتعمیل فرمان شاہی مختلف حصص ہند میں دورہ کر کے حکام انگریزی کی نگرانی میں زرعی حالات و انتظامات کا معائنہ و مطالعہ فرمایا۔ اور واپس آکر ۱۳۲۸ف میں نظامت سررشتہ زراعت پر مامور کئے گئے جسپر کئی سال تک آپ کام کرتے رہے اور اپنی ذہانت و قابلیت سے اس محکمہ میں متعدد اصلاحیں اور ترقیاں نمایاں کیں، چنانچہ مزارعین کو جدید طریقہائے کاشت سے آشنا کرنے اور ملک کی زرعی پیداوار بڑھانے کی مختلف تدابیر اختیار کرنے میں مسٹر مظہر حسین

کا دورِ نظامت خاص طور پر مستحق تعریف ثابت ہوا۔ مزارعین کی امداد کے لئے تقاوی کا دستور بھی آپ ہی کے دور میں رائج ہوا، اور اسی زمانہ میں ملک کی زرعی پیمائش بھی کی گئی۔ ۱۳۲۹ف میں آپ نظامت سررشتۂ اعداد و شمار پر منتقل کئے گئے اور اسوقت سے اس شعبہ کی مفید سرگرمیوں کو بڑھا کر اسے اہم صیغۂ حکومت بنا دیا ہے۔

معین الدولہ بہادر، نواب۔ نواب محمد معین الدین معین الدولہ بہادر نواب بشیر الدولہ سر آسمان جاہ بہادر کے صاحبزادے اور پائیگاہ کے امراء میں سے ہیں۔ آپ کی پیدائش ۱۳۰۵ھ میں بمقام سرور نگر بلدہ حیدرآباد واقع ہوئی، اور امرائے حیدرآباد کے دستور کے بموجب گھر ہی پر تعلیم و تربیت کا بہترین اہتمام کیا گیا۔ نواب صاحب ابھی نو ہی برس کے تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا، لیکن قدر شناس آقائے ولی نعمت نے اپنے خاندانی وفادار خادم کے نونہال کو شاہی نگرانی میں لے کر باپ کے غم کو بھلا دیا اور تعلیم و تربیت کے وہ انتظامات کر دئے کہ باپ کی موجودگی میں بھی اس سے بہتر نہیں ہو سکتے تھے صرف یہی نہیں بلکہ بارگاہ شاہی سے مراعات و انعامات کی بارش ہونے لگی، اور جسوقت علاقہ پائیگاہ کی نگرانی و انتظام میں اصلاح کی ضرورت ہوئی تو حضور پُر نور نے بوساطت صدر المہام اسے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ جو بعد کو اضافہ و ترقی کے بعد واپس کیگئی۔ نواب صاحب کو شکار کا بہت شوق ہے اور مشہور ہے کہ آپ کی گولی کا نشانہ خطا نہیں کرتا۔ چنانچہ اکثر شکار میں غیر معمولی چستی اور ہوشیاری سے حریف کا شکار کیا ہے اور بڑے بڑے خطرے کے مواقع سے کامیاب و نجیاب آئے ہیں۔ ۱۳۳۳ف میں بتعمیل فرمان شاہی نواب صاحب نے محکمہ مال کا کام حیدرآباد اورنگ آباد اور نظام آباد میں رہ کر سیکھا اور ۱۳۴۲ھ میں آپ کو صدر المہام

حرفت وتجارت کے منصب جلیلہ پر فائز کیا گیا جہاں ایک سال تک نمایاں خدمات انجام دینے کے بعد آپ صدر المہامی افواج آصفیہ کے منصب پر منتقل کئے گئے۔ لیکن کچھ دنوں اس خدمت پر رہ کر آپ نے سبکدوشی حاصل کی اور اپنی ساری توجہ اپنی جاگیر کے انتظام پر صرف کرنے لگے۔ نواب صاحب نہایت خوش خلق ملنسار اور قدردان علم وفن ہیں، اور مفید قومی کاموں کی نہایت فیاضی کے ساتھ امداد کرتے ہیں، چنانچہ علیگڑھ کالج اور مسلم یونیورسٹی کو آپ بدفعات کئی لاکھ روپیہ دے چکے ہیں۔

مقصود علی خاں، حکیم میر۔ آپ حیدرآباد کے نامور اطبا میں شمار ہوتے ہیں، اور ناظر الاطبا یونانی لوکل فنڈ اضلاع سرکار عالی کے منصب پر فائز ہیں۔ مرادآباد کے ایک نامور خاندان حکما سے آپ کا تعلق ہے اور وہیں اپنے وطن میں آپ ۱۲۹۶ھ میں پیدا ہوئے۔ سرکار عالی کی ملازمت میں آپ ۱۳۲۱ف میں داخل ہوئے اور اس کے تین سال بعد آپ مددگار دوم افسر الاطبا بلدہ کی جائداد پر متعین ہو گئے۔ ۱۳۳۰ف میں آپ کو مہتمم شفاخانہ یونانی کے منصب پر ترقی ملی اور اس حیثیت سے آپ بلدہ حیدرآباد کے مختلف یونانی شفاخانوں میں نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۳۳۷ف میں آپ ناظر الاطبا یونانی اضلاع کے منصب پر فائز کئے گئے اور اسوقت سے اس منصب کے فرائض نہایت ہی قابلیت اور حسن انتظام کے ساتھ آپ انجام دے رہے ہیں۔ ان سرکاری فرائض کے ساتھ آپ کو شہر میں بسلسلہ مطب مشکل اور اہم امراض کے علاج میں کافی وقت صرف کرنا پڑتا ہے اور امرا، وصاحبزادگان و شاہزادگان بوقت ضرورت آپ کی طبی قابلیت اور مہارت تشخیص و علاج سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اس بنا پر حیدرآباد کے ہر طبقہ میں آپ کو ہردلعزیزی اور رسوخ

حاصل ہے ۔

منظور جنگ بہادر، نواب ۔ نواب مرزا منظور احمد خاں منظور جنگ بہادر مرزا ودود احمد صاحب کے صاحبزادہ ہیں اور ۱۲۹۴ھ ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے اور یہیں کی مختلف درسگاہوں میں تعلیم حاصل کی اور زمانہ تعلیم ختم کر کے مفید جہتی اور قومی کاموں میں منہمک ہوگئے ۔ ملازمت کا خیال ہوا تو دفتر معتمدی فنانس سرکار عالی میں آپ کو ایک جگہ ملگئی لیکن یہ کام آپ کی فطری ذہانت اور ذاتی رجحان کے مناسب حال نہ تھا اسلئے اس سے سبکدوش ہو کر آپ دفتر صدر المہامی پائیگاہ میں منتقل ہوگئے اور ترقی کرتے کرتے انسپکٹری کے عہدہ تک پہونچے، بلکہ کچھ دنوں تک پائیگاہ نواب سر وقار الامرار میں میر مجلسی کے فرائض بھی انجام دئے ۔ اس سلسلہ میں آپ نے جو اعلیٰ خدمات انجام دیں ان کے صلہ میں آپ کو بارگاہ خسروی سے نواب منظور جنگ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔ اور ۱۳۲۹ھ ف میں سر برائن ایجرٹن کی تحریک پر آپ کا نواب وقار الامرار کی پائیگاہ سے دو سو روپیہ ماہانہ تاحیات وظیفہ مقرر ہوگیا ۔ اسی سال آپ ضلع میدک میں اسپشل تعلقہ دار مقرر کئے گئے اور وہاں اس خوش اصلوبی سے اپنے فرائض انجام دئے کہ بہت جلد آپ کی مستقلی کا فرمان نافذ ہوگیا ۔ چنانچہ اُسوقت سے آپ اول تعلقہ دار کی حیثیت سے مختلف اضلاع میں کام کررہے ہیں اور آجکل ضلع عادل آباد کی اوّل تعلقہ داری پر آپ فائز ہیں ۔ نواب صاحب نہایت ہی ملنسار اور ہنس مکھ ہیں اور اہم سے اہم مسائل کو بھی ہنستے کھیلتے انجام دیدیتے ہیں جسکی وجہ سے آپ حکام اور رعایا دونوں میں ہر دلعزیز ہیں ۔

مہدی یار جنگ بہادر، نواب ۔ نواب سید مہدی حسین مہدی یار جنگ بہادر

بلگرامی نواب عماد الملک بہادر کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں اور ۱۲۹۰ف میں بمقام بلدہ حیدر آباد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے نامور باپ کے آغوش عاطفت میں پائی اور پھر انگلستان جاکر آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم اے کی ڈگری اعزاز کے ساتھ لے آئے۔ انگلستان سے واپس آکر آپ علیگڈھ کالج کی علمی خدمت میں مصروف ہو گئے لیکن ۱۳۱۶ف میں آپ کو صوبہ متحدہ کے محکمہ تعلیم میں صدر مہتممی تعلیمات کی جگہ ملگئی۔ اس عہدہ پر صوبہ متحدہ میں سب سے پہلے آپ ہی ہندوستانی تھے جو مقرر ہوکر انڈین ایجوکیشنل سروس میں لئے گئے۔ ساڑھے پانچ سال تک آپ مختلف اضلاع میں یہ خدمت انجام دیتے رہے ۱۳۱۶ف میں آپ سرکار عالی کے طلب کرنے پر حیدر آباد آئے اور مددگار معتمد سیاسیات کے منصب پر فائز کئے گئے کئی سال تک اس خدمت کو نہایت ہی قابلیت اور اصابت رائے کے ساتھ انجام دینے کے بعد ۱۳۲۵ف میں آپ نائب معتمدی فینانس اور معتمدی تعمیرات عامہ کے مناصب پر ترقی یاب ہوئے اور نواب مسعود جنگ بہادر کے زمانہ رخصت میں آپ نے اُن کے فرائض بھی انجام دئے اور صدارت کلیہ جامعہ عثمانیہ پر کچھ دنوں منصرمانہ خدمات انجام دیں۔ ۱۳۲۹ف میں آپ نے ترقی کا ایک اور زینہ طے کیا اور معتمدی سیاسیات کے منصب جلیلہ پر فائز کئے گئے جس پر آپ دس سال تک نہایت ہی قابلیت کے ساتھ کارگذار رہے اور بجز ڈھائی ماہ کی مختصر مدت کے جب آپ نے معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی خدمات انجام دیں اس تمام مدت کو آپ نے سررشتہ سیاسیات کی ترقی و اصلاح میں صرف کیا۔ ۱۳۳۹ف میں آپ کی اعلیٰ خدمات اور خاندانی اعزاز کے لحاظ سے آپ کو صدر المہامی سیاسیات کے منصب اعلیٰ پر فائز کیا گیا

اور اُسوقت سے آپ اسی حیثیت سے سلطنت آصفیہ کے ایک اہم اور نازک صیغہ کی سربراہی کر رہے ہیں۔ نواب مہدی یار جنگ بہادر نے علاوہ اپنے عہدہ کے فرائض کی انجام دہی کے متعدد کمیشنوں میں بھی نہایت ہی قابلیت اور اصابت رائے کے ساتھ خدمات انجام دیں اور ان خدمات کا ایک روشن خیال اور دریادل فرمانروا کی طرف سے فیاضی کے ساتھ اعتراف کیا گیا۔ محکمہ سیاسیات کی ہمہ گیر مصروفیتوں کے باوجود نواب صاحب ملک کی بہتی اور قومی تحریکات میں حصہ لینے سے قاصر نہیں رہتے اور خاص کر قومی تعلیم کا مسئلہ آپ کی توجہات کا بہت کچھ شریک دار ہے۔ آپ کے فاضلانہ خطبات اور یادداشتیں اعلیٰ قابلیت کا نمونہ ہوتی ہیں جسکی روشن مثال حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس کا خطبہ صدارت ہے جو ملک کے ماہرین تعلیم میں نہایت ہی قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔ آپ نہایت ہی خوش خلق، ملنسار اور حلیم الطبع واقع ہوئے ہیں اور اپنے فرائض کو خاموشی کے ساتھ انجام دینا پسند کرتے ہیں لیکن آپ کے اخلاق کی جو خوبی خاصکر نمایاں رہتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نہایت ہی مخلص اور صاف گو واقع ہوئے ہیں اور دنیاداری کے اخلاق سے لوگوں کو ایسی امیدیں نہیں دلاتے جنہیں بعد کو اُنھیں مایوسی کا منہ دیکھنا پڑے۔ اسی کے ساتھ جو امداد اور حسن سلوک کسی کے ساتھ آپ کر سکتے ہیں اُس سے کبھی دریغ بھی نہیں فرماتے۔ اپنی صفات کی وجہ سے آپ ملک کے ہر طبقہ میں عزت و وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں ؛

مہر علی فاضل۔ آپ بمبئی کے ایک نامور اور باثر خاندان کے فرد ہیں اور سنہ ۱۲۸۰ھ میں اپنے وطن ہی میں پیدا ہوئے۔ اور مدرسہ کی تعلیم سے فراغت پاکر آپ نے انجینیری کا ذوق ظاہر کیا اور پونا کالج سے ایل سی ای کی سند حاصل کی۔ سنہ ۱۳۱۵ھ

سے آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور تین سال تک اسسٹنٹ انجینیر کے طور پر خدمات انجام دینے کے بعد آپ کو اگزیکیٹو انجینیر کے منصب پر ترقی ملگئی چنانچہ اس حیثیت سے آپ مختلف اضلاع سرکار عالی میں نمایاں خدمات انجام دیتے رہے اور اسی زمانہ میں تین سال تک آپ کو سپرنٹنڈنگ انجینیر کی خدمات انجام دینے کا بھی موقعہ ملا۔ ۱۳۳۰ف میں آپ مہتمم تعمیرات بلدہ کے منصب پر فائز کئے گئے۔ اسکے ایک سال بعد آرکیٹکٹ بلدہ کی خدمت پر مامور ہوئے جسپر پانچ سال تک نمایاں کامیابی کے ساتھ کام کرتے رہے۔ ۱۳۳۵ف میں آپ ناظم آبپاشی حلقہ شرقی ورنگل ہوگئے اور اسکے دو سال بعد نظامت آرائش بلدہ کے اہم منصب پر آپ کو ترقی ملی، جسپر آپ اسوقت تک کارگذار ہیں، اور حیدرآباد کی روزافزوں آرائش اور خوبصورتی بہت بڑی حد تک آپ ہی کی حسن خدمات کی رہین منت ہے۔ اسطرف خبر ہے کہ ڈاکٹر حامد علی صاحب کے وظیفہ یاب ہونے پر آپ کو کمشنر صفائی بلدہ کے منصب پر ترقی دیجائیگی +

ناصر نواز الدولہ بہادر، نواب۔ آپ امرائے حیدرآباد میں خاص امتیاز اور شہرت رکھتے ہیں۔ اور اعلیٰ حضرت ظل سبحانی کے اے ڈی سی کی خدمت پر مامور ہونے کی وجہ سے آپ کو اپنے آقا کی سفر و حضر میں رفاقت کا اعزاز حاصل ہے۔ اعلیٰ حضرت ظل سبحانی کو سلطنت کے کاموں اور اپنی رعایا کی فلاح و بہبود میں جسقدر انہماک اور مصروفیت رہتی ہے اُسے دیکھتے ہوئے آپ کے مقربین کو بیرونی دنیا سے واسطہ رکھنے کا موقعہ مل ہی نہیں سکتا، اور ان مقربین کی زندگی دراصل ان کے آقا کی زندگی سے وابستہ ہے۔ خاصکر وہ اعلیٰ مراتب حضرات جو اے ڈی سی کے منصب پر فائز ہونے کا شرف رکھتے ہوں، اور شب و روز ایسے نامور آقا کے حضور میں حاضری ان کے فرائض

منصبی میں داخل ہو، ان ہمہ گیر فرائض کے ماسوا کسی دوسری زندگی کا خیال بھی نہیں کر سکتے۔ تاہم نواب ناصر الدولہ بہادر اپنے حسن اخلاق اور حسن سلوک میں امرائے حیدرآباد میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں اور اپنی قابلیت اور حسن شعاری کے خصائل کی وجہ سے اس منصب اعلیٰ کے لئے ہر طرح موزوں ہیں۔

ناظر یار جنگ بہادر، نواب جسٹس۔ نواب ڈاکٹر ناظر الدین حسن ناظر یار جنگ بہادر، مولوی نظام الدین صاحب سابق رکن عدالت العالیہ سرکار عالی و ڈپٹی کمشنر صوبہ برار کے صاحبزادے ہیں اور آپ کے دادا مولوی محمد حسن صاحب بھی سرکار عالی کی عدالت العالیہ کے رکن رہکر وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے تھے۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب اُن وحید عصر حضرات میں تھے جنکے معاملات کی صفائی اصول کی پابندی اور احساس فرائض کی نظیر اب موجودہ زمانہ میں بہت کم نظر آتی ہے۔ ایسے بااصول باپ کے سایہ عاطفت میں اعلیٰ تعلیم کے رفیع ترین منازل طے کرنے کے بعد نواب ناظر یار جنگ بہادر کی دیانت داری اور فرض شناسی کے احساسات کی بدرجہ غایت تکمیل ہوگئی۔ نواب صاحب موصوف ۱۲۹۱ھ میں اپنے آبائی وطن نیوتنی ضلع اُناؤ میں پیدا ہوئے اور ابتدائی مکتبی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد علیگڈھ تشریف لیگئے جہاں اپنی طالبعلمی کے کئی خوشگوار سال آپنے گذارے اور ۱۹۰۰ء میں بی اے کی ڈگری وہاں سے حاصل کرکے انگلستان تشریف لیگئے اور کیمبرج لنڈن اور ڈبلن میں رہکر ایم اے، ایل ایل ڈی کی ممتاز ڈگریاں حاصل کیں انگلستان سے واپس آکر لکھنؤ میں پریکٹس شروع کی اور تھوڑی ہی مدت میں کافی نام و نمود پیدا کرلیا۔ ۱۳۲۶ف آپ تعمیل فرمان خسروی ملازمت سرکار عالی

میں داخل ہوئے اور ناظم صدر عدالت صوبہ اورنگ آباد کے عہدہ پر مامور ہوئے۔ اسی حیثیت سے آپ نے صوبہ میدک اور صوبہ گلبرگہ میں خدمات انجام دیں اور نمایاں حسن کارگذاری کے صلہ میں نواب ناظر یار جنگ بہادر کا خطاب بارگاہ خسروی سے حاصل کیا۔ ۱۳۳۵ف میں آپ رکن عدالت عالیہ کے منصب جلیلہ پر فائز کئے گئے جبکہ آپ سے پہلے آپ کے باپ اور دادا نمایاں خدمات انجام دے چکے تھے۔ نواب صاحب حسن اخلاق اور ہمدردی کا مجسمہ ہیں اور قومی خدمت کا شوق آپ کو ہمیشہ سے رہا ہے جس سے آپ حیدرآباد کی حبتی زندگی کو بہت کچھ نفع پہونچا رہے ہیں۔ آپ ایک خوش بیان مقرر ہیں، اور اکثر عام جلسوں میں اپنے فصیح و بلیغ خطبات سے لوگوں مستفیض فرماتے رہتے ہیں۔

نظامت جنگ بہادر، نواب سر حیدرآباد کے امرائے قدیم میں نواب سر نظام الدین احمد نظامت جنگ بہادر اعلیٰ علمی اور ذہنی قابلیت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے اور خاصکر انگریزی علم ادب میں آپ کو جو مہارت تامہ حاصل ہے اُسکی تعریف نواب عماد الملک اور سر سید علی امام جیسے ذی علم اصحاب بھی نہایت گرمجوشی سے فرماتے تھے۔ نواب سر نظامت جنگ بہادر نواب رفعت یار جنگ بہادر کے صاحبزادے ہیں اور ۱۲۸۰ف میں اپنے وطن بلدہ حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد آپ نے مدرسہ اعزہ سے مدراس یونیورسٹی کے میٹریکیولیشن کا امتحان پاس کیا اور مدرسہ عالیہ میں بی اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد سرکاری وظیفہ پر انگلستان گئے جہاں سے کیمبرج یونیورسٹی کی بی اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں قلیل مدت میں حاصل کرلیں اور بیرسٹری کی سند کے لئے تین سال تک وہیں قیام پذیر

رہے۔ یہ تمام مدارج تعلیم طے کرنے کے بعد آپ نے انگلستان ہی میں ایک نامور بیرسٹر کے چیمبر میں عملی کام سیکھا اور وطن واپس آنے پر کچھ دنوں تک مدراس ہائی کورٹ میں ضابطہ عدالت کا عملی تجربہ حاصل کیا۔ لیکن وہاں پریکٹس کرتے آپ کو تھوڑی ہی مدت ہوئی تھی کہ بتعمیل فرمان خسروی آپ کو حیدرآباد واپس آکر سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہونا پڑا اور سب سے پہلا تقرر آپ کا ۱۳۰۶ف میں بطور ناظم عدالت ضلع پربھنی کے ہوا جس سے ترقی کرتے کرتے آپ ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ اور پھر رکنیت عدالت العالیہ کے منصب تک پہونچے اور ۱۳۱۹ف میں آپ معتمد عدالت و امور عامہ اور ۱۳۲۵ف میں میر مجلس عدالت العالیہ ہو گئے دو سال بعد آپ پھر معتمدی پر منتقل ہوئے اور ایکی مرتبہ سررشتہ سیاسیات آپ کو سپرد ہوا جس میں دو سال کام کرنے کے بعد ۱۳۲۹ف میں آپ صدر المہام سیاسیات ہو گئے اور اسی منصب سے آپ ۱۳۴۰ف میں وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ اپنے زمانہ ملازمت میں نواب صاحب نے اپنی اصابت رائے اور معاملہ فہمی کا بارہا نمایاں ثبوت دیا اور پیچیدہ اور دقیق مسائل میں آپ کا مشورہ خاصکر قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔ سرکار عالی نے آپکی خدمات کے صلہ میں نواب نظامت جنگ بہادر کا خطاب عطا فرمایا اور سرکار انگریزی نے بھی آپکی قابلیت اور حسن تدبیر کا اعتراف مختلف اعلے اور ممتاز خطابات سے کیا۔ باوجود عہدہ کے مصروفیتوں کے آپ نے اپنا علمی اور ادبی ذوق جاری رکھا اور آپکی انگریزی نظموں کا مجموعہ انگلستان میں شائع ہو کر مقبول عام ہوا۔ حضور پرنور کی بعض نظموں کا بھی آپنے انگریزی نظم میں نہایت ہی پسندیدہ ترجمہ کیا +

نثار یار جنگ بہادر، نواب۔ نواب نثار احمد نثار یار جنگ بہادر مرزاح سید قاسم علی صاحب

کے صاحبزادے ہیں اوراپنے آبائی وطن علیگڑھ محلہ بالائے قلعہ میں ۱۲۹۳ھ ف میں پیدا ہوئے۔اور وہیں تعلیم و تربیت حاصل کی لیکن اسکی تکمیل کے قبل ہی آپ کے والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا اور آپ کو تعلیم ترک کرکے گھر سے باہر نکلنا پڑا۔مختلف مقامات کے دورہ کے بعد آپ ۱۳۰۹ھ ف میں حیدرآباد آئے اور علاقہ صرف خاص میں ایک چھوٹی سی جائداد پر ملازم ہوگئے جس سے ترقی کرتے کرتے آپ میر منشی کوتوالی اور پھر صیغہ دار نظامت کوتوالی کے عہدہ تک پہونچے تھے کہ ملازمت سے استعفیٰ دیکر گتہ داری (ٹھیکہ داری) کا کام شروع کردیا۔چار سال کے بعد پھر آپ نے علاقہ صرف خاص مبارک میں صیغہ داری انگریزی کی خدمت قبول کرلی لیکن سال بھر بعد اس سے بھی استعفیٰ دیکر پھر گتہ داری کا کام شروع کردیا۔۱۳۲۶ف میں آپ کو سررشتہ داری کیبنٹ کونسل کی جگہ ملی اور ابکی مرتبہ آپ نے یکسوئی کے ساتھ ملازمت کا تہیہ کرلیا تھا چنانچہ اس عہدہ سے ترقی کرکے آپ دفتر صدارت عظمیٰ میں رجسٹرار اور پھر بعد کو مددگار ہوگئے ۱۳۳۱ف میں آپ کا تبادلہ اول مددگاری معتمدی سیاسیات پر ہوا اور چھ ماہ بعد آپ مددگار معتمد مال کے عہدہ پر منتقل ہوگئے۔۱۳۳۲ف میں آپکو دوم تعلقہ داری ضلع رائچور کی خدمت پر مقرر کیا گیا جس سے ترقی کرکے آپ بہت جلد اوّل تعلقہ دار ضلع بیدر ہوگئے اور مختلف اضلاع میں اس حیثیت سے کام کرتے رہے۔آجکل آپ ضلع پربھنی کے تعلقہ دار اوّل ہیں۔نواب صاحب کو ادبی ذوق شروع ہی سے تھا اور فکر سخن بھی فرماتے ہیں جسمیں آپ مزاج اور احمدی تخلص فرماتے ہیں۔متعدد تصانیف آپ کی شائع ہوکر مقبول ہوچکی ہیں جنمیں ثمرہ نیکی کا ڈراما خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

نذیر جنگ بہادر، نواب۔ نواب مرزا نذیر بیگ نذیر یار جنگ بہادر ۱۲۸۴ھ میں

اپنے وطن میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد مرزا قادر بیگ صاحب سرکار عالی کی ملازمت میں اوّل تعلقہ دار تھے۔ سات سال کی عُمر میں آپ اپنے والد کے پاس اورنگ آباد آئے اور پھر وہاں سے اپنے پھوپا نواب محسن الملک بہادر کے پاس بلدہ حیدر آباد آگئے چنانچہ نواب صاحب موصوف ہی کی نگرانی میں آپ کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ ابتدائی درسی تعلیم کے ساتھ آپ نے امرائے حیدر آباد کے دستور کے بموجب فنون سپہگری اور مردانہ ورزشوں کی بھی تربیت حاصل کی اور خاصکر بانک، بنوٹ، شہسواری اور نیزہ بازی میں ید طولی حاصل کیا۔ گھر کی تعلیم و تربیت سے آراستہ ہو کر علیگڈھ گئے اور وہاں کی سوسائٹی میں اپنی خداداد خوبیوں اور حسن تربیت کی خصوصیتوں کی وجہ سے بہت جلد ہر دلعزیز ہوگئے۔ کالج کی تعلیم ختم نہ ہوئی تھی کہ آپ کے والد کا انتقال ہوگیا اور آپ کو حیدر آباد واپس آکر نظام کالج میں بقیہ زمانہ طالبعلمی بسر کرنا پڑا۔ ۱۲۹۹ف میں آپ بطور مددگار معتمد مال شاخ لوکل فنڈ سرکار عالی کی ملازمت میں داخل ہوئے۔ اور مختلف اضلاع میں اوّل و دوم تعلقہ داری کی منصرمانہ خدمات انجام دینے کا موقعہ بھی پاتے رہے۔ ۱۳۲۱ف میں آپ کی خدمات علاقہ صرف خاص مبارک میں منتقل کی گئیں جہاں آپ تقریباً چار سال تک صدر محاسبی و نظامت مخارج کی خدمات انجام دیتے رہے ۱۳۲۴ف میں آپ کا تقرر صوبہ داری ورنگل پر ہوا لیکن چند ہی روز بعد آپ واپس بلا کر معتمدی فوج کے عہدہ جلیلہ پر فائز کئے گئے۔ ۱۳۲۹ف میں محکمہ جات طبابت و علاج حیوانات بھی آپ کو سپرد کر دئے گئے اور ۱۳۳۵ف تک اس منصب پر قابلیت و اصابت رائے کے ساتھ خدمات انجام دینے کے بعد آپ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوگئے۔ انہی خدمات کے صلہ میں آپ کو سرکار عالی سے نواب نذیر جنگ بہادر

کا خطاب عطا ہوا اور رکن رکین عملہ شاہی کا شرف بخشا گیا۔ اسکے علاوہ آپ کی ایک صاحبزادی حضور پُر نور کے حبالۂ نکاح میں ہیں، جس سے آپ کا شمار اعزائے شاہی میں ہوتا ہے۔ با وجود اس علو مرتبت کے نواب صاحب نہایت ہی خلیق منکسر مزاج اور فقیر دوست رئیس ہیں اور ملک کی جہتی اور قومی تحریکات میں نہایت دلچسپی سے حصہ لیتے رہتے ہیں۔ مردانہ کھیلوں کا ذوق بھی ابتک آپ میں موجود ہے اور آپ کے گھوڑے ہندوستان کی بڑی بڑی گھوڑ دوڑوں میں انعامات اور کپ حاصل کر چکے ہیں۔

نصر اللہ خاں، مرزا۔ آپ نسباً تو سادات علوی میں سے ہیں لیکن مرزا اور خان کے خطابات بخارا اور دہلی کے زمانہ قیام میں آپکے اجداد نے وہاں کی حکومتوں سے حاصل کئے۔ آپکا سلسلہ نسب حضرت سلطان خواجہ احمد یسوی تک پہونچتا ہے جو ملک ترکستان میں ایک بڑے پایہ کے صاحب کشف بزرگ اور خواجہ یوسف ہمدانی کے خلیفہ تھے۔ خواجہ محمد امین جو بھی خواجہ احمد یسوی کی اولاد میں سے تھے سلطان بیگی جہاں امیر بخارا کے مشیر خاص تھے۔ خواجہ محمد امین کے پوتے عارف خان ازبک ترکوں کے پیادہ و سوار کی ایک جماعت کے ساتھ احمد شاہ شہنشاہ دہلی کے زمانہ میں ہندوستان آئے، اور مرزا محمد بیگ صوبہ دار اٹک کی لڑکی سے عقد کر کے اُن کے ہمراہ فوجی معرکوں میں جوہر شجاعت نمایاں کرتے رہے۔ شاہ عالم کے دورِ حکومت میں آپ دہلی آگئے اور اپنی قابلیت و شجاعت سے بادشاہ وقت کی خدمت کرتے رہے۔ عارف خاں کے ایک صاحبزادے نواب الٰہی بخش خاں معروف علوم ظاہری و باطنی سے باخبر اور فکر سخن میں مسلم الثبوت اُستاد تھے جنکا تذکرہ آبحیات میں موجود ہے۔ مرزا نوشہ خاں غالب

آپ کے داماد تھے اور آپ کے بڑے بھائی نواب فخر الدولہ دلاور الملک احمد بخش خاں رستم جنگ ریاست لوہارو کے بانی تھے۔ نواب الٰہی بخش خاں چونکہ صوفی منش ہونے کی وجہ سے اپنی جاگیر اور املاک اپنے بڑے بھائی کو سپرد کر چکے تھے اسلئے آپ کے صاحبزادے مرزا علی بخش خاں نے جب اسمیں اپنا حصہ بٹانے کی کوشش کی تو ناکام رہے اور سرکار انگریزی سے آپکی خاندانی اعلیٰ خدمات کے معاوضہ میں ایک گرانقدر پنشن حاصل ہوگئی جو آخر عمر تک آپ کو ملتی رہی۔ مرزا علی بخش خاں کے صاحبزادے مرزا غلام فخر الدین خاں سب سے پہلے حیدرآباد تشریف لائے اور سر اسٹوارٹ بیلی کی سفارش سے سوم تعلقداری پر مامور ہوگئے لیکن یہ عہدہ چونکہ آپ کے خاندانی اعزاز کے شایاں نہ تھا اس لئے نواب سر سالار جنگ اعظم نے اس عہدہ سے استعفےٰ دلاکر دو سو روپیہ ماہوار کا منصب مقرر کر دیا، اور بعد کو نواب خورشید جاہ بہادر نے ایک جاگیر بھی عطا کی جو ابھی تھوڑے زمانہ تک اُن کے ورثاء میں تھی۔ مرزا علی بخش خاں کی شادی مرزا غالب کی بھتیجی سے ہوئی جنکے بطن سے مرزا احمد سعید خاں پیدا ہوئے جو مرزا نصر اللہ کے والد ہیں، اور جو حیدرآباد آکر اتالیقی صاحبزادگان کی خدمت پر مامور ہوئے تھے۔ آپ ہی کے عم زاد نواب سرور الملک بہادر حضور پُر نور کے اتالیق تھے اور بعد کو معتمد پیشی ہوگئے تھے۔

مرزا نصر اللہ خاں ۱۲۹۱ ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے اور اپنے باپ کے آغوش عاطفت میں پرورش پائی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ختم کرکے آپ اسکاٹس ایجوکیشن سوسائٹی کے مدرسہ میں داخل ہوئے اور پھر وہاں سے آکر نظام کالج میں سلسلہ تعلیم جاری کیا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں آپ کے بزرگوں نے آپ کو اعلیٰ تعلیم کیلئے ولایت بھیجا جہاں لنکنس اِن میں شریک ہوکر آپنے بیرسٹری کی سند حاصل کی۔ ولایت سے

واپس آکر آپنے الہ آباد ہائی کورٹ کے ماتحت اجمیر شریف میں پریکٹس شروع کی لیکن سال ہی بھر گذرا تھا کہ آپ سر جارج کیسن واکر کے ایمار اور طلب پر حیدر آباد آئے اور ۱۳۱۵ف میں مددگار مہتمم خزانہ عامرہ کے عہدہ کا جائزہ لیا۔ تین سال بعد آپ نے مہتمی پر ترقی حاصل کی اور ۱۹۱۵ء میں صدر محاسب کے منصب جلیلہ پر پہونچ گئے جہپر اسوقت تک آپ نہایت قابلیت اور اصابت رائے کے ساتھ کام کر رہے ہیں ؛

نظام الدین حیدر، مولوی - آپ کاکوری ضلع لکھنؤ کے ایک ممتاز خاندان کے رکن ہیں اور اپنے وطن ہی پیدا ہو کر پرورش و تربیت پائی۔ تعلیمی مدارج سے فراغت پاکر آپنے فن زراعت و فلاحت کا ذوق ظاہر کیا اور ایگریکلچرل کالج پوسہ میں تعلیم پاکر سند حاصل کی اور سرکار انگریزی کے محکمہ زراعت میں ملازم ہو گئے۔ سرکار عالی کو جب آپکی قابلیت اور مہارت فن کا علم ہوا تو آپکی خدمات سرکار انگریزی سے مستعار لی گئیں اور ۱۳۳۷ف میں بطور نائب ناظم زراعت سمت تلنگانہ آپ کا تقرر ہوا۔ اس منصب کی خدمات آپ نے اس قابلیت اور خوبی سے انجام دیں کہ ۱۳۳۹ف میں مولوی مظہر حسین صاحب ناظم زراعت کے ناظم سررشتہ شمار و اعداد مقرر ہونے پر اُنکی جانشینی کیلئے آپ ہی کا انتخاب عمل میں آیا اور اُسوقت سے آپ اس منصب اعلیٰ کے فرائض نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہایت ہی خلیق، ملنسار اور نیک طینت واقع ہوئے ہیں اور بہت ہی مرنجان مرنج طبیعت پائی ہے جسکی وجہ سے آپ حاکم و محکوم سب ہی کی نظروں میں ہردلعزیز ہیں ؛

واکر، کرنیل جان نارمن - آپ انگلستان کے نامور اور فاضل ڈاکٹروں میں شمار

ہوتے ہیں اور اپنے وطن ہی پیدا ہو کر اعلیٰ طبّی تعلیم حاصل کی ہے۔ چنانچہ لنڈن یونیورسٹی سے آپ یم آر سی پی کی ڈگری اور کیمبرج یونیورسٹی سے ڈی ٹی اور ایم اینڈ ایچ کی اعلےٰ ڈگریاں نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل کرکے سرکار انگریزی کے میڈیکل ڈپارٹمنٹ میں انڈین میڈیکل سروس کے درجہ میں مقرر ہو گئے اور ایک مدت تک اس شعبہ میں نمایاں خدمات انجام دینے کے بعد سرکار عالی کو آپ کی اعلیٰ قابلیت کا علم ہوا تو آپ کی خدمات سرکار انگریزی سے مستعار لی گئیں اور ۱۳۳۶ف آپ ناظم سررشتہ طبابت کے اہم منصب پر مقرر کئے گئے جس پر آپ تا حال کار فرما ہیں۔ اپنے دور نظامت میں کرنیل جان نارمن واکر نے جو اصلاحات سررشتہ طبابت سرکار عالی میں رائج کی ہیں اُن سے سرکار عالی کا یہ شعبہ بہترین نظم و نسق کا نمونہ بن گیا ہے۔ کرنیل موصوف سررشتہ ہذا کے فرائض منصبی کے علاوہ مختلف خیراتی اور طبی اداروں کے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں اور اکثر اداروں کی رکنیت و سربراہی آپ کو تفویض ہے جسکی وجہ سے آپ حیدرآباد میں نہایت ہی مصروف زندگی بسر کرتے ہیں اور اپنی مستعدی اور استعداد کار کی وجہ سے بہت ہی با اثر اور ہر دلعزیز ہیں۔

واگرے، ڈاکٹر کیپٹن کیلاش ناتھ۔ آپ لکھنؤ کے ایک ممتاز خاندان کے رکن ہیں جو سرکار عالی کی ملازمت میں ایک مدت سے نام پیدا کرچکا ہے۔ چنانچہ آج بھی آپ کے بھائی مسٹر بشیشور ناتھ رکنیت عدالت العالیہ کے منصب اعلیٰ پر فائز ہیں۔ ڈاکٹر واگرے ولایت کی اعلیٰ طبّی ڈگریاں نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل کرکے سرکار عالی کی ملازمت میں داخل ہوئے ہیں اور فوجی خدمت میں کپتان کے درجہ تک پہونچ چکے ہیں۔ آپکی تشخیص و علاج کی مہارت کی وجہ سے سرکار عالی کی آپ پر توجہ خاص رہتی ہے اور

شہزادگان والاشان اور دیگر عمائد خاندان شاہی کے علاج کی خدمات بطور خاص آپکو تفویض ہیں۔ خاصکر شاہزادہ ولی عہد بہادر والاشان کے دربار میں آپ کو بہت رسوخ حاصل ہے، اور آپ بھی اپنے آقائے نامدار کی خدمت میں دلی خلوص اور وفاشعاری کا اظہار کرتے ہیں؀

ولی الدولہ بہادر، نواب۔ نواب محمد ولی الدین خاں ولی الدولہ ولایت جنگ بہادر حیدرآباد کے امرائے پائیگاہ میں ہیں اور نواب سروقار الامراء کے صاحبزادے اور ان کی پائیگاہ کے جانشین ہیں۔ پیدائش آپکی ۱۲۹۵ھ میں بمقام بلدہ حیدرآباد ہوئی اور شفیق باپ نے آپکی پرورش اور تعلیم و تربیت کے اعلیٰ ترین انتظامات کئے جو اس رتبہ کے امیر کے شایان تھے۔ گیارہ سال کی عمر میں آپ ڈاکٹر لارڈ کے ہمراہ حصول تعلیم کیلئے انگلستان بھیجے گئے جہاں بارہ سال تک ایٹن میں تعلیم پاتے رہے اور امراء و شرفائے انگلستان کی صحبتوں میں شریک رہے۔ اسطرح انگلستان کی تعلیم و تربیت سے جو فوائد آپ کو پہونچے وہ بہت کم امراء کو نصیب ہوئے ہونگے۔ ۱۳۱۷ھ میں وطن واپس آکر آپ نے ملک کی فوجی خدمت کا میلان ظاہر کیا اور بہ حیثیت کمیشن یاب افسر کے چہارم حصار رجمنٹ میں شریک ہوئے۔ دو سال بعد لارڈ کرزن کی تحریک پر آپ کے والد ماجد نے آپ کو دیرہ دون کے فوجی کالج میں داخل کرایا، اور آپ اُن چار امرار میں سے تھے جو سب سے پہلے افسران کمیشن یاب نامزد کرکے اس کالج میں داخل کیئے گئے۔ چار سال بعد فوجی تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ کو کماندار افواج سکندرآباد کے اسٹاف میں متعین کیا گیا لیکن اُسی سال آپ کو سرکار عالی کی فوج میں رسالہ دوم حیدرآباد امپیریل سروس کی کمانداری ملگئی اس لئے انگریزی فوج کی خدمت

سے مستعفی ہو گئے۔ پانچ سال تک آپ اس منصب کے فرائض انجام دیتے رہے جسکے بعد حضور پر نور کے عہد حکومت میں آپ کو ۱۳۲۹ھ میں معین المہام افواج کا منصب جلیلہ تفویض کیا گیا جس پر آپ پانچ سال تک کام کرتے رہے۔ ۱۳۳۴ھ میں نواب فخر الملک بہادر کے سبکدوش ہونے پر آپ معین المہام عدالت کے منصب پر منتقل ہوئے اور باب حکومت کی تشکیل پر آپ صدر المہام عدالت اور رکن باب حکومت ہو گئے۔ ۱۳۴۱ف میں نواب سر فریدون الملک کے زمانہ رخصت میں آپ کو منصرمانہ طور پر نائب صدر اعظمی کے منصب پر متعین کیا گیا اور اس کے ایک سال بعد نواب سر فریدون الملک کے سبکدوش ہونے پر آپ صدر اعظم کے اعلیٰ اعزاز پر ترقی یاب ہوئے۔ اور کئی سال تک اس منصب جلیلہ کے فرائض ادا کرتے رہے۔ ۱۳۲۲ف میں آپ سر رشتہ جات حکومت کی تقسیم جدید پر آپ صدر المہام افواج و طبابت و علاج حیوانات و تعلیمات و رصد خانہ و آثار قدیمہ و پیمائش بلدہ و رجسٹریشن و اسٹام و ٹپہ و طباعت کے منصب پر فائز ہوئے اور اُسو قت سے ان اہم سر رشتہ جات کی عنان حکومت کمال قابلیت و کاردانی کے ساتھ سنبھالے ہوئے ہیں۔ نواب صاحب کی صدر اعظمی کا زمانہ نہایت ہی پر آشوب تھا جبکہ سارے ہندوستان میں مخالفت حکومت کی آگ لگی ہوئی تھی لیکن اس دور کو نواب صاحب نے نہایت ہی تدبر اور دوراندیشی کے ساتھ گذار دیا اور حیدر آباد کو قانون شکن تحریکات سے متاثر نہ ہونے دیا۔ اس دور کی ایک نمایاں یادگار جامعہ عثمانیہ کا قیام ہے جس نے ہندوستان کے تعلیمی نقطہ نظر میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے۔ اسی زمانہ میں آپ نے بحیثیت امیر جامعہ حضور پر نور کو جامعہ کی طرف سے سلطان العلوم کی اعزازی ڈگری پیشکش کرنیکی عزت حاصل فرمائی۔ جامعہ مذکور کا پہلا کانووکیشن ایڈریس

جو بحیثیت امیر جامعہ کے نواب ولی الدولہ بہادر نے ارشاد فرمایا ماہرین فن تعلیم میں نہایت ہی قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔ اسوقت آپ باب حکومت میں نائب صدر اعظم اور جامعہ عثمانیہ کے نائب امیر جامعہ ہیں۔ اور ملک کی تعلیمی اور جہتی تحریکات میں ہمدردانہ دلچسپی لیتے ہیں۔ حسن اخلاق اور حسن سلوک میں دیگر امرائے حیدرآباد کی طرح آپ کو بھی فیضان قدرت سے وافر حصہ ملا ہے۔ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اور روشن خیال ہونے کی وجہ سے آپ تمام ترقی پذیر تحریکات کے پُرجوش حامی ہیں +

وینکٹ راما ریڈی، راجہ بہادر، او بی ای۔ آپ مسٹر کیشو ریڈی کے صاحبزادے ہیں اور ۱۲۷۵ف میں بمقام سمستان گدوال ضلع رائچور ملک سرکار عالی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اُردو، فارسی اور تلنگی کی آپ نے اپنے ماموں کی زیر نگرانی فاضل اساتذہ سے حاصل کی، لیکن ابھی آپ کی عمر سترہ ہی سال کی تھی کہ شفیق ماموں کا سایہ سر سے اُٹھ گیا اور آپ کو سلسلہ تعلیم ترک کرکے ملازمت کی فکر ہوئی اور سرکار عالی نے آپ کے خاندانی خدمات کے حقوق کی بنا پر آپ کو امینی (سب انسپکٹری) کی جگہ پر سررشتہ کوتوالی میں مقرر فرمایا۔ اس اثنار میں آپ نے سررشتہ کوتوالی کے علاوہ سررشتہ جات مال وعدالت وغیرہ کے بھی امتحانات بدرجہ اعلیٰ پاس کئے اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں نمایاں قابلیت وذہانت وحسن تدبیر کا اظہار کیا چنانچہ ان خدمات کے صلہ میں آپ کو ۱۳۰۱ف میں مہتمم کوتوالی یلنگدل ضلع کریم نگر کی جگہ پر ترقی دیگئی اور اس حیثیت سے آپ مختلف اضلاع میں نمایاں خدمات انجام دیکر توجہات شاہانہ سے سرفراز ہوتے رہے، حتیٰ کہ ۱۳۱۹ف میں آپ کا انتخاب ضلع اطراف بلدہ علاقہ صرف خاص مبارک کی مہتمی کے لئے کیا گیا، اور اس حیثیت سے آپنے وہ کارہائے نمایاں انجام

دیئے کہ آپ کی قابلیت اور حسن انتظام کا شہرہ دور دور پھیل گیا لیکن جب اپنے وطن سمستان ونپرتی کے اصلاح و انتظام کی ضرورت پیش آئی تو مسٹر ریڈی نے ذاتی فوائد کو قربان کر کے وہاں کی معتمدی قبول کر لی۔ آپ کے دور میں اس سمستان کے انتظامات کو اتنی ترقی ہوئی کہ اس کے پیشتر کبھی نصیب نہیں ہوئی تھی۔ لیکن ان انتظامات کی ابھی تکمیل نہیں ہوئی تھی کہ نواب عماد جنگ بہادر کوتوال بلدہ کی فرمایش و اصرار پر آپ کی ملازمت پھر علاقہ خالصہ میں منتقل کیگئی اور ۱۳۲۴ف میں آپ اوّل مددگار کوتوالی بلدہ کے منصب پر فائز ہو گئے اور پھر تھوڑے ہی دن بعد نواب عماد جنگ بہادر کے انتقال پر آپ کو بفرمان خسروی کوتوالی بلدہ کا جائزہ دیا گیا۔ یہ منصب حیدرآباد میں خاص اہمیت رکھتا ہے اسلئے کہ کوتوال شہر علاوہ ایک بہت بڑے شہر میں قیام امن و امان کی ذمہ داری کے ذات شاہانہ کا بھی محافظ ہے۔ اِن اہم فرائض کو مسٹر ریڈی نے اس خوش اصلوبی اور حُسن تدبیر سے انجام دیا کہ حاکم و محکوم دونوں میں مقبول اور ہردلعزیز ہو گئے اور آج بلدہ کی ہر جمعتی تحریک میں آپ کی پرسش ہوتی ہے۔ کوتوالی بلدہ کے انتظامات کی اصلاح و ترقی کا یہ عالم ہے کہ شاہزادہ ویلز کے ورود کے موقعہ پر حیدرآباد کی پولیس کے انتظامات ہندوستان بھر سے بہتر قرار پائے۔ اسی طرح لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کے ورود کے موقعہ پر بھی انتظامات کی ہر طرف تعریف کیگئی اور ہز اکسلنسی نے آپ کو اپنے دست مبارک سے بعض بیش قیمت تحائف عطا کئے۔ حال ہی میں آپ کی اعلیٰ انتظامی قابلیت کے لحاظ سے بارگاہ خسروی سے آپ کی مدّت ملازمت میں دو سال کی توسیع کیگئی ہے۔

ہارون خاں شروانی۔ آپ حاجی موسیٰ خانصاحب شروانی مشہور رئیس وتادلی ضلع

علیگڈھ کے صاحبزادے ہیں اور ۱۳۰۱ف میں اپنے وطن میں پیدا ہوئے۔ نو سال کی عمر سے آپ نے مدرسۃ العلوم علیگڈھ میں تحصیل علم شروع کیا اور ۱۳۱۵ف میں میٹریکیولیشن کا امتحان پاس کر کے اسکے اگلے سال انگلستان تشریف لیگئے جہاں پہلے ایک پرائوٹ مدرسہ میں ابتدائی مدارج طے کر کے آکسفورڈ یونیورسٹی میں داخل ہوئے اور فن تاریخ کا خاص طور پر مطالعہ کیا۔ ۱۳۲۰ف میں آپ نے آکسفورڈ یونیورسٹی کی ڈگری فن تاریخ میں بدرجہ اعلیٰ حاصل کی اور پھر بیرسٹری کی سند حاصل کرنے کی کامیاب کوشش کی۔ ۱۳۲۳ف میں آپنے وطن واپس آکر علیگڈھ میں پریکٹس شروع کی۔ پانچ سال بعد ۱۳۲۸ف میں آپ کا انتخاب جامعہ عثمانیہ کی مددگار پروفیسری کے لئے کیا گیا اور شعبہ تاریخ کی تعلیم آپ کو سپرد کیگئی جس سے آپ کو ہمیشہ خاص دلچسپی رہی تھی۔ اس عہدہ پر آپ نے اس قابلیت اور ذہانت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیئے کہ دو ہی سال بعد آپ کو پروفیسری کے عہدہ پر ترقی ملگئی اور اُسوقت سے آپ اسی منصب پر کام کر رہے ہیں۔ فن تاریخ پر آپ متعدد فاضلانہ مضامین لکھ چکے ہیں اور آجکل ایک اہم تصنیف میں مصروف ہیں۔ تاریخ یونان کا بھی آپنے نہایت ہی قابلیت کے ساتھ ترجمہ کیا ہے جسکا کچھ حصہ شایع ہو چکا ہے۔ درس و تدریس کے علاوہ آپ کو جامعہ کے انتظامی مسائل سے بھی دلچسپی ہے اور اکثر انتظامی کمیٹیوں کے آپ رکن ہیں ؛

ہاشم یار جنگ بہادر، نواب۔ نواب ہاشم معزالدین ہاشم یار جنگ بہادر بمبئی کے ایک مشہور تاجر سیٹھ معزالدین کے صاحبزادے ہیں اور ۱۲۸۷ف میں اپنے وطن میں پیدا ہوئے اور وہیں کی مختلف درگاہوں میں تعلیم حاصل کر کے بمبئی یونیورسٹی سے

ایم اے اور بی ایل کی ڈگریاں حاصل کیں۔ تعلیم سے فراغت پانے کے بعد آپ نے حیدرآباد آکر وکالت شروع کی اور تھوڑی ہی مدت میں آپ کا شمار قابل وکلا میں ہونے لگا۔ ۱۳۱۷ھ ف میں آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں بطور مددگار عدالت صوبہ داخل ہوئے اور ورنگل میں آپ کی تعیناتی ہوئی ۱۳۱۹ھ ف میں آپکو ناظم چہارم عدالت دیوانی ضلع بیدر کی خدمت پر مامور کر دیا گیا۔ ۱۳۲۱ھ ف میں آپ کو پھر بلدہ میں نظامت دوم کے عہدہ پر فائز کیا گیا اور ۱۳۲۸ھ ف میں آپ مستقل ناظم اوّل عدالت دیوانی بلدہ کے منصب پر ترقی یاب ہوئے۔ سال ہی بھر بعد آپنے ترقی کا ایک اور زینہ طے کیا اور ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ شریف کے منصب پر فائز کئے گئے۔ ۱۳۳۴ھ ف میں آپ خطاب ہاشم یار جنگ سے سرفراز کر کے رکنیت عدالت العالیہ کے منصب جلیلہ پر تعین کئے گئے۔ اور اس کے چار سال بعد آپ معتمد مجلس وضع قوانین و مشیر قانونی سرکار عالی ہو گئے، جس پر اسوقت تک آپ قائم ہیں۔ احساس فرائض، جفاکشی، معاملہ فہمی اور اصابت رائے آپکی اخلاقی خصوصیات ہیں اور حیدرآباد کی جہتی زندگی میں آپ کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔

ہاشمی فرید آبادی، سید۔ آپ قصبہ فرید آباد من مضافات دہلی کے ایک مشہور خاندان سادات کے رکن ہیں اور آپ کے والد ماجد نواب سید احمد شفیع دہلی کے ممتاز عمائدین میں شمار ہوتے تھے اور فارسی اردو کے مشہور و مقبول انشا پرداز تھے۔ آپ کی والدہ نواب فخر الدولہ علاء الدین احمد خاں (علائی) والی ریاست لوہارو کی صاحبزادی ہیں۔ ولادت آپ کی ۱۲۹۹ھ ف میں اپنے وطن فرید آباد میں ہوئی اور ابتدائی مکتبی تعلیم فرید آباد دہلی میں حاصل کر کے علیگڈھ تشریف لے گئے

جہاں بی اے تک تعلیم حاصل کی لیکن جنگ بلقان کے زمانہ میں بعض پُرجوش قومی نظمیں لکھنے کی پاداش میں آپ کو حکماً کالج چھوڑنا پڑا اور اُسوقت سے آپ ادب اُردو کی خدمت کو اپنا مشغلہ زندگی بنائے ہوئے ہیں۔ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں آپ ۱۳۲۶ف سے داخل ہوئے اور ۱۳۳۵ف سے آپ دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ میں مترجم تاریخ کی خدمت نہایت قابلیت و احساس ذمہ داری کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ اسوقت تک کم و بیش پچیس کتابیں (عموماً تاریخ کے موضوع پر) آپ کے قلم سے نکلکر شایع ہو چکی ہیں اور ضخامت کے اعتبار سے غالباً ہندوستان کے کسی زندہ مصنّف کے قلم کی اتنی کتابیں یادگار نہیں ہیں۔ آپ کا تالیف کردہ تاریخ کا کورس مدارس عثمانیہ کے نصاب میں داخل ہے اور ابتدائی مدارج سے انٹرمیڈیٹ تک پڑھایا جاتا ہے۔ آپ نہایت ہی خوش اخلاق، ملنسار اور مخلص انسان ہیں اور حیدرآباد کی سوسائٹی میں ہر جگہ آپ کو قدر و عزت کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔

ہدایت محی الدین، سید۔ آپ حیدرآباد کے ایک مشہور خاندان علم و طریقت کے رکن ہیں اور حیدرآباد ہی میں ۱۲۹۳ف میں آپ پیدا ہوئے اور درسی مکتبی تعلیم سے فراغت پاکر قانون کی طرف توجہ کی۔ چنانچہ پلیڈر کا امتحان پاس کرکے آپ نے سرکار عالی کی عدالتوں میں پریکٹس شروع کردی۔ جسمیں تھوڑے ہی دنوں میں آپ نے کافی نام و نمود پیدا کرلیا۔ سرکار عالی کو جب آپ کے علم و فضل اور قانون شرعی میں مہارت کا علم ہوا تو ۱۳۲۳ف میں آپ کو محکمہ عدالت کی خدمات کے لئے طلب کیا گیا اور بطور زائد ناظم صدر عدالت اورنگ آباد

آپ کا تقرر ہو گیا اگلے سال اسی عہدہ پر آپ کا گلبرگہ شریف میں تبادلہ کیا گیا اور ۱۳۳۸ف میں آپ کو نظامت دار القضاء بلدہ کے اہم منصب پر ترقی ملی، جس پر آپ اسوقت تک کارفرما ہیں۔ علم و فضل اور قابلیت میں یگانہ ہونے کے ساتھ آپ زیور اخلاق سے بھی آراستہ ہیں اور حیدرآباد کی سوسائٹی میں آپ کو کافی رسوخ و ہر دلعزیزی حاصل ہے۔

سکۂ رائج

دار الضرب کی تاریخ

حیدرآباد میں آج سے تقریباً پون صدی پیشتر ۱۲۶۵ھ میں بعہد وزارت سر سالار جنگ اعظم باضابطہ دار الضرب کا قیام عمل میں آیا تھا۔ اس کے پیشتر ضرب سکہ امرا اور تاجروں سے چاندی لیکر اجرت پر انجام دیا جاتا تھا۔ باضابطہ قیام دار الضرب کے چند ہی سال بعد سکوں کی مانگ اسقدر زیادہ ہوئی کہ ہاتھ کے اوزاروں سے کام چلانا مشکل ہوگیا۔ چنانچہ ۱۳۰۲ھ میں مشین نصب کیگئی اور نئے طرز کا سکہ بنا جسکا نام چرخی تھا۔ اسکے دونوں طرف کی عبارت نستعلیق خط میں تھی۔ تاہم یہ سکے عام طور پر پسند نہیں کئے گئے اور ۱۳۱۳ھ میں ایک جدید نمونہ تیار کیا گیا جسکے ایک رخ پر حیدرآباد کی مشہور عمارت چار مینار اور دوسرے رُخ پر نسخ خط میں یہ تحریر تھی۔

"ضرب حیدرآباد فرخندہ بنیاد جلوس میمنت مانوس"

اس سکہ میں چار مینار کی کمان کے اندر حرف "م" لکھا تھا جسکا اشارہ اُسوقت کے فرمانروا اعلحضرت میر محبوب علیخاں کی طرف تھا۔ یہی حرف موجودہ اعلحضرت کی تخت نشینی پر "م" کے بجائے "ع" کر دیا گیا۔ اس نئے سکہ کا نام حالی سکہ رکھا گیا اور اعلحضرت غفران مکان کے زمانہ کا سکہ محبوبیہ اور موجودہ اعلحضرت کے زمانہ کا عثمانیہ بھی کہلاتا ہے۔ ۱۳۲۸ھ سے ۱۳۳۱ھ تک جتنے کھرے روپیہ کے سکے ضرب کرکے

جاری کئے گئے ان کی تعداد ۱۰۰۱،۲۴،۵۷،۲ ہے اس جدید سکہ کے جاری ہونے کے وقت سے یہ التزام رکھا گیا ہے کہ ضرب کی تعداد اتنی رکھی جائے کہ بٹاون میں زیادہ کمی بیشی نہ ہونے پائے سرکاری اغراض کے لئے نرخ بٹاون ۱۰۰ سکہ کلدار انگریزی کا مبادلہ ۸ - ۱۰ - ۱۱۶ مقرر ہے +

روپیہ کے نمونہ کی تبدیلی کے ساتھ ہی اشرفی کے نمونہ میں بھی تبدیلی کیگئی۔ پہلے اشرفی پوری اور نصف اور ۱/۴ ، ۱/۸ ، ۱/۱۶ میں بنائی جاتی تھی۔ لیکن مشین کی ضرب شروع ہونے کے بعد سے ۱/۱۶ اشرفی کا سکہ موقوف کردیا گیا۔ اشرفی کے دونوں رُخ پر بھی عمارت اور عبارت کا نمونہ وہی ہے جو روپیہ کا ہے +

جو سکے اسوقت رائج ہیں اُن کے وزن اور قیمت کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

طلائی۔

سکہ	وزن		قیمت
پوری اشرفی	۱۷۲ر۵	گرین	لعہ
۱/۲	۸۶ر۲۵	"	صہ
۱/۴	۴۳ر۱۲۵	"	ہے ر
۱/۸	۲۱ر۵۶۲	"	صمہ ر

نقرئی۔ ترکیب فی ہزار حصہ ۸ر۱۶۸ حصہ خالص چاندی۔

روپیہ	۱۷۲ر۵	گرین	۱۶ر
اٹھنی	۸۶ر۲۵	"	۸ر
چوانی	۴۳ر۱۲۵	"	۴ر
دوانی	۲۱ر۵۶۲	"	۲ر

انگریزی روپیہ کا وزن ۱۸۰ گرین ہے اور اسمیں فی ہزار حصہ ۹۱۶ر۶ حصہ خالص چاندی ہے۔

مسی - یہ ترکیب فی سو حصہ ۹۵ حصہ مس و ۴ حصہ ٹین و ۱ حصہ جست۔

نیم آنہ	۸۰ گرین	چھ پائی
ایک پیسہ	۶۰ "	دو "
نصف پیسہ	۳۰ "	ایک "

نکل - یہ ترکیب فی سو حصہ ۲۵ حصہ نکل و ۷۵ حصہ مس

ایک انی	$\frac{1}{2}$ تولہ	ار یعنی ۱۲ پائی۔

مملکت سرکار آصفیہ میں عام طور پر عثمانیہ سکہ حالی رائج ہے لیکن بڑے شہروں میں انگریزی سکہ بھی چل جاتا ہے - سرکار نظام کی ریلوے کے اسٹیشنوں پر ٹکٹ کی قیمت سکہ حالی میں لی جاتی ہے لیکن حسب ذیل اسٹیشنوں پر صرف سکہ انگریزی سے ٹکٹ ملیگا:۔

واڑی، گنگینی، کنڈاپلی، رایاٹاپڑ، بیجواڑہ، ترور، ناگرسول، مناڑ، کرنول ٹاؤن، ڈپاڑو، اُلنداکنڈہ، ویلدرتی، بھوگ والو، بلھار شاہ، درونا چلم، جگیاپیٹ۔

حسب ذیل اسٹیشنوں پر انگریزی اور حالی دونوں سکے ٹکٹ گھر میں لئے جاتے ہیں :۔

حیدرآباد (نام پلی)، حیدرآباد (کاچی گوڑہ)، بیگم پیٹھ، سکندرآباد، الوال، بلارم۔

بازار میں انگریزی اور حالی سکوں کے مبادلہ کا نرخ بدلتا رہتا ہے، اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ بازار کے بھاؤ سے مقررہ رقم انگریزی کے عیوض سکہ حالی کی کتنی رقم ملیگی (یا اس کے بالعکس) جنتری بٹادن مطبوعہ اسٹار پریس الہ آباد، حیدرآباد کا سفر کرنے والوں کو اپنے پاس رکھنا ضروری ہے۔ یہ جنتری دفتر اسٹار پریس الہ آباد یوپی سے بقیمت ۸ؔ؍ حاصل کیجاسکتی ہے۔ سرکاری شرح مبادلہ کے حساب سے ایک پائی سے لیکر ایک ہزار روپیہ تک کی رقوم مبادلہ بالمقابل یہاں درج کیجاتی ہیں۔ لیکن یہ واضح رہے کہ بازار کا نرخ عموماً یہ نہیں ہوتا اور نووارد مسافروں کو بازار میں خرید و فروخت کے وقت اس سے دھوکہ نہ کھانا چاہئے۔ مذکورہ ذیل جدول میں سرکاری نرخ سے جس رقم کا مبادلہ دیکھنا منظور ہو وہ اگر حالی ہے تو اسکا مبادلہ کلدار میں رقم کے داہنے جانب اور اگر کلدار ہے تو اسکا مبادلہ حالی میں بائیں جانب درج ہے۔ اور اس سے ذراسی جوڑ میں کسی رقم کا مبادلہ بحساب نرخ سرکاری معلوم کیا جاسکتا ہے۔

سرکاری شرح مبادلہ

بحساب ۱۰۰ روپیہ کلدار = ۱۱۶ روپیہ ۱۰ آنہ ۸ پائی حالی

حالی			رقم	کلدار			حالی			رقم	کلدار		
پائی	آنہ	روپیہ	پائی	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
۱ ۱/۶	۰	۰	۱	۶/۷	۰	۰	۸	۱۰	۴	۴	۱۰ ۲/۷	۶	۳
۲ ۱/۳	۰	۰	۲	۱ ۵/۷	۰	۰	۴	۱۳	۵	۵	۶ ۶/۷	۴	۴
۳ ۱/۲	۰	۰	۳	۲ ۴/۷	۰	۰	۰	۰	۷	۶	۳ ۳/۷	۲	۵
۷	۰	۰	۶	۵ ۱/۷	۰	۰	۸	۲	۸	۷	۰	۰	۶
۱۰ ۱/۲	۰	۰	۹	۷ ۵/۷	۰	۰	۴	۵	۹	۸	۸ ۴/۷	۱۳	۶
۵/۶	۱	۰	۱۱	۹ ۳/۷	۰	۰	۰	۸	۱۰	۹	۵ ۱/۷	۱۱	۷
			آنہ				۸	۱۰	۱۱	۱۰	۱ ۵/۷	۹	۸
۲	۱	۰	۱	۱۰ ۲/۷	۰	۰	۴	۵	۲۳	۲۰	۳ ۳/۷	۲	۱۷
۴	۲	۰	۲	۸ ۴/۷	۱	۰	۰	۰	۳۵	۳۰	۵ ۱/۷	۱۱	۲۵
۶	۳	۰	۳	۶ ۶/۷	۲	۰	۸	۱۰	۴۶	۴۰	۶ ۶/۷	۴	۳۴
۸	۴	۰	۴	۵ ۱/۷	۳	۰	۴	۵	۵۸	۵۰	۸ ۴/۷	۱۳	۴۲
۴	۹	۰	۸	۱۰ ۲/۷	۶	۰	۸	۱۰	۱۱۶	۱۰۰	۵ ۱/۷	۱۱	۸۵
۰	۱۴	۰	۱۲	۳ ۳/۷	۱۰	۰	۴	۵	۲۳۳	۲۰۰	۱۰ ۲/۷	۶	۱۷۱
			روپیہ				۰	۰	۳۵۰	۳۰۰	۳ ۳/۷	۲	۲۵۷
۸	۲	۱	۱	۸ ۴/۷	۱۳	۰	۸	۱۰	۴۶۶	۴۰۰	۸ ۴/۷	۱۳	۳۴۲
۴	۵	۲	۲	۵ ۱/۷	۱۱	۱	۴	۵	۵۸۳	۵۰۰	۱ ۵/۷	۹	۴۲۸
۰	۸	۳	۳	۱ ۵/۷	۹	۲	۸	۱۰	۱۱۶۶	۱۰۰۰	۳ ۳/۷	۲	۸۵۷

جنتری برآورد تنخواہ ایک یوم

۴ آنہ ماہوار سے ایک ہزار روپیہ ماہوار تک

تعداد	۲۹ دن کا مہینہ			۳۰ دن کا مہینہ			۳۱ دن کا مہینہ		
	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
۴ر	۲	۰	۰	۲	۰	۰	۲	۰	۰
۸ر	۳	۰	۰	۳	۰	۰	۳	۰	۰
۱۱ر	۵	۰	۰	۵	۰	۰	۵	۰	۰
عہ ر	۷	۰	۰	۶	۰	۰	۶	۰	۰
عکا ر	۱	۱	۰	۱	۱	۰	۰	۱	۰
سے ر	۸	۱	۰	۷	۱	۰	۷	۱	۰
للعہ ر	۲	۲	۰	۲	۲	۰	۱	۲	۰
صہ ر	۹	۲	۰	۸	۲	۰	۷	۲	۰
عصہ ر	۶	۵	۰	۴	۵	۰	۲	۵	۰
علعصہ ر	۰	۱۱	۰	۸	۱۰	۰	۴	۱۰	۰
سصہ ر	۷	۰	۱	۰	۰	۱	۶	۱۵	۰
للعصہ ر	۱	۶	۱	۴	۵	۱	۸	۴	۱
صصہ ر	۷	۱۱	۱	۸	۱۰	۱	۱۰	۹	۱

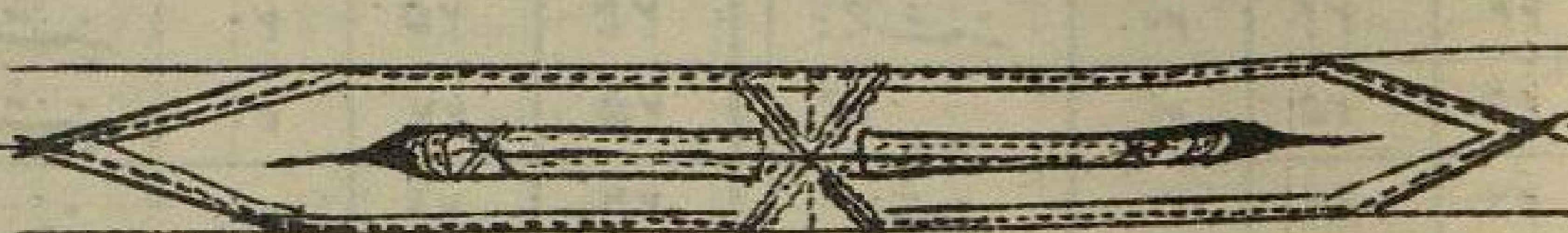
تعداد	۲۹ دن کا مہینہ			۳۰ دن کا مہینہ			۳۱ دن کا مہینہ		
	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
مار	۲	۷	۳	۴	۵	۳	۷	۳	۳
مار	۴	۱۴	۶	۸	۱۰	۶	۳	۷	۶
سار	۶	۵	۱۰	۰	۰	۱۰	۱۰	۱۰	۹
امار	۸	۱۲	۱۳	۴	۵	۱۳	۵	۱۴	۱۲
صمار	۱۰	۳	۱۷	۸	۱۰	۱۶	۱	۲	۱۶
الـــع	۹	۷	۳۴	۴	۵	۳۳	۲	۴	۳۲

جنتری شرح سود

عہ سے عــــہ تک بحساب ۸ر فیصدی لغایت عــــہ فیصدی سالانہ ایکسال کیلئے

اصل رقم	فیصد ۸ر	فیصد سے	فیصد للعہ	فیصد عہ	فیصدے	فیصد عــــہ
عہ	۱ پائی	۵ پائی	۷ پائی	۹ پائی	۱۱ پائی	۲/۱۱
عــہ	۲ پائی	۱۱ پائی	۱/۳	۱/۷	۱/۱۱	۱۰/۳
سے	۳ پائی	۱/۵	۱/۱۱	۲/۴	۱۰/۲	۹/۵
للعہ	۴ پائی	۱/۴	۲/۶	۳/	۱۰/۳	۴/۷
صہ	۵ پائی	۲/۴	۲/۳	۴/	۹/۴	۷/۹
عــہ	۱۰ پائی	۹/۴	۴/۶	۸/	۷/۹	عہ ۲/۳
سہ	۱/۷	۷/۹	۹/۱۲	عہ/	عہ ۲/۳	عہ ۴/۶
سہ	۵/۲	۴/۱۲	عہ ۲/۳	عہ ۸/	عہ ۹/۱۲	سے ۶/۹
للعہ	۲/۳	عہ ۲/۳	عہ ۷/۹	عــہ/	عہ ۴/۶	للعہ ۱۰/۱۲
صہ	۴/	عہ ۸/	عــہ/	عہ ۸/	سے/	سے/
مار	۸/	سے/	للعہ/	صہ/	سے/	عــــہ

اصل رقم	فیصد ۸ر	فیصد سہر	فیصد للعہر	فیصد صہر	فیصد سے	فیصد ـیـہ
ماار	عہر	سہر	سعہر	لعہر	ـیـہ	للعـیـہ
سار	۱۴ر	لعہر	عـلـہ	صـلـہ	سـلـہ	ـیـہ
اکمار	عمار	عـلـہ	عـلـہ	لـہ	للعـلـہ	للعـہ
صما	ـیـار	صـلـہ	لـہ	صـلـہ	ـلـہ	سـہ
الـسـہ	صہر	ـلـہ	للعـہ	صـہ	سـہ	ماعـہ
اعـسـہ	لعہر	سہر	لہر	مار	ماعـہ	ماللعـہ
عمـسـہ	عـلـہ	لعـہ	ماعـہ	ماصـہ	مالـہ	ماسـہ
للعمـسـہ	ـلـہ	مالـہ	ماسـہ	مار	ماللعـہ	اکمالـہ
صمـسـہ	عیـہ	ماصـہ	مار	ماصـہ	سار	اکمار
لـسـہ	صہر	سار	اکمار	صمار	کمار	السام



دن	آذر ۱۳۴۲ ف	اکتوبر ۱۹۲۳ء	جمادی الثانی ۱۳۴۲ھ
پنجشنبہ	۱	۶	۵
جمعہ	۲	۷	۶
شنبہ	۳	۸	۷
یکشنبہ	۴	۹	۸
دوشنبہ	۵	۱۰	۹
سہ شنبہ	۶	۱۱	۱۶
چہارشنبہ	۷	۱۲	۱۶
پنجشنبہ	۸	۱۳	۱۲
جمعہ	۹	۱۴	۱۳
شنبہ	۱۰	۱۵	۱۴
یکشنبہ	۱۱	۱۶	۱۵
دوشنبہ	۱۲	۱۷	۱۶
سہ شنبہ	۱۳	۱۸	۱۷
چہارشنبہ	۱۴	۱۹	۱۸
پنجشنبہ	۱۵	۲۰	۱۹
جمعہ	۱۶	۲۱	۲۰
شنبہ	۱۷	۲۲	۲۱
یکشنبہ	۱۸	۲۳	۲۲
دوشنبہ	۱۹	۲۴	۲۳
سہ شنبہ	۲۰	۲۵	۲۴
چہارشنبہ	۲۱	۲۶	۲۵
پنجشنبہ	۲۲	۲۷	۲۶
جمعہ	۲۳	۲۸	۲۷
شنبہ	۲۴	۲۹	۲۸
یکشنبہ	۲۵	۳۰	۲۹
دوشنبہ	۲۶	۳۱	۳۰
سہ شنبہ	۲۷	نومبر ۱	رجب ۱
چہارشنبہ	۲۸	۲	۲
پنجشنبہ	۲۹	۳	۳
جمعہ	۳۰	۴	۴

دن	دے ۱۳۴۲ ف	نومبر ۱۹۲۳ء	رجب ۱۳۴۲ھ
شنبہ	۱	۵	۵
یکشنبہ	۲	۶	۶
دوشنبہ	۳	۷	۷
سہ شنبہ	۴	۸	۸
چہارشنبہ	۵	۹	۹
پنجشنبہ	۶	۱۰	۱۰
جمعہ	۷	۱۱	۱۱
شنبہ	۸	۱۲	۱۲
یکشنبہ	۹	۱۳	۱۳
دوشنبہ	۱۰	۱۴	۱۴
سہ شنبہ	۱۱	۱۵	۱۵
چہارشنبہ	۱۲	۱۶	۱۶
پنجشنبہ	۱۳	۱۷	۱۷
جمعہ	۱۴	۱۸	۱۸
شنبہ	۱۵	۱۹	۱۹
یکشنبہ	۱۶	۲۰	۲۰
دوشنبہ	۱۷	۲۱	۲۱
سہ شنبہ	۱۸	۲۲	۲۲
چہارشنبہ	۱۹	۲۳	۲۳
پنجشنبہ	۲۰	۲۴	۲۴
جمعہ	۲۱	۲۵	۲۵
شنبہ	۲۲	۲۶	۲۶
یکشنبہ	۲۳	۲۷	۲۷
دوشنبہ	۲۴	۲۸	۲۸
سہ شنبہ	۲۵	۲۹	۲۹
چہارشنبہ	۲۶	۳۰	شعبان ۱
پنجشنبہ	۲۷	دسمبر ۱	۲
جمعہ	۲۸	۲	۳
شنبہ	۲۹	۳	۴
+	+	+	+

دن	بھمن ۱۳۴۲ف	دسمبر ۱۹۶۳ء	شعبان ۱۳۸۳ھ
یکشنبہ	۱	۴	۵
دوشنبہ	۲	۵	۶
سہ شنبہ	۳	۶	۷
چہارشنبہ	۴	۷	۸
پنجشنبہ	۵	۸	۹
جمعہ	۶	۹	۱۰
شنبہ	۷	۱۰	۱۱
یکشنبہ	۸	۱۱	۱۲
دوشنبہ	۹	۱۲	۱۳
سہ شنبہ	۱۰	۱۳	۱۴
چہارشنبہ	۱۱	۱۴	۱۵
پنجشنبہ	۱۲	۱۵	۱۶
جمعہ	۱۳	۱۶	۱۷
شنبہ	۱۴	۱۷	۱۸
یکشنبہ	۱۵	۱۸	۱۹
دوشنبہ	۱۶	۱۹	۲۰
سہ شنبہ	۱۷	۲۰	۲۱
چہارشنبہ	۱۸	۲۱	۲۲
پنجشنبہ	۱۹	۲۲	۲۳
جمعہ	۲۰	۲۳	۲۴
شنبہ	۲۱	۲۴	۲۵
یکشنبہ	۲۲	۲۵	۲۶
دوشنبہ	۲۳	۲۶	۲۷
سہ شنبہ	۲۴	۲۷	۲۸
چہارشنبہ	۲۵	۲۸	۲۹
پنجشنبہ	۲۶	۲۹	رمضان ۱
جمعہ	۲۷	۳۰	۲
شنبہ	۲۸	۳۱	۳
یکشنبہ	۲۹	جنوری ۱	۴
دوشنبہ	۳۰	۲	۵

دن	اسفندار ۱۳۴۲ف	جنوری ۱۹۶۴ء	رمضان ۱۳۸۳ھ
سہ شنبہ	۱	۳	۶
چہارشنبہ	۲	۴	۷
پنجشنبہ	۳	۵	۸
جمعہ	۴	۶	۹
شنبہ	۵	۷	۱۰
یکشنبہ	۶	۸	۱۱
دوشنبہ	۷	۹	۱۲
سہ شنبہ	۸	۱۰	۱۳
چہارشنبہ	۹	۱۱	۱۴
پنجشنبہ	۱۰	۱۲	۱۵
جمعہ	۱۱	۱۳	۱۶
شنبہ	۱۲	۱۴	۱۷
یکشنبہ	۱۳	۱۵	۱۸
دوشنبہ	۱۴	۱۶	۱۹
سہ شنبہ	۱۵	۱۷	۲۰
چہارشنبہ	۱۶	۱۸	۲۱
پنجشنبہ	۱۷	۱۹	۲۲
جمعہ	۱۸	۲۰	۲۳
شنبہ	۱۹	۲۱	۲۴
یکشنبہ	۲۰	۲۲	۲۵
دوشنبہ	۲۱	۲۳	۲۶
سہ شنبہ	۲۲	۲۴	۲۷
چہارشنبہ	۲۳	۲۵	۲۸
پنجشنبہ	۲۴	۲۶	۲۹
جمعہ	۲۵	۲۷	۳۰
شنبہ	۲۶	۲۸	شوال ۱
یکشنبہ	۲۷	۲۹	۲
دوشنبہ	۲۸	۳۰	۳
سہ شنبہ	۲۹	۳۱	۴
چہارشنبہ	۳۰	فروری ۱	۵

دن	فروری ۱۳۴۲ف	فروری ۱۹۳۳ء	شوال ۱۳۵۱ھ
پنجشنبہ	۱	۲	۶
جمعہ	۲	۳	۷
شنبہ	۳	۴	۸
یکشنبہ	۴	۵	۹
دوشنبہ	۵	۶	۱۰
سہ شنبہ	۶	۷	۱۱
چہارشنبہ	۷	۸	۱۲
پنجشنبہ	۸	۹	۱۳
جمعہ	۹	۱۰	۱۴
شنبہ	۱۰	۱۱	۱۵
یکشنبہ	۱۱	۱۲	۱۶
دوشنبہ	۱۱	۱۳	۱۷
سہ شنبہ	۱۳	۱۴	۱۸
چہارشنبہ	۱۴	۱۵	۱۹
پنجشنبہ	۱۵	۱۶	۲۰
جمعہ	۱۶	۱۷	۲۱
شنبہ	۱۷	۱۸	۲۲
یکشنبہ	۱۸	۱۹	۲۳
دوشنبہ	۱۹	۲۰	۲۴
سہ شنبہ	۲۰	۲۱	۲۵
چہارشنبہ	۲۱	۲۲	۲۶
پنجشنبہ	۲۲	۲۳	۲۷
جمعہ	۲۳	۲۴	۲۸
شنبہ	۲۴	۲۵	۲۹
یکشنبہ	۲۵	۲۶	۳۰
دوشنبہ	۲۶	۲۷	ذیقعدہ ۱
سہ شنبہ	۲۷	۲۸	۲
چہارشنبہ	۲۸	مارچ ۱	۳
پنجشنبہ	۲۹	۲	۴
جمعہ	۳۰	۳	۵
شنبہ	۳۱	۴	۶

دن	اردی بہشت ۱۳۴۲ف	مارچ ۱۹۳۳ء	ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ
یکشنبہ	۱	۵	۷
دوشنبہ	۲	۶	۸
سہ شنبہ	۳	۷	۹
چہارشنبہ	۴	۸	۱۰
پنجشنبہ	۵	۹	۱۱
جمعہ	۶	۱۰	۱۲
شنبہ	۷	۱۱	۱۳
یکشنبہ	۸	۱۲	۱۴
دوشنبہ	۹	۱۳	۱۵
سہ شنبہ	۱۰	۱۴	۱۶
چہارشنبہ	۱۱	۱۵	۱۷
پنجشنبہ	۱۲	۱۶	۱۸
جمعہ	۱۳	۱۷	۱۹
شنبہ	۱۴	۱۸	۲۰
یکشنبہ	۱۵	۱۹	۲۱
دوشنبہ	۱۶	۲۰	۲۲
سہ شنبہ	۱۷	۲۱	۲۳
چہارشنبہ	۱۸	۲۲	۲۴
پنجشنبہ	۱۹	۲۳	۲۵
جمعہ	۲۰	۲۴	۲۶
شنبہ	۲۱	۲۵	۲۷
یکشنبہ	۲۲	۲۶	۲۸
دوشنبہ	۲۳	۲۷	۲۹
سہ شنبہ	۲۴	۲۸	ذی الحجہ ۱
چہارشنبہ	۲۵	۲۹	۲
پنجشنبہ	۲۶	۳۰	۳
جمعہ	۲۷	۳۱	۴
شنبہ	۲۸	اپریل ۱	۵
یکشنبہ	۲۹	۲	۶
دوشنبہ	۳۰	۳	۷
سہ شنبہ	۳۱	۴	۸

دن	خورداد ۱۳۴۲ف	اپریل ۱۹۳۳ع	ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ	دن	تیر ۱۳۴۲ف	مئی ۱۹۳۳ع	محرم ۱۳۵۲ھ
چہارشنبہ	۱	۵	۹	شنبہ	۱	۶	۱۰
پنجشنبہ	۲	۶	۱۰	یکشنبہ	۲	۷	۱۱
جمعہ	۳	۷	۱۱	دوشنبہ	۳	۸	۱۲
شنبہ	۴	۰	۱۲	سہ شنبہ	۴	۹	۱۳
یکشنبہ	۵	۹	۱۳	چہارشنبہ	۵	۱۰	۱۴
دوشنبہ	۶	۱۰	۱۴	پنجشنبہ	۶	۱۱	۱۵
سہ شنبہ	۷	۱۱	۱۵	جمعہ	۷	۱۲	۱۶
چہارشنبہ	۸	۱۲	۱۶	شنبہ	۸	۱۳	۱۷
پنجشنبہ	۹	۱۳	۱۷	یکشنبہ	۹	۱۴	۱۸
جمعہ	۱۰	۱۴	۱۸	دوشنبہ	۱۰	۱۵	۱۹
شنبہ	۱۱	۱۵	۱۹	سہ شنبہ	۱۱	۱۶	۲۰
یکشنبہ	۱۲	۱۶	۲۰	چہارشنبہ	۱۲	۱۷	۲۱
دوشنبہ	۱۳	۱۷	۲۱	پنجشنبہ	۱۳	۱۸	۲۲
سہ شنبہ	۱۴	۱۸	۲۲	جمعہ	۱۴	۱۹	۲۳
چہارشنبہ	۱۵	۱۹	۲۳	شنبہ	۱۵	۲۰	۲۴
پنجشنبہ	۱۶	۲۰	۲۴	یکشنبہ	۱۶	۲۱	۲۵
جمعہ	۱۷	۲۱	۲۵	دوشنبہ	۱۷	۲۲	۲۶
شنبہ	۱۸	۲۲	۲۶	سہ شنبہ	۱۸	۲۳	۲۷
یکشنبہ	۱۹	۲۳	۲۷	چہارشنبہ	۱۹	۲۴	۲۸
دوشنبہ	۲۰	۲۴	۲۸	پنجشنبہ	۲۰	۲۵	۲۹
سہ شنبہ	۲۱	۲۵	۲۹	جمعہ	۲۱	۲۶	صفر ۱
چہارشنبہ	۲۲	۲۶	۳۰	شنبہ	۲۲	۲۷	۲
پنجشنبہ	۲۳	۲۷	محرم ۱	یکشنبہ	۲۳	۲۸	۳
جمعہ	۲۴	۲۸	۲	دوشنبہ	۲۴	۲۹	۴
شنبہ	۲۵	۲۹	۳	سہ شنبہ	۲۵	۳۰	۵
یکشنبہ	۲۶	۳۰	۴	چہارشنبہ	۲۶	۳۱	۶
دوشنبہ	۲۷	مئی ۱	۵	پنجشنبہ	۲۷	جون ۱	۷
سہ شنبہ	۲۸	۲	۶	جمعہ	۲۸	۲	۸
چہارشنبہ	۲۹	۳	۷	شنبہ	۲۹	۳	۹
پنجشنبہ	۳۰	۴	۸	یکشنبہ	۳۰	۴	۱۰
جمعہ	۳۱	۵	۹	دوشنبہ	۳۱	۵	۱۱

دن	امرداد ۱۳۴۲ ف	جون ۱۹۳۳ء	صفر ۱۳۵۲ھ	دن	شہریور ۱۳۴۲ ف	جولائی ۱۹۳۳ء	ربیع الاول ۱۳۵۲ھ
سہ شنبہ	۱	۶	۱۲	جمعہ	۱	۷	۱۳
چہارشنبہ	۲	۷	۱۳	شنبہ	۲	۸	۱۴
پنجشنبہ	۳	۸	۱۴	یکشنبہ	۳	۹	۱۵
جمعہ	۴	۹	۱۵	دوشنبہ	۴	۱۰	۱۶
شنبہ	۵	۱۰	۱۶	سہ شنبہ	۵	۱۱	۱۷
یکشنبہ	۶	۱۱	۱۷	چہارشنبہ	۶	۱۲	۱۸
دوشنبہ	۷	۱۲	۱۸	پنجشنبہ	۷	۱۳	۱۹
سہ شنبہ	۸	۱۳	۱۹	جمعہ	۸	۱۴	۲۰
چہارشنبہ	۹	۱۴	۲۰	شنبہ	۹	۱۵	۲۱
پنجشنبہ	۱۰	۱۵	۲۱	یکشنبہ	۱۰	۱۶	۲۲
جمعہ	۱۱	۱۶	۲۲	دوشنبہ	۱۱	۱۷	۲۳
شنبہ	۱۲	۱۷	۲۳	سہ شنبہ	۱۲	۱۸	۲۴
یکشنبہ	۱۳	۱۸	۲۴	چہارشنبہ	۱۳	۱۹	۲۵
دوشنبہ	۱۴	۱۹	۲۵	پنجشنبہ	۱۴	۲۰	۲۶
سہ شنبہ	۱۵	۲۰	۲۶	جمعہ	۱۵	۲۱	۲۷
چہارشنبہ	۱۶	۲۱	۲۷	شنبہ	۱۶	۲۲	۲۸
پنجشنبہ	۱۷	۲۲	۲۸	یکشنبہ	۱۷	۲۳	۲۹
جمعہ	۱۸	۲۳	۲۹	دوشنبہ	۱۸	۲۴	۳۰
شنبہ	۱۹	۲۴	۳۰	سہ شنبہ	۱۹	۲۵	ربیع الثانی ۱
یکشنبہ	۲۰	۲۵	ربیع الاول ۱	چہارشنبہ	۲۰	۲۶	۲
دوشنبہ	۲۱	۲۶	۲	پنجشنبہ	۲۱	۲۷	۳
سہ شنبہ	۲۲	۲۷	۳	جمعہ	۲۲	۲۸	۴
چہارشنبہ	۲۳	۲۸	۴	شنبہ	۲۳	۲۹	۵
پنجشنبہ	۲۴	۲۹	۵	یکشنبہ	۲۴	۳۰	۶
جمعہ	۲۵	۳۰	۶	دوشنبہ	۲۵	۳۱	۷
شنبہ	۲۶	جولائی ۱	۷	سہ شنبہ	۲۶	اگست ۱	۸
یکشنبہ	۲۷	۲	۸	چہارشنبہ	۲۷	۲	۹
دوشنبہ	۲۸	۳	۹	پنجشنبہ	۲۸	۳	۱۰
سہ شنبہ	۲۹	۴	۱۰	جمعہ	۲۹	۴	۱۱
چہارشنبہ	۳۰	۵	۱۱	شنبہ	۳۰	۵	۱۲
پنجشنبہ	۳۱	۶	۱۲	یکشنبہ	۳۱	۶	۱۳

دن	مہر ۱۳۴۲ف	اگست ۱۹۶۳ء	ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ
دوشنبہ	۱	۷	۱۴
سہ شنبہ	۲	۸	۱۵
چہارشنبہ	۳	۹	۱۶
پنجشنبہ	۴	۱۰	۱۷
جمعہ	۵	۱۱	۱۸
شنبہ	۶	۱۲	۱۹
یکشنبہ	۷	۱۳	۲۰
دوشنبہ	۸	۱۴	۲۱
سہ شنبہ	۹	۱۵	۲۲
چہارشنبہ	۱۰	۱۶	۲۳
پنجشنبہ	۱۱	۱۷	۲۴
جمعہ	۱۲	۱۸	۲۵
شنبہ	۱۳	۱۹	۲۶
یکشنبہ	۱۴	۲۰	۲۷
دوشنبہ	۱۵	۲۱	۲۸
سہ شنبہ	۱۶	۲۲	۲۹
چہارشنبہ	۱۷	۲۳	جمادی الاول
پنجشنبہ	۱۸	۲۴	۲
جمعہ	۱۹	۲۵	۳
شنبہ	۲۰	۲۶	۴
یکشنبہ	۲۱	۲۷	۵
دوشنبہ	۲۲	۲۸	۶
سہ شنبہ	۲۳	۲۹	۷
چہارشنبہ	۲۴	۳۰	۸
پنجشنبہ	۲۵	۳۱	۹
جمعہ	۲۶	ستمبر ۱	۱۰
شنبہ	۲۷	۲	۱۱
یکشنبہ	۲۸	۳	۱۲
دوشنبہ	۲۹	۴	۱۳
سہ شنبہ	۳۰	۵	۱۴

دن	آبان ۱۳۴۲ف	ستمبر ۱۹۶۳ء	جمادی الاول ۱۳۸۳ھ
چہارشنبہ	۱	۶	۱۵
پنجشنبہ	۲	۷	۱۶
جمعہ	۳	۸	۱۷
شنبہ	۴	۹	۱۸
یکشنبہ	۵	۱۰	۱۹
دوشنبہ	۶	۱۱	۲۰
سہ شنبہ	۷	۱۲	۲۱
چہارشنبہ	۸	۱۳	۲۲
پنجشنبہ	۹	۱۴	۲۳
جمعہ	۱۰	۱۵	۲۴
شنبہ	۱۱	۱۶	۲۵
یکشنبہ	۱۲	۱۷	۲۶
دوشنبہ	۱۳	۱۸	۲۷
سہ شنبہ	۱۴	۱۹	۲۸
چہارشنبہ	۱۵	۲۰	۲۹
پنجشنبہ	۱۶	۲۱	۳۰
جمعہ	۱۷	۲۲	جمادی الثانی
شنبہ	۱۸	۲۳	۲
یکشنبہ	۱۹	۲۴	۳
دوشنبہ	۲۰	۲۵	۴
سہ شنبہ	۲۱	۲۶	۵
چہارشنبہ	۲۲	۲۷	۶
پنجشنبہ	۲۳	۲۸	۷
جمعہ	۲۴	۲۹	۸
شنبہ	۲۵	۳۰	۹
یکشنبہ	۲۶	اکتوبر ۱	۱۰
دوشنبہ	۲۷	۳	۱۴
سہ شنبہ	۲۸	۳۱	۱۴
چہارشنبہ	۲۹	فروری ۱	۱۰
پنجشنبہ			

سنہ ۱۳۴۳ ف

دن	آذر ۱۳۴۳ ف	اکتوبر نومبر ۱۹۳۴ء	جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ
جمعہ	۱	۶	۱۵
شنبہ	۲	۷	۱۶
یکشنبہ	۳	۸	۱۷
دوشنبہ	۴	۹	۱۸
سہ شنبہ	۵	۱۰	۱۹
چہارشنبہ	۶	۱۱	۲۰
پنجشنبہ	۷	۱۲	۲۱
جمعہ	۸	۱۳	۲۲
شنبہ	۹	۱۴	۲۳
یکشنبہ	۱۰	۱۵	۲۴
دوشنبہ	۱۱	۱۶	۲۵
سہ شنبہ	۱۲	۱۷	۲۶
چہارشنبہ	۱۳	۱۸	۲۷
پنجشنبہ	۱۴	۱۹	۲۸
جمعہ	۱۵	۲۰	۲۹
شنبہ	۱۶	۲۱	رجب ۱
یکشنبہ	۱۷	۲۲	۲
دوشنبہ	۱۸	۲۳	۳
سہ شنبہ	۱۹	۲۴	۴
چہارشنبہ	۲۰	۲۵	۵
پنجشنبہ	۲۱	۲۶	۶
جمعہ	۲۲	۲۷	۷
شنبہ	۲۳	۲۸	۸
یکشنبہ	۲۴	۲۹	۹
دوشنبہ	۲۵	۳۰	۱۰
سہ شنبہ	۲۶	۳۱	۱۱
دوشنبہ	۲۷ ۸	نومبر ۱	۱۲
سہ شنبہ	۲ ۲۹	۲	۱۳
چہارشنبہ	۳۰	۳	۱۴
پنجشنبہ	۳۱	۴	۱۵

دن	دے ۱۳۴۳ ف	نومبر دسمبر ۱۹۳۴ء	رجب شعبان ۱۳۵۳ھ
یکشنبہ	۱	۵	۱۶
دوشنبہ	۲	۶	۱۷
سہ شنبہ	۳	۷	۱۸
چہارشنبہ	۴	۸	۱۹
پنجشنبہ	۵	۹	۲۰
جمعہ	۶	۱۰	۲۱
شنبہ	۷	۱۱	۲۲
یکشنبہ	۸	۱۲	۲۳
دوشنبہ	۹	۱۳	۲۴
سہ شنبہ	۱۰	۱۴	۲۵
چہارشنبہ	۱۱	۱۵	۲۶
پنجشنبہ	۱۲	۱۶	۲۷
جمعہ	۱۳	۱۷	۲۸
شنبہ	۱۴	۱۸	۲۹
یکشنبہ	۱۵	۱۹	۳۰
دوشنبہ	۱۶	۲۰	شعبان ۱
سہ شنبہ	۱۷	۲۱	۲
چہارشنبہ	۱۸	۲۲	۳
پنجشنبہ	۱۹	۲۳	۴
جمعہ	۲۰	۲۴	۵
شنبہ	۲۱	۲۵	۶
یکشنبہ	۲۲	۲۶	۷
دوشنبہ	۲۳	۲۷	۸
سہ شنبہ	۲۴	۲۸	۹
چہارشنبہ	۲۵	۲۹	۱۰
پنجشنبہ	۲۶	۳۰	۱۱
جمعہ	۲۷	دسمبر ۱	۱۲
شنبہ	۲۸	۲	۱۳
یکشنبہ	۲۹	۳	۱۴
✣	✣	✣	✣

دن	بہمن ۱۳۴۴ ف	دسمبر ۱۹۳۴ء	شعبان ۱۳۵۳ھ	دن	اسفندار ۱۳۴۴ ف	جنوری ۱۹۳۵ء	رمضان ۱۳۵۳ھ
دوشنبہ	۱	۴	۱۵	چہارشنبہ	۱	۳	۱۶
سہ شنبہ	۲	۵	۱۶	پنجشنبہ	۲	۴	۱۷
چہارشنبہ	۳	۶	۱۷	جمعہ	۳	۵	۱۸
پنجشنبہ	۴	۷	۱۸	شنبہ	۴	۶	۱۹
جمعہ	۵	۸	۱۹	یکشنبہ	۵	۷	۲۰
شنبہ	۶	۹	۲۰	دوشنبہ	۶	۸	۲۱
یکشنبہ	۷	۱۰	۲۱	سہ شنبہ	۷	۹	۲۲
دوشنبہ	۸	۱۱	۲۲	چہارشنبہ	۸	۱۰	۲۳
سہ شنبہ	۹	۱۲	۲۳	پنجشنبہ	۹	۱۱	۲۴
چہارشنبہ	۱۰	۱۳	۲۴	جمعہ	۱۰	۱۲	۲۵
پنجشنبہ	۱۱	۱۴	۲۵	شنبہ	۱۱	۱۳	۲۶
جمعہ	۱۲	۱۵	۲۶	یکشنبہ	۱۲	۱۴	۲۷
شنبہ	۱۳	۱۶	۲۷	دوشنبہ	۱۳	۱۵	۲۸
یکشنبہ	۱۴	۱۷	۲۸	سہ شنبہ	۱۴	۱۶	۲۹
دوشنبہ	۱۵	۱۸	۲۹	چہارشنبہ	۱۵	۱۷	۳۰
سہ شنبہ	۱۶	۱۹	رمضان ۱	پنجشنبہ	۱۶	۱۸	شوال ۱
چہارشنبہ	۱۷	۲۰	۲	جمعہ	۱۷	۱۹	۲
پنجشنبہ	۱۸	۲۱	۳	شنبہ	۱۸	۲۰	۳
جمعہ	۱۹	۲۲	۴	یکشنبہ	۱۹	۲۱	۴
شنبہ	۲۰	۲۳	۵	دوشنبہ	۲۰	۲۲	۵
یکشنبہ	۲۱	۲۴	۶	سہ شنبہ	۲۱	۲۳	۶
دوشنبہ	۲۲	۲۵	۷	چہارشنبہ	۲۲	۲۴	۷
سہ شنبہ	۲۳	۲۶	۸	پنجشنبہ	۲۳	۲۵	۸
چہارشنبہ	۲۴	۲۷	۹	جمعہ	۲۴	۲۶	۹
پنجشنبہ	۲۵	۲۸	۱۰	شنبہ	۲۵	۲۷	۱۰
جمعہ	۲۶	۲۹	۱۱	یکشنبہ	۲۶	۲۸	۱۱
شنبہ	۲۷	۳۰	۱۲	دوشنبہ	۲۷	۲۹	۱۲
یکشنبہ	۲۸	۳۱	۱۳	سہ شنبہ	۲۸	۳۰	۱۳
دوشنبہ	۲۹	جنوری ۱	۱۴	چہارشنبہ	۲۹	۳۱	۱۴
سہ شنبہ	۳۰	۲	۱۵	پنجشنبہ	۳۰	فروری ۱	۱۵

دن	فروردی سنہ ۱۳۴۳ ف	فروری سنہ ۱۹۳۴ء	شوال سنہ ۱۳۵۲ھ
جمعہ	۱	۲	۱۶
شنبہ	۲	۳	۱۷
یکشنبہ	۳	۴	۱۸
دوشنبہ	۴	۵	۱۹
سہ شنبہ	۵	۶	۲۰
چہارشنبہ	۶	۷	۲۱
پنجشنبہ	۷	۸	۲۲
جمعہ	۸	۹	۲۳
شنبہ	۹	۱۰	۲۴
یکشنبہ	۱۰	۱۱	۲۵
دوشنبہ	۱۱	۱۲	۲۶
سہ شنبہ	۱۲	۱۳	۲۷
چہارشنبہ	۱۳	۱۴	۲۸
پنجشنبہ	۱۴	۱۵	۲۹
جمعہ	۱۵	۱۶	ذیقعدہ ۱
شنبہ	۱۶	۱۷	۲
یکشنبہ	۱۷	۱۸	۳
دوشنبہ	۱۸	۱۹	۴
سہ شنبہ	۱۹	۲۰	۵
چہارشنبہ	۲۰	۲۱	۶
پنجشنبہ	۲۱	۲۲	۷
جمعہ	۲۲	۲۳	۸
شنبہ	۲۳	۲۴	۹
یکشنبہ	۲۴	۲۵	۱۰
دوشنبہ	۲۵	۲۶	۱۱
سہ شنبہ	۲۶	۲۷	۱۲
چہارشنبہ	۲۷	۲۸	۱۳
پنجشنبہ	۲۸	مارچ ۱	۱۴
جمعہ	۲۹	۲	۱۵
شنبہ	۳۰	۳	۱۶
یکشنبہ	۳۱	۴	۱۷

دن	اردی بہشت سنہ ۱۳۴۳ ف	مارچ سنہ ۱۹۳۴ء	ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۲ھ
دوشنبہ	۱	۵	۱۸
سہ شنبہ	۲	۶	۱۹
چہارشنبہ	۳	۷	۲۰
پنجشنبہ	۴	۸	۲۱
جمعہ	۵	۹	۲۲
شنبہ	۶	۱۰	۲۳
یکشنبہ	۷	۱۱	۲۴
دوشنبہ	۸	۱۲	۲۵
سہ شنبہ	۹	۱۳	۲۶
چہارشنبہ	۱۰	۱۴	۲۷
پنجشنبہ	۱۱	۱۵	۲۸
جمعہ	۱۲	۱۶	۲۹
شنبہ	۱۳	۱۷	ذی الحجہ ۱
یکشنبہ	۱۴	۱۸	۲
دوشنبہ	۱۵	۱۹	۳
سہ شنبہ	۱۶	۲۰	۴
چہارشنبہ	۱۷	۲۱	۵
پنجشنبہ	۱۸	۲۲	۶
جمعہ	۱۹	۲۳	۷
شنبہ	۲۰	۲۴	۸
یکشنبہ	۲۱	۲۵	۹
دوشنبہ	۲۲	۲۶	۱۰
سہ شنبہ	۲۳	۲۷	۱۱
چہارشنبہ	۲۴	۲۸	۱۲
پنجشنبہ	۲۵	۲۹	۱۳
جمعہ	۲۶	۳۰	۱۴
شنبہ	۲۷	۳۱	۱۵
یکشنبہ	۲۸	اپریل ۱	۱۶
دوشنبہ	۲۹	۲	۱۷
سہ شنبہ	۳۰	۳	۱۸
چہارشنبہ	۳۱	۴	۱۹

دن	خورداد ۱۳۴۳ف	اپریل مئی ۱۹۶۴ء	ذی الحجہ محرم ۱۳۵۲ھ
پنجشنبہ	۱	۵	۲۰
جمعہ	۲	۶	۲۱
شنبہ	۳	۷	۲۲
یکشنبہ	۴	۸	۲۳
دوشنبہ	۵	۹	۲۴
سہ شنبہ	۶	۱۰	۲۵
چہارشنبہ	۷	۱۱	۲۶
پنجشنبہ	۸	۱۲	۲۷
جمعہ	۹	۱۳	۲۸
شنبہ	۱۰	۱۴	۲۹
یکشنبہ	۱۱	۱۵	۳۰
دوشنبہ	۱۲	۱۶	محرم ۱۳۵۳ھ ۱
سہ شنبہ	۱۳	۱۷	۲
چہارشنبہ	۱۴	۱۸	۳
پنجشنبہ	۱۵	۱۹	۴
جمعہ	۱۶	۲۰	۵
شنبہ	۱۷	۲۱	۶
یکشنبہ	۱۸	۲۲	۷
دوشنبہ	۱۹	۲۳	۸
سہ شنبہ	۲۰	۲۴	۹
چہارشنبہ	۲۱	۲۵	۱۰
پنجشنبہ	۲۲	۲۶	۱۱
جمعہ	۲۳	۲۷	۱۲
شنبہ	۲۴	۲۸	۱۳
یکشنبہ	۲۵	۲۹	۱۴
دوشنبہ	۲۶	۳۰	۱۵
سہ شنبہ	۲۷	مئی ۱	۱۶
چہارشنبہ	۲۸	۲	۱۷
پنجشنبہ	۲۹	۳	۱۸
جمعہ	۳۰	۴	۱۹
شنبہ	۳۱	۵	۲۰

دن	تیر ۱۳۴۳ف	مئی جون ۱۹۶۴ء	محرم صفر ۱۳۵۳ھ
یکشنبہ	۱	۶	۲۱
دوشنبہ	۲	۷	۲۲
سہ شنبہ	۳	۸	۲۳
چہارشنبہ	۴	۹	۲۴
پنجشنبہ	۵	۱۰	۲۵
جمعہ	۶	۱۱	۲۶
شنبہ	۷	۱۲	۲۷
یکشنبہ	۸	۱۳	۲۸
دوشنبہ	۹	۱۴	۲۹
سہ شنبہ	۱۰	۱۵	۳۰
چہارشنبہ	۱۱	۱۶	صفر ۱۳۵۳ھ ۱
پنجشنبہ	۱۲	۱۷	۲
جمعہ	۱۳	۱۸	۳
شنبہ	۱۴	۱۹	۴
یکشنبہ	۱۵	۲۰	۵
دوشنبہ	۱۶	۲۱	۶
سہ شنبہ	۱۷	۲۲	۷
چہارشنبہ	۱۸	۲۳	۸
پنجشنبہ	۱۹	۲۴	۹
جمعہ	۲۰	۲۵	۱۰
شنبہ	۲۱	۲۶	۱۱
یکشنبہ	۲۲	۲۷	۱۲
دوشنبہ	۲۳	۲۸	۱۳
سہ شنبہ	۲۴	۲۹	۱۴
چہارشنبہ	۲۵	۳۰	۱۵
پنجشنبہ	۲۶	۳۱	۱۶
جمعہ	۲۷	جون ۱	۱۷
شنبہ	۲۸	۲	۱۸
یکشنبہ	۲۹	۳	۱۹
دوشنبہ	۳۰	۴	۲۰
سہ شنبہ	۳۱	۵	۲۱

دن	امرداد ۱۳۴۲ف	جون ۱۹۳۳ع	صفر ۱۳۵۲ھ	دن	شہریور ۱۳۴۲ف	جولائی ۱۹۳۳ع	ربیع الاول ۱۳۵۲ھ
چہارشنبہ	۱	۶	۲۲	شنبہ	۱	۷	۲۴
پنجشنبہ	۲	۷	۲۳	یکشنبہ	۲	۸	۲۵
جمعہ	۳	۸	۲۴	دوشنبہ	۳	۹	۲۶
شنبہ	۴	۹	۲۵	سہ شنبہ	۴	۱۰	۲۷
یکشنبہ	۵	۱۰	۲۶	چہارشنبہ	۵	۱۱	۲۸
دوشنبہ	۶	۱۱	۲۷	پنجشنبہ	۶	۱۲	۲۹
سہ شنبہ	۷	۱۲	۲۸	جمعہ	۷	۱۳	۳۰
چہارشنبہ	۸	۱۳	۲۹	شنبہ	۸	۱۴	ربیع الثانی ۱
پنجشنبہ	۹	۱۴	ربیع الاول ۱	یکشنبہ	۹	۱۵	۲
جمعہ	۱۰	۱۵	۲	دوشنبہ	۱۰	۱۶	۳
شنبہ	۱۱	۱۶	۳	سہ شنبہ	۱۱	۱۷	۴
یکشنبہ	۱۲	۱۷	۴	چہارشنبہ	۱۲	۱۸	۵
دوشنبہ	۱۳	۱۸	۵	پنجشنبہ	۱۳	۱۹	۶
سہ شنبہ	۱۴	۱۹	۶	جمعہ	۱۴	۲۰	۷
چہارشنبہ	۱۵	۲۰	۷	شنبہ	۱۵	۲۱	۸
پنجشنبہ	۱۶	۲۱	۸	یکشنبہ	۱۶	۲۲	۹
جمعہ	۱۷	۲۲	۹	دوشنبہ	۱۷	۲۳	۱۰
شنبہ	۱۸	۲۳	۱۰	سہ شنبہ	۱۸	۲۴	۱۱
یکشنبہ	۱۹	۲۴	۱۱	چہارشنبہ	۱۹	۲۵	۱۲
دوشنبہ	۲۰	۲۵	۱۲	پنجشنبہ	۲۰	۲۶	۱۳
سہ شنبہ	۲۱	۲۶	۱۳	جمعہ	۲۱	۲۷	۱۴
چہارشنبہ	۲۲	۲۷	۱۴	شنبہ	۲۲	۲۸	۱۵
پنجشنبہ	۲۳	۲۸	۱۵	یکشنبہ	۲۳	۲۹	۱۶
جمعہ	۲۴	۲۹	۱۶	دوشنبہ	۲۴	۳۰	۱۷
شنبہ	۲۵	۳۰	۱۷	سہ شنبہ	۲۵	۳۱	۱۸
یکشنبہ	۲۶	جولائی ۱	۱۸	چہارشنبہ	۲۶	اگست ۱	۱۹
دوشنبہ	۲۷	۲	۱۹	پنجشنبہ	۲۷	۲	۲۰
سہ شنبہ	۲۸	۳	۲۰	جمعہ	۲۸	۳	۲۱
چہارشنبہ	۲۹	۴	۲۱	شنبہ	۲۹	۴	۲۲
پنجشنبہ	۳۰	۵	۲۲	یکشنبہ	۳۰	۵	۲۳
جمعہ	۳۱	۶	۲۳	دوشنبہ	۳۱	۶	۲۴

دن	مہر ۱۳۴۳ف	اگست ۱۹۳۴ء	ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ	دن	آبان ۱۳۴۳ف	ستمبر ۱۹۳۴ء	جمادی الاول ۱۳۵۳ھ
سہ شنبہ	۱	۷	۲۵	پنجشنبہ	۱	۶	۲۶
چہارشنبہ	۲	۸	۲۶	جمعہ	۲	۷	۲۷
پنجشنبہ	۳	۹	۲۷	شنبہ	۳	۸	۲۸
جمعہ	۴	۱۰	۲۸	یکشنبہ	۴	۹	۲۹
شنبہ	۵	۱۱	۲۹	دوشنبہ	۵	۱۰	۳۰
یکشنبہ	۶	۱۲	جمادی الاول ۱	سہ شنبہ	۶	۱۱	جمادی الثانی ۱
دوشنبہ	۷	۱۳	۲	چہارشنبہ	۷	۱۲	۲
سہ شنبہ	۸	۱۴	۳	پنجشنبہ	۸	۱۳	۳
چہارشنبہ	۹	۱۵	۴	جمعہ	۹	۱۴	۴
پنجشنبہ	۱۰	۱۶	۵	شنبہ	۱۰	۱۵	۵
جمعہ	۱۱	۱۷	۶	یکشنبہ	۱۱	۱۶	۶
شنبہ	۱۲	۱۸	۷	دوشنبہ	۱۲	۱۷	۷
یکشنبہ	۱۳	۱۹	۸	سہ شنبہ	۱۳	۱۸	۸
دوشنبہ	۱۴	۲۰	۹	چہارشنبہ	۱۴	۱۹	۹
سہ شنبہ	۱۵	۲۱	۱۰	پنجشنبہ	۱۵	۲۰	۱۰
چہارشنبہ	۱۶	۲۲	۱۱	جمعہ	۱۶	۲۱	۱۱
پنجشنبہ	۱۷	۲۳	۱۲	شنبہ	۱۷	۲۲	۱۲
جمعہ	۱۸	۲۴	۱۳	یکشنبہ	۱۸	۲۳	۱۳
شنبہ	۱۹	۲۵	۱۴	دوشنبہ	۱۹	۲۴	۱۴
یکشنبہ	۲۰	۲۶	۱۵	سہ شنبہ	۲۰	۲۵	۱۵
دوشنبہ	۲۱	۲۷	۱۶	چہارشنبہ	۲۱	۲۶	۱۶
سہ شنبہ	۲۲	۲۸	۱۷	پنجشنبہ	۲۲	۲۷	۱۷
چہارشنبہ	۲۳	۲۹	۱۸	جمعہ	۲۳	۲۸	۱۸
پنجشنبہ	۲۴	۳۰	۱۹	شنبہ	۲۴	۲۹	۱۹
جمعہ	۲۵	۳۱	۲۰	یکشنبہ	۲۵	۳۰	۲۰
شنبہ	۲۶	ستمبر ۱	۲۲	دوشنبہ	۲۶	اکتوبر ۱	۲۱
یکشنبہ	۲۷	۲	۲۲	سہ شنبہ	۲۷	۲	۲۲
دوشنبہ	۲۸	۳	۲۳	چہارشنبہ	۲۸	۳	۲۳
سہ شنبہ	۲۹	۴	۲۴	پنجشنبہ	۲۹	۴	۲۴
چہارشنبہ	۳۰	۵	۲۵	جمعہ	۳۰	۵	۲۵
+	+	+	+	+	+	+	+

۱۳۴۴ سنہ ف

دن	آذر ۱۳۴۴ سنہ ف	اکتوبر ۱۹۳۴ء	جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ
شنبہ	۱	۶	۳۶
یکشنبہ	۲	۷	۲۷
دوشنبہ	۳	۸	۲۸
سہ شنبہ	۴	۹	۲۹
چہارشنبہ	۵	۱۰	رجب ۱
پنجشنبہ	۶	۱۱	۲
جمعہ	۷	۱۲	۳
شنبہ	۸	۱۳	۴
یکشنبہ	۹	۱۴	۵
دوشنبہ	۱۰	۱۵	۶
سہ شنبہ	۱۱	۱۶	۷
چہارشنبہ	۱۲	۱۷	۸
پنجشنبہ	۱۳	۱۸	۹
جمعہ	۱۴	۱۹	۱۰
شنبہ	۱۵	۲۰	۱۱
یکشنبہ	۱۶	۲۱	۱۲
دوشنبہ	۱۷	۲۲	۱۳
سہ شنبہ	۱۸	۲۳	۱۴
چہارشنبہ	۱۹	۲۴	۱۵
پنجشنبہ	۲۰	۲۵	۱۶
جمعہ	۲۱	۲۶	۱۷
شنبہ	۲۲	۲۷	۱۸
یکشنبہ	۲۳	۲۸	۱۹
دوشنبہ	۲۴	۲۹	۲۰
سہ شنبہ	۲۵	۳۰	۲۱
چہارشنبہ	۲۶	۳۱	۲۲
پنجشنبہ	۲۷	نومبر ۱	۲۳
جمعہ	۲۸	۲	۲۴
شنبہ	۲۹	۳	۲۵
یکشنبہ	۳۰	۴	۲۶

دن	دے ۱۳۴۴ سنہ ف	نومبر ۱۹۳۴ء	رجب ۱۳۵۳ھ
دوشنبہ	۱	۵	۲۶
سہ شنبہ	۲	۶	۲۸
چہارشنبہ	۳	۷	۲۹
پنجشنبہ	۴	۸	شعبان ۱
جمعہ	۵	۹	۲
شنبہ	۶	۱۰	۳
یکشنبہ	۷	۱۱	۴
دوشنبہ	۸	۱۲	۵
سہ شنبہ	۹	۱۳	۶
چہارشنبہ	۱۰	۱۴	۷
پنجشنبہ	۱۱	۱۵	۸
جمعہ	۱۲	۱۶	۹
شنبہ	۱۳	۱۷	۱۰
یکشنبہ	۱۴	۱۸	۱۱
دوشنبہ	۱۵	۱۹	۱۲
سہ شنبہ	۱۶	۲۰	۱۳
چہارشنبہ	۱۷	۲۱	۱۴
پنجشنبہ	۱۸	۲۲	۱۵
جمعہ	۱۹	۲۳	۱۶
شنبہ	۲۰	۲۴	۱۷
یکشنبہ	۲۱	۲۵	۱۸
دوشنبہ	۲۲	۲۶	۱۹
سہ شنبہ	۲۳	۲۷	۲۰
چہارشنبہ	۲۴	۲۸	۲۱
پنجشنبہ	۲۵	۲۹	۲۲
جمعہ	۲۶	۳۰	۲۳
شنبہ	۲۷	دسمبر ۱	۲۴
یکشنبہ	۲۸	۲	۲۵
دوشنبہ	۲۹	۳	۲۶
سہ شنبہ	۳۰	۴	۲۷

دن	بہمن ۱۳۴۴ف	دسمبر ۱۹۳۴ء	شعبان ۱۳۵۳ھ	دن	اسفندار ۱۳۴۴ف	جنوری ۱۹۳۵ء	رمضان ۱۳۵۳ھ
چہارشنبہ	۱	۵	۲۸	جمعہ	۱	۴	۲۸
پنجشنبہ	۲	۶	۲۹	شنبہ	۲	۵	۲۹
جمعہ	۳	۷	۳۰	یکشنبہ	۳	۶	شوال ۱
شنبہ	۴	۸	رمضان ۱	دوشنبہ	۴	۷	۲
یکشنبہ	۵	۹	۲	سہ شنبہ	۵	۸	۳
دوشنبہ	۶	۱۰	۳	چہارشنبہ	۶	۹	۴
سہ شنبہ	۷	۱۱	۴	پنجشنبہ	۷	۱۰	۵
چہارشنبہ	۸	۱۲	۵	جمعہ	۸	۱۱	۶
پنجشنبہ	۹	۱۳	۶	شنبہ	۹	۱۲	۷
جمعہ	۱۰	۱۴	۷	یکشنبہ	۱۰	۱۳	۸
شنبہ	۱۱	۱۵	۸	دوشنبہ	۱۱	۱۴	۹
یکشنبہ	۱۲	۱۶	۹	سہ شنبہ	۱۲	۱۵	۱۰
دوشنبہ	۱۳	۱۷	۱۰	چہارشنبہ	۱۳	۱۶	۱۱
سہ شنبہ	۱۴	۱۸	۱۱	پنجشنبہ	۱۴	۱۷	۱۲
چہارشنبہ	۱۵	۱۹	۱۲	جمعہ	۱۵	۱۸	۱۳
پنجشنبہ	۱۶	۲۰	۱۳	شنبہ	۱۶	۱۹	۱۴
جمعہ	۱۷	۲۱	۱۴	یکشنبہ	۱۷	۲۰	۱۵
شنبہ	۱۸	۲۲	۱۵	دوشنبہ	۱۸	۲۱	۱۶
یکشنبہ	۱۹	۲۳	۱۶	سہ شنبہ	۱۹	۲۲	۱۷
دوشنبہ	۲۰	۲۴	۱۷	چہارشنبہ	۲۰	۲۳	۱۸
سہ شنبہ	۲۱	۲۵	۱۸	پنجشنبہ	۲۱	۲۴	۱۹
چہارشنبہ	۲۲	۲۶	۱۹	جمعہ	۲۲	۲۵	۲۰
پنجشنبہ	۲۳	۲۷	۲۰	شنبہ	۲۳	۲۶	۲۱
جمعہ	۲۴	۲۸	۲۱	یکشنبہ	۲۴	۲۷	۲۲
شنبہ	۲۵	۲۹	۲۲	دوشنبہ	۲۵	۲۸	۲۳
یکشنبہ	۲۶	۳۰	۲۳	سہ شنبہ	۲۶	۲۹	۲۴
دوشنبہ	۲۷	۳۱	۲۴	چہارشنبہ	۲۷	۳۰	۲۵
سہ شنبہ	۲۸	۳۱	۲۵	پنجشنبہ	۲۸	۳۱	۲۶
چہارشنبہ	۲۹	جنوری ۱۹۳۵ ۱	۲۶	جمعہ	۲۹	فروری ۱	۲۷
پنجشنبہ	۳۰	۲	۲۷	شنبہ	۳۰	۲	۲۸

دن	فروردی ۱۳۴۴ف	فروری ۱۹۳۵ع	شوال ۱۳۵۳ھ	دن	اردی بہشت ۱۳۴۴ف	مارچ ۱۹۳۵ع	ذی قعد ۱۳۵۳ھ
یکشنبہ	۱	۳	۲۹	چہارشنبہ	۱	۶	۱
دوشنبہ	۲	۴	۳۰	پنجشنبہ	۲	۷	۲
سہ شنبہ	۳	۵	ذیقعد ۱	جمعہ	۳	۸	۳
چہارشنبہ	۴	۶	۲	شنبہ	۴	۹	۴
پنجشنبہ	۵	۷	۳	یکشنبہ	۵	۱۰	۵
جمعہ	۶	۸	۴	دوشنبہ	۶	۱۱	۶
شنبہ	۷	۹	۵	سہ شنبہ	۷	۱۲	۷
یکشنبہ	۸	۱۰	۶	چہارشنبہ	۸	۱۳	۸
دوشنبہ	۹	۱۱	۷	پنجشنبہ	۹	۱۴	۹
سہ شنبہ	۱۰	۱۲	۸	جمعہ	۱۰	۱۵	۱۰
چہارشنبہ	۱۱	۱۳	۹	شنبہ	۱۱	۱۶	۱۱
پنجشنبہ	۱۲	۱۴	۱۰	یکشنبہ	۱۲	۱۷	۱۲
جمعہ	۱۳	۱۵	۱۱	دوشنبہ	۱۳	۱۸	۱۳
شنبہ	۱۴	۱۶	۱۲	سہ شنبہ	۱۴	۱۹	۱۴
یکشنبہ	۱۵	۱۷	۱۳	چہارشنبہ	۱۵	۲۰	۱۵
دوشنبہ	۱۶	۱۸	۱۴	پنجشنبہ	۱۶	۲۱	۱۶
سہ شنبہ	۱۷	۱۹	۱۵	جمعہ	۱۷	۲۲	۱۷
چہارشنبہ	۱۸	۲۰	۱۶	شنبہ	۱۸	۲۳	۱۸
پنجشنبہ	۱۹	۲۱	۱۷	یکشنبہ	۱۹	۲۴	۱۹
جمعہ	۲۰	۲۲	۱۸	دوشنبہ	۲۰	۲۵	۲۰
شنبہ	۲۱	۲۳	۱۹	سہ شنبہ	۲۱	۲۶	۲۱
یکشنبہ	۲۲	۲۴	۲۰	چہارشنبہ	۲۲	۲۷	۲۲
دوشنبہ	۲۳	۲۵	۲۱	پنجشنبہ	۲۳	۲۸	۲۳
سہ شنبہ	۲۴	۲۶	۲۲	جمعہ	۲۴	۲۹	۲۴
چہارشنبہ	۲۵	۲۷	۲۳	شنبہ	۲۵	۳۰	۲۵
پنجشنبہ	۲۶	۲۸	۲۴	یکشنبہ	۲۶	۳۱	۲۶
جمعہ	۲۷	مارچ ۱	۲۵	دوشنبہ	۲۷	اپریل ۱	۲۷
شنبہ	۲۸	۲	۲۶	سہ شنبہ	۲۸	۲	۲۸
یکشنبہ	۲۹	۳	۲۷	چہارشنبہ	۲۹	۳	۲۹
دوشنبہ	۳۰	۴	۲۸	پنجشنبہ	۳۰	۴	ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۱
سہ شنبہ	۳۱	۵	۲۹	جمعہ	۳۱	۵	۲

دن	خورداد ۱۳۴۴ف	اپریل ۱۹۳۵ء	محرم ۱۳۵۴ھ
شنبہ	۱	۶	۳
یکشنبہ	۲	۷	۴
دوشنبہ	۳	۸	۵
سہ شنبہ	۴	۹	۶
چہارشنبہ	۵	۱۰	۷
پنجشنبہ	۶	۱۱	۸
جمعہ	۷	۱۲	۹
شنبہ	۸	۱۳	۱۰
یکشنبہ	۹	۱۴	۱۱
دوشنبہ	۱۰	۱۵	۱۲
سہ شنبہ	۱۱	۱۶	۱۳
چہارشنبہ	۱۲	۱۷	۱۴
پنجشنبہ	۱۳	۱۸	۱۵
جمعہ	۱۴	۱۹	۱۶
شنبہ	۱۵	۲۰	۱۷
یکشنبہ	۱۶	۲۱	۱۸
دوشنبہ	۱۷	۲۲	۱۹
سہ شنبہ	۱۸	۲۳	۲۰
چہارشنبہ	۱۹	۲۴	۲۱
پنجشنبہ	۲۰	۲۵	۲۲
جمعہ	۲۱	۲۶	۲۳
شنبہ	۲۲	۲۷	۲۴
یکشنبہ	۲۳	۲۸	۲۵
دوشنبہ	۲۴	۲۹	۲۶
سہ شنبہ	۲۵	۳۰	۲۷
چہارشنبہ	۲۶	مئی ۱	۲۸
پنجشنبہ	۲۷	۲	۲۹
جمعہ	۲۸	۳	۳۰
شنبہ	۲۹	۴	صفر ۱
یکشنبہ	۳۰	۵	۲
دوشنبہ	۳۱	۶	۳

دن	تیر ۱۳۴۴ف	مئی ۱۹۳۵ء	صفر ۱۳۵۴ھ
سہ شنبہ	۱	۷	۴
چہارشنبہ	۲	۸	۵
پنجشنبہ	۳	۹	۶
جمعہ	۴	۱۰	۷
شنبہ	۵	۱۱	۸
یکشنبہ	۶	۱۲	۹
دوشنبہ	۷	۱۳	۱۰
سہ شنبہ	۸	۱۴	۱۱
چہارشنبہ	۹	۱۵	۱۲
پنجشنبہ	۱۰	۱۶	۱۳
جمعہ	۱۱	۱۷	۱۴
شنبہ	۱۲	۱۸	۱۵
یکشنبہ	۱۳	۱۹	۱۶
دوشنبہ	۱۴	۲۰	۱۷
سہ شنبہ	۱۵	۲۱	۱۸
چہارشنبہ	۱۶	۲۲	۱۹
پنجشنبہ	۱۷	۲۳	۲۰
جمعہ	۱۸	۲۴	۲۱
شنبہ	۱۹	۲۵	۲۲
یکشنبہ	۲۰	۲۶	۲۳
دوشنبہ	۲۱	۲۷	۲۴
سہ شنبہ	۲۲	۲۸	۲۵
چہارشنبہ	۲۳	۲۹	۲۶
پنجشنبہ	۲۴	۳۰	۲۷
جمعہ	۲۵	۳۱	۲۸
شنبہ	۲۶	جون ۱	۲۹
یکشنبہ	۲۷	۲	ربیع الاول ۱
دوشنبہ	۲۸	۳	۲
سہ شنبہ	۲۹	۴	۳
چہارشنبہ	۳۰	۵	۴
پنجشنبہ	۳۱	۶	۵

دن	امرداد ۱۳۴۴ ف	جون ۱۹۳۵ء	ربیع الاول ۱۳۵۴ھ
جمعہ	۱	۷	۶
شنبہ	۲	۸	۷
یکشنبہ	۳	۹	۸
دوشنبہ	۴	۱۰	۹
سہ شنبہ	۵	۱۱	۱۰
چہارشنبہ	۶	۱۲	۱۱
پنجشنبہ	۷	۱۳	۱۲
جمعہ	۸	۱۴	۱۳
شنبہ	۹	۱۵	۱۴
یکشنبہ	۱۰	۱۶	۱۵
دوشنبہ	۱۱	۱۷	۱۶
سہ شنبہ	۱۲	۱۸	۱۷
چہارشنبہ	۱۳	۱۹	۱۸
پنجشنبہ	۱۴	۲۰	۱۹
جمعہ	۱۵	۲۱	۲۰
شنبہ	۱۶	۲۲	۲۱
یکشنبہ	۱۷	۲۳	۲۲
دوشنبہ	۱۸	۲۴	۲۳
سہ شنبہ	۱۹	۲۵	۲۴
چہارشنبہ	۲۰	۲۶	۲۵
پنجشنبہ	۲۱	۲۷	۲۶
جمعہ	۲۲	۲۸	۲۷
شنبہ	۲۳	۲۹	۲۸
یکشنبہ	۲۴	۳۰	۲۹
دوشنبہ	۲۵	جولائی ۱	۳۰
سہ شنبہ	۲۶	۲	ربیع الثانی ۱
چہارشنبہ	۲۷	۳	۲
پنجشنبہ	۲۸	۴	۳
جمعہ	۲۹	۵	۴
شنبہ	۳۰	۶	۵
یکشنبہ	۳۱	۷	۶

دن	شہریور ۱۳۴۴ ف	جولائی ۱۹۳۵ء	ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ
دوشنبہ	۱	۸	۷
سہ شنبہ	۲	۹	۸
چہارشنبہ	۳	۱۰	۹
پنجشنبہ	۴	۱۱	۱۰
جمعہ	۵	۱۲	۱۱
شنبہ	۶	۱۳	۱۲
یکشنبہ	۷	۱۴	۱۳
دوشنبہ	۸	۱۵	۱۴
سہ شنبہ	۹	۱۶	۱۵
چہارشنبہ	۱۰	۱۷	۱۶
پنجشنبہ	۱۱	۱۸	۱۷
جمعہ	۱۲	۱۹	۱۸
شنبہ	۱۳	۲۰	۱۹
یکشنبہ	۱۴	۲۱	۲۰
دوشنبہ	۱۵	۲۲	۲۱
سہ شنبہ	۱۶	۲۳	۲۲
چہارشنبہ	۱۷	۲۴	۲۳
پنجشنبہ	۱۸	۲۵	۲۴
جمعہ	۱۹	۲۶	۲۵
شنبہ	۲۰	۲۷	۲۶
یکشنبہ	۲۱	۲۸	۲۷
دوشنبہ	۲۲	۲۹	۲۸
سہ شنبہ	۲۳	۳۰	۲۹
چہارشنبہ	۲۴	۳۱	جمادی الاول ۱
پنجشنبہ	۲۵	اگست ۱	۲
جمعہ	۲۶	۲	۳
شنبہ	۲۷	۳	۴
یکشنبہ	۲۸	۴	۵
دوشنبہ	۲۹	۵	۶
سہ شنبہ	۳۰	۶	۷
چہارشنبہ	۳۱	۷	۸

دن	مہر ۱۳۴۴ ف	اگست ۱۹۳۵ء	جمادی الاولیٰ ۱۳۵۴ھ
پنجشنبہ	۱	۸	۹
جمعہ	۲	۹	۱۰
شنبہ	۳	۱۰	۱۱
یکشنبہ	۴	۱۱	۱۲
دوشنبہ	۵	۱۲	۱۳
سہ شنبہ	۶	۱۳	۱۴
چہارشنبہ	۷	۱۴	۱۵
پنجشنبہ	۸	۱۵	۱۶
جمعہ	۹	۱۶	۱۷
شنبہ	۱۰	۱۷	۱۸
یکشنبہ	۱۱	۱۸	۱۹
دوشنبہ	۱۲	۱۹	۲۰
سہ شنبہ	۱۳	۲۰	۲۱
چہارشنبہ	۱۴	۲۱	۲۲
پنجشنبہ	۱۵	۲۲	۲۳
جمعہ	۱۶	۲۳	۲۴
شنبہ	۱۷	۲۴	۲۵
یکشنبہ	۱۸	۲۵	۲۶
دوشنبہ	۱۹	۲۶	۲۷
سہ شنبہ	۲۰	۲۷	۲۸
چہارشنبہ	۲۱	۲۸	۲۹
پنجشنبہ	۲۲	۲۹	۳۰
جمعہ	۲۳	۳۰	جمادی الثانی
شنبہ	۲۴	۳۱	۲
یکشنبہ	۲۵	ستمبر ۱	۳
دوشنبہ	۲۶	۲	۴
سہ شنبہ	۲۷	۳	۵
چہارشنبہ	۲۸	۴	۶
پنجشنبہ	۲۹	۵	۷
جمعہ	۳۰	۶	۸

دن	آبان ۱۳۴۴ ف	ستمبر ۱۹۳۵ء	جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ
شنبہ	۱	۷	۹
یکشنبہ	۲	۸	۱۰
دوشنبہ	۳	۹	۱۱
سہ شنبہ	۴	۱۰	۱۲
چہارشنبہ	۵	۱۱	۱۳
پنجشنبہ	۶	۱۲	۱۴
جمعہ	۷	۱۳	۱۵
شنبہ	۸	۱۴	۱۶
یکشنبہ	۹	۱۵	۱۷
دوشنبہ	۱۰	۱۶	۱۸
سہ شنبہ	۱۱	۱۷	۱۹
چہارشنبہ	۱۲	۱۸	۲۰
پنجشنبہ	۱۳	۱۹	۲۱
جمعہ	۱۴	۲۰	۲۲
شنبہ	۱۵	۲۱	۲۳
یکشنبہ	۱۶	۲۲	۲۴
دوشنبہ	۱۷	۲۳	۲۵
سہ شنبہ	۱۸	۲۴	۲۶
چہارشنبہ	۱۹	۲۵	۲۷
پنجشنبہ	۲۰	۲۶	۲۸
جمعہ	۲۱	۲۷	۲۹
شنبہ	۲۲	۲۸	۳۰
یکشنبہ	۲۳	۲۹	رجب ۱
دوشنبہ	۲۴	۳۰	۲
سہ شنبہ	۲۵	اکتوبر ۱	۲
چہارشنبہ	۲۶	۲	۴
پنجشنبہ	۲۷	۳	۵
جمعہ	۲۸	۴	۶
شنبہ	۲۹	۵	۷
یکشنبہ	۳۰	۶	۸

کتابستان

- ہندوستان، ایران اور مصر کے تمام پبلشروں کی کتابیں جس قدر تعداد میں آپ چاہیں جلد سے جلد فراہم کر سکتا ہے۔
- میں آپ کی بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی فرمائش کے تعمیل کرنے کے لئے بہترین انتظام ہے۔
- سے تمام مطلوبہ کتابیں ایک مرتبہ کے آرڈر میں ایک ہی پارسل میں اور ایک ہی بیجک میں اور سب ایک ہی وقت میں یکبارگی آپ کو مل جائیں گی۔
- آپ کو ہر طرح کی علمی ضروریات اور ہر قسم کی ادبی معلومات بہم پہونچا سکتا ہے۔
- آپکو ہر طرح کی کتاب کی طباعت اور نشر کے متعلق عمدہ اور مفید مشورہ بالکل مفت دے سکتا ہے۔
- کی فہرست "کتب نما" طلب کیجئے۔

کتابستان

عربی، فارسی اور اُردو کتابوں کا بہترین مخزن ہے۔

۱۷، سٹی روڈ، الہ آباد

عمائد حیدرآباد

اُمرا و جاگیرداران حیدرآباد

کی

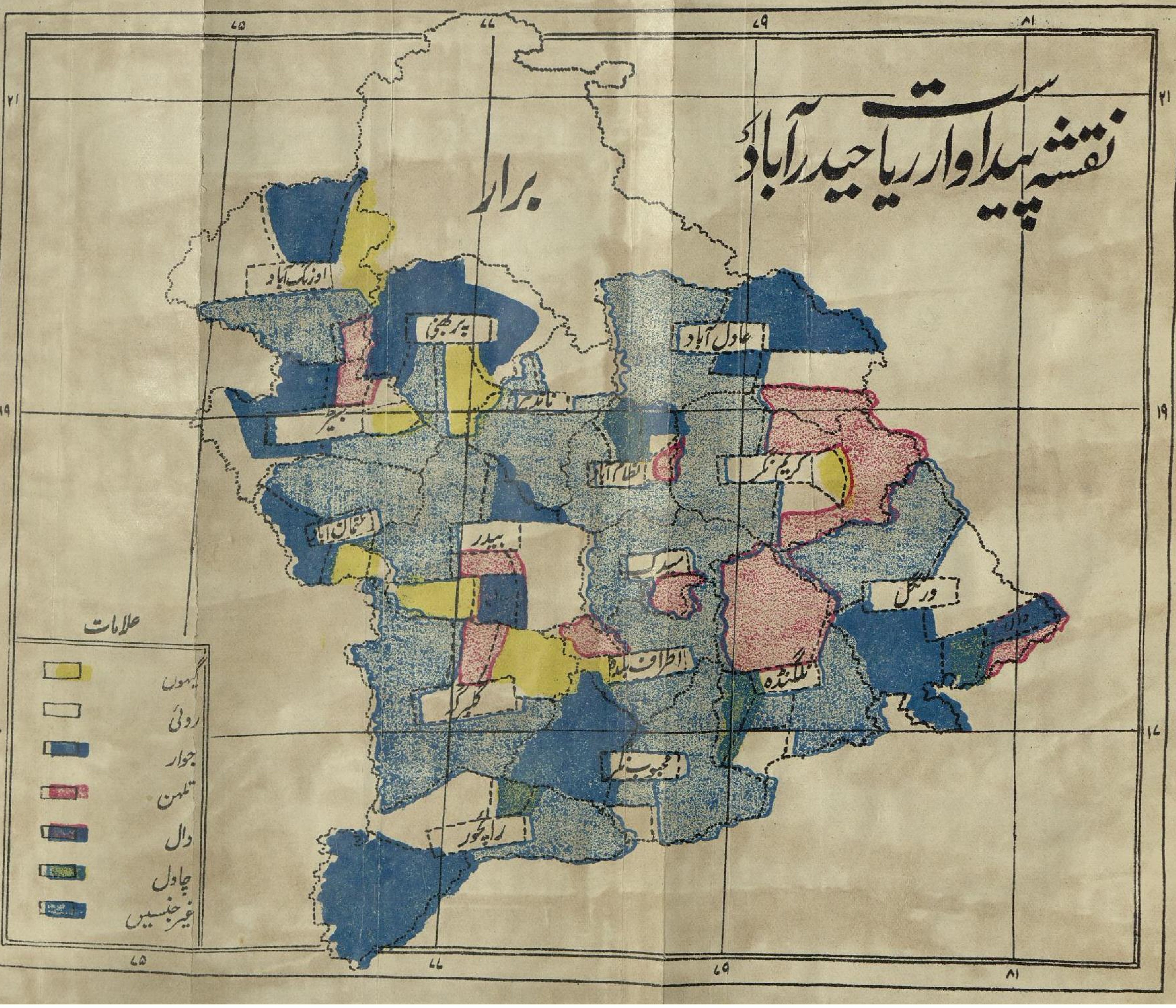
باتصویر تاریخ

یہ معرکہ آرا کتاب زیر تالیف ہے

اور عنقریب چھپکر شایع ہوگی
مقتدر جاگیرداران و امرائے پائیگاہ
اپنے حالات زندگی اور تازہ ترین فوٹو جلد تر ارسال فرمائیں تاکہ
اُن کا حال درج ہونے سے نہ رہجائے

یہ تالیف اپنی نوعیت کی یگانہ ہوگی
اور خوشنمائی و آرائش کی کوئی کوشش اُٹھا نہ رکھی جائیگی
اس مصور ذخیرہ تاریخ کی ایک جلد اپنے پاس رکھئے اور ابھی سے
آڈر بھیجدیجئے + المشتہر مینیجر اسٹار پریس، الہ آباد۔ یوپی۔

کتبہٗ عظیم اللہ عفی عنہٗ ولد منشی سمیع اللہ صاحب شاہ گنج الہ آباد

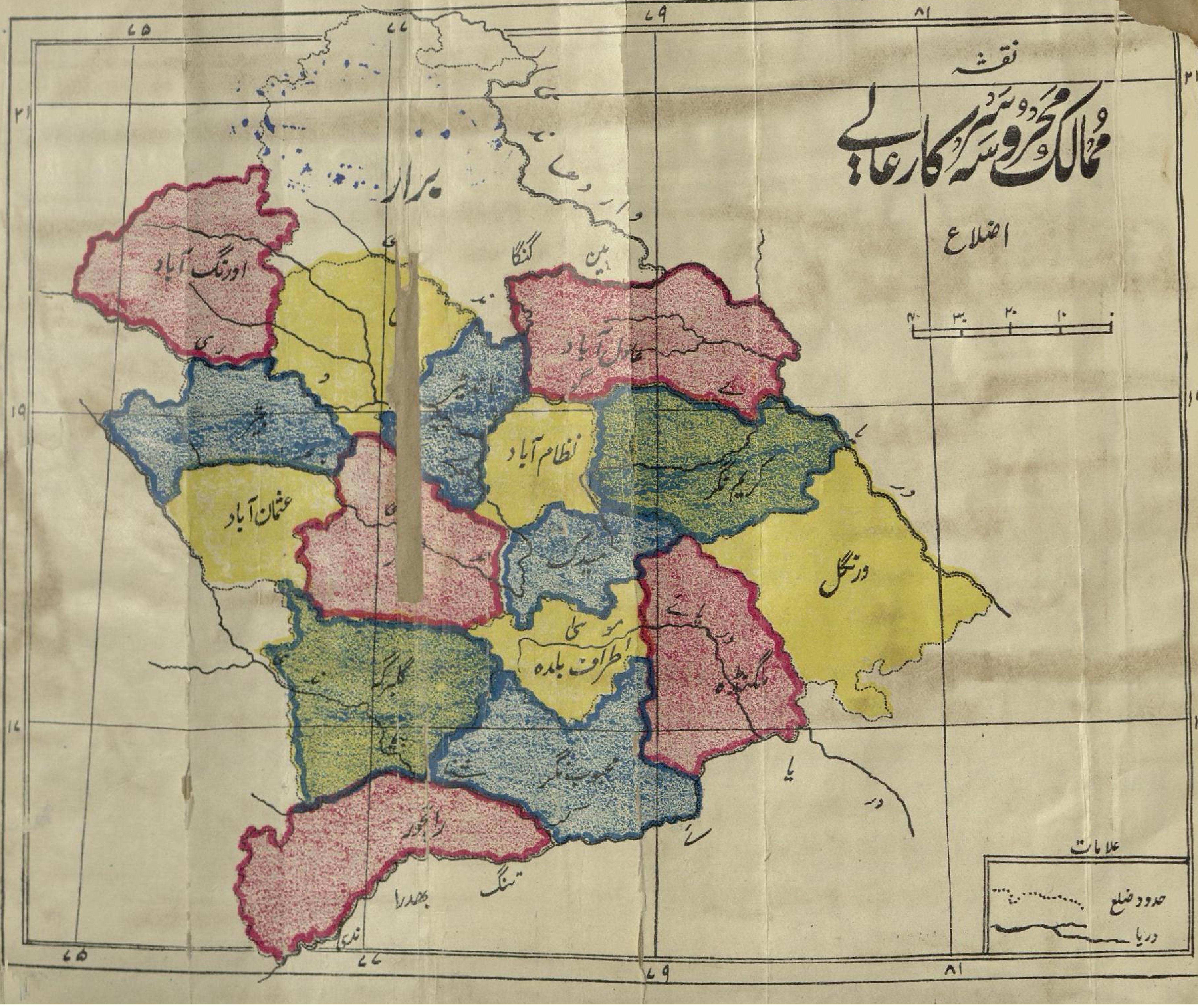

نقشہ پیداوار ریاست حیدرآباد کی
برار
اورنگ آباد
پربھنی
ناندیڑ
بیڑ
عادل آباد
نظام آباد
کریم نگر
عثمان آباد
بیدر
میدک
ورنگل
دال
اطراف بلدہ
نلگنڈہ
گلبرگہ
محبوب نگر
رائچور
علامات
گیہوں
روئی
جوار
تلہن
دال
چاول
غیر جنسیں
۷۵
۷۷
۷۹
۸۱
۲۱
۱۹
۱۷


نقشہ آبادی ریاست حیدرآباد
برار
پربھنی
ناندیڑ
نظام آباد
کریم نگر
عثمان آباد
بیدر
میدک
ورنگل
گلبرگہ
نلگنڈہ
محبوب نگر
رائچور
علامات
آبادی ۳۰۰ سے زائد
؍؍ ۲۰۰ تا ۲۵۰
؍؍ ۱۵۰ تا ۱۹۹
؍؍ ۱۰۰ تا ۱۴۹
؍؍ ۱۰۰ سے کم


نقشہ معدنیات ریاست حیدرآباد
برار
پربھنی
ناندیڑ
عادل آباد
نظام آباد
کریم نگر
عثمان آباد
بیدر
ورنگل
گلبرگہ
نلگنڈہ
رائچور
علامات
تشریح
علامات
کوئلہ
سونا
سیلو
گرانائٹ
تانبا
لوہا
ابرک
پوٹاس
سفید کھریا
گیرو
سنگ زیرہ


١٨٠
نقشہ
ممالک محروسہ سرکار عالی
وسائل آمد و رفت
پیمانہ
میل ۴۰ ۳۰ ۲۰ ۱۰
علامات
ریلوے سڑک چوڑی پٹری
درمیانی پٹری
پختہ سڑک
خام سڑک
مسافر بنگلہ
دریا
دارالسلطنت
خاص مقامات
عام مقامات


نقشہ
ممالک محروسہ سرکار عالی
جاگیرات و پائیگاه
علامات
صوبہ
تعلقہ
صرف خاص
جاگیرات
پائیگاه
حدود ضلع
اورنگ آباد
عادل آباد
نظام آباد
رائچور



نقشہ
ممالک محروسہ سرکار عالی
اضلاع
۴۰ ۳۰ ۲۰ ۱۰ ۰
برار
گنگا
اورنگ آباد
عادل آباد
نظام آباد
کریم نگر
ورنگل
عثمان آباد
میدک
اطراف بلدہ
گلبرگہ
محبوب نگر
نلگنڈہ
رائچور
تنگ
بھدرا
علامات
حدود ضلع
دریا
۷۵ ۷۷ ۷۹ ۸۱
۲۱ ۱۹ ۱۷